۵۸۶



کتاب مستطاب

ترجمہ آداب المریدین

از تصنیفات

قدوۃ الاولیاء الواصلین امام الاصفیاء الکاملین سلطان العارفین المقربین

سید السادات

صدر الدین ابو الفتح   ولی الاکبر الصادق

سید محمد حسینی گیسو دراز خواجہ بندہ نواز چشتی

قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز

بہ تصحیح و اہتمام

مولوی حافظ سید عطا حسین صاحب ایم۔ اے۔ سی ای

ناظم وظیفہ یاب سررشتہ تعمیرات سرکار عالی

مطبوعہ انتظامی پریس کستی بلڈنگ نظام شاہی روڈ حیدرآباد دکن

۱۰ ذیقعدہ ۱۳۵۸ ہجری

کتبہ محمد شفیع الدین (کوری) مدنی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الھم یا خالق الارض والسموات وجاعل النور والظلمات و یا مخرج الحی من المیت و مخرج المیت من الحی انت اللہ الملک الحق الذی لا الہ الا انت اسئلک ان تصلی و تسلم علی من لو لاہ لما خلقت الخلق ھو سید الاولین و الاخرین امام الانبیاء والمرسلین خاتم النبیین شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین سیدنا و مولانا و شفیعنا محمد الھادی المھدی الامین وعلی الہ الطیبین الطاھرین الذین مثلھم کسفینۃ نوح من رکب علیہا نجا و من تخلف عنہا کان من المغرقین و اصحابہ نجوم سماء الھدی والرشد و الیقین اجمعین۔

یہ کتاب مستطاب جسکی طباعت اور اشاعت کا شرف اور سعادت حاصل کیگئی حضرت امام الایمہ شیخ المشائخ ضیاء الدین ابو النجیب عبد القاہر سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور تصنیف آداب المریدین کا ترجمہ یا مختصر شرح ہے جسے طالبان تقرب الٰہی کی ہدایت کے لئے قدوۃ السالکین العارفین امام الکاملین الواصلین سید السادات خواجہ بندہ نواز سید محمد حسینی گیسو دراز چشتی قدس اللہ سرہ العزیز نے سلیس فارسی

زبان میں تالیف کیا۔ اختصار کی غرض سے اس مقالہ میں ہم حضرت ضیاء الدین ابو النجیب عبد القاہر سہروردی کو حضرت شیخ المشایخ اور مخدوم سید محمد حسینی گیسو دراز کو حضرت مخدوم لکھیں گے۔

حضرت شیخ المشایخ شریعت اور طریقت کے امام اور متعدد سلاسل صوفیہ کے پیشوا تھے۔ امام عبداللہ یافعیؒ نے مرات الجنان میں اونکی تعریف ان الفاظ میں لکھی ہے "الشیخ الکبیر الولی الشہیر العارف باللہ الخبیر ذو المقامات العلیۃ والاحوال السنیۃ والانفاس الصادقۃ والکرامات الخارقۃ والتصانیف المفیدۃ الوثیقۃ فی الشریعت والحقیقت" ان الفاظ سے جو ایک نہایت مستند پیشوائے شریعت و طریقت کے قلم سے نکلے ہیں حضرت شیخ المشایخ کے علوم ظاہر اور ان کے مقامات باطن کی رفعت اور جلالت شان کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ یہ مقالہ چونکہ مختصر ہے اس لئے مندرجہ ذیل کتابوں سے اخذ کر کے ان کے حالات کو مختصر طور پر لکھنے پر ہم اکتفا کرینگے۔ (۱) وفیات الاعیان وانباء ابناء الزمان تالیف قاضی احمد ابن خلکان (۲) مراۃ الجنان تالیف امام عبداللہ یافعی (۳) تکملہ روض الریاحین تالیف امام عبداللہ یافعی کا فارسی ترجمہ (۴) بہجت الاسرار تالیف شیخ نور الدین ابو الحسن علی بن یوسف بن جریر اللخمی الشطنوفی (۵) نفحات الانس تالیف مولانا عبدالرحمن جامی اور (۶) مناقب الاصفیا تالیف مخدوم شیخ شعیب فردوسی۔

حضرت شیخ الشیوخ کا نام عبد القاہر کنیت ابو النجیب اور لقب ضیاء الدین ہے اور سہرورد ان کا مولد ہے اس لئے وہ ضیاء الدین ابو النجیب عبد القاہر سہروردی لکھے جاتے ہیں۔ سُہْرَوَرْد (بضم سین مہملہ وسکون ہائے ہوز و فتح رائے مہملہ و فتح واو وسکون را و دال مہملہ) عراق عجم میں شہر زنجان کے قریب ایک قصبہ تھا۔

شیخ المشائخ وہاں ۴۹۰ھ میں پیدا ہوئے وہ صدیقی النسب تھے۔ ابن خلکان نے بروایت محب الدین ابن النجار مصنف تاریخ بغداد (جس نے بیان کیا ہے کہ خود شیخ المشائخ کے دست مبارک کا لکھا ہوا ان کا شجرہ نسب دیکھا تھا) ان کا نسب اس طرح لکھا ہے :" وھو عبد القاھر بن عبد اللہ بن محمد بن عَمُّوْیہ واسمہ عبد اللہ بن سعد بن الحسین بن القاسم بن النضر بن القاسم بن النضر بن عبد الرحمن بن القاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ" اور یہ بھی صراحت کی ہے کہ یہ نسب نامہ چونکہ خود شیخ المشائخ کے قلم کا لکھا ہوا تھا اس لئے اُس کے صحیح ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہوسکتا۔

حضرت شیخ المشائخ جب سن رشد کو پہنچے تحصیل علوم کی غرض سے سہرورد سے بغداد آئے اور مدرسہ نظامیہ بغداد میں داخل ہوکر علامہ اسعد المہینی اور دوسرے اکابر علما کے حلقہ درس میں شریک ہوئے۔ طلب حق کا داعیہ ان کے وجود میں بدو فطرت سے دیا گیا تھا تحصیل علوم سے فارغ ہوتے ہی اونہوں نے اکابر طریقت کی صحبت اختیار کی اور ان کی زیر تربیت تکمیل باطن کی جانب تمامتر متوجہ اور مشغول ہوگئے۔ خلق سے منقطع ہوکر عزلت اختیار کی اور سالہا سال تک نہایت شدید مجاہدہ اور ریاضت کے ساتھ عبادت الٰہی میں مصروف رہے۔ ابن خلکان نے لکھا ہے کہ شیخ المشائخ جب تحصیل علوم سے فارغ ہو چکے :" ثم سلک طریق الصوفیۃ وحبب الیہ الانقطاع والعزلۃ فانقطع عن الناس مدۃ مدیدۃ واقبل علی الاشتغال بالعمل للّٰہ تعالیٰ وبذل الجھد فی ذلک" جب ان کی تکمیل ہو چکی عزلت سے باہر آئے اور پیران طریقت کے حکم اور ہدایت کے مطابق خلق اللہ کے رشد اور تربیت باطنی میں مصروف ہوئے اور اس کے ساتھ ساتھ علوم ظاہر کی تدریس و تعلیم بھی جاری کی اور اوس زمانہ کے اکابر صوفیوں کے

روش کے مطابق وعظ اور تذکیر سے بھی مخلوق کی ہدایت شروع کی۔ بہت جلد اونکی شہرت دور دور تک پھیل گئی اور لاتعداد مخلوق اون کے مجالس وعظ میں اور اون کے حلقہ درس میں اور اون کے حلقہ تربیت باطنی میں شریک ہونے لگی۔ لوگوں کے ہجوم کے باعث اونہوں نے بغداد میں دجلہ کے مغربی کنارہ پر ایک عظیم الشان رباط تعمیر کی جس میں بقول ابن خلکان "جماعت من اصحابہ الصالحین" آکر قیام کیا کرتے تھے۔ رفتہ رفتہ خود مدرسہ نظامیہ بغداد کو اُن کی ضرورت محسوس ہوئی اور اس میں درس دینے کی اُن سے درخواست کیگئی۔ مدرسہ نظامیہ بغداد جس کو نظام الملک طوسی نے قایم کیا تھا ایسی درسگاہ تھی جس کی نظیر آج تک دنیا میں نہیں ہوئی۔ اس مدرسہ سے فارغ التحصیل ہو کر بے شمار ایسے ایسے عظیم المرتبت اور یگانہ روزگار بزرگ نکلے جن کی نظیر دنیا نے پیدا نہیں کی۔ امام الحرمین۔ امام غزالی۔ غوث الاعظم سید عبدالقادر جیلانی۔ امام فخرالدین رازی۔ محدث ابن جوزی سب اسی مدرسہ کے تعلیم یافتہ تھے۔ ایسے مدرسہ میں مدرسی کرنا کسی معمولی شخص کا کام نہیں تھا اس کے لئے ایسے ہی بزرگوں کا انتخاب کیا جاتا تھا جو علم اور تقویٰ میں یگانۂ روزگار ہوتے تھے۔ اس سے ظاہر ہے کہ حضرت شیخ المشایخ کا علم اور تقوی میں کیا درجہ تھا اور اپنے ہمعصروں میں کس عظمت کی نظر سے وہ دیکھے جاتے تھے المختصر مدرسہ نظامیہ میں ۲۷ محرم ۵۴۵ھ کو مسند درس پر بیٹھے۔ کچھ عرصہ کے بعد ان پر بیت المقدس کی زیارت کا شوق غالب ہوا اور رجب ۵۴۷ھ میں مدرسہ سے علحدگی اختیار کر کے بیت المقدس جانے کے ارادہ سے بغداد سے روانہ ہوے۔ پہلے موصل گئے وہاں سے دمشق پہنچے نورالدین محمود ان دنوں دمشق کے بادشاہ تھے۔ انھوں نے شیخ المشایخ کا آنا بہت غنیمت خیال کیا اور ان کو نہایت عزت اور احترام کے ساتھ ٹھہرایا۔ جب تک وہ وہاں رہے جامع مسجد عتیق میں

اکثر وعظ بیان فرماتے رہے اوس زمانہ میں بیت المقدس میں صلیبی لڑائیاں بہت شدت سے ہو رہی تھیں اس لئے اُن کا وہاں جانا ممکن نہیں ہوا اور بغداد واپس چلے آئے۔ شیخ المشائخ شافعی تھے اور شافعی مذہب کے افتا کی خدمت بھی ان کو دی گئی تھی۔ اس کام کو بھی چند سے کر کے ترک کر دیا تھا۔ دمشق سے بغداد واپس اکر وہ آخر عمر تک طلبہ علم اور طالبان حق کی تعلیم اور تربیت میں مصروف رہے اور جب وقت آیا روز جمعہ وقت عصر ۱۷ جمادی الثانی ۵۶۳ھ کو متوجہ عالم جاودانی ہوے۔ رحمۃ اللہ علیہ رحمۃً واسعۃً۔ اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ کرامات الاولیاً حق۔ حضرت شیخ المشائخ کے متعلق بھی مورخین نے کرامتیں بیان کی ہیں۔ امام عبداللہ یافعی نے مرات الجنان میں لکھا ہے کہ حضرت شیخ المشائخ کے ایک ممتاز مرید شیخ ابو محمد عبداللہ بن مسعود رومی نے روایت کی ہے کہ وہ ایک روز حضرت شیخ المشائخ کے ہمراہ بغداد کے بازار سلطانیہ میں جا رہے تھے کہ ان کی نظر ایک قصاب کے دوکان پر پڑی جہاں اُس نے ایک بکرے کو کھال نکال کر لٹکا رکھا تھا وہ اس کے پاس ٹھہر گئے اور قصاب سے کہا کہ یہ بکرا مجھ سے کہتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نام پر ذبح نہیں کیا گیا ہے اور مردار مرا ہے۔ یہ سن کر قصاب کو غش آگیا۔ جب ہوش میں آیا اپنے جرم کا اقرار کیا اور توبہ کی۔ مخدوم شیخ شعیب نے بھی مناقب الاصفیا میں حضرت شیخ المشائخ کی بہت کرامتیں نقل کی ہیں منجملہ ان کے ایک روایت انھیں راوی ابو محمد عبداللہ بن مسعود رومی سے نقل کی ہے کہ وہ اپنے پیر شیخ المشائخ کے ہمراہ ایک روز بغداد میں ایک پل پر گذر رہے تھے کہ ایک شخص فواکہات کے قسم سے بہت سا میوہ لے جاتا نظر آیا۔ شیخ المشائخ نے اس سے کہا یہ سب میوہ میرے ہاتھ بیچ ڈالو اس نے کہا کیوں بیچوں۔ فرمایا یہ میوہ مجھ سے فریاد کر رہا ہے کہ اس شخص کے ہاتھ سے مجھے نجات دلائے کہ وہ

مجھے اس غرض سے لیجا رہا ہے کہ شراب پیتے وقت مجھے بطور نقل کے کھائے۔ یہ سنتے ہی وہ بیہوش ہو کر گر گیا۔ جب ہوش آیا کہا کہ میرے ارادہ سے اللہ کے سوا کوئی واقف نہیں تھا اور شیخ المشایخ کے ہاتھ پر توبہ کی۔

شیخ المشایخ علوم شریعت اور طریقت دونوں کے امام وقت تھے جب تک بقید حیات رہے دونوں طریقوں پر خلق اللہ کو فیض پہونچاتے رہے۔ ان کے حلقہ درس سے بہت سے تلامذہ یگانہ روزگار ہو کر نکلے۔ انھیں میں ایک حافظ الحدیث ابوسعید سمعانی بھی تھے۔ مگر شیخ المشایخ کی بہت زیادہ شہرت بحیثیت پیر طریقت کے ہوئی۔ خود انھوں نے بہت سے کاملین سے فیض حاصل کیا اور بہتوں کو اپنے فیض تربیت سے درجہ کمال تک پہنچایا وہ اپنے حقیقی چچا حضرت وجیہ الدین ابو حفصؒ کے مرید تھے اور ان سے خلافت حاصل کی تھی۔ امام احمدؒ غزالی کی صحبت میں بھی بہت رہے اور ان سے بھی خلافت حاصل کی۔ حضرت غوث الاعظم غوث الثقلین سید عبدالقادر جیلانیؒ جب تک بقید حیات رہے شیخ المشایخ ان کے حلقہ وعظ میں شریک اور اُن کی صحبتوں میں ان کی باطنی فیضان سے مستفید ہوتے رہے۔ جس مجلس وعظ میں حضرت غوث الاعظم نے منبر پر **قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ** فرمایا عراق اور دوسرے مقامات کے پچاس سے زیادہ اکابر طریقت اور اولیا موجود تھے اُن میں شیخ المشایخ بھی تھے اور ان کے ہمراہ ان کے بھتیجے اور خلیفہ اکبر شیخ الشیوخ ابو حفصؒ عمر بن محمد بن عبداللہ بن محمد بن عبداللہ عمویہ الملقب بہ شیخ شہاب الدین سہروردی بھی تھے حضرت غوث الاعظم نے بھی شیخ المشایخ کو خلافت دیکر ممتاز فرمایا۔ صوفیوں کے سب سلسلے امیر المومنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ تک پہنچتے ہیں اور ان کے واسطے سے بارگاہ رسالتؐ تک ختم ہوتے ہیں۔ اور جناب امیر المومنین کا

باطنی فیضان اُن کے بعد امام حسینؓ شہید دشت کربلا اور سید التابعین خواجہ حسن بصری اور خواجہ کمیل بن زیاد رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے جاری ہوا۔ ہندوستان میں شیخ المشائخ کے سلسلے اون کے خلفاء شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی اور عمار بن یاسر البدلیسی اور نجم الدین کبریٰ سے پھیلے شیخ الشیوخ اُن کے خلیفہ اکبر تھے اور نجم الدین کبریٰ کو راست شیخ المشائخ سے اور عمار بن یاسر البدلیسی کے توسط سے بھی شیخ المشائخ سے خلافت ملی تھی۔ ابوالحسن اسمٰعیل قصری سے اُن کو بیعت تھی اور خلافت بھی تھی اور ان کے توسط سے انکا سلسلہ خواجہ کمیل بن زیاد تک پہنچتا ہے۔ میں ایک دو صفحوں پر ان تمام خانوادوں کا شجرہ لکھتا ہوں جو شیخ المشائخ کے ذریعہ ہندوستان میں جاری ہیں اور ان سے اوپر ان کے پیران طریقت کے خانوادوں کا شجرہ بھی لکھتا ہوں۔

ہندوستان میں حضرت شیخ المشائخ سے تین خانوادے جاری ہیں۔ (۱) سہروردیہ (۲) فردوسیہ اور (۳) قادریہ۔ سہروردیہ طریقہ حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی سے جاری ہے۔ ان کے تین خلیفہ ہندوستان آئے۔ ایک شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی دوسرے قاضی حمید الدین ناگوری تیسرے شیخ شہاب الدین جگجوت۔ بہاء الدین زکریا ملتانی نے ملتان میں سکونت اختیار کی اور ان کا مزار بھی وہیں ہے سہروردیہ سلسلہ انھیں سے جاری ہے۔ قاضی حمید الدین عراق سے ناگور (راجپوتانہ) آئے وہاں سے دہلی آئے اور وہیں رہے۔ حضرت قطب الدین بختیار کاکی کے استاد تھے اور ان کا مزار بھی حضرت قطب الاقطاب کے پائین میں پرانی دہلی میں ہے۔ شیخ شہاب الدین جو جگجوت کے عرف سے مشہور ہیں پورب چلے گئے اور پٹنہ سے چار میل مشرق ایک قصبہ میں جس کا نام جٹھلی ہے سکونت پذیر ہوئے۔ اُن کا مزار اُس قصبہ سے باہر گنگا کے کنارہ ہے۔ حضرت مخدوم شیخ شرف الدین احمد بن یحییٰ مَنیری (بفتح میم وکسر نون و یائے مجہول ساکن و رائے مہملہ مکسور و یائے حطی ساکن) اُنکے

شجرۂ سلاسل طریقت حضرت شیخ المشائخ ضیاء الدین ابو النجیب عبد القاہر سہروردی رح

سید الانبیاء و المرسلین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

امیر المومنین سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ و کرم اللہ وجہہ

امام ہمام سیدنا حسین علیہ السلام — سید التابعین خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ — خواجہ کمیل بن زیاد رضی اللہ عنہ

امام ہمام سیدنا حسین علیہ السلام

امام زین العابدین
امام محمد باقر
امام جعفر الصادق
امام موسیٰ کاظم
امام موسیٰ رضا
امام محمد تقی — خواجہ معروف کرخی
امام محمد نقی
امام حسن عسکری — خواجہ ابو الحسن سری سقطی
سید الطائفہ ابو القاسم جنید بغدادی
امام ابو بکر شبلی
عبد الواحد بن عبد العزیز تمیمی
ابو الفرح یوسف طرطوسی
ابو الحسن علی محمد ... ہکاری
ابو سعید ابو ... مبارک مخزومی
حضرت الاعظم غوث الثقلین محی الدین ابو محمد عبد القادر جیلانی
سید عبد الرزاق جیلانی
سید ابو صالح نصر جیلانی
سید محی الدین ابو نصر جیلانی
سید علی جیلانی
سید موسیٰ جیلانی
سید حسن جیلانی
سید ابو العباس احمد جیلانی
خواجہ بہاء الدین انصاری دولت آبادی
سید ابراہیم ایرجی
شیخ محمد ... کاری
شیخ ضیاء الدین
المعروف ... قاضی جیا

سلسلہ قادریہ

سید التابعین خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ

حبیب عجمی
داؤد طائی
خواجہ معروف کرخی
خواجہ ابو الحسن سری سقطی
سید الطائفہ ابو القاسم جنید بغدادی

مشاد علو الدینوری
احمد سیاہ دینوری
محمد بن عبد اللہ عمویہ
وجیہ الدین ابو حفص

ابو علی رودباری
ابو علی کاتب
ابو عثمان مغربی
ابو القاسم گرگانی
ابو بکر نساج
احمد غزالی

خواجہ ابو الفضل عبد الواحد بن زید

خواجہ کمیل بن زیاد رضی اللہ عنہ

خواجہ ابو الفضل عبد الواحد بن زید
ابو یعقوب السوسی
ابو یعقوب نہرجوری
عبد اللہ بن عثمان
ابو یعقوب الطبری
ابو القاسم بن رمضان
عبد اللہ بن ادریس
داؤد بن محمد المعروف بہ خادم الفقراء
محمد بن مالکیل
ابو العباس اسمٰعیل ... نہاوندی
نجم الدین کبری

ضیاء الدین ابو النجیب عبد القاہر سہروردی

شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی — نجم الدین کبری

شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی:
شیخ بہاء الدین ملتانی
شیخ صدر الدین
شیخ رکن الدین
سید جلال مخدوم جہانیان بخاری
سید راجو قتال
شیخ علاء الدین
شیخ بہاء الدین جونپوری
شیخ ... جونپوری
شیخ قطب الدین
شیخ قیام الدین
شیخ مخدوم جمال اولیاء
سید محمد کالپوری
سید احمد کالپوی
... فضل اللہ کالپوی
سید برکت اللہ مارہروی
سید آل محمد مارہروی
سید حمزہ مارہروی
سید آل احمد عرف اچھے میاں صاحب مارہروی

سلسلہ سہروردیہ

شیخ نجیب الدین علی بزغش
قاضی حمید الدین ناگوری

نجم الدین کبری:
سیف الدین باخرزی
بدر الدین سمرقندی
رکن الدین فردوسی
نجیب الدین فردوسی
شرف الدین ابو احمد بن یحییٰ منیری
مظفر شمس بلخی
حسین بن مظفر شمس بلخی
حسن بن مظفر شمس بلخی
مخدوم شیخ شعیب
مخدوم شاہ اسحٰق
مخدوم برہان الدین
مخدوم شاہ منصور
مخدوم شاہ معروف
مخدوم شاہ محمد
مخدوم شاہ ماہرو
مخدوم شاہ رحمت اللہ
مخدوم شاہ ہدایت اللہ
مخدوم شاہ اہل اللہ

سلسلہ فردوسیہ

سلسلہ قادریہ سہروردیہ

بقیہ شجرۂ سلاسل طریقت حضرت شیخ المشائخ ضیاء الدین ابو النجیب عبد القاہر سہروردیؒ اور سید محمد گیسو دراز حسینی قدس اللہ سرہما

سید الانبیاء والمرسلین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

امیر المومنین سیدنا علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ وکرم اللہ وجہہ

امام ہمام سیدنا حسین علیہ السلام
امام زین العابدینؒ
امام محمد باقرؒ
امام جعفر صادقؒ
امام موسیٰ کاظمؒ
امام علی موسیٰ رضاؒ

امام محمد تقیؒ
امام محمد النقیؒ
امام حسن عسکریؒ

خواجہ معروف کرخیؒ
خواجہ سری سقطیؒ

سید الطائفہ جنید بغدادیؒ
امام ابوبکر شبلیؒ
عبد الواحد بن عبد العزیز تمیمی
ابو الفرج یوسف طرطوسی
ابو الحسن علی محمد یوسف الہنکاری
ابو سعید ابو الخیر مبارک المخزومی
غوث الاعظم غوث الثقلین
ابو محمد عبد القادر الجیلانیؒ
ضیاء الدین ابو النجیب
عبد القاہر سہروردیؒ
عمار بن یاسر اللہ لیسیؒ
نجم الدین کبریٰؒ
مجد الدین بغدادیؒ
رضی الدین علی لالاؒ
محمد جرجانیؒ
نور الدین الکبیرؒ
علاء الدولہ سمنانیؒ
شیخ محمودؒ
سید علی ہمدانیؒ
ابو اسحٰق ختلانیؒ
سید محمد نور بخشؒ
شیخ محمد علی نور بخشؒ
محمد غیاث نور بخشؒ

حسن محمدؒ
شیخ محمد قطب گجراتؒ
شیخ یحییٰ مدنیؒ
کلیم اللہ جہاں آبادیؒ
نظام الدین اورنگ آبادیؒ
محبوب النبی فخر الدین دہلویؒ

سید التابعین خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ
ابو الفضل عبد الواحد بن زیدؒ
ابو الفیض فضیل بن عیاضؒ
ابراہیم ادہمؒ
سدید الدین حذیفہ المرعشیؒ
امین الدین ابو ہبیرہ البصریؒ
ممشاد علو الدینوریؒ
ابو اسحٰق شامیؒ
ابو احمد ابدال چشتیؒ
ناصر الدین ابو یوسف چشتیؒ
قطب الدین مودود چشتیؒ
حاجی شریف زندنیؒ
عثمان ہرونیؒ
خواجہ خواجگان معین الدین چشتیؒ
قطب الدین بختیار کاکیؒ
بابا فرید الدین گنج شکرؒ
محبوب الٰہی نظام الدین اولیاؒ
نصیر الدین چراغ دہلویؒ

سید محمد حسینی گیسو دراز
بندہ نوازؒ

جمال الدین مغربی عبد اللہ
کمال الدین احمد الاسرار
بیابانی
میر یحییٰ شمس العشاقؒ
برہان الدین جانمؒ
امین الدین اعلیٰؒ

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

کمال الدین علامہؒ
سراج الدینؒ
علم الدینؒ
محمود راجنؒ
جمال الدین عرف جمنؒ

حقیقی نواسے تھے۔ منیر پٹنہ سے پندرہ میل مغرب جانب بہت پرانا قصبہ ہے۔ یحییٰ منیریؒ کا مزار وہیں ہے اور مخدوم شرف الدین احمدؒ کا مزار قصبہ بہار میں ہے۔

ملک دکن کو ایک خاص نسبت حضرت شیخ المشائخ ضیاء الدین ابوالنجیب عبدالقاہر سہروردیؒ کے ساتھ ہے وہ یہ کہ اس ملک کے بادشاہ دین پرور دین پناہ اعلیحضرت سلطان العلوم امیرالمومنین امام المسلمین ظل سبحانی خلیفۃ الرحمانی میر عثمان علیخان بہادر آصف جاہ سابع جی سی اس آئی۔ جی بی ای ادام اللہ عمرہم و اباہم و خلد اللہ ملکہم و سلطنتہم حضرت شیخ المشائخ کے برادرزادہ اور مرید خاص اور خلیفہ اکبر یعنی حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردیؒ کی اولاد میں ہیں۔

حضرت شیخ المشائخ نے بہت سی کتابیں تصنیف کیں جن میں زیادہ تر قوم کی ناقدردانی سے اب مفقود ہیں۔ صرف آداب المریدین کے نسخے کہیں کہیں باقی رہ گئے ہیں ان کی تمام تصانیف میں یہ کتاب زیادہ مشہور ہوئی اور اکابر صوفیہ اور بزرگان طریقت کا دستورالعمل رہی۔ اسلام میں اپنی نوعیت کی یہ پہلی کتاب تصنیف کی گئی۔ اس کے بعد اس نام کی ایک مختصر کتاب شیخ اکبر محی الدینؒ ابن عربی نے بھی تصنیف کی اور حضرت مخدوم گیسودرازؒ کی بعض تصنیف سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے شیخ اکبر کے کتاب کی شرح لکھی تھی لیکن اب دونوں ناپید ہیں۔ یہ بتادینا ضرور ہے کہ شیخ المشائخ سے قبل اور ان کے زمانہ میں اور ان کے چند صدیوں بعد تک "مرید" کا مفہوم کیا تھا۔ وہ طلبہ جو علوم شریعت اور دوسرے علوم ظاہر کی تحصیل و تکمیل کے بعد اخص علوم کے مشاغل میں مصروف ہوجاتے تھے ان کا شمار علما کے زمرہ میں کیا جاتا تھا لیکن وہ جو علوم شرعیہ کی تحصیل کے بعد تصفیہ اور تزکیہ اور تجلیہ باطن اور وصول الی اللہ کی جانب متوجہ ہوجاتے تھے اور کسی شیخ کامل کی صحبت اختیار کرکے اس کی زیر تربیت تعلقات دنیاوی سے منقطع

ہو کر عزلت اور انزوا اختیار کر لیتے اور مجاہدہ اور ریاضت شاقہ کے ساتھ ہمہ تن عبادت الٰہی میں مشغول بحق ہو جاتے وہ صوفیوں کے زمرہ میں داخل ہو جاتے اور "مرید" کہے جاتے تھے اور اس وقت تک اُن کا شمار مریدوں ہی کے زمرہ میں کیا جاتا تھا۔ جب تک کہ کامل اور مکمل ہو کر اپنے شیخ سے مجاز ارشاد نہ ہو جاتے۔ انھیں مریدوں کے لئے حضرت شیخ المشائخ نے یہ کتاب آداب المریدین تصنیف کی۔ اُن کی عبادات اور روزمرہ کے مشاغل زندگی کے لئے یہ ایک جامع اور مکمل دستور العمل ہے۔ حقیقی تصوف کا دارومدار عشق وحب الٰہی اور کامل اتباع سنت نبوی پر ہے قولاً وفعلاً وحالاً۔ اس لئے اس کتاب میں آپ دیکھیں گے کہ مصنف نے جو جو ہدایتیں دی ہیں اونکی سند میں کوئی آیت قرآنی یا حدیث صحیح نبوی یا صحابہ اور سلف صالحین کے اقوال کو لکھ دیا ہے۔ بہت جگہ آیت قرآنی اور حدیث نبوی دونوں لکھدے ہیں۔ اسی لئے یہ کتاب زمانۂ دراز تک خدا طلبی کی راہ میں بزرگوں کا مشعل ہدایت رہی۔

جہاں تک مجھے معلوم ہو سکا آداب المریدین کی فارسی شرح دو بزرگوں نے لکھی جو علوم شرعیہ میں یگانہ روزگار اور علوم باطن میں امام الواصلین الکاملین تھے۔ ایک مخدوم شرف الدین احمد بن یحییٰ منیریؒ المتوفی ششم شوال ۷۸۶ھ اور دوسرے مخدوم سید محمد حسینی گیسو درازؒ المتوفی شانزدھم ذی قعدہ ۸۲۵ھ۔ دونوں بزرگوں کی رحلت چاشت کے وقت ہوئی اور وہی وقت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کا تھا۔ شرف الدین احمد یحییٰ منیری کی شرح ان کے ایک برگزیدہ مرید محمد بن محمد بن عیسیٰ البلخی المدعو بہ اشرف بن رکن کی درخواست پر لکھی گئی۔ اس کے قلمی نسخے صرف پٹنہ اور گیا (صوبہ بہار) کے اضلاع میں بعض بعض جگہ موجود ہیں مگر پانچ چھ نسخوں سے زیادہ نہیں ہیں۔ اس شرح پر ملا غلام یحییٰ بہاری نے حاشئے بھی لکھے تھے۔ پٹنہ کے مطبع ابن یحییٰ میں مولوی غلام یحییٰ کے حاشیہ کے ساتھ یہ شرح چھپنی شروع

ہوئی تھی اور صرف باب شانزدہم تک طبع ہوئی تھی کہ مطبع کے مالک مولوی سید رحیم الدین مرحوم مغفور کا انتقال ہوگیا اور مطبع بند ہوگیا۔ یہ مطبوعہ حصہ ۱۳۲۲ھ میں شائع کیا گیا لیکن اب وہ بھی نایاب ہے۔

دوسری شرح حضرت مخدوم کی ہے جو اب طبع ہوکر شائع ہو رہی ہے۔ حضرت مخدوم نے اس کتاب کے دیباچہ میں بیان فرمایا ہے کہ اس شرح سے قبل اُنھوں نے سُشا لیقین کی درخواستوں پر تین بار آداب المریدین کی شرحیں لکھوائیں مگر جس کی درخواست پر لکھی گئی اُس نے وہ شرح اپنے پاس ہی رکھ لی اور کسی کو دیکھنے نہیں دی۔ اس طرح وہ تینوں شرحیں تلف ہوگئیں۔ یہ چوتھی شرح ہے جو حضرت مخدوم نے لکھوائی وہ فرماتے ہیں کہ اس کے ساتھ اُنھوں نے ایک مبسوط شرح عربی میں بھی لکھوائی تھی لیکن باوجود بیس پچیس سال کی سعی اور جستجو کے اُس کا مجھے کہیں پتہ نہیں ملا اور گمان غالب ہے کہ وہ بھی تلف ہوگئی۔ اس فارسی شرح کا ایک نسخہ رایل ایشیاٹک سوسائٹی کلکتہ کے کتب خانہ میں ہے۔ زمانہ دراز کی جستجو کے باوجود سوائے اس ایک نسخہ کے کسی دوسرے کا مجھے مطلق پتہ نہیں مل سکا۔ رایل ایشیاٹک سوسائٹی کلکتہ کو یہ کتاب عاریت دینے کے لئے میں نے درخواست کی اور سوسائٹی کے فایلولوجیکل سکریٹری مکرم و محترم شمس العلما خان بہادر مولانا محمد ہدایت حسین صاحب بالقابہم کی توجہ سے مجھے مل گئی اور میں نے نقل لیکر اُسے واپس کر دیا۔ حضرت مخدوم نے یہ شرح حامل المتن لکھی تھی لیکن آداب المریدین کی عبارت اس میں بہت غلط لکھی ہوئی تھی اس لئے مجھے اس کتاب کے صحیح نقل کی بھی ضرورت ہوئی۔ کتب خانہ آصفیہ حیدرآباد دکن میں اس کے دو نسخے ہیں اُن سے میں نے نقل حاصل کی لیکن چونکہ دونوں بہت غلط لکھے ہوئے ہیں اس لئے گو دونوں کے مقابلہ سے نقل لی گئی تاہم بے شمار غلطیاں اس میں رہ گئیں۔ اتفاقاً مجھے معلوم ہوا کہ یہیں حیدرآباد میں میرے ایک

محترم کرم فرما کے پاس آداب المریدین کا ایک بے بہا نسخہ ہے میں نے اُن کے خدمت میں جاکر اوسے دیکھا معلوم ہوا کہ اُس نسخہ کے کاتب شیخ احمدؒ سہروردیؒ ہیں جو حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدینؒ سہروردی کے پوتے اور امام الخطاطین یا قوتؒ مستعصمی کے شاگرد رشید تھے۔ اس کتاب کو انھوں نے ذی الحجہ ۷۰۱ھ میں لکھا اور اسکی کتابت میں انھوں نے شاگردی کا حق ادا کردیا یعنی اپنے خط کو استاد کے خط سے بہت مشابہ کر دیا ہے۔ اس نسخہ سے زیادہ صحیح نسخہ کا ملنا ممکن نہیں۔ کتب خانہ آصفیہ کے نسخوں سے نقل کئے ہوئے نسخہ کا میں نے ابتدا سے انتہا تک شیخ احمدؒ سہروردی کے نسخہ سے مقابلہ کیا اور مکمل طور پر اُس کی تصحیح کر لی۔ آداب المریدین کے متن کی تصحیح تو ہوگئی لیکن شرح کی تصحیح کی کوئی صورت پیدا نہیں ہوئی اس لئے کہ دوسرا نسخہ میرے علم میں کہیں موجود نہیں ہے۔ ایشیاٹک سوسائٹی کے کتب خانہ کا یہ نسخہ غلطیوں سے بھرا ہوا ہے۔ الفاظ کی غلطیاں بے شمار ہیں اور کہیں کہیں کاتب نے الفاظ اور بعض جگہ عبارت بھی چھوڑ دی ہے بعض جگہ الفاظ کی غلطیوں اور بعض جگہ ان کو چھوڑ دینے کی وجہ سے عبارت بے ربط اور ناقابل فہم ہوگئی ہے۔ آخر کے قریب کاتب نے متن اور شرح کی تقریباً دو تین صفحے عبارت چھوڑ دی اس کتاب کی طباعت میں جہاں جہاں نسخہ منقول عنہ میں الفاظ کے کتابت کی غلطیاں تھیں ان کی حتی المقدور تصحیح کر لی گئی۔ جہاں جہاں تصحیح ممکن نہیں ہوئی وہاں استفہام کی علامت (؟) دیدی گئی اور بعض بعض جگہ فٹ نوٹ میں صراحت بھی کر دیگئی۔ آخر کے قریب جہاں نسخہ منقول عنہ میں کاتب نے دو تین صفحہ کتاب کی عبارت چھوڑ دی ہے مطبوعہ کتاب میں وہاں فٹ نوٹ میں آداب المریدین کی پوری ترک شدہ عبارت نقل کر دی گئی ہے۔ متن میں حضرت مخدوم نے بعض مقامات پر جو الفاظ لکھے ہیں اور ان کی شرح کی ہے شیخ احمد سہروردی کے نسخہ میں اُن الفاظ کے بدلہ دوسرے ہم معنی

الفاظ ہیں۔ اس مطبوعہ کتاب میں حاشیہ پر بطور نسخہ کے وہ الفاظ لکھدئے گئے ہیں۔

مخدوم شرف الدین احمد یحیٰ منیری کی شرح ایک حد تک مبسوط ہے۔ حضرت مخدوم سید محمد گیسو دراز کی شرح نہایت مختصر ہے۔ بعض بعض جگہ اُنھوں نے صرف ترجمہ ہی پر اکتفا کر دیا ہے۔ جیسا کہ خود انھوں نے جا بجا اظہار فرمایا ہے۔ ان کو اختصار منظور تھا اسی لئے اس کا نام بھی بجائے شرح کے اُنھوں نے ترجمہ آداب المریدین رکھا۔ یہ شرح یا ترجمہ ۸۱۳ھ میں لکھا گیا۔

کتاب آداب المریدین مختصر کتاب ہے اور مصنف کے زمانہ کے اونچے طبقے کے مریدوں کے لئے تصنیف کی گئی تھی۔ حضرت مخدوم نے اپنے زمانے کے ہر طبقہ کے مریدوں کے لئے ایک مبسوط اور مفصل کتاب کی ضرورت محسوس فرمائی اس لئے اس شرح یا ترجمہ کی تالیف کے پہلے تین بار جو شرحیں اُنھوں نے لکھی تھیں ان میں سے کسی ایک کے سلسلہ میں ایک مستقل اور جامع کتاب ۸۰۰ھ میں تصنیف فرمائی اور اُس کا نام خاتمہ رکھا حضرت مخدوم ۸۰۲ھ یا ۸۰۳ھ میں گلبرگہ آ چکے تھے اس لئے یہ "ترجمہ آداب المریدین" اور "خاتمہ" دونوں یہیں تصنیف کی گئیں۔ خاتمہ نہایت مکمل کتاب ہے اور ہر طبقہ کے انسان کے لئے تصنیف کی گئی ہے۔ مرد عورت جوان بوڑھے 'امیر غریب' شاہ و گدا سب کے لئے وہ مکمل دستور العمل ہے۔ دو سال ہوئے یہ کتاب چھپ چکی ہے۔ اُس کے دیباچہ میں ہم نے حضرت مخدوم کی مختصر مگر جامع سوانح عمری لکھدی ہے اور اُن کے تصانیف کا ذکر بھی کر دیا ہے اس لئے یہاں مکرر لکھنے کی ضرورت نہیں معلوم ہوئی۔

ترجمہ آداب المریدین کی طباعت اور اشاعت ہمارے فاضل اور محترم دوست نواب غوث یار جنگ بہادر بالقابہم کی توجہ اور حسن عقیدت کا نتیجہ ہے۔ چند سال سے حضرت مخدوم کے روضہ اور اس کے جاگیرات کا انتظام صوبہ گلبرگہ کے

صوبہ دار (یعنی کمشنر ڈویژن) کے نگرانی میں دیدیا گیا ہے۔ دو سال گذرے جب نواب غوث یار جنگ بہادر گلبرگہ کی صوبہ داری پر مامور ہوے اور اس خدمت کا جائزہ لیتے ہی روضہ کے اور اس کی جاگیرات کے انتظام میں نہایت دلچسپی سے مصروف ہوے۔ اس دو سال کی مدت میں انھوں نے جس قدر کیا اس کی تفصیل کے بیان کرنے کا اس مقالہ میں موقع نہیں ہے۔ صرف اس قدر بیان کرنا چاہتا ہوں کہ انھوں نے حضرت مخدوم کے علمی کارناموں کی حفاظت کی جانب بھی بہت توجہ کی۔ روضہ میں ایک کتاب خانہ قایم کیا۔ جتنی کتابیں روضہ بزرگ اور روضہ خورد کے صاحب سجادہ صاحبوں کے پاس تھیں ان کی اجازت سے انھیں کتاب خانہ میں داخل کیا اور دوسرے مقامات سے بھی کتابیں حاصل کیں ان کا مقصد یہ ہے حضرت مخدوم اور ان کے فرزندوں اور مریدوں کی تصانیف کو خرید کر یا نقل لیکر یا جس مناسب طریقہ پر مل سکیں حاصل کر کے اس کتاب خانہ میں داخل کریں۔ چنانچہ متعدد کتابیں فراہم ہو چکی ہیں۔ آیندہ کی دائی حفاظت کی غرض سے اس کتاب خانہ پر سرکاری حیثیت سے ناظم صاحب سررشتہ امور مذہبی کی نگرانی قائم کرادی ہے۔ حضرت مخدوم کی تصنیف کی ہوئی بہت کتابیں اب مفقود ہیں اور شاذ و نادر جو باقی رہ گئی ہیں ان کے بھی آئندہ تلف ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ اُن کو مفقود اور تلف ہونے سے بچانے کا ایک ذریعہ یہی ہے کہ وہ طبع کرادی جائیں۔ نواب غوث یار جنگ بہادر اس کی جانب بھی متوجہ ہیں۔ گذشتہ سال ۱۳۵۵ھ کے ماہ ذیقعدہ میں حضرت مخدوم کے عرس کے موقع پر اس بارہ میں مجھ سے گفتگو ہوئی۔ ترجمہ آداب المریدین کے نسخہ کا جو میرے پاس نقل کیا ہوا موجود تھا اُن سے ذکر کیا گیا اور اس کو طبع کرانے کی میں نے رائے دی۔ اُنھوں نے اس خیال کو پسند کیا اور محکمۂ سرکار میں منظوری کے لئے تحریک کی منظوری کے بعد طباعت کا اہتمام میرے سپرد کیا گیا۔ بحمد اللہ کہ یہ فقید المثال اور نایاب

اور یہ مفید کتاب اب شائع ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے اپنے طالبوں کو فائدہ پہونچائے۔

اس مقالہ کو ہم (چند الفاظ کے تغیر سے) اُس دعا پر ختم کرتے ہیں جس پر حضرت شیخ المشایخ رحمۃ اللہ علیہ و قدس اللہ سرہ نے آداب المریدین کو ختم کیا ہے اور نہایت عجز و الحاح سے ارحم الراحمین کی بارگاہ میں التجا کرتے ہیں کہ اسے قبول فرما وے۔

اَللّٰھم اجعلنا من الصادقین والحقنا بالمتحققین بمنك وجودك واعصمنا من الفواحش ما ظھر منا وما بطن ووفقنا لمرضاتك ما خفی منھا وما علن وانفعنا وجمیع المسلمین بما جمع فی ھذا الکتاب ولا تجعلہ علینا وعلیٰ من نظر فیہ وبالاً ولا تجعل حظنا من ذالك جمعہ وحفظہ دون الاشتغال بہ ومتابعتہ بجودك وسعۃِ رحمتك انك قریب مجیبٌ۔ وَ مَا تَوْفِیْقِیْٓ اِلَّا بِاللّٰہِ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَ اِلَیْہِ اُنِیْبُ۔ صلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا محمدٍ وآلہ واصحابہ وبارك وسلم اجمعین۔

حیدرآباد دکن
۱۱ ذیقعدہ ۱۳۵۷ھ

الفقیر المذنب
سید عطا حسین

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَاخَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَاهُمْ يَحْزَنُوْنَ
اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ط لَهُمُ الْبُشْرٰى فِى الْحَيٰوةِ
الدُّنْيَا وَفِى الْاٰخِرَةِ ط لَاتَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ط
ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ه

کتاب مستطاب

ترجمہ آداب المریدین

از تصانیف

حضرت قدوۃ الاولیا امام الاصفیا سلطان العارفین ملک الواصلین

سید السادات

صدر الدین ابو الفتح ولی الاکبر الصادق

سید محمد حسینی گیسو دراز خواجہ بندہ نواز چشتی

قدس اللہ تعالی سرہ العزیز

بہ تصحیح و اہتمام

مولوی حافظ سید عطا حسین ام اے۔ سی ای

ناظم (وظیفہ یاب) سررشتہ تعمیرات سرکار عالی



الحمد لله الذی وصفه بالجمیل علی جهت
التفضیل انه منزه عن الاطلاق والتقیید والاجمال
والتفصیل له الکبر له التحمید له التهلیل انه الرب
الجلیل هو الواحد الاحد الفرد الصمد لیس له
مثال وعدیل خالق السماوات والارض وما فیها الکثیر
والقلیل العزیز الشریف والدنی الذلیل ۰ والصلوٰة
علی رسوله المبعوث الی الکافة من الجن والانس
لدعوت الی الله بان لیس له شبه وبدیل محمد
الهادی لکل جیل الی سواء السبیل وآله واصحابه
الذین هم لطالب الهدایت من الاعوجاج الی الصراط
المستقیم کالنجوم والدلیل واهل بیته الذین اذهب
الله عنهم الرجس وطهرهم تطهیرا من کل نعت
نزیل والوبال الوبیل وذریته الطیبة الطاهرة المحفوظین

عما یقدح فی تصور ذهن الرجال العقیل المتبعون بآبائهم
الذبیح والحبیب والخلیل هم الهداة هم الدعاة هم القدوة
هم السادات فی کل زمان ومن کل جهة و قبیل. صلوات اللّٰه
علیهم ما دامت البکرة والاصیل ٥ فالحمد للّٰه الذی کلامه
النفسی خارج عن المخارج الحسّی عَلِیٌّ عن الحروف والاصوات
بریٌّ عن الشفات واللهات نزیهٌ عن المنهجات والمرکبات بلا تقدّم
حرف ولا تاخر امرہ نهی ونهیه امر خبرہ انشاءٌ وانشاءہ خبرٌ یتکلم
علی الازل والابد بلا انتهاء غایة و امل ارادان یسمع کلامه نبیه المنبیء
وصفیه الرجیح فخلق خلقاً حرفاً وصوتاً وجعل لکلامه الفصیح
من حیث الظاهر والصریح فاتصفه بصفاته وخلقه باخلاقه
فی البین کالعکس من العین صفیٌ عن العین والمبین
فکانه کلامه لیس فیه نذر ولا حذر ذ و الحکم والامثال
والعبر فبی یسمع وبی یبصر وبی ینطق شاهدٌ لهذا الخبرْ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدٰنَا لِهٰذَا وَ مَا کُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْلَآ
اَنْ هَدٰنَا اللّٰهُ ۃ

بعد تمهید قواعد تحمید وتشهید مبانی تمجید ودرود رسول اللّٰه محمد محمود حمید
میگوید محمد حسینی الملقب بہ گیسو دراز کہ شاہد سانزاد رکنج اختصار و در گوشۂ انحصار
در بیان گفتار نبی مختار قرار و استقرار داد و نخواست کہ گفتار اسرار بصحرا نهد البتہ در خزانۂ
ادخار مدفون ومکنون داشت تا مردم محدث ومتعلم ظاہر بین را قیل و قالے درمیان
نیفتد وہمہ را ازین نصیبہ تمام شود مگر گاہ گاہے زبان وقت املا کہ درحال آماول را
اندیشہ نشد لمحہ رشحۂ ازان درصورت ظهور رخ نمود و آن اندک نزر و کمتر است

هر یک را از آن نصیب مالیٔ باشد و البتہ کوشش دران بود کہ در ترجمہ جز در آیت ظاہر لفظ دیگر نباشد اِنَّ من طرق ذوی الاحلام امساك اللسان عما ینسب الی الملام و من اعتصام بحبل رسول اللہ سید الانام و استمساك بعروتہ۔

فہرست آداب المریدین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی خص الاولیاء من بین الناس
بالاقتباس من مشکوۃ الانبیاء خصوصاً محمد سید
البشر المخصوص باحسن السیر الموصوف بالتخلق باخلاق
خالق کل خیر مستمر صلی اللہ علیہ وعلیہم ما دامت
السموات والقمر فی الطلوع والبزوغ علی کل من آمن
وکفر وعلی کل بر و فجر ہ والصلوۃ علی رسولہ
افضل الرسل الماحی لکل ادیان وملل بما اتی من اللہ
الخالق الباری المصور انہ لتاج النبوت کالدرر وبیت
الرسالت کاللبن المستقر المتتمم لذالک السر محمد حمید حامد
مجید ھو کاسمہ محمد وآلہ الذین نزل فی شانہم
من الرب تعالی من کل عیب منہم کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ

أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ آمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ۔

اما بعد فقد اجتمع العقول و اتفق آراء علماء الفحول ان العلم مستحسن و الجہل مستہجن فی کل شیٔ من حیث ہو
۲ ہو۔ واحسنہا و ازینہا العلم الدینی لاسیما علم اللہ فیٔ وھو من تعلیم اللہ من غیر وساطت ملک و نبیی بالمشافہة و والمشاھدة وعرفانہ ووجدانہ طرقٌ و قوانین و وصولٌ وبراھین لا یعلمہا الا العلماء باللہ ولا یطلع علیہا الا الخواص من عباد اللہ و ھم الذین قیل فی تسمیتہم اھال الرشاد ھم الہداة ھم الدعاة ھم السادات ھم القادة ماسلک سالکٌ وما وصل واصلٌ الا بارشادھم وھدایتہم فمن اقتدی بہم اھتدی ومن بغی علیہم ضلَّ و اعتدی وضعوا للوصول برب الارباب والدخول فی ذلک الباب ھو العارف العازف ھو السالک الہالک ھو القابض الظافر ھو البصیر الباصر ولذلک الشان جعلوا فی میدان البیان وَعَلِمُوا من نوع الانسان طریقت السلوک للوصل الی الرب مالک الملوک تلقینات و تعلیمات مراقبات و محاسبات ولتصویرہا وتحقیقہا و تبیینہا و تقریرہا امروا المترشدین باربعة اشیٔ ترک الدنیا بجملتہا قلیلہا وکثیرہا و ترک اہلیہا دینہا و علیہا بسہرا اللیالی وصیام الایام و الذکر علی الدوام والتخلی من الناس الخاص و العوام و لذلک صنفوا کتبا و رسایل وَاتو لذلک بحجج و دلایل۔ الشیخ المصنف ھذا

ابوالنجیب ضیاء الدین عبد القاهر سہروردیؒ

من اعلم علماء عصرہ و افاضل مرشدی دھرہ صنّف کتابا جہتِ الفوایدِ وعمتِ العوایدِ وسماہ بآداب المریدین والکتاب ھذا وان سماہ باسم یظن فیہ ان مابہ الاّ مسلک اھل الارادت وسلوک اھل الاسترشاد ھکذا طریقت الامجاد ولکن فی کتابہ من الحقایق والمعارف والمقامات من العلماء الدین ومحققی اھل الیقین فلذلک بترجمتہ لیستفید منہا کل خاصی وعامی فان القوم اکثرھم ما وجدوا لوقتہم فرصۃ الی تعلم علوم العربیۃ عدوھا من الاشتغال بالاشیاء الدینیۃ فلذلک یرتسمہ و بالفارسیۃ قریبۃ انہ سہل الانقیاد قریبا من الفہم۔

اما بعد محمد یوسف الملقب بہ گیسو دراز دو سہ بار ایں کتاب را ترجمہ کردہ است ہم بہ تطویل وہم بایجاز۔ برائے ہرکہ کردم او آنرا بدل وجان گرفت و ضنتے وغیرتے دریں باب کرد کہ بکسے نداد۔ ایں چہارم کرت باشد کہ ایں کتاب جدید القدر وعظیم الخطر را ہم بفارسی کردم وہم شرح عربی نبشتم۔ زمانہ آخر است تاریخ ہجرت ہشتصد و سیزدہ رسید اللہ اعلم پس آں باشد ہم کسے قدمے درسلوک نہد وطلب وصول خداوند سبحانہ درسر او افتد و بہ اسباب وصول مباشرت شود۔ ایام فتنہ ومحن است علامات قیامت خروج دجال طلوع آفتاب از مطلع مغرب باشد وغلق باب توبہ شود وظہور دابۃ الارض پید اگردد و نزول عیسیٰؑ روے نماید اکنوں طلب کہ سلوک کہ مرشد کہ روندہ کہ اللہ اللہ کار بجاے است من کہ اقل و ارزل ایں طایفہ باشم مردم گویند شاید ختم این کاربین

غصہ شو و بیت

نہ یک فسوس کہ ہر دم ہزار بار فسوس نہ یک دریغ کہ ہر دم ہزار بار دریغ

شیخ مصنف از زمانہ خویش نا امید و از ان زمانہ چہار صد سال گذشتہ باشد اکنون بما چہ رسد بنیاد کار خراب شدہ است درہا بربستہ اند جز یک شرزے باقی نماندہ است تا کدام نیکبخت باشد کہ بہمہ مشقت و محنت دران شرز درآید و دران خانہ نزول کند۔ ہان وہان گوش دار کہ من چند سخنے را ترجمہ میکنم یحتمل کسے ازین نصیبہ گیرد۔ مستعیناً باللہ انہ رفیق شفیق وبالاجابت جدیر وحقیق

فصل ۱

فصل ۱

قولہ "اجمعوا علی ان اللہ تعالیٰ واحد لا شریک لہ ولا ضد لہ ولا ند لہ ولا شبہ لہ" اجماع صوفیان است کہ خدائے تعالیٰ یکے است نہ بشمار یعنی اینچنیں نیست کہ از دہ یکے گویند یا از پنج یکے گویند بلکہ یکے بحقیقت یعنی فرد حقیقی است اورا درین یگانگی ہیچ شریک نیست و دیگر در خدائی او ہیچ کسے انباز نیست و اورا ضدے نیست یعنی چنانچہ سیاہی مر سپیدی را ضد بجائے سپیدی سیاہی باشد و یا بجائے سیاہی سپیدی باشد او تعالیٰ برین صفت نیست یعنی اورا مثلے و مخالف نیست یعنی شخصے ذاتے را تصور کند مثل خدائی او و او مخالف باشد نہ این تصور ہست نہ آن مخالفت و بعضے گویند ضد و ند یک معنی است یعنی مترادف اند ہیچ یکے بصفتے از صفات او مانند نیست۔

قولہ "موصوف بما وَصَفَ بہ نفسہ مسمی بما سَمّیٰ بہ نفسہ" وصف کردہ شدہ است بچیزے کہ او ذات خود را خود صفت کردہ است یعنی اینچنیں نیست کہ ما قادر خواندیم ما رازق خوانیم ما خالق خوانیم ما اورا عالم خوانیم بلکہ او ذات خود را خود بدیں صفت خواندہ است

خود را ازل نام نہاد والہ نام نہاد واللہ نام نہاد این نیست کہ ما او را نام نہادیم
موصوف بما وصف بہ نفسہ مسمی بما سمی بہ نفسہ یک معنی دارد۔

قولہ "لیس بجسم فان الجسم ما کان مؤتلفاً والمؤلف یحتاج الی مؤلِّفٍ ولا بجوهر فان الجوهر ما کان متحیزاً والرب سبحانہ و تعالیٰ لیس بمتحیزٍ بل هو خالق کل متحیز وحیز ولا هو بعرض فان العرض لا یبقی زمانین والرب واجب البقا ولا اجتماع لہ ولا افتراق لہ ولا ابعاض لہ ولا یزعجہ ذکر ولا یلحقہ فکر و تلحقہ العبارات و تعینہ الاشارات ولا تحیط بہ الافکار ولا تدرکہ الابصار وکل ما یصورہ الوهم او حواہ الفهم فاللہ بخلافہ" او تعالیٰ تن ندارد زیرا چہ تن عبارت از آنست کہ او را از چند چیز ساختہ باشند از خاک و آب و باد و آتش از سودا و صفرا و بلغم و دم۔ او تعالیٰ اینچنین نیست کہ او را از چیزے ساختہ باشد و دیگر تن او را میگویند کہ او را اعضا باشد و او ازین منزہ است زیرا چہ جسم اینست کہ او را از چند چیز ساختہ باشد و آن چیزے را کہ ساختہ باشد آن چیز را سازندہ باید پس این محتاج بسازندہ باشد و او سبحانہ از احتیاج منزہ و مبرا است و دیگر سازندہ از ساختہ سابق باید و او سبحانہ و تعالیٰ قدیم ہیچ یکے بر و سابق نہ ولا بجوهر و خداوند تعالیٰ چنانچہ جسم نیست جوہر هم نیست ازین جوہر این مراد است کہ بمقابلہ عرض باشد و عرض او را گویند کہ او را تن نباشد کہ او را دو زمان بقا نباشد و عرض بے جوہر نباشد یعنی وجود عرض معلق بوجود جوہر است زیرا چہ جوہر حیثیت کہ جائے باشد و او تعالیٰ از جا منزہ زیرا چہ او خالق ہر جائے است و خالق ہر باشندہ بجائے۔ و سبحانہ و تعالیٰ عرض نیست زیرا چہ عرض را در دو زمان بقا

نباشد

نباشد و خداوند تعالیٰ واجب البقا و فنا بر وروا نیست و ہموارہ بود و باشد وہست یعنی این چنین نیست کہ دو چیز بجمع آمدہ است و او شدہ است۔ و ہمچنین نیست کہ چیزے از و جدا شود۔ و ابعاض ندارد یعنی ہمچنین کہ او بعض از کلی است یا کلی است کہ بعض وارد یعنی ہمچنین نیست کہ او را چیزے متغیر افتد یعنی بجنباند و متغیر او باشد چنانچہ انسانرا غضب مزعج می باشد و فرح کذالک چنانچہ انسان را ذکرے کنند کہ او را مغضب افتد یعنی او را در غضب آرد۔ و ہیچ اندیشہ بدو نرسد یعنی ہر چہ اندیشہ کند بداند و یا او اندیشہ مند و ......علہ........ شود یعنی ہمچنین نیست و او در ہیچ عبارت نیاید و ہیچ اشارتے او را معین نتواند کرد چنانکہ یکے را گوئی انت یا ہذا او معین شود و او تعالیٰ ازین منزہ است زیرا چہ او لطیف است و لطیف مشار الیہ نشود و افکار محیط او نشود یعنی ہیچ فکرے آنچہ اوست او را محیط نشود و دیگر اگر فکر ہائے ہر متفکرے جمع شود او را محیط نشود و ابصار او را مدرک نشود یعنی بصرے او را بیند و نداند کہ چہ چیز است و کدام کس است او و اندازہٗ حدے و رسمے نداند کہ از جملہ جنسہا و فعلہا بیرون است ہر چیزے کہ او را وہم تصور کند کہ چنیں چیز است و ہمچنیں چیزے خواہد بود او غیر آنست و ہر چیزے را کہ فہم حاوی شود او غیر آنست۔

قولہ "فان قلت متی فقد سبق الوقت کونہ وجودہٗ"

یعنی اگر تو پرسی کہ کے باز است کہ خدا است خطا کردہ باشی زیرا چہ متی عبارت از زمان است و این سخن ہیچ مسلمانے نگوید زیرا چہ زمان آفریدۂ او زمان نبود کہ او بود یعنی او را آغازے و انجامے نیست او ہمیشہ بود و ہمیشہ باشد و ہمیشہ ہست و ہر کرا این اعتقاد نیست مسلمان نیست۔

علہ۔ در نسخہ منقول عنہ اینجا یک لفظ محو گشتہ است

قولہ "فان قلت کیف قد احتجب من الوصف ذاتہ" اگر تو گوئی او چہ گونہ است یعنی خوب یا زشت یا سپید پوست یا سیہ رنگ یا دراز یا کوتہ این نیز غلط است زیرا چہ ذات او ازین صفت ممتنع است حاصل او چہ باشد کہ او بیچگونہ و بیچون است این صفتہا کہ گفتیم ہمہ مخلوق اوست او خالق این صفات صفات مخلوق خالق را نباشد و خالق از صفات مخلوق منزہ۔

قولہ "فان قلت این فقد تقدم علی المکان وجودہ" و اگر پرسی تو خدا کجا است این پرسیدن ہم خطا است زیرا چہ این عبارت از مکان است و مکان آفریدہ او و وجود خالق از مخلوق مقدم۔

قولہ "علت کل شئ صنعہ" و ہر چیزے کہ موجود شدہ است سبب وجود او صنع اوست فعل اوست کرداوست اگر نکردے آن چیز نشدے اگر اینجا این سخن گویند کہ علت کل شئ ارادتہ ہم درست آید زیرا چہ ہر چہ ہست خواست اوست وجود ہر چیز تابع ارادت اوست۔

قولہ "ولا علۃ لصنعہ" یعنی آنچہ کند بہ سببے و غرضے نباشد

قولہ "لیس لذاتہ تکیف" یعنی ذات او را کیفیتے نیست و کیفیت نتوان گفتن ہمانچہ بالا گفتیم۔

قولہ "ولا لفعلہ تکلیف" این سخن دو معنی وارد یکے آنکہ کسے بر و سخت کند و دشوار کند این بکن و او سبب آن بکند اینچنین نیست و معنی دوم او را در کردن فعل دشواری نیست ہر چہ خواہد شود ہر چہ خواہد کند۔

قولہ "احتجب عن العقول کما احتجب عن الابصار" چنانچہ بصرہا و چشمہا نمی بیند عقل ہم چنانچہ اوست در نمی یابد۔ شیخ فرید الدین عطارؒ دو سہ بیتے مناسب این گفتہ است۔

نظم

سبحان خالقے کہ صفاتش زکبریا | در خاک عجز میفگند عقل انبیا
در صد ہزار قرن خلق ہمہ کائنات | فکرت کنند در صفت عزت خدا
آخر بعجز معترف آیند کاے الہٰ | دانستہ شد کہ ہیچ نہ دانستہ ایم ما

قولہ "لان العقل علی مثلہ یدل" زیرا چہ عقل رہ ہمچو خود بر دعقل مخلوق رہنمائی بمخلوق کند خالق در فہم او کجا در آید۔

قولہ "والعقل آلت العبودیۃ لااشراف لہ علی الربوبیۃ" وعقل آلت عبودیت است یعنی عقل این رہنمائی کند کہ از بندگی او چارہ نیست لاآلۃ الربوبیۃ یعنی بہ عقل بندگی شناختہ شود یعنی اورا بندگی چونہ باید کردن وچگونہ باید کردن وعقل را بر خدای وپروردگاری خدا اطلاع نیست۔

قولہ "لیس ذاتہ کذوات ولاصفاتہ کصفات" یعنی ذات او ہمچو ذات ہای دگر نہ وذات واجب الوجود یعنی ہموارہ بود وہمیشہ ہست وہمیشہ باشد وذاتہای دیگر ممکن الوجود یعنی نبود شد وامکان آن دارد کہ برود یعنی حادث است بقائے ذاتی ندارد چنانچہ آسمان وزمین وماہتاب وآفتاب وعناصر اربعہ۔

قولہ "ولاوصف لسمعہ ولیس معنی العالم نفی جہل" وسمع اورا صفتے نیست یعنی اینچنین باشد کہ اورا گوشے باشد بدان آلہ میشنود چنانچہ انسان وسایر حیوانرا درون گوش پوستے ہست آواز سخن بدو میرسد بران پوست میزند بر مثال دف ازو آواز میخیزد این میشنود میداند کہ چنین چیزے گفتند یا آوازے کریہے یالذیذے ہست دل بدان محظوظ میشود در سمع باری این صفتہا نیست ہر مسموعے کہ ہست آنرا میداند ومی شنود نہ بدین صفت یعنی این کہ گویند باری عالم است نہ بمقابلہ جہل یعنی چیزے کہ نمیدانست دانست

ہمچنین نیست بہر چیزے کہ آمرا او عالم است ازلاً و ابداً او عالم است۔

قولہ "ولا القدرۃ نفی العجز" یعنی بمقابلہ عجز نیست او قادر مطلق است یعنی ایچنین کہ در ہر کارے عاجز بود اکنون قادر شد او ازلاً و ابداً قادر است بر ہر چیزے کہ ممکن است۔

فصل ۳

قولہ "واجمعوا علی اثبات ما ذکرہ تعالی فی کتابہ وصح عن النبی صلی اللہ علیہ فی اخبارہ من ذکر الوجہ والید والنفس والسمع والبصر من غیر تمثیل ولا تعطیل" صوفیان اثبات کردہ اند برین کہ ہرچہ خداوند سبحانہ و تعالی در قرآن فرمودہ است و ہرچہ از پیغمبر باخبار صحاح صحیح شدہ است آن ہمہ ثابت است و حق است چنانکہ ذکر ید قال اللہ تعالی یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْہِمْ وذکر وجہ قال اللہ تعالی اَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْہُ اللّٰہِ وذکر نفس قال اللہ تعالی وَیُحَذِّرُکُمُ اللّٰہُ نَفْسَہٗ وذکر سمع و بصر قال اللہ تعالی البصیر و ہو السمیع و این ہمہ کلمات را صوفیان اثبات کردہ اند کہ این ہمہ ثابت است و حق است بغیر تشبیہے و تعطیلے این ہمہ اثبات شود اما متعلق بہ تشبیہ و تعطیل نشوند و ہمچنین ذکر قدم و مجی و نزول و اتیان این حق و ثابت است بغیر تشبیہ و تعطیل۔

قولہ "کما قال عز اسمہ لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ وَّھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ" خداوند تعالی گفت ہیچ چیز ہمچو مثل او نیست از نفی مثل مثل نفی مثل ثابت شد و حال اینست او تعالی ہرچہ شنید نیست بشنود و ہرچہ دید نیست ببیند و بغیر آنکہ تشبیہے و تعطیلے باشد و بعضے این 'کاف' را زایدہ گویند لے لیس مثلہ شئی بیت

گویم بہر زبان و ہمہ گوش بشنوم — وین طرفہ بین کہ گوش و زبانم پدید نیست

قوله "وسئل بعضهم عن الله تعالیٰ فقال ان سألت عن ذاته لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وان سألت عن صفاته فهو اَحَدٌ صَمَدٌ لَمْ يَلِدْ وَ لَمْ يُوْلَدْ وَ لَمْ يَكُنْ لَهٗ كُفُوًا اَحَدٌ"
صوفی را از خدائے تعالیٰ پرسیدند گفت اگر از ذات خداوند پرسی در فہم و وہم گفتار نیاید ہیں قدر توان گفت لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ۔ اما من میگویم ہو ہو لا ہو الا ہو و اگر از صفات او پرسی گویم احد یکے است بحقیقت صمد بے نیاز از ہمہ او کسے را نزاده است و نزاده شده است وَ لَمْ يَكُنْ لَهٗ كُفُوًا اَحَدٌ و ہیچ یکے با وے کفاءت ندارد یعنی برابری ندارد و اینجا این آید چنانچہ کسے او را نزاده و او کسے را نزاد ہم ہمچنان او را زن و فرزند نباشد۔

قوله "وان سألت عن اسمه فهو الذی لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ" واگر از نام او پرسی گویم او تعالیٰ میداند ہرچہ بر ما شاہد است و میداند ہرچہ بر ما غائب است اگرچہ علم ہم از صفات اوست ولیکن باضافت شہادت وغیب این را نام نہاد۔

قوله "وان سألت عن فعله فكُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ"
واگر از فعل او پرسی یعنی از کردن او پرسی پس این او را ہر ساعتے کار دیگر است یعنی یکے را بزیاند و دیگرے بمیراند یکے را عزیز کند و دیگرے را خوار سازد شخصے را تونگر کند و کسے را فقیر کند ہم ہمچنین افعال دیگر و ہم دران ساعت لطیف یکے را می زیاند و ہم دران ساعت دیگر را میمیراند یکے فعلے بافعلے دیگر ضد و نقیض است مانع و دافع نیست یعنی بہ ارادت او در ساعت واحد ہرچہ ہست شود۔

قوله "وقولهم فی الاستواء" گفتار صوفیان در مسئلہ استوا اینست کہ سبحانہ وتعالیٰ گفت اَلرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی معنی از روئے لغت پارسی اینست رحمن بر عرش برابر است یعنی چنان نشستہ است کہ تمام عرش را در گرفتہ است تعالی اللہ عن ذالک علواً کبیراً این معنی بروجہ نسبت کہ او نشستہ تمام عرش را در گرفتہ است این صریح کفر است و ہیچ عاقلے برین اعتقاد ایمان ندارد۔ درین مسئلہ میان علماء گفت شنیدے ہست محققان و مستدینان و صوفیان می گویند آنچہ انس علیہ مالک میگوید انس مالک را پرسیدند ازین مسئلہ او گفت استوی از روئے لغت معلوم وہمانچہ ما پارسی نوشتیم وکیفیت غیر معقول بمعنی مفہوم عقل نیست یعنی در دانش عقل نمی آید و ایمان برین واجب زیرا چہ خدائے تعالیٰ فرمود اَلرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی بہر مرادے کہ خدا گفتہ است مارا ہم بدان ایمان است از کلام انس این معلوم شد اَلرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی از قبیل متشابہات چنانچہ قدم و ید و کف و اصابع در شرح عربی درین محل بیان تمام ترکردہ ام اینجا باز گردانیدن حاجت نیست۔

قوله "ما قال مالک بن انس رضی اللہ عنہ حین سئل عن ذلک فقال الاستواء معلوم والکیف غیر معقول والایمان بہ واجب والسوال عنہ بدعة" وسوال ازین بدعت است زیرا چہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین اعتقاد ہمبران کردہ اند چنانچہ گفتیم۔

قوله "وکذلک مذہبہم فی النزول" گفتہ ام این سخن بالا نزول ہست ایمان آرند وکیفیت نپرسند این جملہ از باب تمثیل است یعنی عرش محیط بجملہ اشیاء است ہمہ اشیاء در شکم اوست کہ گویند اللہ سبحانہ مستوی

حاشیہ: [illegible]

بر عرش است یعنی تمام عرش را در گرفتہ است ازین تمثیل این آید کہ او بجمیع اشیا محیط است۔

فصل ۳

قولہ "وا جمعوا علی ان القرآن کلام اللّٰہ" اجماع کردہ اند برین کہ قرآن سخن خدا است

قولہ "وان کلام اللّٰہ غیر مخلوق" واجماع کردہ اند بدین کہ کلام اللّٰہ غیر مخلوق یعنی صفتے از صفات اوست قدیم است محادث نیست ودرین مسئلہ معتزلہ خلاف دارند۔

قولہ "مکتوب فی مصاحفنا متلوٌّ بِالسنتنا محفوظ فی صدورنا" و کلام در مصحفہاے ما نوشتہ شدہ است وہمین است کلام کہ زبانہاے ما بخوانند وہمین است کلام اللّٰہ کہ سینہ ہاے ما یاد دارد۔ اینجا سخن است ترا تحقیق باید کرد واز ان چارہ نباشد بر جہانیان مشکل است بدانکہ کلام نفسی یعنی کلامیکہ در ذات باری تعالیٰ است حرف نیست صوت نیست ہجا نیست ترکیب نیست اول وآخر ومیانہ نیست آن کلام را خواست خداے تعالیٰ جبرئیل را شنوانید تا او بہ پیغامبر رساند وآن قابلیت نداشت کہ بشنود حرفے وصوتے را آفرید کہ تا آن حرف وصوت حکایت از کلام نفسی کند آں کلام نفسی را برین حرف وصوت تعلق داد این حرف وصوت جبرئیل را شنوانید جبرئیل کلام نفسی بدین متعلق بود چنانچہ روح اعظم با قالب نہ متصل است نہ منفصل نہ خارج است نہ داخل اما با قالب است چنانچہ بادشاہ با تمام ولایت داخل نیست خارج نیست ولے با تمام ولایت خود ہست ہمچنیں کلام اللّٰہ با حروف وصوت مخلوق وہمین کلام اللّٰہ ہست کہ بہ تعلق حروف مکتوب است وہمین است کہ بزبان ما متلو است ودر سینہا محفوظ۔ ہرچہ حق حقیقت بود با تو گفتم خدا ترا فہمے روزی کند۔ اینجا عقول متنزلزل است

ومفہوم متحیر این مکتوب و این محفوظ و این متلو را کلام اللہ خوانند و آن حقیقت بدین مجاز متعلق۔

قوله "من غير تعرض لكتابة ولا تلاوة فان السنت لم يرد به بذلك ولم يثبت انه حرف او صوت وجب الامساك عنه" بدین متعلق نشوند که این کتابت من است و تلاوت من است زیرا چه سنت بدین وارد نیست و از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منقول است که این کلام اللہ است و این کلام نفسی باین حروف و اصوات ہم چنین است چنانچہ روح با قالب۔

فصل ۴

قوله "واجمعوا على جواز رؤية الله تعالى بالابصار في الجنة" واجماع صوفیان است که خدائے تعالیٰ را بدین چشمے که بر روے است این حدقه که ہست و روشنائی که درین حدقه که ہست ہمبرین روشنائی که خدائے را خواہند دید۔ من که محمد حسینی ام میگویم که خدائے را بندگان باشند که ہم در دنیا بچشم دل بینند و ہمیں چشمے که بر روے است چشم منعکس میشود چشم دل میگردد و ہمبرین چشم می بینند۔ در فتاوی سراجی است رؤیت اللہ فی المنام جائزة و آنچه مردم در خواب می بینند آنکه چشم دل می بیند ہمیں منعکس میشود در دل ہم چیزے را بخواب می بینند۔ در عقیده حافظی است روا باشد خدا را در خواب بینند زیرا چه سلف صالح خدا را در خواب دیده اند۔ اکنوں بدانکه این خواب که در دنیا دیده اند اینچنین نیست که اینجا چیزے دیگر بہ بینند و فردا چیزے دیگر زیرا چه صفت باری است لا يتغير فی ذاته ولا فی صفاته ولا فی اسمائه بحدوث الاکوان واختلاف الازمان پس ثابت شد که طالب صادق و مشتاق واثق جمال حضرت سبحانہ وتعالی بلا کیف

وکیفیتِ درونیا بیند۔ یکے اندیشہ باید کرد کہ سلف صالح ومشایخ طبقات خانمان برباد کردند بادیہا گرفتند واز خلق بکلی عزلت داشتند وچہل گان روزہ ویگان ماہ گرد طعام وآب نگشتہ اند وصمت وسکوت را ملازم حال خود کردہ اند ودر ذکر ومراقبہ غرق ماندہ اند این ہمہ برائے چہ بود برائے این قدر چندین بر چہ کنند۔ مردے بازن خود بغلط سر فرج او بازست ساید وآن عورت سر ذکر مرد را ہر یکے را نبت ایصال راحت دیگر باشد چندین درجات ومثوبات باشد برائے این را چندین بالا کشیدن ومشقت دیدن چہ حاجت است نہ آنکہ طلب نقدے دامنگیر دل ایشان شدہ است۔ در لطایف قشیری است درین آیت اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ سئل رسول الله صلی الله علیه وسلم من شرح الصدر المذکور فی القران ما هو قال علیه السلام نور یقذف فی القلب قیل وما امارت ذلک یا رسول الله قال التجافی عن دار الغرور والانابت الی دار الخلود والاستعداد للموت قبل نزوله والنور الذی من قبله سبحانه نور اللوایح بنجوم العلم ثم نور الطوالع لبیان الفهم ثم نور اللوامع بزواید الیقین ثم نور المکاشفة بتجلی الصفات ثم نور المشاهدات بظهور الذات ثم انوار الصمدیت فعند ذلک لا قرب ولا بعد ولا فصل ولا وصل ولا وجد ولا فقد کلا بل هو الواحد القهار اے عزیز جانہا فدائے خاک پائے استاد ابو القاسم قشیری باد کہ چہ پردہ دری کردہ است وچہ جمال مطلوب عشاق بصحرا نہادہ وعروس مقصود عشاق را بہمہ پیرایہ آراستگی آشکارا جلوہ دادہ من این کلام را ترجمہ میکردم اما سخن دراز خواہد شد این مختصر تحمل آن ندارد وایضا خالی از اشکال نیست۔ در جملہ کتاب

محققان این سخن ہست کہ سالک بجائے رسد دنیا اخرت گردد و آخرت دنیا شود اول بہ آخر انجامد و آخر بہ اول رسد و علی ہذا کدام محقق باشد او کہ رویت اللہ تعالیٰ را در دنیا منکر شود چون ازل بہ ابد رسد و ابد بہ ازل قرار گیرد یک کلمہ یک حرف بلکہ یک نقطہ شود محققان رویت اللہ تعالیٰ را کمترین حالات شمرند و شرک جلی خوانند لاحول ولا قوۃ الا باللہ کجا افتادم اما این قدر بدان کہ ہر کہ را طلب او در سرش افتاد متصف بہ جملہ حسنات و مبرات و مثوبات شد و غرق در دریائے عبادت و طاعت گشت۔

بیت

گر عیب من ہمین است کہ عشقش گزیدہ ام بخ بخ و ان یرید عیونا علی العیوب

یکے باندیش چونہ کسے باشد او کہ این جہان و آن جہان برائے خدائے را گذارد جز خدا در دلش نیاید و نباشد بدانی ہمچنین کسے را مادر روزگار کمتر زاید فلو کان فمحمد واہل بیتہ ومن کان مثلھم معھم بیت

در جنبش آمد قافلہ مائیم و گرد کوے تو ہر کس روان شد جانبے بیچارہ عاشق سوے تو

اے فقیہہ وجیہہ اگر تو دیدار را منکری نزد تو حرام است حرامت باد اما طلب کہ انکار کرد کہ ہمہ سعادات و خیرات و برکات است۔ وانچہ از عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کردہ اند کہ او از رسول اللہ پرسید ھل رایت ربك لیلۃ المعراج قال لا یعنی عائشہؓ پرسید از رسولؐ اللہ کہ خدائے را دیدی در شب معراج رسولؐ اللہ گفت نہ و ہمچنیں ابو بکر رضی اللہ عنہ پرسید از رسولؐ اللہ ھل رایت ربك لیلۃ المعراج قال نعم ابو بکر پرسید از رسولؐ اللہ خدائے را دیدی در شب معراج گفت آرے دیدم توفیق بین الحدیثین این باشد عایشہؓ را گفت بدین معنی کہ محیط و مدرک او نشدم و با ابا بکرؓ گفت دیدم زیراچہ دیدہ بود۔ و سرّ چہ بود کہ از عائشہؓ آن نہان داشت و از ابو بکرؓ نہان نداشت زیراچہ عائشہؓ عورت است

ونادان وخورد است احاطت بمعارف الٰہی ندارد ضرورت در جہت و کمیت
خواہد افتاد۔ آنکہ سرپوشے بود عائشہؓ طمع بر دوغے کرد و بارسولؐ اللہ گفت کہ این
دوغ مرا بدہ رسولؐ اللہ او را نداد او در قسمت انداخت عایشہؓ را دشوار نمود گفت
لوکنت نبیا لعاملتنی بما یعامل بہ الانبیاء مع نسائھم اگر تو پیغامبری
بودی بامن آن معاملہ میکردی چنانچہ معاملہ پیغامبران بازنان خویش کردہ اند
ابوبکرؓ طپانچہ زد گفت ھو النبیؐ او پیغمبر است رسولؐ اللہ گفت مزن طپانچہ کہ
اوخرد است نمیداند۔ آنروزے کہ این آیت نازل شد قَدْ سَمِعَ اللّٰہُ
قَوْلَ الَّتِیْ تُجَادِلُکَ فِیْ زَوْجِھَا وَتَشْتَکِیْ اِلَی اللّٰہِ یعنی آیت
بتحقیق خدا شنید قول عورتے را کہ اے محمدؐ با تو جدل میکند و گلہ بحضرت خدا می برد
عائشہؓ گفت رضی اللہ عنہا میان من و میان عورت چادر پردہ بودی نشنیدم
خدا شنید بیقین دانستم خدا سرخفیان را می شنود بر اینچنیں کسے کہ ایمان آورند
بدین کہ خدا عالم سرخفیات است و بر رسولؐ اللہ آن اعتراض کرد اگر گفتے کہ
خدائے را ویدم نہ آنکہ او در تشبیہ و تعطیل و اثبات جہت افتادے و تا چہ خوبیات
ووہمیات با خود گرفتے ضرورت بہ او گوید کہ نہ دیدم و این دروغ نیست بدان معنی
کہ بالا گفتم و با ابوبکرؓ گفت دیدم زیراچہ او عارف است دیدنی کہ لایق دیدار او
باشد و ہمچنیں دیدہ است و این ہم گویند کہ عائشہؓ بہ اجتہاد خود گفت کہ ندیدہ است
نہ از وے شنید است و این اصح است۔ ہان و ہان اے یار عزیز و اے برادر
شفیق زہے نیکبخت کہ تو لی اگر طالب دیدار حقی زینہار گفت محرومان نشنوی
ابلیس در تلبیس و شیطان در شیطنت اللھم ارزقنا حبك وحب من
احبك وحب من یحبك وحب عمل یقربنی الی حبك بفضلك
یاکریم یا وھاب یا رحیم یا تواب۔

قوله "وانما نفی الله الادراک بالابصار لان ذلک یوجب کیفیة واحاطة ولیس کذلک الرویت والنبی صلی الله علیه وآله وسلم شبه النظر بالنظر لا المنظور الیه" قال الشیخ علی جواز رویته ازین سخن وهم آن رو ورواباشد ولیکن تحقیق اینست البته باشد سخن طریقه جواب وسوال است یعنی جواز رویت گفتی وخداوند سبحانه میگوید لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ شیخ جواب میگوید که نفی ادراک نفی احاطه ونفی کیفیت کرده است بیند ولیکن محیط بدو مدرک کیفیت او نباشد وآنچه رسول الله فرمود ستـرون ربکم کما ترون القمر لیلة البدر معنی اینست تحقیق سرانجام خواهید دید پروردگار خود را چنانچه مه را در شب چهارده. رسول الله این نگفته است که او تعالی همچو مه شب چهارده باشد این گفته است چنانچه مه شب چهارده را می بینید دران هیچ شبه وشکے نیست درین هم هیچ شبه نباشد که خدائے را نه بینید پس این آمد که تشبیه نظر به نظر کرد از مرئی به مرئی این نگفت آنرا که شما می بینید همچو مه است این گفت چنانچه مه شما می بینید همچنان خدائے را به بینید و بدانید که ما خدائے را بتحقیق دیدم

قوله "فی قوله علیه السلام ستـرون ربکم یوم القیامة کما ترون القمر لیلة البدر لا تضامون فی رویته" ترجمه تمام حدیث بتحقیق شما سرانجام به بینید پروردگار خود را چنانچه می بینید مه را شب چهارده در دیدن مه شب چهارده هیچ یکے مر دیگرے را مواخر نیست وهیچ یکے مدارد .

فصل ۶

قوله "واجمعوا علی ان الاقرار والایمان بجملة ما

ذکروا منزما

ذکر اللہ تعالی فی کتابہ واجب وجاءت بہ الروایات عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من الجنت والنار" واجماع صوفیان است ایشان قرار دارند وایشانرا ایمان بدین تحقیق است کہ ہرچہ در کتاب اللہ گفتہ است ویہ احادیث صحاح ثابت شدہ است آن ہمہ حق است چنانچہ بہشت مراد از مقامے است در وکوشکہا است وباغہا است ودرختان اند ہر جنس میوہ و چشمہاروان وحور وغلمان وتختہا واکل وشرب وجماع وآن ابدی است سرمدی۔ و دوزخ عبارت از مقامے است کہ انجا آتش میسوزد وآن آتش ازین بچند مرتبہ بیشتر ومردم گنہگار خصوص اہل شرک وکفار ودروانواع تعذیبات ودر و مار وکژدم وکلاب وہرچہ مانند این باشد وآن مردمان کہ درواند درسوز واضطراب وآواز ونوحہ وازو بیرون آمدن نہ جا و وانہ افتادہ بسوزند۔

قولہ "واللوح" ولوح تختہ است بعضے گویند از ان مقصود تختہ است درو اسامی جملہ مخلوقات نوشتہ ورزق واجل نوشتہ اگر یکے کافر زادہ است اورا بہ نسبت او فرو نبشتہ اند فلان بن فلان واو مسلمان شد وا دیکے از اولیا گشتہ از انجا خطے کشیدہ ومیان اہل اسلام واولیا آوردہ اگر شجرہ من بہ بینی بدانی کہ عین صورت لوح محفوظ است ودرو محو واثبات ہمہ جاری است کسے را رزق زیادت کنند از انچہ مکتوب است وہم ہمچنین اجل یَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ ۚ وَعِنْدَهٗ أُمُّ الْكِتٰبِ واین در کنار شاہد این فرشتہ ایست وسر او بتکیہ عرش وطول او وعرض او ماشاء اللہ خدا داند تاچہ قدر است ودر لوح توریت وانجیل وزبور وفرقان مسطور است چنین گویند کہ در لوح آیتے نوشتہ پیدا شدے جبرئیل آنرا دیدے بر رسول اللہ رسانیدے وناسخ ومنسوخ ہم از قبیل محو واثبات است۔

قوله "والقلم" طولے و عرضے ندارد و تراشے و قطے و شگافے نہ اما چنین نماید بغیب آن ید را انگشتے و کفے و قبضے و راندنے نہ چنانچہ کاتب قلم رانی کند اما چنیں نماید گوئی اصبعے ہست و قلم را بدان اصبع گرفتہ راندنی ہست چنانچہ ازان آواز قلم کسے بشنود و گویند این قلم فرشتہ ایست و لوح ہم فرشتہ ایست۔

قوله "والحوض" در بہشت حوض است چنانچہ اینجا آبے گرد آمدہ می بینی و او لبہا دارد و آب آن حوض سپید تر از شیر و شیرین تر از شہد و خوشبوتر از مشک و کافور است و گرد بر گرد قدحہا نہادہ اند مروارید و زبرجد و از زر و نقرہ و لعل بعضے گویند آن آبے روانے است آنرا حوض کوثر نامند و طول و عرض او خدا داند چہ قدر است و آنکہ گویند حوض کوثر پیش در بہشت است آن نہ داخل بہشت است نہ از بہشت خارج و چنین گویند چشمہ ایست در بہشت و آن چشمہ را ناودانے است از رہ آن ناودان آب آن چشمہ در حوض می افتد ہر کہ یکے قدحے ازان خورد ناپاک و تعب و تشنگی از و برود اما لذت آشامیدن دایم باشد۔

قوله "والصراط" صراط پلے است از موے باریکتر و از تیغ تیز تر و در وقت گزشتن ازان پل تاریکی باشد کہ از شب تار تاریکتر و ہر کہ بر پیروی انبیا مستقیم تر او در گزشتن آسان تر یکے آنچناں بگذرد کہ نداند کہ پل درمیان بود یا نہ و آنکہ نتواند گزشتن یا کافر است یا فاسق و این پل درمیان دوزخ و بہشت نہادہ اند و دوزخی بلغزد در دوزخ افتد و بہشتی در بہشت رود۔

قوله "والشفاعت" مطیعانرا رسول اللہ شفاعت کند و طاعت ایشان قبول افتد عاصیانرا شفاعت کند از عذاب دوزخ برہاند و اولیارا مقام شفاعت باشد رسول اللہ از خدا اذن شفاعت طلبد رسول اللہ را فرمان شود پیران

خود را بگو تا شفاعت کنند۔

قولہ "والمیزان" ترازوئے است دو پلہ دارد ہر پلہ را اسکان ریسمان است و آن ریسمان ہا متعلق بچوبے کہ ازان ترازو میباشد و در میان آن چوب ریسمانے کہ بدان بگیرند و زن کنند اعمال را متشکل بہ اجساد سازند بعضے جسد خفیف و بعضے جسد ثقیل بحسب آن گرانی و سبکی اعمال معلوم شود و آنکہ گویند کہ ازین میزان این مراد است چنانکہ میزان العروض چنانچہ بیتے را بعروض وزن کنند موزونی و ناموزونی و راستی و کژی معلوم شود کدام مصراع سبک آمد و کدام گران آمد ازین کہ گفتم کہ اعمال را متشکل سازند تا سبکی و گرانی اعمال معلوم شود مثلاً رسول اللہ گفت کلمۂ سبحان اللہ یملأ المیزان" این کلمہ را متشکل بہ جسمے لطیف روشن کنند پلہ ترازو را مالا مال گیرد چنانچہ کلمہ سبحان اللہ ہم ہمچنان است چنانچہ گفتی میزان عروض آن سخن این را مباین نیست۔

قولہ "والصور" صور مثالش سرون گاوے وحشی باشد فرشتہ یکطرف سوراخ سرون بدہن گرفتہ و دوم طرف کشادہ است چنانچہ کسے منتظر فرمان است چون فرمان شود یک نفخے کہ او میزند ہر جا کہ جانیست بمیرد و دوم نفخ کہ زند ہمہ مردگان بزیند۔

قولہ "وعذاب القبر" دیکے از معتقدات اہل دین عذاب حسی در گور ہست دو فرشتہ آیند ایشان را منکر و نکیر و مبشر و بشیر گویند مردہ را زندہ کنند بنشانند روح مقابل او دارند بفیض آن روح تن مردہ زندہ شود آن مردہ را پرسند من ربك ومن نبیك وما دینك و مرد مومن چنانکہ در جواب گوید ربی اللہ و محمد نبیی و رسولی والاسلام دینی و کافر و مشرک خلاف این بگوید و کذلک از مومنے والعیاذ باللہ

که بے ایمان رفته باشد و فاسق از هیبت آن فرشتگان متردد و مضطرب گردد
و بسته شود نداند که چه گوید - اینجا با تو سخنے گویم و هر سوگندے غلاظ و شداد و طلاق
و عتاق گوی من بخورم که این سخن حق است و صدق است شخصے چون می میرد
میداند که من مرده ام و عشایر و اقارب و احباب که برو می گریند او میداند که
بر من میگریند و او بدین رنجه میشود ناخوش میگردد و غسال که او را می شوید او
میداند و با خود میگوید اگر مرا اطهارتے خوبے کند خوب باشد و هر ریمے که در اندام
من است میخواهد که به مبالغه رفع کند و روح مرده از خوشبوئی حظے تمام دارد
و این که به آب کافور میشوید و گلها بروے می دارند هم ازین سبب و چون کفن
پیچیدن گرفتند او را خوش می آید که کفنے صافے سپیدے لطیفے بپیچند و بعد ازان
که او را بر کردند بر جنازه نهادند و بر سر گرفتند و بعد ازان که او را بر کردند روان
شدند آرزو می برد که مرا درین صحن ساعتے فرود آرند تا من این در و دیوار و مسکن خود
را وداع کنم و کسے نیکه با جنازهٔ من نخواهند آمد ایشانرا وداع کنم و پس آن بردن
آورند برائے نماز را فرود آورند آرزو دارد که مردِ صالحے متقی امامت کند و
خواهد که وقت نماز هجوم مسلمانان باشد و چون بروند اگر هنوز گور تمام نشده است
او را فرود آورند او میداند این گور که می کاوند برائے آنرا تا مرا درین گور فرود آرند
و دفن کنند و چون او را برائے دفن کردن را روان کردند در آن حالت شکستگی
دارد که آن شکستگی را نهایتے نیست بروح هوائے دنیا را بکلی وداع میشود فسحت
و وسعت صحرائے جهان را وداع میکند و جاه و عزت دنیا را به احباب و عشایر
و اقارب بکلی ترک میدهد و چون در گور نهادند و سنگها بر سینه داشتند و مهر کردند
و هیچ منفذے نگذاشتند و بر سر آن توده خاک پر کردند و بازگشتند آواز رفتن

ایشان میشود آن حالت ہر کہ ہست ولی و نبی صالح و فاسق آن یک ساعت
چنان دشوار است کہ ہمی داند۔ گور سے تنگے تاریکے تنہائی آن حالت دشواری
دارد روزے خواہد بود کہ من و تو آنرا احساس خواہیم کرد و درین دشواری
ناگہان می بیند صورتے پیدا میشود با حسنے و جمالے و نمکے خندان کہ از دہن او
نورے بساطے میشود کہ از نور او تمام گور روشن می گردد آنچنان کشادہ میشود
اگر اندک باشد مقدار صفت درک باشد آنصورت انواع پیرایہ پوشیدہ
در دست در کمر در پا در گلو در سر و بوسے از مشک و عنبر و کافور و گلاب خوشبوتر
واگر ایشان را جمع کنند بدان بوسے نرسد این شخص میگوید کہ درین تنہائی
و تاریکی و تنگنجہ کیستی تو کہ مونس وقت من شدۂ آنصورت میگوید آن نماز یکہ تو
با اخلاص گزاردی و آن روزہ کہ برائے خدا یرا داشتی و آن ہوائے نفس بر آن
قادر بودی تو برائے رضاے خداے را از ان باز ماندی وہم ہمچنین یگان
یگان حسنات تمام را جمع کردہ از ان حسنات صورتے ساختہ اند مرا بر تو
فرستادہ اند این شخص گوید یک ساعتے دیگر بمان کہ مرا بر تو انسے و قرارے
ہست او گوید یک ساعت چہ باشد تا تو درین گوری با توام آن شخص آن صورت
را معشوقہ گیرد جملہ ہوا ہا و لذتہا و اقارب و عشایر و احباب تمام فراموش کند گوید
الحمد اللہ ازین دنیا پلید خلاص یافتم و دیگرے باشد کہ دران تنہائی و تاریکی
برائے او را شخص پیدا شود سیاہے و دراز قدے دندانش مثال پیل و چشمہا
مغاک گرفتہ و بینی بالبہا چفسیدہ بوئے در وے کہ در ہیچ پلیدی و مردارے
و مزبلۂ و کلوبے بدست او و شعلہائے آتشیں از دہن او برون می آید این شخص
گوید کہ خود تنہا ام تاریک و تنگجہ خود افتادہ بودم تو دگر کدام بلائی کہ آمدی او گوید
آن فسقے کہ کردی و آن نماز کہ ترک کردی و آن دروغے کہ گفتی وہم برین قیاس

جملہ سیۂ او یگان یگان بر وعرضہ کنند وگوید آن اعمال سیۂ ترا جمع کردہ اند مرا ساختہ اند
آن صورت منم بگوید برو از پیش او گوید کجا روم تا تو درین گوری من با توام درین
گفتار بیان حدیث رسول اللہ تمام گفتہ شد کہ القبر روضۃ من ریاض
الجنۃ او حفرۃ من حفر النیران واینکہ گفتم سوال وعذاب گور تمام
اثبات شد وانچہ محمد غزالی درمضنون علی اہلہ گفتہ وانچہ یونانیان حکمائے اسلامیہ
سوال گور وجواب گور را تاویل کردہ اند گفتار ما را ہیچ آبے نیست شخصے بمیرد اورا
پرکالہ پرکالہ کنند ودر اطراف عالم انداز ند اللہ تعالیٰ آن تمام اعضائے اورا
جمع کند برائے اورا گورے سازد اورا اوران گور کند از وسوال گور وجواب گور آن
عذابے وراحتے کہ در گور است باوے شود ویکے را بسوزند وخاکستر کنند وخاکستر را
پراگندہ کنند ہمین حکم وارد وانچہ گفتہ ام یعلم اللہ بتقلید نگفتہ ام بتحقیق گفتہ ام
خدا ومصطفیٰ وپیر برین شاہد است ودیگر سوال منکر ونکیر گفتیم۔

قولہ "واخراج قوم من النار بشفاعت الشافعین"
یعنی مردمے باشند بسبب فسقے کہ در جہاں کردہ باشند وازان توبہ نکردہ
بسبب آن در دوزخ ایشان را عذاب کنند این مومنان فاسق را بشفاعت
نبی یا ولی از دوزخ بروں می آرند۔

قولہ "والبعث بعد الموت" وصوفیان برین اعتقاد
مسلم وارند کہ بعد از مردن ہمین تن کہ گداختہ است وخاکستر گشتہ باز از سر زندہ
کنند وروح را بعض تعلق دہند چنانچہ در حیات دنیا بود۔

قولہ "وان الجنۃ والنار خلقتا للبقاء" بہشت و

ع غالباً مراد از مضمون بہ علی غیر اھلہ است کہ تصنیف غزالی است

دوزخ آفریدہ شدہ اند وجاودانہ خواہند بود۔

قولہ "وان اھلیھا فیھما مخلدون" وہمچنیں بہشتیاں دربہشت ودوزخیان دردوزخ جاودانہ خواہند بود ودوزخیان ہمیشہ درعذاب وبہشتیان ہمیشہ درراحت۔ نہ اینچنین است کہ بہشتیان ازبہشت ازبسیار ماندن وتمتع گرفتن سیر گردند ودوزخیاں ازبسیار عذابے الفے گیرند عادت گیرند بلکہ ہریکے رالذتے تازہ تر باشد وعذابے تازہ تر باشد رد قول آن کسانے کہ میگویند کہ ازبسیار عذاب وجود دوزخیان چون انس گیرد پس آتش نخواہد سوخت یعنی عذاب نخواہد شد۔

قولہ "منعمون ومعذبون" گفتم

قولہ "من غیر اھل الکبایر من المومنین فانھم لایخلدون فی النار" این ہمہ گفتیم آمدیم۔

فصل ۶

قولہ "واجمعوا علی ان اللہ خالقٌ لافعال عبادہ کما ھو خالقٌ لاعیانھم کما قال اللہ سبحانہ وَاللّٰہُ خَلَقَکُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ" اللہ سبحانہ جملہ تنہارا وجانہارا آفریدہ است ہمچنیں ہر فعلے کہ این جان وتن میکند آن فعل ہم آفریدہ خدا است۔ طاعتیکہ مطیع میکند آن طاعت آفریدہ خدا است وکذلک کہ معصیتیکہ عاصی میکند نمازیکہ مصلی میگذارد آن نماز وآن گزارندہ نماز آفریدہ خدا آن زنا کہ زانی کرد آن زنا کردن آفریدہ خدا وہم ہمچنین مومن وایمان مومن وکافر وکفر کافر آفریدہ خدا اکنوں بدانکہ آنرا خدا برائے بہشت آفریدہ است ودرمظہر او آن افعال می آفریند کہ او لایق بہشت باشد۔

وکذلک آنرا کہ اورا برائے دوزخ را آفریدہ است اینجا پرسند کہ چہ باشد این فعلے را کہ خدا آفریدہ است وبمقابلہ آن عذاب کند نہ آنکہ این ظلمے صریحے باشد اکنوں گوش و ار وعقل را ابکار آرو این سخن مارا بنور ایمان فہم کن فردا آمنّا وصد قنّا کافر را درحضرت بیارند فرمان شود اورا بمقابلہ کفر او در دوزخ باندازند کافر گوید کہ کفر مرا تو آفریدی و بمقابلہ آن مرا عذاب میکنی نہ آنکہ این ظلمے صرفے است خداوند تعالیٰ بگوید آرے ترا وکفر ترا از عدم صرف کہ اورا مادہ وہیولی نبود آفریدم وترا وکفر ترا متجدد آفریدم وتاتو بودی ترا وکفر ترا ساعۃً فساعۃً می آفریدم ترا باکفر زیانیدم ومیرانیدم وتا تو درحضرت من آئی ترا وکفر ترا آفریدہ میداشتم واین کہ درحضرت من آمدی ترا وآمدن ترا وکفر ترا آفریدہ آوردہ ام واینکہ ایستادہ درحضرت ماحجت میکنی این ایستادن ترا وحجت گفتن ترا من می آفرینم وتراکہ در دوزخ میفرستم ہر گامے کہ توان طرف میزنی آن گام ترا وآن زدن گام ترا باتو وکفر تو متجدد می آفرینم ودوزخ من آفریدہ ام وآتش را من آفریدم وسوختن وخاصیت سوختن در آتش من آفریدم وآتش را بر تن تو من گماشتم وتن تراکہ قابلیت سوختن دارد وآن تن را وقابلیت سوختن را من میآفرینم وآن وجدان دردے کہ از سوختن آتش تن تو می یابد این وجدان وآن دردو این نار وسوز از وجدان درد تو من آفریدم وخلود در آتش من آفریدم اکنوں اندیشہ کن کہ ظلم از کدام دریچہ سر کشید دردے نمود۔ اے علما واے صوفیہ واے عقلا نقابے کہ بر روئے عروس سر قضا وقدر بود محمد حسینی بحکم محمد رسول اللہ وعلی ولی اللہ بہمہ آراستگی جلوہ دادہ است ہان وہان اگر مردا ید نظارہ شوید کہ ہیچ مشکلے درمیان نماندہ است فَلِلّٰہِ الْحُجَّۃُ الْبَالِغَۃُ بیان درستے فرمودہ اینقدر باید دانست رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرمود اذا ذکر القدر فامسکوا یعنی لیس ھنا اشکال ولیس مجال قیل وقال فان کبیر المتعال بین

ما کان من الحال والاستقبال فان الامر ظاہر ایہا الرجال
وغیر ما یثبت وساوس وھواجس فی النفس شیخ فرمود کہ چنانچہ
اعیان مخلوق است افعال اعیان ہم مخلوق است برائے اثبات این سخن را آیت
کلام اللہ آورد قال اللہ تعالیٰ وَاللّٰہُ خَلَقَکُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ معنی
اینست شمارا آفرید وعملے کہ شما میکنید آن ہم آفریدۂ اوست وَمَا تَعْمَلُوْنَ
اگر ما مصدریہ است معنی این باشد خلقکم وعملکم واگر موصولہ است
معنی این باشد خلقکم الذی تعملونہ این سخن محققان وموحدان صرف
است سخن معتزلی مشرک خلق آوردن مصلحت نباشد زیراچہ ترجمہ وراز شود وسخن ناشائستہ
بیارم وور دفع آن کوشم زہے گمراہی آمدہ باشد۔

قولہ "وان الخلق کلھم یموتون باٰجالھم" واعتقاد
صوفیان است واجماع ایشان برینست کہ ہر کہ می میرد برائے او را مہلتے خدائے
تبارک وتعالیٰ تعیین کردہ است بدان مہلت می میرد۔

قولہ "وان المقتول یموت باجلہ" وآنکہ کشتہ شدے میرد بمہلت خود یعنی
اینچنین نیست کہ اگر نمی کشتند نمی مردے برائے او را این تعیین بود کہ فلان وقت وفلان ساعت اکشتن میرد

قولہ "وان الشرک والمعاصی کلھا بقضائہ وقدرہ من غیر ان یکون
لاحد من الخلق علی اللہ حجۃ بل لِلّٰہِ الْحُجَّۃُ الْبَالِغَۃُ وانہ لا یرضی
لعبادہ الکفر والمعاصی والرضا غیر الارادۃ" این سخن بالا گفتہ آمدہ ام۔

قولہ "ویرون الصلوٰۃ خلف کل بر وفاجر ولا
یشھدون لاحد من اھل القبلۃ بالجنۃ لخیر اتی بہ ولا
یشھدون علی احد بالنار لکبیرۃ اتی بھا وصوفیان اعتقاد دارند
برین کہ نماز پس ہر نیک مردے وبد مردے روا باشد کہ بگذارند واین مسئلہ ہم

بالا رفتہ است۔ وگواہی نمی دہند بر ہیچ یکے کہ او بہ سبب عمل در بہشت برود رفتن در بہشت بفضل اوست باہمہ اعمال حسنہ۔ فقیہان گویند حسنات نشان بہشت است وسیأت نشان دوزخ است۔ صوفیان گویند کہ خدا اے را دو بہشت است ودو دوزخ است اعمال حسنہ بہشت نقد دنیا است و دنیا نمونۂ آخرت (د) اعمال سیئہ دوزخ دنیا است ہر کرا بہشت نقد دادند اورا بہشت وعدہ بدہند وہر کرا دوزخ نقد دادند اورا در دوزخ وعدہ اندازند۔ یونانیان حکیمان فلسفہ بہشت حسی را منکر اند وہم ہمچنیں دوزخ حسی را۔ ایشان بہشت معنوی میگویند ہمیں اعمال حسنات را و دوزخ معنوی گویند ہمیں اعمال سیئہ را اکنوں دوست من اگر اعمال حسنات است یا نشان بہشت داری بر قول فقیہہ ویا درعین بہشتی بر قول صوفی محقق وحکیم یونانی و دوزخ برعکس۔ اینجا لطیفۂ ہست۔ بہشت ہشت است وہشت جفت است وجفت دلیل بر وصال دارد پس بہشت عبارت از وصول بجمیع مرادات باشد دوزخ ہفت است وہفت طاق است وطاق حکایت از فراق کند پس دوزخ عبارت از حرمان جملہ آرزوہا باشد اللھم انا نسألك الجنۃ ونعوذ بك من النار۔

قولہ "ویرون الخلافۃ فی قریش"۔ واعتقاد دارند کہ خلافت در قریش است وخلیفہ جز قریشی نباشد وقریش مکہ است و دیہ ہائے کہ گرد بر گرد مکہ است چنانچہ بنی تمیم وبنی عدی وبنی مخزون وغیر آن بسیار اند۔

قولہ "لیس لاحد منازعتہم فیھا" ونیست منازعت مرہیچ یکے را با ایشان در حق خلافت نزاعے ومنازعتے۔

قولہ "ولا یرون الخروج علی الولاۃ وان کانوا ظلمۃ" واعتقاد ندارند کہ بر والیان بخصمے برون آیند اگرچہ این والیان ظالم باشند بالقائے

وصول دین و این ظلم سخنے برمالے دیا یذائے و حسدے بغیر حقے اما قصاص ہمانچہ فقہا گفتہ اند۔ مسئول

قولہ "ویومنون بالکتاب المنزلۃ والانبیاء والمرسلین" وایمان دارند بکتاب ہائے کہ از خدا برانبیا منزل است چنانچہ توریت و زبور و انجیل و فرقان و صحفے کہ برابراہیم صلوات اللہ علیہ وعلیہم اجمعین وایمان وارند برجملہ پیغمبران کہ ایشان ہمہ از حق برحق آمدہ اند۔

قولہ "وانہم افضل البشر" وایمان برین دارند کہ انبیا برجملہ بشر فاضل اند۔

قولہ "وان محمد صلی اللہ علیہ وسلم افضلہم" واعتقاد دارند برین کہ محمد رسولؐ اللہ برجملہ پیغامبران فاضل است۔

قولہ "وان اللہ تعالیٰ ختم بہ الانبیاء" وایمان دارند کہ خدائے تعالیٰ ختم بہ محمدؐ کردہ است یعنی بعد از و پیغامبرے نباشد۔

قولہ "وان افضل البشر من بعدہم ابوبکرؓ ثم عمرؓ ثم عثمانؓ ثم علیؓ" رضی اللہ عنہما اجمعین واعتقاد دارند بعد بعثت رسولؐ اللہ بہترین مردمان ابوبکرؓ بعد آن عمرؓ و بعد آن عثمانؓ بعد آن علیؓ" رضوان اللہ علیہما اجمعین۔" وشیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی رسالہ در عقیدہ نوشتہ وآنرا علم الہدیٰ نام کردہ و در آنجا نوشتہ وامسک عن التفضیل۔

قولہ "ثم تمام العشرۃ" بعد ازین چہار نفر شش دگر اند طلحہؓ۔ زبیرؓ۔ سعدؓ۔ سعیدؓ۔ ابوعبیدہؓ جراح۔ عبدالرحمن عوفؓ۔ سعد ابی وقاص این شش را آن چہار عشرہ مبشرہ گویند زیرا چہ رسولؐ اللہ ایشان را بہ بہشت بشارت

داده است آن چهار بر آن ترتیبے کہ گفتیم برین هر شش فاضل اند و این شش بر دیگران فاضل اند۔

قوله "ثم افضلهم الذی شهد لهم رسول الله صلی الله علیه وسلم بالجنة" انانکہ رسول اللہ گواہی بہ بہشت داده است ایشان فاضل اند چنانچہ حمزہ عبد المطلب و عثمان مظعون و دیگران و بدریان باجمعهم۔

قوله "ثم القرن الذی بعث فیهم رسول الله علیه السلام بعد ازین عقیده کہ گفتیم معتقد اینست کہ عهد رسول اللہ بهترین عهد ها بعد از و عهد ابو بکرؓ پس از و عهد عمرؓ و چیزے عهد عثمانؓ۔ اما اینجا سخنے بہ اشباع در شرح عربی نوشتہ ام همانجا تتبع کن۔ و بعد ازین عهد تابعین و بعد آں تبع تابعین زیراچہ درین دو عهد مردے بوده اند چنانچہ شرط دین باشد بر آن رفتہ اند اما اینقدر بدان مذهب اعتزال و خوارج و مذهب روافض و مذهب جهمیہ و مذهب حنابلہ و مذهب مجرہ همدرین ایام خاصہ کہ صحابہ زنده بوده اند کہ این مذاهب سر بر کرده اند۔ ۲

قوله "ثم العلماء العاملون ثم انفعهم للناس" و بعد ازان علماے کہ بمقتضاے علم عمل کرده اند ایشان فاضل اند۔

قوله "واجمعوا علی تفضیل الرسل علی الملائکة" و اجماع صوفیان است کہ پیغامبران بر فرشتگان فاضل اند و این فاضل و مفضول کہ گفتیم مراد قربت حق است و اطلاع بر اسرار و آنکہ ایشان تفضیل ملک بر رسول گویند نظر ایشان بر ظاهر طاعت است و ظاهر خلقت ایشان خبر از قربت حق و اسرار اند ۲ چنانچہ معتزلہ و بعضے متکلمان۔

قوله "واختلفوا فی تفضیل الملائکة علی المومنین" و صوفیان

اختلاف کردہ اند کہ مومنان خواص و اولیا، مقربان حق ایشان فاضل اند بر فرشتگان
یا فرشتگان بر ایشان این اختلاف ہم برآن منوال است کہ با معتزلہ و متکلمانست۔

قوله "وبين الملائكة تفاضل كما بين المؤمنين"

ومیان ملایکہ یکدیگر را تفاضلے ہست میان ایشان ہر یکے بر دیگرے فاضل است
فرشتگانے اند کہ ایشان را عالیان گویند ایشان از ہمہ فرشتگان فاضل اند مثلاً
سراچہ زدہ اند کہ از دیبا و حریر و سندس و استبرق نیست و طولے و عرضے ندارد و میخہا
از زر و نقرہ و زبرجد و مروارید نہ و کذلک طنابہاے او اما چنین نماید گوئی طولے
و عرضے و دیبا و حریرے و میخہاے زر و نقرہ و شخصے پیش در او ایستادہ آن
جن و انس نہ ولے چنین نماید گوئی مردے ایستادہ چوبے بر دست چنانکہ
دربانانراست آن دست او را کفے و اصبعے و قبضے نہ اما چنین نماید و آن
چوب را درازی و پہنائی و کوتہی نہ و از زر و نقرہ نہ اما چنین نماید گوئی زرے
و نقرہ است یا زبرجدے یا مروارید ے اکنوں آن سراچہ فرشتہ و آنکہ ایستادہ آن
آن فرشتہ است و آن چوب فرشتہ و طنابہا فرشتہ و کسے از درون سراچہ برون
می آید سخنے می گوید آن ہم فرشتہ است ایشان را فرشتگان عالی گویند ایشان بر جملہ
فرشتگان فاضل اند۔ این حکایتے کہ گفتم مصدقے نباشد مگر کسے کہ مطلع است۔

فصل ۷

قوله "واجمعوا على ان طلب الحلال فريضة" اجماع
است کہ طلب حلال فریضہ است زیرا چہ خداے تعالیٰ حرام را منع کرد میان حلال
و حرام ضدے یک ضد ممنوع شد دوم ضد مامور آمد۔

قوله "وان الارض لا تخلوا من الحلال" روے زمین خالی از حلال نیست اگر فرض کنم جہاں سربسر حرام گیرد از مخمصہ کہ باز دارد۔

قوله "لان الله تعالیٰ طالب العباد بطلب الحلال" وقول النبی علیہ السلام طلب الحلال فریضۃ و دلیل آخر قد مالقناه من قبل و دلیلے دیگر بالا گفتہ ام۔

قوله "ولم یطالبهم الا بما یمکن" وطلب الحلال فریضہ است خدا طلب او فرمودہ وطلب کاریکہ در وامکان مردم باشد آن فرمایند محال نفرمایند پس معلوم شد کہ روے زمین خالی از حلال نیست۔

قوله "الا انه یقل فی موضع ویکثر فی موضع" لیکن اینچنین باشد در زمین بسیار باشد و در زمینے اندک و این نیز ہست در زمانے بسیار باشد و در زمانے اندک۔

قوله "فمن کان ظاهره جمیلا لا یتهم فی ماله وکسبه" ہر چہ ظاہر او محمود باشد یعنی از حال او این احساس میشود کہ او مردے ہست پنج وقت نماز بجماعت میگذارد و از مناہی محترزمی باشد اینچنین کسے را در مال او و کسب او گمان بد نبرند و برو وہم تہمتے نکنند مثلاً مردے نساج است در حق او گمان نکنند در بافتن جامہ خیانتے وارد یا ندارد مال او از کدام وجہ است واز کدام جہت است۔

فصل ۸

قوله "واجمعوا علی ان کمال الایمان اقرار باللسان وتصدیق بالجنان وعمل بالارکان فمن ترك الاقرار فهو کافر

من ترك التصديق فهو منافق ومن ترك العمل فهو فاسق ومن ترك الاتباع فهو مبتدع" کمال ایمان برعایت این سہ چیز است اقرار کند بزبان کہ خدا ایکے است ومحمدؐ پیغامبر اوست برحق است چنانچہ میگویم لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اشهد ان لا الہ الا اللہ وحدہٗ لاشریك لہ واشهد ان محمدا عبدہٗ ورسولہٗ وتصدیقٌ بالجنان یعنی آنچہ بزبان اقرار کرد وبدل مصدق باشد یعنی ہم ہمچنین است راست است درین شکے شبہ نیست واگر کسے بدل داند این دین راست است وبزبان گوید خدا ایکے ومحمدؐ پیغامبر برحق است اما کلمہ طیبہ وکلمہ شہادت نگوید او مسلمان نباشد ۔

قولہ "وعمل بالارکان وعمل بالجوارح" بدست وپاے وزبان یعنی نماز گذارد وروزہ دارد وزکوۃ دہد ۔ ہرچہ بشرط بروفرض شدہ باشد بجا آرد ودیگر نفس را باز داشتن از چیزے کہ خدا آنرا حرام کردہ است وآن نیز داخل بعمل ارکان است ۔ اکنون بدانکہ اقرار بزبان وتصدیق بدل اصل ایمان است اما عمل بارکان رکنے زاید است ۔ واگر بعذرے از عذرہا وموجبے از مواجب ترک صلوۃ کند یا فریضہ دیگر او مسلمان باشد مگر آنکہ مستحل یا مصر برمناہی باشد علما حکم بکفر او کنند چنانچہ رسول اللہؐ گفتہ است من ترك الصلوۃ عامدا متعمدا فقد کفر ودیگر میان اقرار وتصدیق این فرق است اقرار بعذرے ساقط شود چنانچہ یکے را بقتل وبرجم تخویف کنند اگر درین محل ترک آرد کافر نباشد اما تصدیق رکنے اصل است کہ بہیچ وجہے احتمال سقوط ندارد فمن ترك الاقرار فهو کافر ہرکہ بغیر عذرے اقرار ترک آرد او کافر است وہرکہ او باوجود اقرار دل مصدق نیست

نیست او منافق است۔ اکنون این قدر بدان کہ این اقرار واین تصدیق شامل است مر واحدانیت خداے را و رسالت محمدؐ را اگر درمیان این دو چیز یکے فوت شد ویا شکے درخاطر آمد او مسلمان نیست۔ این کہ گفتیم تصدیق و اقرار بالوازم ولواحق او ہمان من قبل گفتیم "ومن ترك العمل فهو فاسق" ہرکہ عمل ارکان را ترک آرد او فاسق باشد مومن باشد اما مومنے فاسقے۔ فسق چیست از روے لغت التجاوز عن الحد اے مرد فاسق ظالم۔ درین مثال یکے اندیشہ کن دو حلقہ فرض کنیم یکے حلقہ را حلقۂ اسلام نام نہادیم و دوم را حلقہ کفر در حلقہ اسلام نظارہ شو در و چہ بینی نماز و روزہ و تسبیح و پاکی نفس و تصدیق و خدا پرستی و آنچہ مانند اینست و در حلقہ کفر لواطت و شرب خمر و زنا و معاصی دیگر باشد اکنون ہم تو با نصاف بگو اے دوست من آن مسلمانے کہ خواہد فسقے کند او را از دایرۂ اسلام بیرون باید آمدن در دایرۂ کفر در آید آن کار کند اکنون این روا داری کہ خارج از دایرۂ اسلام شوی و داخل در دایرۂ کفر گردی۔ معتزلی گوید فاسق از اسلام بیرون آید اما در کفر نیاید اگر بمیرد بغیر توبہ کافر مردہ باشد و روافض وخوارج میگویند مومن بفسق کافر شود خدا برایشان رحمت کند کہ ایشان اصلا ایمان برجا واشتند گفتند کہ مومنے باشد ولے مومنے فاسقے اینقدر کردند جائے بازگشت نگذاشتند اما یک بلاے زاد کہ فساق دلیر شدند ہرچہ کنیم ایمان باقی است نشنیدۂ کہ صوفیان میگویند المعصية بريد الكفر كما ان الحمى بريد الموت یعنی گنہ بکفر کشد چنانچہ تپ نشان مرگ۔ وصوفی بزرگے دیگر گفتہ است المعصية دهليز الكفر و دہلیز داخل خانہ است اگر مردے خانہ را فروخت در وقت فروختن نام دہلیز نہ استد قاضی حکم کند کہ دہلیز داخل خانہ است۔ آہ در قرآن فاسق و ظالم گوید کہ کافر را دوارو است بدکار

بے انصاف نہ آنکہ مجازاً کافر شدی آخر میان حقیقت و مجاز علاقہ باید۔" **ومن ترك الاتباع فهو مبتدع** "از اتباع مصطفی بگذرد و سنن او بجا نیارد اورا مبتدع نامند چنانچہ قلندر و حیدری و مولہ و اگر با این صورت ترک سنت است وترک عبادات باشد ایشان را ملحد نامند۔

قوله "وان الناس يتفاضلون فى الايمان" ومعتقد صوفیان است کہ مردم مومن در ایمان یکے بر دیگرے فضلے دارد مثلاً یکے ایمان بیقین دارد شیطان از گناہے بر دل وسوسہ میکند مرد مومن بقوت ایمانی ببرہان انی ولمی بہ حجت عقلی و شرعی آنرا دفع میکند و علم الیقین کہ بعدہ عیان باشد وسیومی عین الیقین دارد و چہارمی حق الیقین فعلی ہذا ہر یکے در مرتبہ از دیگرے فاضل است اما در اصل اقرار و تصدیق ہر دو متساوی اند۔

قوله "وان المعرفة بالقلب لا ينفع مالم يتكلم بكلمتى الشهادت" این سخن عنقریب گفتہ ام بسیار کفار با من نشستہ اند و در معارف و حقایق با من سخن گفتہ اند و من با ایشان گفتم مصدق دین باشند و بہ حقیقت این اقرار کردند و مع ہذا این دو کلمہ نگفتند این تصدیق و این اقرار ہیچ نفع ایشان نکند۔

قوله "الا ان يكون له عذر ثبت بالشرع" واین ہمہ بالا گفتہ ام۔

قوله "ويرون الاستثناء فى الايمان من غير شك بل على سبيل التاكيد والمبالغة لان الامر مغيب" واعتقاد دارند در ایمان انشاء اللہ گویند نہ بر طریق شک بلکہ بر سبیل تاکید زیرا چہ کار حقیقت در غیب است کسے نداند تا عاقبت کسے بر چہ باشد۔

قوله "وسئل الحسن البصری رحمة الله علیه امومن انت حقاً قال ان اردت ما یحقن به دمی و یحل به ذبیحتی و مناکحتی فانا مومن حقا و ان اردت ما ادخل به الجنان و انجوا به من النیران و یرضی به الرحمن فانا مومن انشاء الله" از حسن بصری رضی الله عنہ پرسیدند کہ تو این ساعت مومنی بحقی جواب داد اگر از سوال این مراد داری کہ بمقابلہ خون بحق قصاص خون من ریزند یا آنکہ خون ریختن من روا نباشد از آنچہ مومنم و خوردن مذبوحہ من روا باشد ونکاح من با مسلمہ ومومنہ شاید پس من بحقیقت مومنم و اگر این مراد داری کہ من بدین ایمان این ساعت از دوزخ نجات یابم و در بہشت درآیم و خدا از من راضی باشد پس من مومنم انشاء الله۔ بدانکہ انشاء الله برائے شکے راست نہ برائے تاکید را۔

قوله "استثنائی قوله تعالیٰ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِیْنَ ولیس هناشك" وخداوند سبحانہ وتعالیٰ در کلام الله گفتہ است لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ معنی آیت این است بہ تحقیق وتاکید شما در مسجد حرام انشاء الله درآیند و خدائے را در درآمدن ایشان ہیچ شکے نبود محمد حسینی میگوید کہ رسول الله در مدینہ خواب دید و با رسول الله گفتند کہ اصحاب تو در مسجد حرام بصفت قصر وحلق درآیند رسول الله از مدینہ روان شد وصحابہ با وے از مدینہ آمدند۔ حدیبیہ مقامے است نزدیک مکہ قریش مانع آمدند درون آمدن نداوند معاہدہ شد کہ این بار آمدن ندہیم بار دیگر بیائی آمدن خواہیم صلعم مروے کہ ایشان را در دل شکے وگمانے بود وسوسہ در خاطر شد کہ رسول الله صلی الله علیہ وآلہ وسلم گفتہ کہ در مسجد حرام درآیند بصفت قصر وحلق نہ مسجد حرام

ویدیم و نہ حلق کردیم و نہ قصر ابوبکر رضی اللہ عنہ گفت رسول اللہ این نگفتہ کہ این بار در آییم رسول اللہ گفتہ کہ در آییم و آن تا کے باشد بار دیگر در خواہیم آمد رسول اللہ بار دیگر بقہر و غلبہ آمد مکہ را فتح کردند بقہر و غلبہ و در آمدند زیارت کعبہ کردند و حلق و قصر کردند این آیت در شان این نازل شد لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا بِالْحَقِّ خدا راست کرد خواب پیغامبر خود را و آن خواب چہ بود لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَ مُقَصِّرِيْنَ لَا تَخَافُوْنَ مقول خداوند تعالیٰ اینست این مقول رسول اللہ است کہ خواب اینچنین دیدہ بود پس انشاء اللہ نہ برائے تاکید راہست این حکایت خواب رسول است۔

قولہ "وسئل بعضهم عن هذه الاستثناء من الله سبحانه وتعالیٰ فقال اراد بذلك تاديباً بعباده وتنبيهاً لهم" بر آن تقریرے کہ شیخ معنی کلام اللہ گفتہ است از صوفی بزرگے این سوال کردند کہ چہ سر بود اللہ سبحانہ عالم الغیب والشہادۃ است استثناے کہ درو گمان شک رود برائے چہ گوید آن بزرگ جواب گفت برائے تاکید را و برائے تنبیہ و تعلیم عبد را کہ او سبحانہ کہ عالم الغیب والشہادہ است در کلام خویش انشاء اللہ گوید شمارا باید کہ ہر طریق بہتر و اولیٰ بگوئید۔

قولہ "على ان الحق اذا استثنى مع كمال علمه لا يجوز لاحد ان يحكم" وہمان معنی کہ گفتیم با کمال علم انشاء اللہ گوید بر دیگرے اوجب والزم باشد۔

قولہ "من غير استثناء لقصور علمه ولذلك قال النبي صلى الله عليه وسلم في اهل المقابر وانشاء الله

عن قریب بکم لاحقون و لم یکن شاکاً فی الموت و اللحوق بہم" رسول اللہ در گورستان گذشت و این سخن گفت انشاء اللہ بکم عن قریب لاحقون بتحقیق ما بہ نزدیکی انشاء اللہ بشما خواہم پیوست در رسول اللہ در مرگ و پیوستن بمردگان شکے ندانست و با این ہمہ گفت انشاء اللہ پس انشاء اللہ برائے تاکید راست۔ اینجا دو سخن است یکے در موت لحوق شک نکردہ است عنقریب شک کردہ است و دوم موت امر طبیعی نیست امر ارادی و قصدی است مینوا اند بود از قدرت او ہیچ بعید نیست کہ یکے را آفریند و ورا عمرے ابدی دہد چون موت متعلق بمشیت و ارادت او باشد پس انشاء اللہ درست آید۔

فصل ۹

قوله "و اجمعوا علی اباحت الکسب و التجارت والصناعات" صوفیان اجماع کردہ اند کہ سالک را اباحت باشد کہ کسبے کند چنانچہ نساجی و خیاطی و غیر آن و تجارت کالا از جائے بجائے بردیا ہم در شہر بستاند و آنرا ہم در شہر بکسے بفروشد بسیار مشائخ این ہر دو کار کردہ اند۔

قوله "علی سبیل التعاون علی البر و التقوی من غیر ان یری ذلک سبباً لاستجلاب الرزق" کسب برای آنرا میکنند کہ بر نیکو کاری و پارسای یاری دہد و این نباشد کہ این سبب برائے رزق است اگر این نکنم بگرسنگی میرم۔

قوله "و ان السوال آخر کسب المرء و لا تحل المسالة

لغنی ولا لذی مرأۃ سوی" و بتحقیق سوال آخر کسب مرد است و روا نباشد مر غنی را کہ سوال کند و غنی کسے باشد کہ قوت آن وقتے کہ او دست بر و باشد نہ اینچنیں کسے را سوال روا باشد و نہ کسے را کہ با قوت است۔ حاصل این سخن اینست اگر کار برین کشد کہ اگر سوال نکنم بخورم بعض فرایض از من فوت شود لابدی باشد کہ سوال آن بکند بخورد۔

خواجہ من میفرمود پس آنکہ کار بدین کشد اقامت فرایض نتواند کرد شب را رو بہ پیچید و درے چندے شیئاً للہ گویان بگذرد آن قدر کہ گدا اے افتد کہ سد جوع او شود باز ماند شیخ کہ فرمود او را بہ پیچید براے آنرا کہ آبرو نرود و مرد خسیس نگردد گدائی را پیشہ نسازد۔ لقمہ گدائی شیرین ہمتی است بایزید گدائی میکرد و کاسہ بردست داشت شہبازے دگر گفت طیفور گدائی از من آموز بر درے ایستادہ خواستے کرد پرکالہ کہ یافت ہمانجا ایستادہ خورد ہم ہمچنیں دوسہ درگشت خورد آبے طلبیدہ آشامید گفت بایزید گدائی ہمچنین کن این کہ در کاسہ جمع کنی بخوری این گدائی نباشد ذخیرہ باشد یک پرکالہ در کاسہ تو دوم چہ می خواہی این تمام کن بعد آن دگر طلب۔ و آنکہ بالا گفتم آخر کسب المرء اگر بکسر خا باشد یعنی این باشد آخرین کسبہا گدائی است یعنی اگر ہیچ کسبے نماندہ باشد آخرین کسب گدائی است و در کتب ... یدہ اسم السوال احد اکساب المرء او من احد اکساب المرء

فصل ۱۰

قولہ" واجمعوا علی ان الفقر افضل من الغنا اذا کان مقرونا بالرضا" اجماع صوفیان است کہ فقر از غنا فضل دار و کیکہ ... راضی باشد درویشی او بر تونگری دیگران فاضل است۔

قوله " ولذلك اختاره رسول الله صلى الله عليه وسلم اشار اليه بذلك جبرئيل عليه السلام حين عرضت عليه مفاتيح خزاين الارض على انه لا ينقص له مما عند الله جناح بعوضة فاشار اليه جبرئيل ان تواضع فقال اريد ان اجوع يوما واشبع يوما فاذا جعت تضرعت اليك واذا شبعت حمدتك وذكرتك وشكرتك " قصه اینست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بر فاطمہ رضی اللہ عنہا آمدہ و فاطمہ در از درون بستہ بود رسول اللہ فرمود در بکشا گفت کہ برہنہ ام گفت چیزے در بر داری ہمان بہ پیچ بیا در بکشا گفت آن قدر گلیم نیست کہ تمام اندام پوشیدہ شود ردا را از برون انداخت گفت گلیم فرو پیچ و ردا را بالا کن در بکشا فاطمہؓ ہمچنان کرد رسولؐ اللہ سخنے حکایتے کہ می گفت فاطمہ خاموش بود رسولؐ اللہ گفت چرا با من سخن نمی کنی فاطمہؓ گفت یا رسولؐ اللہ حمل بے ادبی نشود گرسنگی مرا چنان ضعیف کردہ است کہ قوت سخن نماندہ است جامہ کہ پیش شکم رسولؐ اللہ بود دور کرد سنگے بر شکم بستہ نمود گفت اگر این سنگ در شکم بستہ نباشد من ہم سخن گفتن نتوانم ہم درین حکایت بودہ اند جبرئیل علیہ السلام کلیدہاے گنجہاے روے زمین بر دست کردہ گفت یا رسولؐ اللہ خدا ترا سلام میرساند و می گوید اہل بیت تو مشقت بسیار می بینند این کلید ہا بستان نبی بادشاہ باش گفت مرا این خوش نمی آید کہ امروز در دنیا اہل بیت من تمتع کنند فردا بحساب گرفتار شوند جبرئیلؑ در ساعت رفت باز آمد گفت خدا اسلام میرساند و میگوید بستان بشرط این کہ بر اہل بیت تو حساب نباشد رسولؐ اللہ با ابو بکرؓ بمشورت پیوست ابو بکرؓ گفت اہل بیت تو مشقت بسیار می بینند چو بے حساب است بستان رسولؐ اللہ رو طرف جبرئیل کرد جبرئیل سر را منحنی کرد رسولؐ اللہ دانست کہ او مرا

میگوید تو اضع کن و تواضع در فقر است با ابوبکرؓ گفت مَہ یا ابن ابی قحافہ من فقر اختیار کردم یک روز گرسنہ باشم و یک روز سیر روزے کہ گرسنہ باشم تضرع کنم زاری کنم وقتے کہ سیر باشم شکر گویم۔ اینجا سخن بسیار است شیخ برائے این را آورد کسے کہ فتوح رد میکند بدین حجت کہ رسول اللہ رد کردہ است و دیگر او تمسک میکند کہ رسول اللہ برائے خود را این خواست۔ از اسرار و روشی من اینجا نمی نویسم ترجمہ دراز خواہد شد۔

قولہ "و بھذا یحتج من یرد ما یعرض علیہ من الدنیا" کسیکہ میان صوفیان فتوح را رد کردہ است ہم بدین رد میکند ما یعرض علیہ من الدینا و احتمال دارد یکے کہ گفتیم دیگر کسے باشد میان این قوم کہ اللہ تعالیٰ دنیا را برو عرضہ کند و او قبول نکند۔ ن بعوض

قولہ "و قال النبی صلی اللہ علیہ و الہ و سلم اللھم احینی مسکینا و امتنی مسکینا و احشرنی یوم القیمۃ فی زمرۃ المساکین" اے بار خدا مرا مسکین بزیان و مرا مسکین بمیران و فردائے قیامت مرا در گروہ مسکینان بر انگیز۔

قولہ "ولو سال اللہ ان یحشر المساکین فی زمرتہ لکان لھم الفخر العمیم و الفضل العظیم فکیف وقد سالہ ان یحشرہ فی زمرتھم" شیخ میفرماید اگر رسول اللہ از خدا این خواست کردے کہ مسکینان را در گروہ من برانگیز این مسکینان را شرفے عظیمے و فضلے عمیمے بودے ببزرگی ایشان کسے کم رسیدے پس چگونہ باشد و چہ بزرگی باشد کہ گفت مرا در گروہ ایشان بر انگیز۔ ازین جملہ معلوم شد کہ فقر و مسکنت بہتر از قبول دنیا است۔ قصہ این است کہ رسول اللہ میان اصحاب صفہ آمد فقر ایشان

مسکنت ایشان ومشقت ایشان وید و بہ وے خوشے باغذا و بفراغت نشستہ اند
رسول اللہ را این حالت خوش آمد این دعا کرد نیکو سخنے است کہ شیخ فرمود کہ غایت شرف است
کہ گفت مرا در گروہ ایشان برانگیز قضیہ و معنی عکس مطلوب می نماید گوئی اینچنین میگوید
کہ مرا با ایشان و ایشان را با من متحد کن من با ایشانم و ایشان با من اند مرا با ایشان
کن سخن باریک است نیکو فہم کن۔

قوله "وامر اللّٰہ تعالی بالصبر معہم فقال سبحانہ
وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ
يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ الآیۃ" معنی این آیت اینست اے محمد حبس کن
نفس خود را با کسانیکہ میخواہند پروردگار خود را شب و روز ایشان درین دعا ویدار
خدا را می خواہند و مراد ایشان رضا، او و ایشان فقرا بودہ اند و رسول اللہ
را فرمان میشود خود را در صحبت ایشان بدار پس معلوم شد فقر از غنا بہتر۔ اینجا
اینقدر باید دانست رسول اللہ را فرمان میشود کہ در صحبت ایشان باشد نہ برائے
آنکہ رسول اللہ در صحبت ایشان اکتساب کمالے کند بلکہ فرمان میشود در صحبت
ایشان باش تا ایشان را تکمیلے شود چنانچہ داؤد علیہ السلام را فرمان شد
یا داود اذا رایت لی طالبا فکن لہ خادما و دیگر با ایشان صحبت
کن و ایشان را در صحبت خود بدار تا امت دیگر را تشریفے و ترغیبے شود و این مردمان
اینچنین مردمان اند و این کار چنین کار است کہ رسول اللہ در صحبت ایشان میباشد
و دیگر ولایت با نبوت اتحاد دارد معجزہ و کرامت ہر دو یکے اند آنچہ از نبی آید معجزہ گویند
و آنچہ از ولی آید آنرا کرامت گویند و آنکہ گفتیم برائے تکمیل ایشان در صحبت ایشان
باش بدانکہ تکمیل لفظے است شامل ہر جمیع کمالات را ضرورت است طالب را کہ
ملازمت صحبت مرشد کند زیرا چہ طالب در اثنائے سلوک ہر چیز مشاہدہ میشود و

نمیداند کہ چہ چیز است لابدی باشد کہ پیش مرشد گوید مثلاً در واقعہ خویش نورے وید سپیدے یا سرخے یا کبودے یا دسنجانے وکذالک الوان دیگر چنانچہ لون سیہ کہ آخرین الوان است این را آخرین الوان گویند وبعد ازین انوار بے لون بیند این ہمہ اونداند کہ چہ دیدم وچہ می بینم اورا پیش مرشد باید گفت مرشد آنرا بیانے فرماید از چیزے باز دارد وچیزے را فرماید ملازم شو وانواع بسیار است آوازے بشنود ونداند آن آواز از حضرت یا از مرد غیب دیگر است یا از ارواح خلاصہ است یا از غیب در غیب آمدہ است احتیاج بہ پیر لابدی است اگر پیر نباشد حل این مشکل کہ کند پس ضرورت فرمان آمد رسول اللہ را وَاصْبِرْ الایۃ تا تکمیل ایشان شود اینجا ہا بسیار سخن است اما نمونہ مینمایم۔ ودیگر فرمان شد وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ الایۃ تا ایشان را تقویت باشد مجاہدہ وریاضتے کہ ایشان میکنند بر ایشان آسان تر بود وموارد ومواہبے کہ بر ایشان از خدا آید آن ہمہ بحضرت مصطفیٰ گذرانند وتاویل وتعبیر آن رسول اللہ فرماید ودیگر ساعۃً فساعۃً ایشان روے مبارک او بینند ربط قلب ایشان بظاہر ضرورت او درست تر وسالم تر بود ودیگر آنکہ از خدا بر مصطفیٰ آید واو میان ایشان باشد البتہ پرتوے نصیب ایشان گردد ووجود او میان ایشان باشد ایشان را بادے شمرند ودیگر چو او میان ایشان اخلاقے وافعالے واعمالے کہ از وصادر شود ایشان ہم بدان مستفیض ومستفید گردند وایشاں ہم ہمان کنند۔ مرید را با پیر بودن اینقدر منافع ومواہب است کہ از حد عدو حصر بیرون است۔ چون نباشد رضیع با مرضعہ وولید با والدہ مُرَبُّوْ یا مُرَبِّی ہمانرا بقیاس آر فواید از حد وعد متجاوز است آن قدر کہ بوقت آمد نوشتم۔

قولہ "فان احتج محتج لقولہ صلی اللہ علیہ وسلم

الید العلیا خیر من الید السفلی و قال الید العلیا تنال الفضیلة باخراج ما فیہا والید السفلی تنال المنقصة بحصول الشئی فیہا"
سخن طریقہ جواب سوال است کہ شما فقر را بر غنی فضل واریدرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میفرماید دست دہندہ بہتر از دست خواہندہ واستانندہ است از حدیث رسول اللہ این تقاضا کرد کہ غنی فاضل بر فقیر باشد زیراچہ دہندہ است وفقیر ستانندہ این سخن را شیخ جواب میفرماید کہ دست دہندہ فضیلت یافت بسبب آنکہ آنچہ در دست داشت آنرا بیرون کرد ودست استانندہ کہ ذلیل وناقص گشت سبب آنکہ مردار را او بدست گرفت ہمیں لفظ رسول اللہ دلیل برین کرد کہ فقیر بر غنی فاضل است باز اینجا سوال کنند کہ اگر بر دست غنی چیزے نبودے اخراج آن نکردے فضیلت نیافتے باز برین آمد کہ غنی راجح است شیخ این سخن را جوابے فرود خواہد فرمودن۔

قولہ "ففی تفضیل السخاء والعطاء دلیل علی فضل الفقر لانہ لو کان ملک الشئی محمود الکان بذلہ بالعطاء مذموما فمن فضل الغنی للانفاق والعطاء علی الفقر فہو کمن فضل المعصیت علی الطاعت لفضل التوبة وانما فضل التوبة لترک المعاصی المذمومة ولکن لذلک فضل الانفاق وانما ھو اخراج المال الملہی عن اللہ عزوجل" پس در سخا وعطا دلیل بر فضل فقر است نہ بر غنا زیراچہ سخاوعطا بحصہٴ وقسمہٴ غنی را فقیر میکند پس فضل فقر بر غنا آمد زیراچہ اگر غنا باصلہ محمود بودے سخا وعطا ضرورت مذموم گشتے وہمچنین نیست کسے کہ غنا را تفضیل دہد بر فقر سبب فضل سخا وعطا او بکسے ماند کہ گنہ را فضل دہد بر طاعت بسبب فضل توبہ واین غلطی فاحش است فضل توبہ نیست مگر بنا برین کہ معاصی باصلہ مذموم است آنرا ترک آرد وروے بطاعت کند این توبہ

فضیلت دارد و بنابرین کہ شئے مذمومے را ترک آورد و بشئے محمودے مشغول شد
پس معصیت را بر طاعت فضل نتوان داد و بنابر فضل توبہ ہم ہمچنیں غنا را بر فقر نتوان
فضل دادن بنابر سخا و عطا۔ سخا نیست مگر عبارت از برون کردن مالے کہ از
منا خدا و از طاعت خدا باز دارد و فعلی ہذا باز فقر فاضل بر غنیّ باشد زیرا چہ او اخراج
باز دارندہ میکند انچہ مانع راہ خدا است آنرا از خود بدر میکند۔

فصل ۱۱

قوله "الفقر غير التصوف بل نهاية بدايته وكذلك الزهد غير الفقر وليس الفقر عندهم الفاقة والعدم فحسب بل الفقر المحمود الثقة بالله تعالى والرضا بما قسم الله" و فقر دگر است و تصوف دیگر بر ینمعنی کہ فقر جزوے از تصوف باشد کہ بدایت تصوف نہایت فقر است پس آنکہ فقر بکمال رسد آغاز تصوف شود ہمچنین زہد ھم غیر فقر است زیرا چہ فقر عبارت از خلو دست است از املاک و زہد ترك الملاك بعد تملك املاك و شیخ میگوید فقر عبارت ازین نیست کہ ہمیں محرومیتی باشد بلکہ فقر محمود اینست کہ ثقت بخدا باشد یعنی او فقیر میدارد این ہم بدان استوار است و خوش بدین است کہ برائے مرا از خدائے قسمت فقر آمدہ است و اگر فقیرے است از سبب فقر و لے شکستہ دارد و بدان فقر راضی نباشد این فقر محمود نیست بلکہ مذموم است این فقرے است کہ غنا برین راجح است۔

قوله "الصوفية غير الملامتية فان الملامتي هو الذى لا يظهر خيرا ولا يضمر شرا والصوفي هو الذى لا يشتغل

بالخلق ولا یلتفت الی قبولھم ولا الی ردھم" صوفی دگر است
وملامتی دگر زیرا چه ملامتی کسے است که البته قصد او درآن است که ہیچ خیرے را با مردم
پیدا نکنند و ہیچ شرے را از مردم پنهان نکنند ازین شر این مراد نیست که گنهے
ومعصیتے میکند وآنرا از خلق پنهان نمیدارد وآشکارا میکند بلکه مراد این است که
ونب حال وزلت وقت او مثلا ملامتی صوم نفل را نمیخواهد که کسے برو مطلع شود
واگر بجائے می افتد که آنجا مردم بر صوم او اطلاع یابند از ان جایگاه بحذر میباشد
یا افطار میکند وہم ہمچنین نمازے نفلے میگذارد وجاے دید که مزدحم خلق است
نمیخواهد که آنجا نفل بگذارد که خلقے معتقد او شوند وصوفی وضع الشئی موضعه
میکند نظر او از خلق خاسته است رد وقبول خلق نزدیک او پشک گوسفندے
نمی آرزد او بدینها التفاتے ندارد ہمارہ وقت خویش را بخدا مامور ومشغول میدارد
اما ملامتی مسکین از خلق واز رد خلق وقبول ایشان خلاصی نمی یابد۔

فصل ۱۲

قوله" واجمعوا علی ان ترك الاشغال بالمکاسب
والصناعات والتفرغ للطاعات اجل وافضل لمن ترك الاھتمام
بطلب الرزق" واجماع کرده اند صوفیان که این مردم بکسبے مشغول شود وصنعتے
وحرفتے کند وبازرگانی کند این همه را ترک آرند که مشغول بخدا شوند آنچنان که فرصت
این چیزها ندارند این بهتر وبالاتر باشد وہم ہمچنین باید که اجماع مردم است تعلیم
وتعلم علم برتر همه چیزها است باین همه این را گذاشته اند بتوجه تمام وبه تزکیه کمال
مشغول شده اند واین بر همه شرفے وفضلے دارد وآن شرف فضل دارد که در گفتار

واحصار نیاید من ذاق عرف و آنکہ صوفیان و مشائخ کہ مردم را برخود رہ دادہ اند وایشان را ارشادے و تعلیمے برہ کردہ جز برائے رضائے پیر اطاعت امر با مرے نیست۔

قولہ "واتکل علی مضمون اللہ الا ان یستوی عندہ الخلوت والجلوت والمخالطت والعزلۃ ویصیر مشاھد القدرت فی کال حالۃ و تلیہ" و توکل کردہ اند بدانچہ حق سبحانہ وتعالیٰ ضامن رزق ہر جنبندہ شدہ است وہمچنین فرمودہ است وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا معنی اینست کہ ہیچ جنبندہ نیست مگر آنکہ رزق او در ذمہ کرم باری واجب است این شخص ہمہ اسباب و اکتساب ترک آوردہ برین مضمون بر رزق او تکیہ کردہ ماندہ و بخدا چنان مشغول گشتہ کہ پروائے ہیچ چیزش نماندہ اینجا این سخن آید کہ مشائخ صفوفیہ رضوان اللہ علیہم اجمعین بعضے از آنہا بودہ اند کہ باکتساب و اسباب متعلق شدہ اند و خلق را برائے نصح وارشاد بخود راہ دادہ شیخ آنرا میفرماید مگر کسے چنین باشد کہ خلوت و جلوت نزدیک او برابر باشد و این کہ با خلق نشیند و از خلق عزلت گیرد در وقت او زیادتی ونقصانے نباشد وہمچنین شود کہ در ہمہ حال قدرت قادر را مشاہد باشد و این تجلیات ملازم حال او گردد چنانکہ بہر کارے کہ ا[illegible] شد و بہر حالے کہ او باشد کشف قدرت قادر کہ او مشاہد آنست از و مستتر نگردد۔

قولہ "وقال بعضہم لا یکونوا بالرزق مہتمین فتکونوا اللرزاق مہتمین وبضمانہ غیر واثقین" یکے از صوفیان گفتہ است مباشید بر رزق او با ہتمام تمام و آنکہ در طلب رزق غمگین نباشید کہ باہتمام و اغتنام پس در رازق متہم باشید و بہ ضمانت او استوار و اثق نباشید۔

قوله "وقیل لبعضهم من این تاکل فقال لوکان من این لفنی وقیل لاخر من این تاکل فقال سل من یطعمنی من این یطعمنی" یکے راپرسیدند که از کجا میخوری گفت ازجائیکه معین بودے فنا پذیرفتے یعنی از خزانہ غیب میخورم وخزانہ غیب را نہایتے نیست ودیگرے راپرسیدند که از کجا بخوری گفت از وے پرس که مرا میخوراند از کجا میخوراند۔

فصل ۱۳

قوله "واجمعوا علی ان افعال العباد لیست سببا للسعادت ولا للشقاوت لقوله علیه السلام السعید من سعد فی بطن امه والشقی من شقی فی بطن اُمه" واجماع صوفیہ است که کرد بندگان موجب سعادت وشقاق نیست زیراچہ رسول اللہ علیہ السلام فرمودہ است که نیکبخت کسے است که از شکم مادر نیکبخت است وبدبخت کسے است که از شکم مادر بدبخت است یعنی ہنوز اوور وجود نیامده وفعلے از و نزادہ اوراسعید وشقی کرده اند فی بطن امه دومعنی دارد یکے اینکه فرشتہ در شکم مادر یکے می آید رزق اورا واجل اورا مینویسد وسعادت وشقاوت اورا مینویسد دیگر بطن ام عبارت از تقدیر ازلی باشد ام اصل راگویند وبطن سر راگویند معنی این باشد نیکبخت اوست که در علم ازل او نیکبخت است وبدبخت کذلک۔

قوله "وان الثواب فضله والعقاب عدله والرضا والسخط نعتان قدیمان لا یتغیران بافعال العباد" وبہ تحقیق ثواب یعنی این که یکے را در بہشت درآرد این فضل اوست نہ بموجب عمل وآنکه اورا

در دوزخ انداز د آن عدل اوست نہ آن در دوزخ آوردن نسبت بظلم باشد
و این کہ خداوند سبحانہ وتعالیٰ را صفت برضا کنند و آنکہ صفت بغضب کنند این
ہر دو صفت اوست ہر دو صفات قدیم اند ازلی اند نہ آنچنان است کہ رضا بگردد
سخط شود و سخط بگردد رضا شود بر ہر کہ رضا دارد ازلی است و بر ہر کہ سخط دارد ازلی
است یعنی بیکے را اگر کارے نیک بود رضا دارد و تو بگوئی کہ از و راضی است و از انکہ
کارے غیر مرضی کند تو گوئی کہ از ان رضا گشت در غضب شد۔

قولہ "فمن رضی اللّٰہ عنہ استعملہ بعمل اھل الجنۃ
ومن سخط علیہ استعملہ بعمل اھل النار" از ہر کہ خدا خشنود است
او را توفیق بعمل نیک میدہد و از ہر کہ خدا بر و در غضب است او را ابتلا بعمل بد
میکند حاصل سخن اینست بندہ مظہر افعال باری است ہر کرا برائے بہشت آفریدہ
است برائے او را عمل بہشتیان می آفریند و ہر کرا برائے دوزخ آفریدہ است
در مظہر او افعال و اعمال دوزخیاں می آفریند۔

قولہ "ویرون الرضا بالقضاء والصبر علی البلاء والشکر
علی النعماء واجباً علی کل حال" وصوفیان اعتقاد دارند کہ رضا بقضائے
او یعنی اعتراضے و اضطرابے در قضائے وے نکنند کہ در باب من چرا اینچنین شد
اگر بلائے برکسے افتد آنجا صبر کند و شکایتے نکند و شکے نیارند و آنچہ نعمتے کہ
بدیشان برسد یعنی نعمت صحت و نعمت ایمان و نعمت معرفت و وحدانیت و دیگر
نعمتہا بسیار است بران شکر گویند واجباً یعنی اعتقاد دارند کہ این کہ گفتیم بر ہر یکے
بہمہ حال واجب است و در نسخہ "علی کل احد" است و این مناسب تر است۔

قولہ "وان الخوف والرجاء زمامان للعبد یمنعانہ
من سوء الادب فکل قلب خلا منہما فھو خراب" واعتقاد

دارند برین کہ بندہ کہ از عذاب خدا میترسد امید از رحمت او میدارد و ہر دو ہیچو مہارند
مر بندہ را یعنی چنانچہ دابہ را مہار می باشد و در رود و در ریسمان است این خوف و رجا
بندہ را آنچنان است کہ او را از راست براستا وچپا شدن نمید ہند کشیدہ بمنزل
ماس میرسانند ہر دلے کہ از خوف و رجا خالی باشد آن دلے خراب است
یعنی ویلہ است۔

قوله "وان الامر والنهى واحكام العبودية لازم للعبد مادام عاقلا غيرانه اذا صفا قلبه مع الله تسقط عنه كلفت التكاليف لا نفس وجوبها" و اعتقاد دارند کہ بتحقیق امرے از خدا آمدہ
است و انچہ خدا از آن باز داشتہ است لازم حال بندہ بہیچ وجہے ساقط
نشود مادام کہ عقل با وے باقی است لکن اینقدر ہست اگر بندہ را صفاے دل
با خدا باشد یعنی ہمارہ در حضور و تجلی او شد کلفت التکالیف از و ساقط شود
یعنی کلفت دشواری است و تکلیف تفصیل است مشتق از کلفہ یعنی بندہ خدا بذوق
و خوشی و خورمی پرستد و درین پرستیدن او را مشقتے نباشد بلکہ لذت و راحت
بود نا مگر مانعے ازین تعبد منع کند بلاے بزرگ و مشقتے عظیم بد و باشد کہ او بے این نتوا ند
ماندن از جملہ تلذذات و حیات این عبادت او را لذو اشہی باشد۔ اینجا معنی
دگر گفتہ اند اگر آن معنی گویم و در جواب آن شروع کنم ترجمہ دراز شود و آنکہ گفتیم کلفت
تکالیف بخیزد اما نفس وجوب باقی است۔

قوله "وان البشرية لاتزول عن احد ولو تربّعُ فى الهوا غيرانها تضعف تارة وتقوى اُخرى" وصوفیان اعتقاد دارند
برین کہ از ہیچ یکے اندیشۂ بشریت زایل شدنی نیست و اگر چہ یکے آنچنان باشد
کہ در ہوا مربع شود بنشیند نہ اینچنین است کہ از و بشریت رفت ولیکن صفت ملکی

برو غالب شد چنانچہ ابدال و امثال آن لکن اینچنین است و در حق بعضے ضعیف شود وصفت ملکی غالب و در حق بعضے بشریت او قوی تر باشد۔

قوله "والحرية من رق العبودية باطلة ومن رق النفوس جايزة في حق الصديقين" و آزادی از بند بندگی باطل است یعنی ہر کہ ہست از نبی و ولی از بندگی خدا آزاد نشود اما شاید کسے از بند نفس خویش آزاد شود یعنی آنچہ نفس فرماید او بران نرود اما مالک نفس گردد نفس مطیع و منقاد او شود این را نفس مطمئنہ نامند و این در حق صدیقان است صدیق آنرا گویند کہ در احوال و اعمال با خداے خویش صدقے دارد۔

قوله "والصفات المذمومة تفنى من العارفين وتجمد في حق المريدين" وصفاتے کہ آن مذموم است غضب مفرط بہواے نفس وشہوت مفرط محل وغیر محل وقت وغیر وقت کذلک اوصاف دیگر در حق شناسندگان خدا فانی گردد اما در حق مریدان چنانچہ آتش افروزد و فرو شود و انگشت باقی باشد این نوع صفات ضمیمہ در حق مریدان باشد۔ و آنکہ گفتیم کہ عارفان را فانی شود مراد ازین اینست کہ صرف او بمحل باشد و آن صفات بصفت اعتدال شود و عارف غالب باشد و صفات مغلوب۔

قوله "وان العبد ينتقل في الاحوال حتى يصير الى نعت الروحانيين" و بندہ از حالے بحالے برمیرود تا آنکہ روحانی گردد وصفت روحانیان این است اکلے و شربے و جماعے بے افراط گذاشت بحصہ نفس چیزے باقی ماند کہ بدان قیام نفس است و دیگر صفت روحانیان طیر سیر است در ہوا پرد و ہوا پریدن را چند ہیئت است یکے این است چنانچہ نشستہ است و ایستادہ است ہمچنان در ہوا رود و دیگر چنانچہ کبوترے و پرندہ دیگر می پرد و دیگر بہوا رود چنانچہ باد نمایکہ

طرف علو میرود و دیگر صفت روحانیان کہ ظاہر شود باز غایب شود چنانچہ صفت ملک وجن شنیدہٗ۔

قولہ "فتطوي لہ الارض" یعنی زمین را برو بہ پیچید و این را دو صفت است یکے آنکہ تمام زمین را بہ پیچید مثال صفحہ خوردے زیرپائے او باشد و دیگر آنجا کہ او ست مغرب ومشرق وجنوب وشمال پیش نظر او باشد و دیگر زمین پیچیدن اینست کہ مقامیکہ بیک ماہ یا بہ شش ماہ تواند رسید یا کم وبیش او بیک ساعت برد

قولہ "ویمشی علی الماء ویغیب عن الابصار" وبروے آب برود چنانچہ کسے برسنگے یا برزمینے می رود وشاید آنچنان کہ کف پاے او بہ آب تر نگردد ویغیب عن الابصار گفتہ ام۔

قولہ "وان الحب فی اللہ والبغض فی اللہ من اوثق عری الایمان" ودیگر اعتقاد دارند صوفیان یکے را دوست میدارند برائے خدا ودشمن میدارند برائے خدا کہ این استوار ترین تنۂ ایمان است۔ شخصے را بیند کہ او خدائے را دوست میدارد و خدائے را بواجبی می پرستد او را دوست دارند دوستی برائے خدا را باشد ودیگرے را می بینند کہ در گناہان مفرط و مصر است او را دشمن دارند آن دشمنی برائے خدائے را باشد وچنین ہم باشد یکے را دوست برائے خدا یرا دارند وثانی حال ہمو را دشمن برائے خدائے را دارند علی عکس حالہ وکذالک العکس۔

قولہ "وان الامر بالمعروف والنہی عن المنکر علی من امکنہ بما امکن" آنچہ در دین فریضہ و واجب است ودیگرے را آن فرمودن وگفتن بر مردم واجب باشد فریضہ باشد وآنچہ در دین منع است آن نکنند اگر کسے را بیند کہ بدان مباشر است بدانچہ ممکن باشد منع کنند یعنی اگر ممکن است بدست منع کنند وہر کہ از جہت امر باشد بہ ضربے ویا بہ سختی باز دارند ویا بزبان بہ نصیحت آنجا

نیز بہ نصیحتے نرمے ویا بسختی ودرشتی واگر ہردو ممکن نباشد بدل انکار کند دل او ازین منکر واین بدل انکار کردن بہ دو نوع است یکے آنکہ عقیدہ کند کارے کہ آن شخص میکند نیکو نمیکند ودوم بدل از خدا خواہد کہ خدا اورا ازین کار بازدارد ہم ازینجا گفتہ اند اول مرتبہ امرا است دوم مرتبہ علما است سیوم مرتبہ فقرا است۔

فصل ۱۴

قولہ "واجمعوا علی اثبات الکرامات للاولیاء وجوازھا فی عصر النبی صلی اللہ علیہ وسلم وفی غیر عصرہٖ" وصوفیان اجماع کردہ اند صوفیان برین روا داشتہ کہ اولیاے خدا را یعنی مقربان خدا را کرامت باشد روا داشتہ اند کہ کرامت باشد نہ آنکہ شرط داشتہ اند کہ ولی نباشد مگر آنکہ اورا کرامت نباشد وکرامت عبارت از خارق عادت است چنانکہ خبر از چیزے آیندہ وگذشتہ گویند یا آنکہ فعلے از ایشان در وجود آید کہ از طاقت بشر بیرون است وروا باشد کہ این کرامت در زمان نبی ہم باشد ودر انصرام عہد او ہم باشد چنانچہ ابوبکر وعمر وعلی رضوان اللہ علیہم۔

قولہ "ونبوت الانبیاء لم یثبت بالمعجزۃ ولکن بارسال اللہ تعالیٰ ایاھم وانما یظھر للحق ما کان عند اللہ ثابتا" این نیست نبی بہ اظہار معجزہ نبی شود بلکہ خداوند سبحانہ وتعالیٰ اورا بہ پیغامبری فرستادہ است او بدان پیغامبر است وآنچہ از دست نبی خارق ظاہر میشود نہ اینچنین است کہ بدان معجزہ او نبی شد بلکہ آنچہ شدنی نزدیک خداے تعالیٰ است در مظہر او ظاہر میشود۔

قوله "والفرق بين المعجزة والكرامات ان النبي يجب عليه اظهار المعجزة والتحدي بها" فرق بیان معجزہ نبی وکرامات ولی اینست کہ نبی اگر مردم برائے اثبات نبوت او را معجزہ طلبند واجب باشد بر نبی کہ اظہار معجزہ کند یعنی آن بیارد و آن نماید کہ کسے مثل آن نتواند آورد و نتواند نمود۔ بر نبی این واجب نیست معجزہ کہ ایشان طلبند معین آن بیارد اما البتہ چیز بیارد کہ ایشان بدان عاجز گردند چنانکہ از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معجزہ طلبیدہ اند او قرآن را آورد و گفت فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِنْ مِثْلِهِ کسے نتوانست آورد تا آنکہ فصحا بودند و بلغا بودند و درین کار مہارت داشتند و عالی تر بودند اثبات معجزہ شد معجزات بسیار اما معجزہ کلام اللہ عند تحدی بود۔

قوله "والولي يجب عليه ان يكتم الكرامت ان يظهرها الله تعالى عليه" ولی را واجب است کہ کرامت را بپوشد مگر آنکہ بغیر اختیار او خدا بروے ظاہر کند یعنی او بغلبۂ وقت باشد بغیر اختیار او و از و کرامت ظاہر شود یا آنکہ از خدا اذن یابد تا خدا فرماید کہ چنین کرامتہا اظہار کن یا آنکہ اختیار بدست او دادہ اند گفتہ اند افعل ما شئت ازین بیانے کہ شیخ فرمود و از آنچہ ما گفتیم فرقے در ذوات ایشان نشد بلکہ فرق بصفت شد اما ما میگوئیم میان معجزہ و کرامت ہیچ تفرقہ و تفاوتے نیست زیرا چہ ہر دو فعل اللہ ہست اگر مظہر متبوع ظاہر شود معجزہ نامند و اگر مظہر تابع ظاہر شود کرامت گویند۔

قوله "وانكروا المراء في الدين وندبوا الى الاشتغال بما هو لهم وعليهم" وصوفیان انکار دارند کہ ستاہش کنند چنانچہ متعلمان در بحث ہائے یکدیگر ستاہش میکنند و دوست میدارند کہ مشغول باشند بچیزے کہ در حال مآل ایشان نفع باشد و در حال مآل زیان نباشد

فصل ۱۵

قولہ "واجمعوا علی اباحة لبس سایر الانواع من الثیاب الاما حرمت الشریعة علی الرجال لبسہ وھو ما کان اکثرہ ابریشما" واجماع کردہ اند ہر جامہ کہ صوفیان پوشند مباح است شاید مگر چیزے کہ شریعت بر مردان حرام کردہ است چنانچہ ابریشم وآن جامہ کہ نامشروع است آنست کہ دروبیشتر بافتہ ابریشم باشد۔

قولہ "ویرون الاقتصار علی الادون من الثیاب والخلقان والمرقعات افضل بقولہ علیہ السلام ما قل وکفی خیر مما کثر والھی" وانچہ اندک باشد وبدان کفایت روزگار شود یعنی بنیہ بداں باقی ماند چنانچہ قوتے درشہر ماجوریست وچادر گلیمنہ آنکہ پرکالہاسے جامہ ازگذرہا برگیرند آزابرہم نہند بدوزند مرقعہ قوم اینست وخلقان جامہ پارہ۔ وترجمہ حدیث انچہ اندک باشد از قوت ولباس آنکہ بوقت نوئیندہ باشد یعنی بگرسنگی نمیری وبرہنگی نمیری این بہتر است از آنچہ بسیار باشد از خدا واز عبادت خدا باز دارد۔

قولہ "ولانہا من الدنیا التی حلالہا حساب وحرامہا عذاب" زیراچہ انچہ بسیار باشد از خدا باز دارد از دنیا است کہ در حلال او حساب ودر حرام او عذاب۔ عذاب

قولہ "ولقولہ علیہ السلام من ترك ثواب جمال وھو قادر علی لبسہ کساہ اللہ من حلل الکرامت یوم القیمة" زیراچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمودہ ہر کہ جامہ کہ در پوشیدن آں در دنیا اورا زیبائی وبزرگی ہست واورا دست پوشیدن آن باشد برائے خدائے

ترک آرد و برائے اتباع سنت مصطفیٰ را ترک آرد و سیرت سلف صالح را برائے آنکہ این حظ نفس است حظ نفس بہ نفس ندہم خداوند سبحانہ تعالےٰ این ترک او را حلہٗ از حلہائے بہشت پوشاند۔

قولہ "واختاروا لبس المرقعات لمعانٍ منہا انہا اقل مؤنۃ واقل تخرقا وابقی علی صاحبہا واقرب الی التواضع"

واین اختیار لبس مرقع کردند برائے چند سبب را یکے ازان اسباب اینست کہ بہ اندک مؤنت حاصل میشود ہماں کہ بگفتیم پر کالہا افتادہ از رہگذرہا برکردہ اند برہم نہادہ اند دوختہ اند و دیر ماند زیراچہ ریسمان بر ریسمان نہادہ دوختہ اند و بر صاحب خود بسیار ماند و نزدیکتر بتواضع زیراچہ دران ظہور مسکنت است۔

قولہ "والصبر علی الکد وندفع الحر والقرولا مطمع لاہل الشر فیہا" ہرکہ مرقع پوشد بر وبدن مشقت صابر نہ باشد زیراچہ او گرانی دارد و برداشتن آن بر نفس دشوار است و دیگر مرقع جامہ است خالی از بوئے ہم نیست و دیگر سپس و برغوث و کیک و کنہ در مرقعہ مقر و مقام سازند وشاید موذیئ دیگر ہم تا آنکہ من دیدہ ام مرقع فقرا درین ہوا ہا گرم در آفتاب می اندازند برائے دفع این موذیات را و مرقعہ دافع گرما و دافع سرما ہم ہست دافع گرما چونہ ہست یعنی از سموم باز میدارد و دیگر بہ سبب برداشتن بارگران مردم خوے میکند بسبب خوے تمام اندام سرد میشود بعدہ ازان کہ باد میرسد راحتے میشود و در تن بواسطہ خوے بلغمے کہ خوے غلیظ منجمد است تحلیل می یابد تا آنکہ محموم را طبیب دو سہ جامہ برتن اندازد تا خوے کند و مسام موے کشادہ گردد و ہم بدین تدبیر تپ بشکند و دفع سرما ظاہر است و اہل شرکت وزدی می کنند جامہ کہ زیبا و بیش بہا می باشد از مردم می ربایند درین ایشان را طمع نیست۔

قوله "تمنع من الکبر والفساد" وازکبر وفساد مانع است زیراچہ صورت مسکنت وبیچارگی است مگر بدعوی پوشد وآنرا اسبب رزق وبزرگی خویش ساختہ است زہے مرد کہ اوست اینچنین سختی برخود اختیار کردہ است وتفضیل براخوان واقران یعنی من چنیں کسے ام کہ اینچنین مشقت برخود اختیار کردہ ام کہ ہرکسے نمی تواند ہم ازین چہ کہ گفتم کہ مشایخ ما لباس علیہ اختیار کروند۔

قوله "روی عن عایشۃ رضی اللہ عنہا انہا قالت امرنی حبیبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لا اطرح درعا حتی برقعہ" وعایشہ رضی اللہ عنہا روایت میکند کہ دوست من رسول اللہ فرمودہ است کہ جامہ را از تن خویش دور نکنم تا پیوند نکنم گفتہ است دوست من این سخن از سر دوستی فرمودہ است درعًا گفتہ است مقصود اینست ہیچ جامہ از تن دور نکنم تا پیوند نکنم اما این درباب کسے است کہ او جامہ برتن میدارد تا آنکہ کہنہ شود برائے آنکہ تابہ پوشم اما اگر نو پوشد وہم ہمچنان میدہد بعد ازان نودگر پوشید تا کہنہ پوشد این فضیلت بہتر از ان فضیلت است۔

قوله "وعن ابن عمر رضی اللہ عنہ انہ قال فی حدیث ذکرہ رایت النبی یرقع ثوبہ" یا آنکہ دیدکہ رسول اللہ بدست خویش پیوند میکرد یا آنکہ جامہ رسول اللہ را پیوند دیدہ بود برحسب آن گفت رسول اللہ پیوند کردے۔

قوله "ورایت ابابکر رضی اللہ عنہ یتجلل بالعباء" ودیدم ابوبکرؓ را کہ او بزرگی کردے بپوشش گلیم ودیگر او بحالت خویش برون آمدے درین حال کہ لباس او گلیم بودے۔

قوله "ورایت عمر رضی اللہ عنہ یرقع جبتہ برقاع"

و دیدم عمر رضی اللہ عنہ کہ جبہ خود را با نواع پر کالہاے جامہ پیوند کردے سپیدے کبودے سبزے وغیر آن و ہمچنین گویند کہ ہفت نوع بودہ یکے از آن پلاس بود۔

قولہ "وعن انس بن مالک رضی اللہ عنہ انہ قال کان احب الالوان الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخضر و ثیاب اہل الجنت خضر" دوست ترین جامہا نزدیک پیغامبر سبز بود و حال اینست کہ جامہاے اہل بہشت سبز است زیرا چہ سبز چیزے تازے روشنی خوش آیندہ است نظر بر وکردن موجب از دیاد بصر است و آنکہ اہل بہشت رابیشترے جامہاے سبز است زیرا چہ ایشان را خلود است و رنگ سبز رنگ تازے ترے خوش آیندہ این نسبت بحیوان دارد۔

قولہ "وما روی عنہ علیہ السلام انہ قال خیر ثیابکم البیض فمعناہ اجمل ثیابکم البیض و الیقہا لسایر الناس اذا تجملو بہا البیض" طریق جواب سوال می آرد یعنی تو گفتی دوست ترین جامہا نزدیک رسول اللہ جامہ سبز بود و حدیث می آرد خیر ثیابکم البیض پس توفیق میان این دو روایت چونہ می آید شیخ جواب فرمود معنی اینست بہترین جامہا کہ مردمان با جمال باشند و چون خواہند براے مردمان را بجمال نمایند آن جامہ سپید است آن جامہ سبز لایق فقر است زیرا چہ مونت اندک دارد و صابون نمی طلبد و ہر بار شستن حاجت نیست و جامہ سپید زود رنگین میشود و ہر بار شستن و صابون زدن جامہ میشود۔

فصل ۱۶

قولہ "واجمعوا علی الاستحباب فی تحسین الصوت

بالقرآن" واجماع صوفیان است کہ قرآن را بآواز خوب خوانند یعنی آہنگے
گیرند کہ نرم حرف کہ در ادائے حروف باقصی الغایت تقصیرے نرود حرف
بشرط اداشود وامالتے ومدے کہ آمدہ است بحکم خود ادائے لطیفے شود چنین
گویند رسول اللہ قرآن را در پردہ باخرزہ وحجاز خواندے پردۂ باخرزہ وحجاز
قرین اند۔

قولہ "مالم یخل بالمعانی" شیخ رعایت در اخلاق معانی
کرد و مارعایت در لفظ کردیم و در ہر دو رعایت یک معنی است۔

قولہ "لقولہ علیہ السلام زینوا القرآن باصواتکم"
زیرا چہ رسول اللہ فرمود قرآن را بہ آوازہائے خویش بیارائید و این معنی مشاہدہ
شدہ است شخصے قرآن میخواند درست مرتب و دیگرے می خواند باہنگے خوشے
در دلہا اثر کرد وچشمہا روان شد خرقہا پارہ گشت گنہگار از گنہ توبہ کرد غنی بذل
مال کرد چہ گوئی تزئین قرآن بصوت حسن شد یا نہ بعضے گویند از قبیل قلب است
اے زینوا اصواتکم بالقرآن گوییم فلکن معنی ہم بدان معنی بازگردد کہ
ماگفتیم۔

قولہ "وقولہ علیہ السلام لکل شئ حلیۃ وحلیۃ
القرآن الصوت الحسن" وشیخ تمسک بحدیثے دیگر میکند کہ رسول اللہ
فرمود ہر چیزے را بصفتے عہ آراستن او بآواز خوب است۔

قولہ "ویکرھون القرآن بالالحان مقطعۃ" ورواند اشتند
کہ قرآن را بہ آوازے خوانند کہ الفاظ وحروف را ببرد یعنی درست نیاید۔

عہ در نسخہ منقول منہ بظاہر اینجا چند الفاظ در کتابت نیامدہ اند۔ ع ح

قوله "واما القصاید والاشعار فقد سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الشعر فقال ھو کلام حسنہ حسن و قبیحہ قبیح" اماشیخ میفرماید شنیدن از ان اشعار وغزلیات ومدایح۔ حکم او ہمانست کہ رسول اللہ فرمود ھو کلام یعنی شعر سخن است اگر سخن قبیح باشد یعنی شعر سخن بقباحت باشد یعنی شنیدن او ممنوع ودانستن او مکروہ واگر نیک است یعنی وعظ است وپند است ونعت رسول اللہ ہست وتوحید خدا است شنیدن وگفتن سخن مستحب ودانستن او مباح مقبول۔ حاصل ہمین بود کہ نویسا بیندیم اما ترجمہ این بالقصاید والاشعار حکمہ این است کہ رسول اللہ فرمود کلام شعر سخن است سخن شنیدن گر نیک است نیک واگر بد است بد۔

قوله "فالحسن منہ ما کان من المواعظ والحکم وذکر آلاء اللہ ونعمائہ ونعت الصالحین وصفت المتقین فسماعہ حلال وما کان من ذکر الاطلال والمنازل والازمان والامم فسماعہ مباح وما کان من ھجو وشجو فسماعہ حرام" آنچہ در شعر از جنس پند ہا باشد وبیان حکمت باشد چنانچہ کسو گفتہ است۔

بیت

دی رفت وگذشت باز نایدفردا	فردا آید واگر نیاید شاید
امروز بنقد وقت خود خوش باش	رفتہ رفتہ است ہر آنچہ آید آید

وذکر خدا وذکر نعمتہاے خدا وآنکہ متقیان را صفت کند وآنکہ صفت سلف صالح کنند پس سماع او حلال است وآن کہ ذکر از ان کوہا کند ملبندیہا وذکر زمانہ یعنی گذشتہ چنین بود آنچنان کہ بود وزمانہ نقد اینچنین وامتہا گذشتہ را سماع این مباح است واگر ذکر منازل وازمان وایہ براے پند دادن وبراے تجربہ کردن ودانستن آنکہ ہر کہ نیک کرد باوے چنین شد وہر کہ بد کرد باوے چنان شد پس علی ہذا اسماع این حلال باشد وانکہ از جنس ہجو باشد شجو مراوف

مُشَر ، ہجو است شنیدن آن حرام است ۔ و اگر کسے براے فہم رعایت حسن شاعر نظر کند یحتمل کہ مباح باشد چنانچہ کسے گفتہ است محتسبؔ واندزون فاوادہ کاکیررا شادباش محتسب فاوادہ کاکیرزن ۔

قولہ "و ما کان من وصف الخدود و القدود والشعور وما یوافق طباع النفس فمکروہ الا لعالم ربانی یمیز بین الطبع والشھوت والالہام والوسوسۃ قد امات نفسہ بالریاضات والمجاھدات وخمدت بشریتہ و فنیت حظوظہ ولبقیت حقوقہ" وانچہ از جنس خالے ورخسارے وموے و زلفے وخندہٴ ورفتارے وانچہ موافق طبع نفس بشری است اہل دیانت ومروت راشنیدن آن مکروہ باشد

۲۴ علم شیخ میفرماید مکروہ است مگر عالم ربانی را ۔ عالم ربانی اورا گویند کہ عالم از رب گرفتہ باشد بغیر واسطہٴ کسے عالم ربانی اورا گویند کہ مطلع بر صفات واسرار ذات او بود و عارف بتمثلات وتشکلات صفات او باشد مثل صفت رحمت متصل بصورتے حسنے ملیحے شود انچہ از حسان وملاح آید اورا در نظارہ باشد چون حکایت خد وقد وغیر آن بشنود آن تشکل بر نقد وقت حاضر شود یا بروے تجلی شدہ باشد از گویندہ بیتے بشنود واین یاد دہاند شنوندہ را گریہ وآہے وکشادگی وخوشی پیش آید چنانچہ رسولؐ اللہ فرمود رایت ربی لیلۃ المعراج فی احسن صورت صفت رحمت متمثل تشکل بہ احسن صورت شد رسولؐ اللہ در آینہٴ تشکل صفت او جمال رب العالمین وید گفت رایت ربی فی لیلۃ المعراج فی احسن صورت فوضع یدہ علی کتفی فوجدت بردھا

عــہ این عبارت در نسخہ منقول عنہ ہمچنیں است ومفہومش ظاہر نیست ۔

فی قلبی ...عہ کرد پس خنکی آن کف را در خویش یافتم از بیان این صورت ظاہر مقصود ایثار رحمت است بیش از شیخ ما شیخ نظام الدین قدس سرہ العزیز صوفیان در سماع ابیات کشادہ می شنیدند چنانکہ ذکر مقامات احوال چنانچہ تسلیم و رضا۔ شیخ قطب الدین قدس اللہ سرہٗ العزیز کشادہ شنید۔ بیت

کشتگانِ خنجرِ تسلیم را ہر زمان از غیب جانے دیگر است

اما شیخ نظام الدین در پردۂ خال و زلف خد و قد شنیدہ۔ خوش لباسے است کہ اجنبی مطلع نیست اکنون ایچنین عالم کہ گفتیم شاید زلف خال قد خد بشنود بلکہ او را استحب باشد بلکہ لایق او ہمچنیں بود شیخ میگوید کہ ربانی اوست کہ میان طبع و شہوت و میان الہام و وسوسہ تفرقہ تواند کرد این شخص ہمان کشتگان غمزہ معشوق را ہر زمان از لطف جانے دیگر است کہ ذکر او کردیم زیرا چہ نفس او بسبب ریاضت و مجاہدہ مردہ است و ریاضت و مجاہدہ ہمانست کہ او را بر خلاف وارند زیرا چہ آتش بشریت او کشتہ شدہ است حظہاے نفسانی او فانی شدہ است حقوق اللہ و یا حقوق نفس او باقی ماندہ است۔

قولہ "کما قال اللہ تعالیٰ فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ" اے محمد بشارت کن آنا نرا کہ سخن می شنوند انچہ نیکوتر آن سخن پسروی آن میکنند۔ مقصود شیخ اینست یعنی علماے ربانی ذکر خد و قد و بشنوند آنچہ خلاصہ تحفہ است آنرا اتباع کنند۔

قولہ "و علامۃ من ھذہ صفتہ ان یستوی عندہ المدح و القدح و العطاء و المنع و الجفاء و الوفاء"

عہ در نسخہ منقول عنہ اینجا چند الفاظ از سہو کاتب در کتابت نیامدہ اند۔ ع ح

اینچنین کسے کہ اورا عالم ربانی گفتیم نشان او اینست کہ مدح و قدح و منع و عطا و وفا و جفا نزدیک او یکسان باشد ازین یکسان شدن مراد اینست آنکہ اورا مدح کند بسبب مدح اورا دوست نگیرد و بسبب مدح او بروے خوش نشود بلکہ بحالات خویش بازگردد مدحے کہ او کرد اگر این ممدوح آن چنان ست خود خوش چہ میشود زیراچہ کاسینے موجود وے ذکر میکند پس خوشی چہ معنی دارد و آنکہ قدح کرد این شخص در نفس خویش باز میگردد آنچہ قادح قدح این شخص گفتہ است ہمچنان است یانہ اگر ہست از وچہ ناخوش میشود از خود ناخوش شود اگر خود آنچنان نیست ہزیانے میگوید گو بگو ناخوشی چہ معنی دارد این تردید و تعقل علماے ربانی را است خود پرستان و ظاہر بینان را نباشد و دیگر ہرچہ علماے ربانی را رسد ایشان در آن شاہد فعل خدا باشد پس از مادح چہ خوش شوند کہ خالق آن سخن او خدا است و از قادح چہ ناخوش شوند کہ خالق گفتار او خدا است منع و عطا و جفا و وفا مرتب ہمبرین سخن است مذہب صوفیان است۔

قوله "هو تعالى خالق لافعال العباد كما هو خالق لاعيانهم"[ع] این سخن بالا گذشتہ است۔ و دیگر استواے مدح و ذم در نظر اہل تحقیق بینہما اتحاد است مدح قدح است قدح مدح است چنانکہ یکے گوید **بیت**

آنجا کہ منم خصوم تم باکس نیست زیراچہ ہمہ یکے است کس باکس نیست

قوله "وسئل بعض المشايخ من السماع فقال مستحب لاهل الحقايق مباح لاهل النسك والورع مكروه لاصحاب النفوس والحظوظ" یکے را از مشایخ محقق پرسیدند کہ حکم سماع و سرود

ع در نسخہ شیخ احمد السہروردی این عبارت از "ھو تعالیٰ" تا "لاعیانہم" منقول نیست۔ ع ح

چیست آن محقق جواب فرمود کہ سماع شنیدن اصحاب تحقیق را مستحب است زیرا چہ ایشان از حق بحق براے حق میشوند و دیگر بطیب القلب مع اللہ میشوند چونہ باشد در صورت مجازیکے با معشوق خویش رقص کند و سرود گوید و از وے شنود سماع اہل تحقیق را برین قیاس کن و اہل عبادت و اہل تورع سماع ایشان را مباح است زیرا چہ سماع ایشانرا بزیادت تورع و تزہدمی برد و طلب شوق را زیادت میکند بایستے کہ مستحب باشد و مستحسن باشد اما آن بزرگ اقل گرفتہ و آنکہ اہل نفوس و اہل حظوظ سماع بشنوند حمل بر حلیلۂ خویش یا بر جاریۂ خویش کند یا حمل بر فراق پسر یا پدر یا دوست مکروہ باشد زیرا چہ نسبت بہ الٰہی ندارد حاصل این آمد کہ منتہیان قوم را مستحب و متوسطان و مبتدیان را مباح و عوام خلق را مکروہ۔

قولہ "وسئل الجنید عنہ فقال کل ما یجمع العبد بین یدی اللہ فھو مباح" جنیدؒ را از سماع پرسیدند مباح است یا نہ جنیدؒ جواب داد ہر چیز یرا کہ بندہ بحضرت باری بر دآن مباح باشد این تقریر بر تقدیرٔ 'کل' است و اگرٔ 'کلما' گوئی این 'کلما' بدو معنی است یکے 'کلما' و دیگرٔ 'کل ما' چنانچہ گفتیم معنی این باشد ہر گاہ کہ بندہ جمع بحضرت خدا کند مباح باشد۔ سائل از اباحت و کراہیت سماع پرسید جنیدؒ حکمے عامے فرمود و سماع و ہر چہ باشد رہ بخدا برند مباح باشد۔

قولہ "اما سماع الصوت الحسن والنغمۃ الطیبۃ فھو حظ الروح وھو مباح" آواز خوب و نغمۂ لطیف آنچہ موافق موسیقار است با جماع عقول و نفوس مباح بلکہ الذ الاشیاء و الطف اللطایف۔ صوت الحسن بارعایت اوزان معجزۂ داود پیغامبر است چہ گوئی معجزہ شئے مکروہ است

قولہ "لان الصوت الطیب فی ذاتہ محمود" یعنی

یرغب بہ کل ذی لُبّ یلتذّ بہ کل ذی فہم و عاشق برب۔

قولہ "وقیل فی قولہ یَزِیْدُ فِی الْخَلْقِ مَا یَشَآءُ قیل هو الصوت الطیب" خداے تعالیٰ بہ آفرینند آنچہ خواہد بر آفرینش زیادت کند آنچہ خواہد یعنی بر لابدی خلق چیزے خواہد زیادت کند و آنرا گفتہ اند کہ آن آواز خوب است بعضے گفتہ اند الملاحت فی العینین و بعضے گفتہ اند الفصاحت فی المنطق اقوال بسیار است اما اثبتہ الاقوال صوت حسن است زیرا چہ یکے از قراء سبعہ یَزِیْدُ فِی الْخَلْقِ مَا یَشَآءُ میخواند چون قران این بودہ باشد صوت حسن مراد دارند بہتر۔

قولہ "وقال بعضهم ان الصوت الطیب لا یدخل فی القلب شیئاً ولکن یحرک ما فی القلب" کسے از صوفیان این سخن گفتہ است کہ آواز خوب چیزے خارجی را برون را در دل نمی آرد ولیکن آنچہ در دل است ہمان را می جنباند نیکو سخنے است اما این چنین ہم باشد کہ یکے خالی ذہنے صوت حسن بشنود ذہولے و غشی و خنکی در دلش افتاد کہ از ابہان نتوان کرد شاید از ہمہ ہواہا باز آید و ترک کند و طالب خدا گردد من این نوع دیدہ ام بتجربہ می گویم۔

قولہ "ثم ان اهل السماع فی سماعهم متفاوتون فمنهم من یغلب علیہ فی حال سماعہ الخوف والحزن والشوق فیودیہ الی البکاء والانین والشهقہ وتخریق الثیاب والغیبۃ والاضطراب" شیخ مصنف احوال سماع رابیان میکند میگوید بتحقیق بعضے شنوندگان سماع را خوف فراق در دل ایشان غالب آید خوف فراق از وصال میکند یا امید وصال وارد ترس آن آمد نباید کہ ہمراد نرسم اگر کسے آنجا خوف دوزخ گوید توان وگوش منہی با خوف حرمان باشد نباید کہ ہم چنیں محروم

مانم و اگر کسے از طائفہ صوفیان از دوزخ ترسد مدانی کہ از دوزخ و سوختن آتش میتر سد از این نیز ترسد کہ دوزخ سرائے حجاب است و خانۂ حرمان است و آنجا تجلی جمال نخواہد بود و حزن ہم پہلوے خوف است اما شوق شنوندہ مطلوبے وار دبیتے بشنود طلب وصال بروے غالب زیادہ شود و شوق قوت گیرد این حالتیکہ در شوق ذوق گفتیم شنوندہ را در گریہ و نالہ آرد و فریاد کند و جامہ را پارہ کند و بیہوش ہم شود و اضطراب کند۔

قولہ ومنہم من یغلب علیہ الرجاء والفرح والاستبشار فیودیہ الی الطرب والرقص والتصفیق۔ و بعضے شنوندگان سماع را امید حصول مقصود در دل ایشان آید و بحسب این رجا او را خوشی آید و با شارت شود و با طرب باشد۔ امید وصول بسیار نوع باشد پیغام عاشق بمعشوق رسد بہر تدبیرے کہ رسد او این را از قبیل وصول شمرد و اگر پیغام را قبول کند این وصولے دگر است و اگر از دور جمال خود نماید یا در ورائے پردۂ تنکے این نیز قسمے از مقام وصول است برین قیاس اگر با وے مکالمتے میسر شدہ و اگر نشستے ممکن آمد و اگر طلبے وست داد و اگر قرب بدو شد و اگر وصولے و اتصالے و اتحادے و بعد اتحادے نیستی و نابودے و ہمچنیں کہ مراتب وصول گفتیم تا شنوندہ را ور کدام ورطہ داشتند و او از کدام قبیل است بر حسب آن او را ابشارتے و فرحے ہست پس این رجا بخوشی کشد و شنوندہ بخوشی و سنک زند اکنون برائے خوف را حالاتے شیخ گفت شہقہ و انینے و بکائے و جامہ پارہ کردن و برائے این را طربے و استبشارے و رقصے گویم لازمہ نیست بسا خایف اند و غمگین رقصے کنند و سنگ زنند این تجربہ است و بسا امیدوارے گریہ کند و از بس لذت نعرہ زند و فریاد آرد این نیز تجربہ است۔

قولہ کما روی عن داود علیہ السلام انہ استقبل

السکینۃ بالرقص" وآنکہ شیخ اثبات این سخن را قصہ داؤد پیغامبر آورد صلوات اللہ
علیہ جنگ با جالوت بود وعدد ایشان اندازہ نبود و با داؤد جز سی صد و شصت نفر نبودہ اند
سکینہ آمد داؤد درحیرت بود کہ مرا بادے چونہ مفارقت میسر خواہد شد ہمدرین بود کہ
سکینہ از آسمان فرود آمد وسکینہ صندوقے بود دران صندوق پیرہن یوسف بود وعصائے
موسیٰ بود علیہما السلام وفرشتگان گرد برگرد او بودہ اند وگویند صورت گربہ درمیان
آن بودہ است آواز تسبیح میکرد وچون داؤد علیہ السلام این سکینہ را وید بخوشی
رقص کنان استقبال سکینہ کرد آرے از خوشی رقص آید اما از غیر آن ہم گفتیم کہ
از بس غم برقصد وجہد۔

قولہ "روی عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ انہ قال
اتینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم انا وجعفر وزید فقال
لجعفر اشبہت خلقی وخلقی فحجل فرحاً لقولہ فقال
لزید انت اخونا ومولانا فحجل فقال لی انت منی وانا منک
فحجلت" شیخ مصنف رحمۃ اللہ علیہ برائے اثبات این سخن را کہ رقص از خوشی
باشد این قصہ می آرد قصہ اینست جعفرؓ طیار وزیدؓ وعلیؓ برائے دختر حمزہؓ را
اختصاص میکردند علی رضی اللہ عنہ میگوید اتینا النبی آمدیم ما برپیغامبر صلی اللہ
علیہ وسلم جعفرؓ را گفت اشبہت خلقی وخلقی تو مانند آفرینش منی ومانند
خوے منی پس جعفرؓ حجل کرد وحجل چیست۔

قولہ "قال ابو عبیدۃ الحجل ان یرفع رجلہ ویقفؒ
علی الاخری ویکون بالرجلین جمیعا الا انہ وثبؒ ولیس
بمشی" ابو عبید گفتہ است حجل آنست کہ یکے پاے بر آرند بلند کنند ودوم
برزمین باشد وآنکہ برزمین باشد آنرا بردارند وآنکہ برآوردہ باشد برزمین نہد

ن یقف
ن وثب

این رقص عرب است و این صورت فرح است وگفت زید را کہ تو برادر مائی و دوست نزدیک مائی فجل پس او ہم حجل کرد و علی را گفت انت منی و انا منک تو از منی و من از تو فجل علی ہم حجل کرد و حجل بعمل ہر دو پا ہم باشد صورت ...عہ کار آن چنانچہ گفتیم و اینک اینقدر ہست رفتن نیست یعنی یک ایستادہ این عمل کند رفتن و آمدن نیست۔

قوله "وقد يحدث للمستمع في خلال سماعه شوق الى ما يذكر فيثبت من مكانه مثل فعل من يريد الذهاب الى محبوبه" وبسا باشد مر شنوندہ سماع را در میان سماع شوق غلبہ کند و از غلبہ شوق بجہد از ان موضعے کہ ایستادہ است بجہد این چنین بدین صفت بجہد کہ گوئی میخواہد بمحبوب خویش برسد۔

قوله "فاذا علم ان لا سبيل اليه كررا او ثوب مرارا الى ان يسكن ذلك منه او يد ورد ورانا متتابعاً" بعد از ان کہ دانست کہ رہ بدو میسر نیست جستن مکرر میکند یک جستن و دو جستن میکند اضطرابے کہ او را پیش می آید تا آنکہ آن شوق از و ساکن شود بعد از ان از گشتن ماند جستن بدین مناسب آن بود و فوت آن بران رہ نبود گشتن و میگر دد بدین صفت معنی کہ ہر طرفے میجوید محبوب بر سمت علم نہ بہیچ جہتے نہ اما طالب دیوانہ است بر حسب دیوانگی خویش اضطراب میکند۔

قوله "وقد يكون ذلك عن تردد يظهر في حال السماع بين الروح والجسد وذلك لان الروح روحانية علوية خلق من الفرح والجسد سفلاني خلق من التراب فالروح يعلو الى

عہ۔ در نسخہ منقول عنہ اینجا چند حروف را کرم خوردہ است۔

فوق والجسد ینزل الی محلہ الی ان یقع السکون" وہمچنین باشد
این تردوے کہ او میکند وجستے وگشتے کہ او میکند گوئی میان روح ومیان جسد
تردوے میشود اختلافے میشود روح میخواہد بر علو رود زیراچہ آن مقراوست واین
جسد پاے بند اوست میخواہد برود واین بند رفتن نمید ہد زیراچہ روح روحانی است
علوی است مخلوق از ان عالم است کہ دران عالم غمے ودردے نہ وتن سفلی است
آفرینش او از گل است روح میخواہد کہ در علو میل کند واین بند اوست در سفل
میدارد این اضطراب میشود او طرف علو میرود واین سوے سفل میکشد تا آنکہ
غلبہ شوق ساکن میشود۔ بحضرت خواجہ نشستہ بودم مردے از خواجہ پرسید چہ سر است
این کہ مردم آہنگے خوبے بشنود بے آنکہ بیتے باشد او امحلے شود شوقے واضطرابے
اورا حاصل آید خواجہ فرمود روح از عالم علوی است وجملہ محاسن دران عالم است
وچون آواز ے خوبے میشنود عالم خود را یاد میکند چنانچہ از دوستے بدوستے مکتوبے
وسلامے برسد او چہ نہ خوش میشود واورا اشتیاق غالب آید این ذوق از ان
قبیل است۔

قولہ" وقد یکون ذلک منہم علی سبیل التفرج
والتفسح والتطایب فی حال السماع ولیس بمحظور الا انہ لیس
من صفات المحققین" وچنیں ہم باشد میان صوفیان بے آنکہ اورا
ذوقے وشوقے در وحادث شود براے موافقت یاران وبراے کشادگی وقت
خویش را در سماع بایشان موافقتے کند تواجدے ورقص کند واین صفت کہ بطریقہ
تطایبت وتفسح باشد درمیان صوفیان منع نیست لیکن اینقدر ہست کہ بہ تطایب وتفسح
بروند این طریقہ صوفیان محقق نیست تحفہ دیگر کہ در خاطر محمد حسینی است کہ این نوع
جز محققان را نباشد زیراچہ او بطیب القلب مع اللہ میشنود۔

قولہ "حکی عن ابی عبد اللہ احمد بن عطاء الرودباری
نہ قال شرط الصادقین فی السماع ثلثۃ العلم باللہ والوفاء
ما ھو علیہ وجمع الھمۃ" براے آنزا کہ این صفت تفنح وتطیب صفت
عقان نیست شیخ این حکایت رودباری می آرد وگفتہ است شرط صادق شنوندۂ
اع سہ چیز است باید کہ او از علماء باللہ بودہ باشد یعنی صفات وذات او را نیکو دانستہ
دو تمثل وتشکل را نیکو شناختہ وبدانچہ او ہست دران وفاے تمامے باشد وہمت
م متفرق نباشد بر انچہ میشنود وہم بر آن جمع باشد اینقدر بدانی کہ این ہر سہ صفت در
شخص موجود نمی باشد واگر باشد زہے دولت زہے کار واگر نہ ازین یکے بباید
یبندی است جمع ہمت اگر متوسط است الوفا بما ھو علیہ اگر محقق است
عالم باللہ۔

قولہ "والمکان الذی یسمع فیہ یحتاج الی طیب
دایح وحضور الوقار وعدم الاضداد وورویۃ من یتلہیٰ
من یتبسّم" دران مقامے کہ سماعے بشنوند دران مقام طیب روایح
ید عودے بسوزند عنبرے بسوزند گلے در میانہ بدارند زیرا چہ این بوے
ں غذاے روح است چون غذاے خود یابد قوت گیرد در سماع ذوق بیشتر
وحضور الوقار باید مستمع باعزت ووقار نشیند چنانچہ بعضے مرومان نشستہ وبا
ستادہ ہر طرف بطریقہ ہدلے وہدوے می ایند وسماع وستہا ارسال کردہ ایستادہ
بین کسے را در سماع نمی باید وآنکہ سماع را مخالف باشد چنانچہ متعلمے جاہل الطبع
دنماے سنگدلے کہ سماع را لہو وطرب داند وو یت من یتہلی ومن
تبسم ودیدار کسے کہ او تبسم کند وبازی باشد۔

قولہ "ویسمع علی ثلثۃ معان المحبت والخوف

والرجا" وشنوندہ سماع را بسہ معنی شنود یکے از محبت باشد دیدار را وراکہ عاشق دیدار اوست نقداً یا وعداً چون محبت استحکام یابد خوف ورجا لازمۂ حال او باشد ترسد کہ نباید کہ بمقصود نرسم ترسد کہ نیابد از رسید باز مانم ترسد کہ بکمال وصول نیابد از رسید دست ندہد وعلی ہذا القیاس امید دارد کہ بفضل وبکرم نصیبۂ از دیدار او شود نقداً یا وعداً وامید دارد کہ روزگارے پیش آمدہ است مگر امید روے خود نماید وامید میدارد کہ بہ انتہاے کارش رسد بہ انتہا رسد وعلی ہذا القیاس وغلط کند کسے کہ گوید کہ ازین خوف خوف دوزخ وازین رجا رجاے بہشت مراد است این خایف وراجی را با تلاوت ونماز کار باشد او را ہمان بہتر۔

قوله "والحركت فى السماع على ثلثة انواع الطرب والوجد والخوف" موجب حرکت سماع مبنی بر سہ چیز است یکے خوشی ہمان کہ گفتیم رجا آمدہ والوجد دو معنی دارد یکے اندوہ دوم یافتن اگر اندوہ مراد دارند مترادف حزن وخوف باشد فعلی ہذا مراد اینجا وجدان است زیرا چہ فرود خواہد گفتن وخوف را بیان کردم۔

قوله "فالطرب له ثلثة علامات الرقص والتصفيق والفرح" شیخ میگوید طرب را سہ نشانہ است رقص وتصفیق وفرح تازگی روح وکشادن سینہ ودستہا فراز کردن بطریقہ تبختر اما گفتم لازم نیست شاید دستک بزند از بس اندوہ ودرد واز نا یافت مراد وگم شدن نقد اگر مصیبت زدگان را دیدہ باشی این سخن من ترا مشکل نشود۔

قوله "والوجد له ثلثة علامات الغيب والاضطراب والصراخات" غیبت چیزے نقدے پیش او آید وآن دیدار ودر تحمل او نقضی معنی غلبہ شد یا خود چنان اندوہ ودرد غلبہ کرد کہ از خود غائب شد اضطراب یا از پس نایافت چیزے یافتہ است کہ قرار را از وبردہ است یا آن نقد را اندوہ وغم غلبہ کردہ است

که مرو را قرار نمانده است۔ وصراخ یا از بس لذت باشد دیده باشی که کسے شراب خورد مستان شود فریادہا که بے موجبے و دیگر از بس سوز و درد دل تحمل نکند فریاد کند چنانچه در مصائب دیده باشی۔

قوله "والخوف له ثلاثة علامات البكا واللطم والزفرات" وآنرا که خوف در دل آید او را نیز سه علامات است اصل خوف ذہول تقاضا کند ذہول ذہول تقاضا کند۔ و اما طپانچه زدن و زفرات نسبت بمصایب دارد و اما بدین که شیخ میفرماید شاید چنین ہم باشد ہرچه شیخ فرموده است در جمله امور مشترک است اما بکا از بس لذت ہم باشد و از بس غم ہم بود۔

فصل ۱۸

قوله "واما فروع الدين واحكامه" اما این سماع در اصول دین رفته بود۔ اینجا لطیفه است شیخ سماع را از اصول دین داشت ہاں وہاں اینجا ہُش باش که سماع از اصول دین است اما فروع دین و احکامه آنکه میان صوفیان طریقت رسم و عادت است آنرا بیان خواہد فرمود۔

قوله "فقد اجمعوا على وجوب تعلم ما لا يسع جهله من احكام الشريعة وما يحل وما يحرم ليكون العمل موافقا للعلم" وصوفیان اجماع کرده اند آنچه در دین لابدی است آنقدر تعلیم واجب باشد صوم وصلوة وطہارات واگر شخصے باشد که او را برین زیادت ہمه کارے ہست بیع و شرائے ونکاحے تعلم آن لابدی است زیرا چه تا عمل موافق علم باشد آنچه حلال است و آنچه حرام ہر یک را بشناسد۔

قوله "فقد قيل اذا تجرد العلم عن العمل كان عقيما واذا خلا العمل عن العلم كان سقيما" آرے علم باشد وعمل نباشد چنین باشد کہ عقیمہ است کہ از و نتیجہ نزاید و چون عمل از علم بیرون افتد علیے سقیمے وعملے باطلے باشد ہر آئینہ و ماگفتہ ایم العلم بدون العمل وبال والعمل بدون العمل محال۔

قوله "وقال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم طلب العلم فريضة على كل مسلم ومسلمة" شیخ برائے اثبات آنکہ طلب علم مالا یسع جملہ واجب است حدیث رسول اللہ آورد و رسول اللہ فرمودہ است جستن علم فریضہ است بر جملہ مسلمانان۔ مایسع

قوله "واختاروا من المذاهب مذهب فقهاء اصحاب الحديث ولا ينكرون اختلاف بين العلماء في الفروع لقوله عليه السلام اختلاف العلماء رحمة" صوفیان اختیار کردہ اند از جملہ مذاہب فقہا مذہب فقیہے کہ بر مقتضائے حدیث میرود۔ اختلاف کہ میان علما رود کہ یکے چیزے را جائز گوید ویکے لایجوز گوید وکذلک اکثر مسایل صوفیان این را منکر نیند زیراچہ ہر یکے متعلق بدلیلے است رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمودہ است اختلاف امت رحمۃ اللہ است این دو سہ احتمالی دارد یکے احتمال این رحمت یعنی وسعۃ الی امۃ و دیگر چو در مقالے رابطہ اختلافے کردند ہر یکے بذل مجہود کردند وہر یکے معنی دقیقے بیرون آوردہ البتہ یکے بر اصل مطلوب واقف گشتہ باشد پس بضرورت اختلاف امت رحمت اید و دیگر اگر کسے بر احوط و اسلم رفتن نتوانست فقیہے بر الیسری و اسہلے رفتن است بضعف الحال بر آن الیسر و اسہل رود بابے از قضا ہاے شرعی

ہیرون نیفتادہ باشد

قوله "وسئل بعضهم عن العلماء الذين اختلافهم رحمة من هم فقال هم المعتصمون بكتاب الله تعالى المجاهدون فى متابعة رسول الله صلى الله عليه وسلم المقتدون بالصحابة وهم على ثلاثة اصناف اصحاب الحديث والفقهاء والعلماء والعلماء الصوفية" یکے از مشایخ را پرسیدند کیانند ایشان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم در حق شان فرمودہ اختلاف امتی رحمۃ گفت آنانکہ اعتصام بکتاب اللہ دارند یعنی خود را بکتاب اللہ بستہ اند وبمتابعت رسول اللہ بحق متابعت بمجاہدہ بسر می برند واقتدا بصحابہ کردہ اند۔ اول کتاب اللہ پس اتباع سنت نبی وبعد ازین پیروی اثر صحابہ واین علما کہ صفت ایشان گفتند بر سہ قسم اند یکے اصحاب حدیث اند وفقہا وعلماے صوفیہ اصحاب حدیث آنکہ بر ظاہر حدیث رفتہ اند وفقہا آنکہ در معنی کتاب رفتہ اند وعلماے صوفیہ آنکہ عمل باحوط واسلم کردہ اند۔

قوله "فاما اصحاب الحديث فانهم تعلقوا بظاهر حديث رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو اساس الدين لان الله تعالى يقول وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا فاشتغلوا بسماعه وتفكره وتدبره وتميز صحيحه من سقيمه وهم حراس الدين" این سخن گفتہ آمدہ ایم واین اصحاب حدیث بمنزلہ پناہ دین اند زیرا چہ بنیاد دین سنت رسول اللہ است کہ خداے تعالیٰ فرمودہ است آنچہ رسولؐ برشما بیارد وبفرماید آنرا بگیرید یعنی بدان باشید وازانچہ باز دارد باز مانید علیٰ ہذا اساس دین باشد پس مشغول

شدند بسماع حدیث و در تحقیق لفظ او کہ تا از حرفے و از کلمۂ احتیاط کردند تفکرے
دران کردند تدبرے دران کردند در شان او در نزول او در گفتار رسول اللہ و حدیث
سقیم را کہ در آن اعتماد نیست و حدیث صحیح را کہ دران اعتماد است تمیز کردند صحیح
از سقیم بیرون آوردند پس ایشان بمشابہ نگہبانان دین باشند زیراچہ خزانہ
سنت رسول اللہ را ایشان پاسبانانند۔

قولہ واما الفقہاء فانہم فضلوا علی اصحاب الحدیث بعد حصول علمہم بما خصوا بہ من الفہم والاستنباط فی نقہ الحدیث والتعمیق وتدقیق النظر فی ترتیب الاحکام وحدود الدین والتمییز بین الناسخ والمنسوخ والمطلق والمقید والمجمل والمفسر والخاص والعام والمحکم والمتشابہ فہم حکام الدین واعلامہ اما فقہا را
فضل دادہ شدہ است بر اصحاب حدیث بعد ازانکہ ایشانرا علم حدیث شد
مشغول باستنباط معانی دقیق شدند ہرچہ در حدیث باشارت نص یا بدلالت
نص یا باقتضائے نص معنی دقیق معلوم می شد ایشان آنرا استخراج کردند
الفاظے معنی مصطلح ایشان شد عام و خاص مشترک مجمل مفسر ناسخ و منسوخ مطلق
مقید محکوم متشابہ و این در بدو اسلام بود حدیث و این در آخر اسلام تحقیق این معانی
از کلام رسول اللہ مسایلے تخریج کردند پس برین جملہ این آید کہ ایشان حکام دین
باشند و ایشان اعلام دین باشند زیراچہ شعار بدیشان مستقیم است پس ہر آئینہ
شعار دین ایشان باشند۔

قولہ واما علماء الصوفیۃ فاتفقوا مع الطایفتین فی معانیہم ورسومہما اذا کان ذلک مجانبا لاتباع

الهوى ومنوطاً بالاقتداء فمن لم يحط من الصوفية علما
بما احوط به يرجعون فيه اليهم في احكام الشرع وحدود الدين
فاذا اجتمعوا فهم على اجماعهم واذا اختلفوا اخذ الصوفية
بالاحسن والاولى" اما صوفیان با اہل حدیث و با اہل فقہ ہم متفق اند
در معانی ایشان و رسوم ایشان وقتیکہ بینند میان دو طایفہ از اہل حدیث و فقہا
کہ از ہوائے نفس و اثبات دعویٰ خویش مجتنب اند بلکہ دنبال حق اند و این فقیہ
و این محدث بربستہ اقتدائے رسول اللہ اند و اگر صوفی را چیزے مسئلہ پیش آید ہم
باصحاب حدیث و باصحاب فقہ رجوع کنند و اگر بر کارے کہ محدثان و فقہا اجماع
کردہ اند صوفیان ہم بر آن اجماع روند و دران حکمے کہ محدثان و فقہا اختلاف
دارند آنچہ احوط و اسلم باشد صوفیان آنرا اختیار کنند چنانچہ ماء مستعمل امام نجس
گوید ابو یوسفؒ مخففہ گوید محمدؒ طاہر گوید شافعیؒ طاہر و مطہر گوید صوفیان عمل
بقول امام کنند زیرا چہ عمل بدان احوط و اسلم است۔

قوله" وليس من مذهبهم طلب التاويلات
وركوب الشهوات فانهم خصوا بعد ذلك بعلوم غامضة
واحوال شريفة " و مذہب صوفیان نیست کہ بتاویل مشغول شوند چنانچہ فقیہے
در زکوۃ حیلہ کند و کذلک استبراء و کذلک استرقاق و علیٰ ہذا القیاس صوفیان را ازین
انکار باشد و لے اشد الانکار تاویلات برائے رکوب شہوات ہست چو تاویلات نباشد
رکوب الشہوات ہم نباشد و این صوفیان بعد انکہ با محدثان و فقہان برابر
اند و در عمل باحوط و اسلم بر ایشان مزید دارند باین ہمہ علوم دیگر است کہ آن علم
مخصوص بایشان است۔

قوله" فتكلموا في علوم المعاملات وعيوب الحركات

والسکنات والشریف المقامات و ذلک مثل التوبۃ والزھد
والورع والصبر والرضا والتوکل والمحبت والخوف والرجاء
والمشاھدت والطمانینۃ والیقین والقناعت والصدق
والاخلاص والشکر والذکر والفکر والمراقبۃ والاعتبار
والوجد والتعظیم والاجلال والندم والحیاء والجمع
والتفرقۃ والفناء والبقاء ومعرفت النفس ومجاھداتھا
ورياضاتها ودقایق الریاء والشھوت الخفیفۃ والشرک الخفی
وکیفیت الخلاص منہا ولھم ایضا مستنبطات من علوم
مشکلۃ علی الفقہاء وذلک مثل العوارض والعوایق
وحقایق الاذکار وتجرید التوحید ومنازل التفرید
وخفایات السر وتلاشی المحدث اذا قوبل بالقدیم
وغیوب الاحوال وجمع المتفرقات والاعواض عن الاغراض
بترک الاعتراض فھم مخصوصون بالوقوف علی المشکل
من ذلک بالمنازلۃ والمباشرت والھجوم علیہا ببذل المھیج
حتی طالبوا من ادعی حالا منہا بدلایلہا وتکلموا فی
صحیحھا وسقیمھا فھم حماۃ الدین واعیانہ واعوانہ"

واین ہمہ علومے مشکلے است کہ ایشان از فہم حقیقت و از اطلاع اسرار استخراج
کردہ اند کہ ذہن ہر ذہنی وفہم ہر فہمی انشاء اللہ بر سد ہین باشد کہ آنی وانی و
ہر چند ہر مقامے وحالات رامی نبشتم اما شیخ فی محلہ بیان خواہد کردن من ترجمہ را
در از چہ کنم صوفیان را برین احوال ومقامات بدین حد اطلاع است اگر مدعی
خود را بدین بر بندد ایشان علاماتے دارند مطالباتے دارند معلوم کنند این

مدعی محقق نیست۔ محدثان را گفت اساس الدین فقہا را گفت اعلام الدین صوفیان را حماۃ الدین گفت و اعیان دین و اعوان دین ہم ایشانند کہ دین ظاہراً و باطناً بدیشان مستقیم است۔

قولہ "ثم ان لکل من اشکل علیہ علما من العلوم الثلثہ فعلیہ ان یرجع فیہ الی ائمتہا فمن اشکل علیہ شئ من علوم الحدیث و معرفت الرجال یرجع فیہ الی ائمۃ الحدیث لا الی الفقہاء ومن اشکل علیہ شئ من دقایق الفقہ یرجع فیہ الی ائمۃ الفقہ ومن اشکل علیہ شئ من علوم الاحوال والریاضات ودقایق الورع ومقامات المتوکلین یرجع الی ائمۃ الصوفیۃ لا الی غیرھم ومن فعل ذلک فقد اخطاء" اگر کسے را در علم حدیث سخنے مشکل شود در صحت او وسقم وضعیف یا غریب یا مرسل است یا غیر مرسل از محدثان پرسند واگر در فقہ مشکل شود از فقہا پرسند واگر از احوال و معاملات مشکل شود از صوفیان پرسند وہر کہ جز این کند کہ از قسم ہر یکے نپرسد خطا کردہ باشد۔

فصل ۱۸

قولہ "فصل فی ذکر اقاویلہم فی التصوف" ہر یکے از صوفیان در تصوف سخنے گفتہ اند بعضے آنچنان گفتہ اند کہ میان صوفی و متصوف فرقے نہ و بعضے ایشان فرقے است بتدی و متوسط متصوف و صوفی منتہی۔

قولہ "اختلف اجوبۃ المشایخ فی التصوف لاختلاف

الاحوال وکلٌ منهم اجاب علی حسب حاله او علی قدر ما (ن فکل ن قدر)
یحتمل مقام السائل" جوابیکه صوفیه در تصوف گفته اند و دران جواب ایشان
اختلاف مقالے هست و آن اختلاف بحسب قابلیت یا آنکه امروز حالتے داشت
یا این ساعت حالتے دارد و ساعتے دیگر روزے دیگر بحسب اختلاف حال اختلاف
مقال میشود یا آنکه بحسب حال سایل است اگر سایل مبتدی بحسب حال او و اگر سایل
متوسط بحسب حال او و اگر منتهی بحسب حال او۔ و دیگر چنین هم باشد که مردم در مقال خود
اینچه روے علم آید سخنے گوید که هیچ حال او بحال سامع نسبتے ندارد اما از اقتضاے
علم این سخن آید۔

قوله "فان کان مریدا اجیب علی ظاهر المذاهب
من حیث المعاملات وان کان متوسطاً اجیب علی حیث
الاحوال وان کان عارفاً اجیب من حیث الحقیقت" و اگر سایل
مرید باشد مبتدی با وے جواب از معامله و از مقام ابتدا است و اگر سایل متوسط است
از احوال با وے سخن است و اگر سایل عارف است یعنی منتهی با وے سخن از حقیقت
گویند و شاید متوسط را نیز از حقیقت سخن گویند تا اورا اشتیاق و طلب آن سوا فتد و مبتدی
را سخن از احوال و حقیقت گویند تا اورا طلبے و اشتیاق آن سوا فتد بل العوام ایضاً۔

قوله "واظهره ما قال بعضهم اول التصوف علم
واوسطه عمل و آخره موهبة فالعلم یکشف عن المراد
والعمل یعین الطالب علی الطلب والموهبة تبلیغ الآمال" (ن غایة الامل)
و ظاهر تر از ان جوابهاے که ایشان گفته اند این کلام است اول علم اول
تصوف علم است یعنی علم بمقصود شود و علم بارکان مقصود شود و علم بدان شود که چند دست
دهد چون بدین رشد این علم را در عمل داشت و چون آن علم با این عمل جمع شد بحقیقة

وصدقہ موہبۃ من اللہ باشد برائے او را از خدا ہبہ شود کہ مقصود وے بدامن وے دہند علم آنچہ مقصود مردم است کہ مخلوق براے چراست و اصل کار چیست بدان معلوم شود و عملے معین میشود براے رسیدن بمطلوب چنانچہ یکے رو ادہ کرد مرکبے کرد کہ بدان بمنزل برسد و موہبت اینست کہ در غایت و مراد مردم برساند۔

قولہ واھلہ علی ثلثۃ طبقات مرید طالب ومتوسط سایر ومنتہی واصل فالمرید صاحب وقت والمتوسط صاحب حال والمنتہی صاحب نفس" واہل تصوف بر سہ طبقہ اند مبتدی طالب متوسط رونده در رہ منتہی رسیده در مقام شیخ ہمان شخص مکرر می کند اے فہم عامہ را پس مرید صاحب وقت است یعنی وقتے باشد کہ وقت بسط اوست و وقتے است کہ وقت ماندگی اوست یعنی قرارے ندارد گفتہ اند الوقت سیف قاطع لے ماضی گذرنده است پاینده نیست ومتوسط چو متوسط است چیزے راه قطع کرده است وباقی میباید کرد ہر آئینہ سایر باشد۔ ومنتہی صاحب نفس گفتہ اند النفس ترویح القلوب بمشاہدۃ الغیوب مقترنا بالنفس یعنی ہر نفسے کہ ازان مردم بر آید بمشاہده شود غیب بر آید یک نفسے از و محجوب نباشد گوئی شیخ بدین عبارت برین معنی گفت کہ واصل اینچنین کسے را گویند۔

قولہ وافضل الاشیاء عندھم عد الانفاس" آمدے او کسے است کہ ہیچ چیزے از و نزدیکتر از عد انفاس نیست حاصل چہ آمد کہ این شخص کسے است کہ وقتے محتجب نیست مقصود با وے است۔

قولہ فالمرید متعوب فی طلب المراد والمتوسط مطالب بآداب المنازل ھو صاحب تلوین لانہ ارتقی من حال الی حال وھو فی الزیادت والمنتہی واصل محول قد جاوز

المقامات وھو فی محال المتمکنین لا یغیرہ الاحوال و لا یؤثر فیہ الاحوال" ہتدی در رنج است و رطلب مراد خویش بے قرار است و متوسط طالب برین کہ در ہر قدمے کہ برسد و بہر منزلے کہ برسد و او آن بدہد و محیط بدان گردد و او صاحب تلوین است یعنی او در رنگ آمیزی است او را از جائے بجائے گذشتے است قرار ندارد او در زیادتست و منتہی واصل محمول او را بر گرفتہ اند او مقام تمکن دارد او مقید بجالے نیست و بہیچ ہولے او را ایسر نیفتد ہر تجلی کہ باشد جلالی جمالی قہری لطفی او را متغیر نیفتد۔

قولہ "کما قیل ان زلیخا لما کانت صاحبۃ التمکین فی شان یوسف لم یوثر فیہا رویت یوسف کما اثرت فی اللواتی قطعن ایدیھن وان کانت اتم فی محبتہ منھن" حکایت می آرد برائے اثبات آنرا کہ کامل متمکن باشد و طالب ناقص متلون زلیخا در عشق کمالے داشت رویت یوسف او را متغیر نیفتاد و عورتان دیگر در عشق ناقص بودہ اند ضرورت تغیر کردند اگرچہ زلیخا از ایشان عاشق تر بود فاما چون در مقام تمکین بود در تغیر نیفتاد۔

قولہ "فمقام المرید المجاھدات والمکابدات وبتجرع المرارات ومجانبت الحظوظ وما للنفس فیہ منفعۃ ومقام المتوسط رکوب الاھوال فی طلب المراد ومراعات الصدق فی الاحوال واستعمال الاداب فی المقامات ومقام المنتہی الصحو والتمکین واجابت الحق من حیث دعاہ" پس مقام مرید مجاہدہا و مشقتہا و آشامیدن تلخہا و ہر جا کہ حظے است از ان بدور باشد و آنچہ نفس را دران لذتے باشد او را مشقتے می باید دید

تا بانتہا برسد۔ اکنون بیان مشقت اینست در کل احوال مراعات صدق کند آنچنان کہ راست ودرست شود آنکہ بگذرد ہر مقامے وہر حالے کہ باشد ادب آن مقام نگاہدارد۔ ومقام منتہی ہوشیاری وبرقرار خویش بودن واز ہر طرفے کہ حق اورا دعوت کند او اجابت کند این سخن نیک مشکل است دعوت بمکروہ باشد ودعوت بمحبوب باشد شئے کہ عند المحبوب مکروہ است او بدان دعوت کند اجابت آن مشکل اینجا مدٗ عوّ این جواب گوید کہ من این دعوت اجابت کردن نہ ام زیراچہ تو مرا گفتہٗ افعل ماشئت فانك معفو ومرا خوش آید این کنم ونزدیک تو مرا عفو است۔ کجا ئید اے عارفان روزگار چہ دانم کہ این سخن در فہم شما آید یا نہ۔

قوله "قد استوى في حالت الشدت والرفاء والمنع والعطاء والجفاء والوفاء اكله كجوعه ونومه كسهره" این سخن بالا گفتہ ام عطا ومنع ہر دو اورا مساوی باشد یعنی اگر از خدا چیزے بخواہد بیابد ویا از ومنع شود متغیر حال او نیفتد واگر بروسختی برسد در تن او یا در مصائب دنیاوی ویا تجلی قہر وجلال شود در خاعلی عکسہ کذلک۔

قوله "وقد فنيت حظوظه وبقيت حقوقه ظاهره مع الخلق وباطنه مع الحق وكل ذلك منقول من احوال النبي صلى الله عليه وسلم واصحابه ه اوله كان متجليا في غار حرا ثم صار مع الخلق ولا فرق عنده بين الخلوت والجلوت وكذلك اهل الصُّفَّةِ صاروا في حالت التمكين امراء ووزراء فان المخالطت لا يوثر فيهم" زیراچہ ہر حظے کہ از ان او بود از وفانی شدہ است پس طاریات متغیر حال او نباشد۔ ازین معلوم شد کہ او ساندہ است صادواو جو د آخر ظاہر او با خلق است وباطن او با حق زیراچہ ظاہر او باطن شدہ است وباطن او ظاہر وچنین ہم

گویند در افعال و اعمال ظاهر با خلق همچو خلق باشد و در باطن بحضور حق و در تجلی و کشف
و دیگر هرچه او کند او را ظاهر و از باطن او نپرسند همه او یک فعل بوده باشد و این همه که
گفتیم از حال نبی علیه السلام منقول است زیراچه رسول اللہ صلی اللہ علیه و آله وسلم
در اول حال در غار حرا از همه منقطع همبران مشغول بودے و چندگان روز و چندگان ۲ خوردنی
شب همانجا بودے و بعد چند روزے چیزے خوردے و چیزے خوردہ همانجا
با خود بردے و پس آن مبعوث بدعوت خلق شد بتبلیغ احکام و اوضاع شرایع
و قتال و جهاد معلوم شد که آخر حال خلوت و جلوت او یکسان شد و این نتوان گفت
که او در آخر از موارد و ابتدا محروم گشت اصحاب صفه هم منقطع و منزوی بوده اند در
ایام حیات رسول اللہ و هر یکے در آخر امر او و زرا بوده اند زیراچه با خلق بودن ایشان را
مغیر حال ایشان نبود۔ اما محمد حسینی میگوید چه دانم اگر در ایام رسول اللہ ایشان
انزوا و انقطاع که داشتندے و وزرا شدندے رسول اللہ بران راضی بودے یا نہ

فصل ۱۹

قوله فصل فی ذکر بیان احکام المذهب ۔ شم

ان للمذهب ظاهرا و باطنا و ظاهره استعمال الادب مع الخلق ن وظاهره
و باطنه منازلة الاحوال والمقامات مع الحق" این همه که گفتیم پس
ازین بگوییم که مذهب صوفیه را ظاهرے و باطنے هست ظاهر او آن است که با خلق خدا
ادب شر ایع و اهل تصوف آمده است آنرا نگاهدارد و باطن از ان مذهب ۲ ادبیکه
صوفیه اینست که احوال از حق فرود آید و تحقیق مقامات از حق باشد چنانچه ظاهر موافق
باطن باشد حال رضا منازله حال رضا شود باید که اثر او بر ظاهر او پیدا شود مگر دیے ۲

رسد مضرتے باشد او با آن بہم خوش ماند۔

قوله "الا ترى ان النبى صلى الله عليه و سلم لما نظر الى المصلى وهو يلعب فى صلوته فقال لو خشع قلبه لخشعت جوارحه" نہ بینی کہ رسول اللہ فرمود مردے را دید در نماز کہ با جامۂ خویش بازی میکند رسول اللہ فرمود لو خشع قلبه لخشعت جوارحه اگر دل او خاشع بودے در نماز اعضائے او ہم خاشع بودے در نماز پس در ظاہر استعمال ادب باید و در باطن با خدا باشد۔

قوله "و لما قال الجنيد لابى حفص الحداد رحمة الله عليهما ادبت اصحابك ادب السلاطين قال لا يا ابا القاسم وليكن حسن الادب فى الظاهر عنوان حسن الادب فى الباطن" جوانے بخدمت ابوحفصؒ بودے جنیدؒ او را دید بصد ادب پیش جنیدؒ ایستادہ جنیدؒ با ابوحفصؒ گفت تو اصحاب خود را آداب السلاطین آموختی ابوحفصؒ گفت نہ ادب السلاطین نیاموختہ ام ولیکن رعایت حسن ادب ظاہر دلیل بر رعایت حسن ادب باطن کند بعد ازان حکایت آن جوان ابوحفصؒ با جنیدؒ گفت کہ این جوان ہما پیوست دوازدہ ہزار درم ملک داشت آن در رہ ما در باخت دوازدہ ہزار دیگر قرض کرد در باخت و دوازدہ سال باشد کہ بخدمت ما می باشد ہنوز مجال آن نشدہ است کہ از ما سخنے پرسد و با ما سخنے گوید۔

قوله "وقال السرى رحمة الله عليه حسن الادب ترجمان العقل ومراعات الادب فيما بينهم مقدم على غيره الا ترى كيف مدح الله تعالىٰ اهله و شرف محلهم قوله تعالىٰ اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ

الَّذِیْنَ امْتَحَنَ اللّٰہُ قُلُوْبَھُمْ لِلتَّقْوٰی ط لَھُمْ مَّغْفِرَۃٌ وَّ اَجْرٌ عَظِیْمٌ وسریؒ میگوید کہ حسن ادب بیان وجو وعقل میکند یعنی حسن ادب نشان عقل است ومراعات ادب درمیان صوفیان بر ہمہ کارہا مقدم است اصلے است وبنیاد کار است این نہ بینی کہ خداے تعالیٰ اہل ادب را چہ نوع مدح کردہ است وچگونہ ایشان را فضلے وشرفے دادہ است تحقیق آنانکہ بحضرت مصطفی سخن بلند نمیگویند وآنچنان سخن نمیگویند کہ سخن ایشان بر سخن رسول اللہ برترآید ایشان آنانند وایشان آنکسانند کہ خدائے تعالیٰ دلہاے ایشانرا آزمودہ است وخالص وصاف کردہ است چنانکہ زر را بیازمایند وگداز دہند تاکدورت او برود وصاف بماند خدا دلہاے ایشان را ہمچنین کردہ است خاص است براے ایشانرا مغفرتے عظیمے واجرے کبیرے بدانچہ ایشان راضی باشند ۔

قولہ "وقال ابو عبد اللہ الخفیف قال لی رویم یابنی اجعل عملك ملحا وادبك دقیقا" عبد اللہ خفیف میگوید گفت مرا رویم این نصیحت کرد کہ اے پسرک من عمل خویش را نمک ساز وادب را آرد واگر این کلام بودے کہ ادب را نمک ساز وعمل را آرد وہم مستقیم بر اصل بودے اما مقصود رویم اینست کہ ادب باید کہ از عمل بیشتر باشد ولیکن از رعایت تمثل دو راست آرد را نمک آراید کذلک عمل را ادب آراید ۔

قولہ "وقیل التصوف کلہ ادب لکل حال ادب ولکل مقام ادب فمن لزم الادب بلغ مبلغ الرجال ومن حرم الادب فھو بعید من حیث یظن القربۃ ومردود من حیث یرجوا القبول" وگفتہ اند ہمہ تصوف ادب است در ہر حالے ادبے است ودر ہر مقامے ادبے پس ہر کہ ادب را نگہ داشت ولازم کرد جاے رسید

که آنجا مردان رسیده اند و ہر که از ادب محروم شد او از مقصود دور است اگر چه
با خویش او گمان قرب دارد او مردود است اگر چه با خویش گمان قبول دارد یعنی ہم ازین
جهت ہم ازین او که او گمان قرب و گمان قبول دارد مردود است و بعید است۔
قوله "وقیل من حرم الادب فقد حرم جوامع الخیرات"
وگفته اند ہر که از ادب محروم شد او از ہمه خیرات محروم ماند۔
قوله "وقیل من لم یتادب للوقت فوقته مقت" وہمچنین
گفته اند ہر که بوقت خویش با ادب نشد وقت او مقت است یعنی او ممقوت است
قوله "وقیل ادب النفس ان تعرفها الخیر وتحثها
علیه وتعرفها الشر وتزجرها عنه" وگفته اند ادب نفس اینست که نفس را
شناسی خیر کنی و او را بدان بداری و او را شر کنی و از ان باز داری۔
قوله "وقیل الادب مسند الفقراء وزین الاغنیاء"
وگفته اند ادب مسند فقرا است و تکیه ایشان ہمانست و آرایش تونگرانست۔
قوله "وقیل الناس فی الادب علی ثلاثة طبقات
اهل الدنیا واهل الدین واهل الخصوصیة من اهل الدین"
وگفته اند که ارباب ادب سه طایفه اند بر سه قسم اند یکے اہل دنیا اند و دیگر اہل دین
اند و دیگر خواص اہل دین اند۔
قوله "فاما اهل الدنیا اکثر ادابهم فیها الفصاحت
والبلاغت وحفظ العلوم واخبار الملوک واشعار العرب" اما
اداب اہل دنیا بیشتر و بر تر میان ایشان فصاحت در سخن است و بلاغت در
رعایت قوانین سخن چنانچه شاعران و مترسلان را دیده باشی و شنیده باشی علمها را
یاد گیرند نحوے و صرفے منطقے معانی بیان و تاریخ دانستن بهش باش که این ہمه علم

و دنیا است تا ندانی کہ بدین دانشمندم۔

قولہ "واما اھل الدین فاکثر ادابھم جمع العلوم و ریاضات النفوس و تادیب الجوارح و تھذیب الطبایع وحفظ الحدود و ترک الشھوات واجتناب الشبہات والمسارعت الی الخیرات" واکثر آداب اہل دین با وجود این علوم کہ گفتیم ریاضات نفوس و تادیب جوارح است زیرا چہ ہر جارحے ہم در محل او استعمال چنانچہ بالا گفتہ آمدہ است و تہذیب طبیعت یعنی طبیعت را بحکم آن نگذارند و ہر چہ در رایاے این طبیعت و ہر چہ فرمان این ہر چیزے یعنی اندازۂ ہر چیزے را نگاہدارد و ہر چہ نفس بدان لذت گیرد آنرا ترک آرد و انچہ مشتبہ ازان مجتنب باشد و بخیرات چنانچہ کسے بہ چیزے بدود بسوے خیرات بشتابد۔

قولہ "واما اھل الخصوصیت من اھل الدین فادابھم حفظ القلوب ومراعات الاسرار واستواء السر و العلانیۃ۔" این سخن بالا گفتہ آمدہ ام دلرا از محبت غیر خدا نگاہدارد و از خطرۂ ردیہ باز دارد و از گشتہاے پریشان بجمع آرد و مراعات سر باید کہ وہم وجود غیرے در سر او نباشد و استواے سر و علانیہ اگر در خلوت است مطلوب او با اوست و کذلک در جلوت۔

قولہ "والمریدون یتفاضلون بالعمل والمتوسطون بالاداب والعارفون بالھمت" وتفاضل مریدان کہ ہر مریدے را کہ بر دیگرے فضل باشد بحسب عمل او باشد یعنی یکے در شبہا بیشتر بیدار و اکثر ایام او در صیام و کذلک اشراق و چاشت و فی زوال و تہجد و اکثر تلاوت و دیگرے برین اندازہ نہ میان مریدان این کہ اکثر عمل دارد او فاضل باشد

و دیگر گویم یکے مشغول بذکر و مراقبہ و تصفیہ باطن است و دیگرے چنانچہ گفتہ ایم بعمل ظاہر این ذاکر و مراقب فضل دارد بران مصلی صایم و تالی زیرا چہ مراقبہ و ذکر آن ہمہ اکثر عمل اوست زیرا چہ ذکر و مراقبہ از بینہا نیست کہ یک ساعت از مرد منفک شود و در عمل ظاہر البتہ زمانے مختلف شود و آن یکے بہ اعمال ابرار مشغول است و آن باعمال اخیار و احرار فشتان بینہما۔

قولہ "المتوسطون بالاداب والعارفون بالہمت" و آنکہ متوسط است باین ہمہ کہ گفتیم ادب بہ آن ضم باشد مرد متادب قدر شناس است و بے ادب یاوہ است والعارفون بالہمت آرے من کان منہم اعلی ھمۃ فاعلی مرتبۃ والرجل العالی الہمت ھو الذی فی الوجع والالم ابد الاباد فان ھمۃ تقصد ارتفاع الانبیت من البین وارتحال العین بالعین ولیس کما ھو ولیس یمکن البتۃ البتۃ فالانین من ھذا الالم والبکاء من ھذا الغم و نفس الصعداء من الصدر المہتم ملازم حالہ و مقارن وقتہ انچہ من گفتم اعلیٰ مراتب عرفا گفتہ ام ازین بالاتر کارے نیست این نیز از علو ہمت است کہ تجلی شود کہ او طرف خود کشد و مباشرت خود فرماید و بران سنت نبی و رضاے مشایخ نہ این مرد انقیا و آن تجلی نکند اینچنین کسے را گویند کہ او مرد مرد است و چنین کسے راہم گویند عالی ہمت کہ ہر چہ بدو دہند او بدان سر فرو نیارد۔

قولہ "وقیل الہمت ما یبعثک علی طلب المعالی و قیمت کل امرء ھمتہ" شیخ بیان ہمت میکند معنی ہمت میگوید کہ ہمت چیست کہ درون تو طلب معالی کند و قیمت ہر مردے باندازۂ ہمت

اوست یعنی بر آن اندازہ ہمت اوست قیمت او ہم بر آن اندازہ است گوئی دو پلہ است در پلۂ مرد را اندازند و در پلۂ ہمت را نہند اگر پلۂ ہمت گران آید و پلۂ مرد سبک پس این مرد نا ہیچ نمی ارزد و اگر پلۂ ہمت برد و دو پلۂ مرد گران آید گویند این مرد بجائے رسید و اگر ہر دو پلہ برابر آید قیمت آن مرد ہمان است۔

قولہ "وسئل ابوبکر الوسطی عن مالک بن دینار وداؤد الطائی ومحمد بن واسع رحمہم اللہ وامثالہم من العباد فقال القوم ماخرجوا من نفوسہم الا الی نفوسہم ترکوا النعیم الفانی للنعیم الباقی فاین حال البقاء والفناء" واسطی را از مالک دینار و داؤد طائی و محمد واسع و امثال ایشان پرسیدند کہ ایشان چگونہ کسانند و چہ مرتبہ دارند ابوبکر واسطی جواب فرمود قوم عباد از نفوس خویش باز آمدند و بنفس خویش باز گشتند بیان آن حیثیت یعنی این فانی را گذاشتند برائے نعیم باقی را نقصان ہمت ایشان بود کہ ہم کونین را برائے خدا نہ باختند غرض وارد در بیان ہمہ یعنی عارف عالی ہمت باشد و مقصود این داشت تا کہ تفاضل میان عارفان بعالی ہمت باشد۔ فان البقاء فی اللہ واسطی میگوید این کجا و کرا است کہ از خود و ازین جہان و از آنجہان فانی گردند و بخدا باقی گردند۔ این حکایت اینجا با ابوبکر واسطی نسبت کردہ است در کتب دیگر بجنیدؒ نسبت کردہ است و اینجا بدین عبارت است ماترک اخواننا الذین سبقون من النعیم الفانی الی النعیم الباقی۔

ن منطالق

قولہ "سئل الجنید عن قولہ تعالی لَا یَسْئَلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا فقال یمنعہم علو ہمتہم عن رفع حوائجہم الا الی مولیہم" جنیدؒ را پرسیدہ شد از معنی این آیت گفت این است

در صفت اصحاب صفہ میگوید۔ لَا یَسْئَلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا چیزے از مردمان بالحاح نمیخواہند این سخن دو احتمال دارد یکے آنکہ میخواہند سوال میکنند ولے بالحاح نہ دوم نہ سوال میکنند و نہ الحاح میکنند جنیدؒ برین معنی برحکم این معنی میگوید منع میکند بلندی ہمت ایشان راکہ رفع حوائج خویش جز بخوند کار خویش کنند و این کہ رفع مجموع شود در عربیت بسیار است در اثبات انچہ کوشیم ترجمہ دراز شود۔

قوله "وقال الحضری رحمت الله علیه فی حکایت اذا ازفرت جهنم زفرةً كُلٌّ یقول نفسی نفسی لا اجلّ ولا ادنی الا محمد صلی الله علیه وسلم فانه یرجع الی حد الشفاعة فیقول امتی امتی فلا یبقی لاحد نفس بلا علة فیقول ربی ربی لیعلم ان محل الحوادث لا یخلوا عن العلل" حضری گفت کہ دوزخ یکبارے بغرد یکے غریدنی خورد و بزرگ انبیاء و اولیا ہمہ نفسی نفسی گویند مگر محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کہ امتی امتی گوید پس ہیچ نفسے بے علتے نماند کہ ربی ربی گوید تا بشناسد ہر نفسے محمدؐ است کہ ربی ربی گوید زیرا چہ محل حوادث از علتہا خالی نباشد۔ احمد با احد وم احدیت زدہ است میم کہ علتے درمیان بود بدست معرفت خویش آنرا حذف کردہ است ہر آئینہ از جملہ علتہا فارغ گشت۔

فصل ۲۰

قوله "واجل خصالهم اخلاقهم" عجب عبارتے کہ شیخ کرد خصال ہمین اخلاق است و اخلاق ہمین خصال است اجل خصالهم

اخلاقہم چہ معنی دارد مگر آنکہ خصال را عم گوئی حمیدہ وذمیمہ اخلاق را حمیدہ بس۔

قولہ "سئلت عایشۃ رضی اللہ عنہا عن خلق رسول اللہ فقالت کان خلقہ القران قال اللہ تعالیٰ خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ" عایشہ رضی اللہ عنہا از خلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پرسیدند گفت خلق او قرآن است خدائے تعالےٰ گفتہ است خُذِ الْعَفْوَ الآیۃ یا این گفتار عائشہؓ است یا بیان شیخ است خُذِ الْعَفْوَ عفو را بگیر یعنی باید در عفو اہتمامے باشد و در عفو تراکلفتے نباشد مالک عفو باشی وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وہر کرا فرمائی چیزے نیکے فرما کہ در ان فرمایش حسن اجماع باشد وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ آنکہ ترا نشناسد و یا آنکہ او جہلے مرکبے دارد و او در امور جاہلیت استحکام دارد از و اعراض کن اورا پشت دہ و اعراض بطریقے بہترے چنانچہ گفت اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ أَحْسَنُ یعنی برایشان مدہ وظاہر معاملتے بکن وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ یعنی لا بصحبنہم در صحبت ایشان مباش عایشہؓ گفت خلقہ القران در قرآن امر است ونہی است وتشدید وتہدید است وتوفیق است واخبار است ومعاملات است وشرایع است واین تمام در رسول اللہ بود محلے لطفے ونرمی کہ باید کردن انجا لطف ونرمی کردے وآنجا کہ شدت وسختی باید کردن آنجا شدت وسختی کردے تا آنکہ گفتند واغلظ علیہم رسول اللہ قصاص میفرمود واقامت حدود میکرد وقطع ید ورجم وشفقت برعامۂ خلق۔ خلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم این بود پس او وضع الشئ مواضعہا کردے عایشہ رضی اللہ عنہا ازین گفت خلقہ القران۔

قولہ "وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا اخبرکم

باحبکم الیّ واقربکم منی مجلسا یوم القیمۃ قالوا بلی قال احسنکم اخلاقا الموطئون اکنافا الذین یالفون ویولفون" فرمود باصحاب شمارا خبر دہم از کسے کہ میان شما بمن محب تر است و فردائے قیامت بمن نزدیک تر باشد ایشان گفتند آرے یا رسول اللہ ازو خبر دہ گفت میان شما در خلق نیکوتر است وآنانکہ کنف ایشان پے سپر آدمیان است یعنی اخلاقے نیکے و مزاجے نرمے وآنانکہ با مردمان الفت گیرند و مردمان با ایشان الفت گیرند این ہر دو جملہ بیان احسنہم اخلاقا ہست این نمیگویم کہ رزیل و ذلیل باشند خیر باہمہ عزت و وقار آلِف باشند و مالوف باشند۔

قوله" قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم سُوٗ الخلق شوم و شرارکم اسوءکم اخلاقا" رسول اللہ فرمود سوء خلق شوم است یعنی صاحب خلق بد ہیچ وقتے نیاساید و دیگر اورا کسے دوست ندارد مادر و پدر او ازو متنفر و متنفر باشند خاصہ دیگرے۔ وشرارکم اسوءکم اخلاقا وبدترین شما کسے است کہ او خلق بد دارد۔

قوله" وقال ابوبکر الکنانی رحمۃ اللہ علیہ التصوف کلہ خلق فمن زاد علیکم فی الخلق زاد علیکم فی التصوف" کتانی گوید کہ تصوف ہمین خلق است کہ ہر کہ خلق بیشتر و خوبتر کند واو تصوف او و داده باشد یعنی تصوف را بکمال او رسانیده بود۔

قوله" ومن اخلاقہم الحلم والتواضع والنصیحۃ والشفقۃ والاحتمال والموافقۃ والاحسان والمداراۃ والایثار والخدمۃ والالفۃ والبشاشۃ والفتوۃ والکرم وبذل الجاہ والمروۃ والجود والتودد والعفو والصفح

والسخا والحیا والوفا والتلطف والبشر والطلاقت والسکینت والوقار والدعاء والثناء وحسن الظن وتصغیر النفس و توقیر الاخوان وتبجیل المشایخ والترحم علی الصغیر والکبیر و استقفار ما منہ و استعظام ما الیہ" این ہمہ متفرق بالا گفتہ شدہ است اما من نیز جا بجا بعض الفاظ را شرح کنم۔ الحلم انحصار نفس است در امرے کہ موجب غضب باشد باوجود قدرت صرف غضب۔ والتواضع فرو نہادن مرتبہ نفس است باہمچو خودے یا از خود کمترے باوجود شرف وفضل۔ والنصیحت بالا گفتہ ام۔ والشفقت داخل نصیحت است اما نصیحت عام است وشفقت خاص مرد مذکر بر چوبی؎ شود سخنے بر مردم بگوید کہ آن نصیحت است و این کہ بر یار خود و یا برادر خود و یا بر پسر خود نصیحتے کنی این شفقت است۔ والاحتمال اسے تحمل جفاے کسے را تحمل کنی باوجود آنکہ قوت مکافات باشد والموافقت وموافقت در کارے کہ مزید ہر یکے باشد و دیگر اقل بارے امرے مباحے باید اما جوہر مرد در موافقت آنجا پیدا شود کہ در نفس موافقت ضررے ومشقتے شود۔ والاحسان احسان نیکی کردن بشرط آنکہ محسن را این نظر نیست احسان طبیعت اوست این احسان در غایت مدح وثنا است۔ والمدارات مدارات نرمی کردن در کارے کہ از روے شرع وروش صوفیہ ومعاملات این قوم مباین نباشد۔ والایثار اختیار کردن دیگرے براے چیزیرا کہ تراوران شرفے وفضلے واحتیاجے باشد باین ہمہ برادر دینی را مقدم داری وبراے آن شئے را او را اختیار کنی حکایت ابوالحسن نوری وآن ایثارے کہ او داشت در کتب سلوک مسطور است اگر اینجا بنویسم ترجمہ دراز شود۔ والخدمت خدمت کند

؎ غالباً مراد از منبر چوبی است۔

مر کسے را کہ او قرین اوست یا کسے را کہ از و برتراست واگر دونے را خدمت کنی این خدمت نیست این رحمت وشفقت است۔ والالفت الفت یعنی معیشت او بر صفتے نباشد کہ مردمان با والفت نگیرند واو با ایشان الفت نگیرد ہمچنین کہ کسے با او الفت نگیرد و او با کسے الفت نگیرد یا دیوانہ باشد یا مردودے۔ البشاشت بشاشت با وجود ہمہ کراہیت کہ در دل باشد یا پشیمنہ آنچنان ظاہر شود کہ او بداند کہ من مراد ایشم و مقصود ایشم۔ والفتوت کہ فتوت جوانمردی را گویند وصوفیان ہمچنین گویند فتوت اینست کے انصاف دہی وانصاف نہ طلبی۔ محمد حسینی چنین گوید انصاف وہی وانصاف نہ طلبی واز طلب انصاف محو وفانی باشی۔ والکرم کرم نیکی کردن با کسے کہ از وقتے ترا امید نیکی نباشد۔ وبذل الجاہ بذل جاہ چنانکہ دو یار مرد معظم این ہم سر خود را با فرود تر خود را در جمع مردم بیگانہ ریاست و وجاہت او را دہد و خود را فرو تر او کند این بذل جاہ است۔ والمروت مروت اینت کسے درباب تو احسان کردہ باشد و تو ہم بروبہ احسان بیش آئی۔ والجود جود جوانمردی کردن بے آنکہ از کسے ترا نیکی رسیدہ باشد و تو بروبخششے کنی واز و توقع مدح وثنا نہ کنی۔ والتودد تودد بستم دوست داشتن است دل صوفی جز خدا کسے را دوست ندارد اما با مردم معاملے بظاہر کند کہ ایشان بدانند کہ ہیخواہد دوست ایشان گردد۔ والعفو والصفح عفو وصفح ہر دو قریب است اما عفو عام است وصفح خاص۔ والسخا سخا قرین جود است اما فرق است سخا جائے باشد کہ اقتضاے طبعی باشد وجود عام تر با آنکہ خدا را جواد گویند سخی نہ گویند۔ والحیا حیا انحصار باز داشتن نفس است از چیزے کہ شریعۃً وطریقۃً وعادۃً ومروۃً مذموم است والوفاء وفا از مروت اخص است والتلطف تلطف ہم از قبیل جود وسخا است وتلطف بزبان باشد و با قدام بخیرے باشد

والبشر بشر قرین بشاشت است۔ والطلاقت وطلاقت کشادگی رو است۔
والسکینۃ قرین وقار است سرحادثہ وہر جائے وہر مرغے کہ طبع انسان بدان از دست
میرود مضطرب می گردد وصاحب سکینہ اوست کہ در اینچنین حالات از دست نرود۔
والوقار گفتیم سکینہ نزدیک وقار است۔ والدعاء للمسلمین ومن
جفا علیک وانت تدعوا لہ۔ والثناء علی الاحوال مع انہم یجفوا
علیہ وکل بالشبہ منہم یظن فی نفسہ انہ احق بہ وانہم فی جفائہم
علی الحق۔ وحسن ظن وحسن ظن مرد اگر از یکے ناشائستہ منکرے
بیند ہفتاد محمل خیر انگیزد واگر باین ہم محمل خیر نیابد ملامت برخویش کند کہ تو حسن ظن
نداری ببرادر مومن بدگمانی۔ وتصغیر النفس وتوقیر الاحوال
نفس خود را ہمہ وقت خوار دارد ونفوس برادران دین را تعظیم وتوقیر کند۔
وتبجیل المشایخ یعنی آنانکہ بر تکرمہ شیخوخت مجالس ایشانست یا خود پیران را
ہر کہ در عمر او بزرگ است او را حرمت دارد۔ والترحم علی الصغیر
والکبیر این سخن بالا گذشت مطلوب این دارد کہ لطف ورحمت او بر ہمہ باشد۔
واستصغار ما منہ ہرچہ از تو بکسے رسد اگرچہ آن شئے عظیمے بودہ باشد تو
آن را حقیر دانی۔ واستعظام ما الیہ وآنکہ از کسے حقیرے بتو رسد تو آن را
عظیم دانی۔

قولہ "وسئل سہیل بن عبد اللہ عن حسن الخلق
فقال ادناہ الاحتمال وترک المکافات والرحمت للظالم
والدعاء لہ ہذہ اخلاق المتصوفین" سہیل بن عبد اللہ را از
حسن خلق پرسیدند کہ شما حسن خلق کرامی گویند گفت کمترین حسن خلق این است یا
نزدیک تر بطبع ایشان خلق است کہ جفائے از کسے بر تو رسد و تو آنرا تحمل کنی

ن الصوفیہ

ومکافات نکنی وکسے کہ بر تو تعدی کند تو بر و رحمت کنی با آنکہ شخصے است کہ سیرت
وصف او ظلم است اگر بر تو کرو سے تو بہ بخشی و بر و ہبہ کنی و اگر بر دیگر کرد تو از خدا
بخواہی کہ او را توبہ دہد و برائے او را از خدا خیر خواہی و از خدا او را این خواہی کہ خدا
او را از ظلم باز دارد و دیگر آنکہ خدا او را باز آرد و بیامرزد این کہ گفتیم اخلاق متصوفہ است

قولہ "لا ما قالہ وارتکبہ المتشبہون فانہم سمّوا الطمع ارادۃً وسوء الادب اخلاصاً والخروج عن الحق شطحاً والتلذذ بالمذموم طیبۃ واتباع الھوا ابتلاءً والرجوع الی الدنیا وصولاً وسوء الخلق صولۃ والبخل شکادۃً و بزادۃ اللسان ملامۃ وما ھذا طریق القوم" نہ اینچنین است کہ

ن نکادۃ
ن بزاۃ

آن قوم کہ متشبہ بصوفیان اند زیرا چہ این متشبہان صوفیہ کارے بطمع کنند و آنرا ارادت نام نہند و بدخلقی و اخلاص نامند گویند ما نفاق نگوئیم و از حق بردن آیند و سخنے بلند گویند چنانچہ بایزیدؒ و جنیدؒ گفتے و آنرا شطحیات نام کنند و لذت بمذموم گیرند و آنرا طیبت نام کنند و بہوا اگر فتار باشند و آنرا ابتلا من اللہ نامند و میل بدنیا کنند و در دنیا فرو د آیند و این را وصول باللہ نام کنند و گویند ما آنہم کہ اسباب دنیا و فرود آمدن در دنیا مارا مانع نیست زیرا چہ ما از اہل وصالیم و بدخلقی را صولت نام نہادہ اند جملہ چنانچہ یکے بحقیقت کند این ہمہ از قبیل است کہ سوء الخلق اخلاصاً و بخل را شکادۃ نام کنند سخنے وحفظ و از غیر محل نگہ داشتن و بسیار گوئی را ملامت نام نہادہ اند یکے زبان کشادہ ہذلے و ہذیانے ہمیگوید و او را می نکوہد و این را ملامت دینی نام می نہند و این رہ صوفیان نیست۔

قولہ حکی ان ابا یزید البسطامیؒ قال لبعض اصحابہ قم بنا الی ھذا الذی شہر نفسہ بالزھد فقصدا

فوجدا ہ خارجاً من دارہ الی المسجد فنظر ابو یزید الیہ وقد رمی بنخامۃ الی جانب القبلۃ فقال لصاحبہ ھذا لیس بمامون علی ادب من اداب الشریعت فکیف مامون علی مایدّعیہ من مقامات الاولیاء فرجع ولم یسلم علیہ" نخامہ

حکایت می آرند کہ شخصے در ایام ابو یزید رضی اللہ عنہ شہرہ بزہد و ولایت شد ابو یزید با یارے گفت بخیز با ماکہ بہ بینیم آن شخص راکہ نفس خود را بزہد و ولایت شہرت کردہ است آمدند بروے اتفاقاً آن شخص بقصد مسجد برون آمد و آب بینی خود را بہ سمت قبلہ انداخت ابو یزید رحمۃ اللہ علیہ با یار خود گفت کہ این مرد باوبے از آداب ظاہر مامون و مصئون نیست پس چونہ تصدیق داشتہ شود بچیزے کہ او آن را دعویٰ می کند از قسمت زہد و ولایت بایزید بازگشت و بر و سلام نکرد ببا یدانست مصرع

چو معاملہ ندارد سخن آشنا ندارد

آرے بر باطن جز خدا مطلع نہ اما ظاہر حکایت از باطن میکند۔

فصل ۲۱

قولہ" واما المقامات فانما مقام العبد بین یدی اللہ تعالیٰ فی العبادات قال اللہ تعالیٰ " وَ مَا مِنَّا اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ " اما آنچہ معاملتے کہ بندہ با خداے خویش بسر می برد آنرا مقام نامند اکنون مقام بضم میم ہم باشد و بفتح ہم ہر دو از روئے عربیت صحیح است ہر یکے را مقامے معلومے یعنی ہر چہ اورا مستقیم دست دادہ است آنرا بسر بردہ است

آنرا معلومے نامند ہیچ یکے نیست از ماکہ او مقامے معلومے ندارد۔

قولہ "واولہا الانتباہ وھو خروج العبد من حد الغفلت" واول چیزے کہ از مقامات است بندہ را ابتدائے روے می نماید آن بیدار شدن بندہ است از حد غفلت ہرچہ خوش می آمد میکرد و ازان غفلت بیدار شد کہ این کار کہ میکنم خوب نیست۔

قولہ "ثم التوبۃ وھو الرجوع الی اللہ تعالی من بعد الذھاب مع دوام الندامت وکثرت الاستغفار" اول انتباہ گفت بعد از انتباہ توبہ یعنی او از خواب غفلت بیدار شد و آن بیداری او را بدین آورد کہ از موجب غفلت بدر شود درین قضیہ در آید کہ از گنہہ توبہ کند و روے بطاعت آرد توبہ چیست الرجعت من الذنب الی الطاعت از گنہہ بازگشتہ است و بطاعت روئے آوردہ این توبہ است یعنی بعد از انتباہ توبہ و توبہ چیست کہ بازگشت بسوے خدا کند و ازان گنہہ کہ بازگشتہ بود باید کہ ہمہ وقت ازان پشیمان باشد و باید کہ خواہش آمرزش از خدا بسیار باشد دیگو سخنے است کہ شیخ می فرماید اما ما ہمچنیں میگوییم کہ از گنہہ بازگردد و بطاعت چنان مشغول شود کہ از گنہش یاد نیاید چنانکہ جنید رحمۃ اللہ علیہ میگوید التوبہ ان تنسی ذنبک۔

قولہ "ثم الانابت وھی الرجوع من الغفلت الی الذکر" وبعد از توبہ انابت است یعنی از گنہہ باز آید و بذکر خدا مشغول شود۔

قولہ "وقیل التوبۃ والانابت الرغبۃ" وگفتہ اند توبہ از رہبت ترس است یعنی خوف حق موجب شود براے توبہ را و موجب انابت رغبت است رحمت خدا و بدیدار حق۔

قوله "وقیل التوبة فی الظاهر والانابة فی الباطن" بعضے گفتہ اند توبہ در ظاہر باشد وانابت در باطن یعنی موجب توبہ ظاہر است وموجب انابت باطن۔

قوله "ثم الورع وھو ترك ما اشتبه علیه" چون انابت قوت گیرد ورع رو نماید ورع شود ورع چیست ہرچہ نسبتے بحلال می برد ونسبتے بحرام می برد ونسبتے بمکروہ می برد این را صوفی ترک آرد صوفیان این را ورع گویند۔

قوله "ثم محاسبة النفس ھی تفقد زیاداتھا من نقصانھا وما لھا وما علیھا" پس ورع محاسبہ نفس است یعنی بانفس حساب کند واعمال وافعال او باوے شمرد کہ درگذشتہ چہ کردہ است ودر نقد وقت چہ میکند واگر از انہا است کہ ازان کارہا کہ خداے تعالیٰ بران راضی نباشد ازان توبہ واستغفار کند وبر نفس چیزے سختے نہد تا بار دگر بران سونرود واگر از انہا است کہ خداے تعالیٰ ومصطفےٰ بران راضی باشند ہموارہ زیادت کند وشکر خدا بجا آرد وخواہد کہ قدمے ازان بیشتر رود شیخ می فرماید کہ بجوید کہ زیادت دین او درچیست ونقصان دین او درچہ واگر زیادت دین است ونقصان دین است ہر دو گفتہ آمدہ ام۔

قوله "ثم الارادت وھو استدامت الکد وترك الواجت" پس این ارادت است شیخ ارادت را تفسیر کرد کہ ارادت اینست کہ ہموارہ در رنج باشد وترک راحت کند اما تو بدان کہ این ارادت نیست اما از ارادت این آید ہر کہ را ارادت شد اورا دوام کد وترک راحت لابدیست اما ارادت اینست طلب حق در سر افتد وکس جز خدا را نخواہد این را ارادت نامند ولابد ہر کرا

این صفت شد دوام کد و ترک راحت ملازم حال اوست۔

قوله "ثم الزهد و ترك الحلال من الدنيا والعزوف عنها وعن شهواتها" چون آن ارادت استقامت یابد زہد رو بنماید شیخ تعریف زہد کرد کہ زہد اینست کہ ترک حلال کند مالے کہ حلال است و شہوتے کہ حلال است ولذتے کہ حلال است آنرا ترک آرد این زہد است یعنی نفس را از حظوظ او باز دارد چون ہمہ را ترک آرد پس این چہ آید فقر آید۔

قوله "ثم الفقر وهو عدم الاملاك وتخلية القلب مما خلت عنه اليد" شیخ تعریف فقر کرد کہ ملکے بر و نماند و از انچہ دست خالی است دل در طلب آن نباشد حاصل اینست کہ فقر عبارت از نیستی است و این نیستی تا بکجا کشد۔

قوله "ثم الصدق وهو استواء السر والاعلان" از این ثم و ثم از شیخ این معلوم شد کہ شیخ را دگر تراخی مطلوب نیست اگرچہ از بالا و سمہ جا معلوم شدہ بود اما چون ثم الصدق گفتہ معلوم شد کہ صدق تراخی مرتبہ ندارد۔

قوله "ثم التصبر وهو حبس النفس على المكاره وتجرع المرادات وهو آخر مقامات المريدين" بعد ازین تصبر باشد۔ تصبر تکلف در صبر است یعنی مرد مالک صبر نیست خود را بستم در صبر می آرد شیخ میگوید تصبر چیست کہ نفس او حال دشواریہا شود چنانچہ گاوے باشے گر از زرا بہ گیرد و ہر جا کہ تلخے است نفس آنرا بیا شامد این تصبر کہ شیخ میفرماید آخر مقامات مریدان است اگرچہ ہمہ مقامات صفت مریدان است اما از مریدے بمریدے تفاوتے ہست از ین مرید مبتدی مراد است۔

قوله "ثم الصبر وهو ترك الشكوى" بعد ازین صبر است

صبر اینست کہ آنجا یعنی در تصبر تکلف بود اینجا مالک این کار رشد شیخ می فرماید کہ صبر چیست کہ شکایت از خدا نکند و یا شکایت از رنج نکند۔ محمد حسینی میگوید اگر شکایت برین صورت است بیان لطف معشوق و اظہار قوت و قدرت او بر نفس و این شخص را مخصوص کردن بدین دولت اینچنیں شکایت این صورت شکایت است و در معنی شکر باشد۔ و دیدہ ام معشوقے عاشق را سنگسار کردہ و عاشق آن سنگہار ا در آستین انداختہ بدان افتخار میکند کہ امروز دوست من مرا بدین دولت مخصوص کردہ و دیگر چنین ہم باشد کہ محبوب حاضر باشد و محب با وے گوید کہ تو با من چنین کردی و چنین کردی تو چہ می گوئی کہ این شکایت در و است یا حکایت لذت ضربت معشوق و استجلاب شفقت معشوق۔

قوله "ثم الرضا وهو التلذذ بالبلوى"

گفتم کجا صبر و کجا رضا و میان صبر و رضا بوادی و جبال است و خنادق و اعماق نہ اینچنیں است کہ چون این را گذاشتی بعد از ان آید این نیست۔ گفتہ ام صریحاً ظاہراً علی الملاء و فی مجمع من الناس کہ مرا مقام رضا فہم نشد و آنچہ رضا است ذایق آن نشدم۔ اگر براے بلیات را بر نفس من گیرند من گویم من ذایق آن رضا ام چنانچہ من در عدم شکوی گفتم اما فوت محبوبے و فقدان مطلوبے و استتار تجلی و مبتلا شدن بتجلیات قہری و باز ماندن از مقصود و محبوب کہ با من ہمہ وقت بخلوت نشستہ باشد محمد حسینی بدین محظوظ نیست۔

قوله "ثم الاخلاص وهو اخراج الخلق عن معاملة الحق"

اخلاص ویژہ شدن است از جملہ مقاصد و مطالب از ہمہ چیز برہنہ شدہ بدوستی او پایندگی استقامت گرفتہ۔ آنکہ از دوزخ خوفے دارد این قوم او را مخلص نگویند و آنکہ امید بہشتے دارد این طایفہ او را مخلص نناممند سخن

بیشتر و بیشتر است امانمی گویم گوشہا تحمل استماع آن ندارد و دلہا را بصیرت فہم آن نہ۔

قوله "ثم التوكل على الله تعالىٰ وهو اعتماد عليه بازالة الطمع عمن سواه" شیخ میفرماید توکل چیست کہ اعتماد برخدا کند در صحت و مرض و در فقر و غنا و کذلک فی جمیع الامور باید و درین اعتماد و طمع بغیر خدا نباشد و آنکہ اصل ایمان است کہ اگر خیرے و شرے فاقہ و فقرے و صحتے و مرضے برسد جز از خدا نباشد اینقدر ہمان مومنان را است اما ازالہ طمع عمن سواہ این را توکل تامند۔

فصل ۲۲

قوله "واما الاحوال فانها من معاملات القلوب وهو ما يحل بها من صفاء الاذكار" احوال از نعوت و صفات دل است این را تعلق جز بدل نیست و آن حال چیست آنچہ از صفاے اذکار در دل فرود می آید آنرا حال می نامند چنانچہ خوف و رجا و شوق و غیر این این را حال گویند حالّ بتشدید لام مشتق از حلول حال فرود آیندہ مے شد و بود بکثرت استعمال مخفف شد و دیگر گویند حال مشتق از تحول است چنانچہ وجہ از توجہ حال را دوام نیست تحول دارد ضرورت گفتند مشتق از تحول است۔

قوله "قال الجنيد الحال نازلة بتنزل بالقلب ولا تدوم" جنیدؒ گفت حال فرود آیندہ ایست از غیب بدل فرود می آید و دوام و بقا ندارد۔

قوله "فمن ذلك المراقبة وهو النظر لصفاء اليقين

الی المغیبات" ازان موجب کہ احوال پیش می آید یکے ازان مراقبہ است وآن مراقبہ عبارت از چیست وآن نظر یقینے درستے صافے ہست بر چیز محققے کہ پیش آن چیز ہست واز تو غایب تو دل را در طرف آن شے بیداری کہ آن حاضر وقت تست مثلاً یقین است کہ باری تعالیٰ موجود است وبصفات کمال حاضر وشاہد است تو نظر بدین بیداری کہ او حاضر وقت من است وشاہد وقت من است ومرای بیند وہم ہمچنین مغیبات دیگر چنانچہ جنت ونار ووجود شیخ یا وجود پیغامبر۔

قوله "ثم القرب وهو جمع الهمم بين يدى الله تعالىٰ بالغيبة عما سواه" قرب نزدیک ما اینست کان تلازم قلبك بانه مع كل شئ لا بمقارنة وغير كل شئ لا بمزايلة اما شیخ مصنف میفرماید کہ قرب عبارت ازین است کہ دل را با خدا حاضر کنی اینچنین کہ از دیگرے غایب باشی۔ این عین مراقبہ است اما شیخ اینچنین میفرماید جمع آوردن برائے این مقصود را این مراقبہ است بعد ازان کہ جمع شود این قرب است۔

قوله "ثم المحبة وهى موافقة المحبوب فى محبوبه ومكروهه" محبت چیست ما میگوییم المحبة ارادة القلب لرؤية جمال المحبوب بشدة الاشتياق ورعاية اسباب الحصول اما شیخ میفرماید کہ موافقت محبوب میکند در محبوب او ودر مکروہ او واین سبب میگوید سبب مراد میدارد زیرا چہ ہر کہ کسے را دوست میدارد در محبوب او ودر مکروہ او موافق باشد۔

قوله "ثم الرجاء وهو تصديق الحق فيما وعد" خوف ورجا را بالا گفتہ ام واین از احوال مراقبہ است مرد مراقب خدا یرا حاضر وناظر میداند وامیدے می برد وبیمے ہم میکند۔

قوله "ثم الخوف وهو مطالعة القلب لسطوت الله تعالى و نقماته" خوف اینست اورا قریب دانستی واز سطوات قهراو ترسان باشی۔

قوله "ثم الحیاء وهو حصر القلب عن الانبساط" حیا هم از لزوم حضور اوست حیا غالب شود بموجب حضور محبوب هر آئینه از جملهٔ ناشایسته باز ماند و دیگر عجب نباشد که در گداز آید که من کیم و کیستم و چیستم که در محضر او باشم۔

قوله "وذلك لان القرب یقتضی هذه الاحوال فمنهم من ینظر فی حال قربه الی عظمت الله تعالیٰ وهیبته فیغلب علیه الخوف والحیا ومنهم من ینظر الی الطاف الله تعالی وقدیم احسانه فیغلب علی قلبه المحبت والرجاء" شیخ حصرِ قلب گفته است اما انحصار باید گفت زیرا چه حیا انفعالی است نه فاعلی حصر القلب عن الانبساط این تقاضا کرد که هرچه خوش آید بگوید و هرچه خوش آید بکند و چنانچه خوش آید بنشیند چون حیا غالب آید ازینها ممتنع گردد خواجه من میگفت اول که شیخ من یعنی شیخ نظام الدین مرا مراقبه فرمود ممکن نبود که زانو بالا کنم بنشینم که او تعالی حاضر و ناظر من چونه بے ادبی کنم زانو بالا کرده بنشینم و همبرین بنا چندگان روزے طعام و آب ماندے تا بعضے امور بشری مزاحم حال من نشود۔

ن هیجان

قوله "ثم الشوق وهو هیجان القلب عند ذکر المحبوب" والشیخ فقال هیجان القلب عند ذکر المحبوب لفظه الذکر زاید هیجان قلب المحب لیس مما یسکن ساعة فاما عند ذکر المحبوب اکثر یکے فارسی گفته است بیت

چہ پنداری کہ مہرت از دل عاشق رود بیرون چو میرد مبتلا میرد چو خیزد مبتلا خیزد

قوله "ثم الانس وهو السكون الى الله تعالىٰ والاستعانة فى جميع الامور" والانس ملازمة المحب فى شهود المحبوب وقد جرى عليه الازمان والآنات فيكن قلب المحب بوجود المحبوب حتى يذهب منه الورع والحشمة فيجرء عليه بما لا يليق بحال المحبوب اتاه وسْتے باشد اینچنین کہ دل محب سنگین گردد تا آنکہ خوف محبوب وحشمت محبوب از دل برود شاید برو گستاخی کند ودلیری کند بحالتے کہ لائق حال اونیست۔ قصہ برزخ وموسیٰ شنیدہ باشی السكون الى الله جيد فان السكون الى المحبوب وانچہ ما گفتیم کلام شیخ متضمن آن است فافہم والاستعانة خارج است۔

قوله "ثم الطمانينة وهى السكون تحت مجارى الاقدار" الطمانينة وهى السكون تحت موارد المحبت كان ما كان رضاً أم كرهاً لطفاً أم قهراً قرباً أم بعداً اى الامر منفوض الى المحبوب فليفعل ما شاء وہر چہ باشد باشد اگر مقبول رضا بوصال دہد واگر بقہر واز غضب از خود دور دارد عطا کند چیزے بہ بخشد ویا منع کند محب را بدان آرام قرار باشد از جہت ہیچ فتورے ونقصانے پیدا نیاید۔

قوله "ثم اليقين وهو التصديق مع ارتفاع الشك" ما گفتہ ایم اليقين ماخوذ من يقن الماء اذا استقر یقین آنست استقرار آنکہ ہست کہ نخست محب بمحبوب رسیدہ باشد وازجمال وازجلال واز عزہ کمال مشاہدہ کردہ بچشم خود سپس آن او را علمے باقی ماند این علم را علم یقین گویند وجز این ہر کہ چیزے را یقین

تام نہند تو بدان آن یقین نیست شک وگمان البتہ آن یقین بظن باز آید و شیخ میفرماید یقین چیست تصدیق شود آنچہ کتاب اللہ وکتاب رسول اللہ گفتہ است آنرا تصدیقے شود کہ شک درمیان نباشد وآنچہ ما گفتیم سخن شیخ محیط آنست اگر محب صفت محبوب کند پس آنکہ بدو رسیدہ باشد وبرہمہ او اطلاع یافتہ اگر کسے باوے حکایت محبوب او بکند وباوے حدیث جمال وکمال او کند محب آنرا تصدیق دارد این قصد یقینے باشد کہ دران تصدیق ہیچ شکے نیست۔

قولہ "ثم المشاهدة وهي فصل ما بين رويت اليقين ورويت العين لقوله عليه السلام اعبد الله كانك تراه فان لم تكن تراه فانه يراك وهو آخر الاحوال ثم يكون فوائح ولوائح ومنائح تخفوا العبارت عنها وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا"

سپس این مشاہدہ است مشاہدہ حالتے را گویند کہ آن حالت کہ درمیان این دو حالت است دل چیزے را کہ شناختہ بہر چہ شناختہ و دیدن بعیان بچشم سر یا بچشم دل این حالتے کہ میان این دو حالت است این را شیخ مشاہدہ نام نہادہ اما مفہوم ما اینست انوارے از غیب ساطع شود کہ بدان انوار ظہور ذات محبوب گردد این را مشاہدہ نامند۔ شیخ این فصلے کہ میان رویت یقین و رویت عیان براے آنرا قول رسول اللہ را حجت آورد رسول اللہ فرمودہ است۔ اعبد الله كانك تراه فان لم تكن تراه فانه يراك معنی اینست کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میفرماید کہ خدا اے را پرست اینچنین پرست گوئی تو می بینی او را زیرا چہ اگرچہ تو او را نہ بینی و لے او شاہد و حاضر است ہمچنان باش کہ می بینی۔ شیخ این را مشاہدہ نامد اما بیگوییم اگر برین وصف ملازمت کند حاصل دولت مشاہدہ رسے نماید و آن مشاہدہ آخر احوال است پس آن فوائح باشد فواتح جمع فاتحہ است یعنی

کشاو ہا باشد و نمودار ہا باشد و لوائح جمع لائح است چیزے روشن شود بر ود
بعد از ان این پیدا شود و منائح جمع منحہ است منحہ عطیہ راگویند یعنی دریافت عطا ہا باشد
بخششہا باشد کہ از ان حکایت نتوان کردن۔ این منائح و این لوائح و این فواتح از
آنہا است کہ در عبارت در نیاید عبارت اینجا جفا میکند چہ کند بیچارہ کہ اینجا تقریر وفا
نمیکند وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ لَا تُحْصُوْھَا واگر بشمرند نعمتہاے
خدا یرا شما در حساب نتوانند آورد۔

فصل ۲۳

قولہ "فی ذکر اختلاف المسالک" اختلاف مسالک است ہر یکے
برہے میرود اما مقصود یکے است تعالیٰ ولیکن رہے است کہ آن طرف ابرار است
و رہے است کہ آن رہ بتجلی و کشف و ظہور اسرار است گزاردن و خواندن و گرسنہ و تشنہ را
طعام و آب دادن و برہنہ را جامہ نو پوشانیدن و دیگر ابواب بر این ہمہ حسنات است کہ
باستعمال این اعمال امید آن باشد چون خداوند قبول فرماید و صاحب فاعل را
نسبت تجلی جمال و کشف جلال بودہ باشد خداوند سبحانہ و تعالیٰ کسے را بر وگمارد
کہ او را دران رہ بردکہ روے مقصود نماید اما اذکار و مراقبات و تجلی و تخلی و ربط قلب
بشیخ این طرف اخیار و احرار است ہر کہ درین رہ رود بارشاد پیر باشد البتہ مراد
او بدامن بمقصود افتد اکنون بدانکہ راہ ہا مختلف آمد و مقصود واحد ابواب بر حسنات
مقصود نیند اما گفتیم چون این قبول افتد و مراد نسبت حصول و وصول بودہ بود
خدا بروے کسے را گمارد تا آن رہ نماید۔

قولہ "والمقصود واحد والمقاصد مختلفۃ لاختلاف

احوال القاصدین ومقامات السالکین" راہ ہا رفتن بسیار ومقصود
ہمان یک چنانچہ کعبہ از اطراف وافاق عالم خلقے سیر سلوک میکنند برائے زیارت
کعبہ را ومقصود ہمان کعبہ است امامردمے باشند کہ بعنقریب میرسند ومردمے بہ بعید۔

قولہ "فمنہم من سلك طريق العبادت ولازم الماء والمحراب واشتغل بكثرت الذكر والنوافل وواظب على الاوراد" چنانچہ گفتیم مردمے باشند کہ بہ بندگی خدا مشغول باشند و کار ایشان ہمان باشد کہ با وضو متوجہ کعبہ باشند۔

قولہ "ومنہم من سلك طريق الرياضات والمكابدات وقہر نفس وّالمخالفات" ومردمے باشند کہ مشقتے بینند مجاہدہ کنند نان عن آب کم کنند وطعام کم کنند وتنہا باشند۔

قولہ "ومنہم من سلك طريق الخلوت والعزلت طلبًا للسلامت من المخالطة" ہمانکہ گفتیم شیخ نوعے دیگر بیان میکند خلوتے گیرد عزلتے گزیند سلامتی ورزد نا خلق درگفت وگوے نیفتد۔

قولہ "ومنہم من سلك طريق السياحت والاسفار والاغتراب عن البلدان وخمول الذكر" وبعضے این اختیار کردند کہ سیاحت وسفر روندہ واز جائے بجائے روند وذکر ایشان درمیان مردم نباشد۔

قولہ "ومنہم من سلك طريق الخدمت وبذل الجاہ للاخوان وادخال السرور عليهم" وبعضے این کردہ اند خدمت اخوان کردن وبذل جاہ خویش کردن این نیز رہے است از براے وصول را وازین بالا گفتہ آمدہ ام۔

قولہ "ومنہم من سلك طريق المجاهدات

و رکوب الاهوال و مباشرت الاحوال" این نیز ہمان است کہ بالا گفتیم۔
قوله "و منهم من سلك طريق اسقاط الجاه عند الخلق وقلت الالتفات اليهم وقلت الاشتغال بخيرهم وشرهم" ن تو ذرہ
وگفتیم این راہم ہرکہ در خلوت نشست وروئے از مردم گردانید او از خیر و شر خلق ایمن باشد۔

قوله "و منهم من سلك طريق العجز والانكسار كما قال الله سبحانه وتعالى وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا ط عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْهِمْ" ۔ این سخنے کہ شیخ گفت و این جزوے کہ شیخ با فراط فرمود با آن جملہ کلیاتے کہ شیخ گفتہ است باید کہ این با آن ہمہ باشد و اگرنہ بے این جزوے آن ہمہ کلی ہیچ کار نیاید وَّاٰخَرَ سَيِّئًا ط عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْهِمْ وطایفہ دیگراند کہ عمل صالح را با عمل سیہ خلط کردہ اند بدین گناہان خویش اعتراف دارند ہر آئینہ چو اینچنین باشد عجز و انکسار لازم حال ایشان باشد۔

قوله "و منهم من سلك طريق التعليم والمسايلة ومجالسة العلماء وسماع الاخبار وحفظ العلوم" این کہ با علما شنید و از اخبار و آثار مطلع شوند و بدان غبطے گیرند این نیز موصول است اگر نیتے ۲ موصل
باشد اینجا بشنو کہ جنیدؒ چہ کرد کہ بواسطہ آن بمقصود رسیدہ کذلک شبلی و بایزید و نساج و مشایخ دیگر این نیز ہمان کند امید باشد کہ روئے مقصود بیند۔

قوله "وكل طريق محتاج الى موافق و دليل ياخذ به فيه ليسلم من الحيرة والفتنة" ہر راہے کہ محتاج بدین ن یحتاج ن موفق

شود کہ ویلیلی می باید دانستن وتوان گفتگو کنند آن ویلیلی در حیرت وفتنہ نیند ازد۔

قوله "قیل لبعض المشایخ ان فلانا رجع فقال ما راه رجع الا لوحشة الطریق من قلت سالکیها" صوفی را گفتند کہ فلان در رہ تصوف آمدہ بود و باز بعادت خویش بازگشت او گفت من این نمیدانم سبب بازگشت او مگر آنکہ او رہ درست نیافت از رہ او را موحش شد ضرورت بازگشت ن ومن

فصل ۲۴

قوله "فی ذکر قولهم فی فضل العلم قال الله تعالی شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًاۢ بِالْقِسْطِ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ بدأ بنفسه و ثنی بالملیکة وثلّث باهل العلم" یعنی فضل دارد کہ حق تعالی گفت شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ معنی آیت خدائے تعالی گواہی داد بر نفس خود بنفس خود کہ او تعالی نیست خدا مگر او و ہمبرین فرشتگان وخداوندان علم گواہی دادند واین گواہی است ثابت ومستقیم باعدل۔ شیخ این سخن برائے این آورد کہ باری تعالی نخست شہادت خود بعد ازان شہادت فرشتگان خود بعد ازان خداوندان علم۔ خداوندان علم را سیوم جا ذکر کرد از خود پس این مرتبہ بلندے وشرفے عظیمے باشد۔ ازین اولو العلم مراد انبیاء و تابعان ایشان کہ علما باللہ اند۔

قوله "وقال رسول الله صلی الله علیه وسلم العلماء ورثة الانبیاء" ورسول اللہ گفتہ است علما وارثان انبیا اند۔

میراث برشے باشد کہ آن خاصہ ملک وموروث منہ باشد وآن جز علم باللہ نیست ازینجا این آید کہ وارثان انبیا جز علما باللہ نباشند ووارث را نسبتے باید باموروث منہ نسبتے خاصے باید واگرنہ میراث نبرد مال او وربیت المال گرد آید۔

قولہ "وقال علیہ السلام فضل العالم علی العابد کفضلی علی ادناکم" رسول اللہ فرمودہ است کہ فضل عالم عامل بر عابد جاہل برین مثل است چنانکہ فضل من برکمترین شما۔

قولہ "وقال علیہ السلام الناس رجلان عالم ومتعلم وسایرھم ھمج" ورسول اللہ گفتہ است یعنی مردمے کہ درحساب آیند ودیرا توان گفتن کہ آدمی است دو نوع اند یکے آنکہ علم دارد ودوم آنکہ می آموزد وجز این دیگر مردم لا یُعتبر بہ یعنی لایعتد بہیچ مگسے کہ بر دہن خرے نشستہ باشد۔

قولہ "وقیل العلم روح والعمل جسد" ہمچنین گویند کہ تن زندہ ومتحرک ماشی وقایل وباصر وناطق بواسطہ روح است چون روح نباشد مردارے افتادہ است جمادے افتادہ است عمل برین ماند گوئی روح علم است وماگفتہ ایم العلم بدون العمل وبال والعمل بدون العلم محال۔

قولہ "وقیل العلم اصل والعمل فرع" گفتہ اند کہ علم بیخ درختے ماند وعمل بشاخ آن درخت بیخ بے شاخ باشد اما شاخ بے بیخ نباشد اما اگر بیخ باشد وشاخ نباشد مقصود از بیخ ہمان شد۔

قولہ "وقد فضل الجمھور من مشایخنا العالم علی المعرفت والعقل لان اللہ تعالی یوصف بالعالم ولا یوصف بالمعرفت والعقل" شیخ میفرماید جمعے از پیران ما علم را فضل دادہ اند بر عقل زبراچہ

ن دعلی العقل

خدائے تعالیٰ را عالم گویند عاقل نگویند از سبب آنکہ اطلاق علم بر و کنند و عقل نہ زیراچہ عقل نسبتے بہ طبیعی غریزی دارد و ھو تعالیٰ عن ذالک و عقل گفتہ اند جوہر لطیف مرکب فی بنیۃ الانسان و این با خداوند تعالیٰ چہ نسبت دارد۔

قوله "ولان العالم حاکم علی العقل ولا حکم للعقل علی العالم" زیراچہ علم حاکم بر عقل است بسیار چیز باشد کہ عقل ادراک حقیقت آن نکند علم حاکم آن شود چنانچہ مثلاً نکاح و طلاق عقل گوید بہ لفظے تحریم و بہ لفظے تحلیل وا و فہم نکند بخواہد تسویہ کند علم حکم کند بر وے کہ یکے حلال و دیگرے حرام فعلی ہذا حاکم علم آمد نہ عقل۔

قوله "وقیل لا ینفع العالم الا با العقل بل لا یحصل العالم الا با العقل" وگفتہ اند اگر با عقل علم نباشد عقل نفع نکند بلکہ زیانکار آید۔

ن وکذالک العقل لا ینفع الا بالعلم

قوله "قیل لبعض الحکماء متی یکون الادب یضر قال اذا کان العقل ناقص" حکیمے را پرسیدند کہ ادب کے زیانکار آید گفت آنجا کہ عقل ناقص باشد۔

ن ناقص

قوله "وقیل الادب صورت عقلک فحسن عقلک کیف شئت" وگفتہ اند ادب صحیحے کہ بمحل خود باشد صورت عقل تست۔

قوله "ومن فضل العالم ان الھدھد مع قلت عقل و فطرت اجاب سلیمان علیہ السلام مع علو مرتبۃ بصولت العالم و قوتہ احطت بما لم تحط بہ مع قلت الاکراث بتہدیدہ و وعیدہ" یہ بین فضل علم را کہ ہدہد با چندان ضعفے و صغرے کہ او دارد و پرندہ از بسیار پرندگان خورد تر بکدام بر آمدگی

وخود ستائی گفت کہ اَحَطتُ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِہٖ یعنی بقوتِ علم گفت باوجود آنکہ چندان شرف وفضل سلیمان علیہ السلام وارد تا آنکہ سلیمانؑ با او در غضب بود و میگفت بگویم تا پر ہاے او برکنند وجفت ویرا از وے جدا دارند قصہ اینست مہتر سلیمان علیہ السلام ہدہد را بر محل او حاضر ندید در غضب شد کہ او را بگویم ذبح کنند یا عذابے سختے کنم کہ عذاب سخت راگفتہ اندیگان پر او برکنند ویا او را از جفت دور دارند ویا از قرب دور کنند عقاب را در طلب او فرستاد و ہدہد بر سلیمان می آمد کہ عقاب ملاقات شد عقاب خواست بگیرد گفت مرا نگیر من ہم بر سلیمانؑ میروم بر سلیمانؑ آمد سلیمانؑ استکشاف حال او کرد کہ کجا بودی او گفت اَحَطتُ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِہٖ ہر چند سلیمانؑ در غضب بود و او در محل گنہ گاران بود بقوت علم سخنے گفت وجوابے داد کہ جز بقوت علم نباشد یعنی من چیزے دانستم کہ تو نمی دانی۔ باقی قصہ مشہور است۔

فصل ۲۵

قولہ" فی ذکر ادابھم فی محاوراتھم وھو ان یقصد بکلامہ النصح والارشاد وطلب النجات وما یعود نفعہ علی الکل ولا یکلم الناس الا علی قدر عقولھم" اینکہ صوفیان یکدیگر محاورہ کنند وسخنے گویند باکبیرے ویا بانظیرے ویا باصغیرے وباید کہ نیت محاورہ این باشد کہ در کلام خویش مقصود اینکہ خواہی پیشینہ باشد ونیت نمودن راہ حق باشد وطلب نجات باشد یعنی از طرفین نصح یا نظیرے است ارشاد با صغیرے است طلب نجات باکبیرے است والبتہ سخنے گویند کہ

نفع او بر ہمہ باز گردد و اگرچہ کبیر است و اگرچہ نظیر است و اگرچہ صغیر است و سخن با مردمان نگویند مگر بر قدر فہم ایشان اگرچہ تو گوئی و آن در فہم پشنہ آن سخن بلند و بیشتر است باید کہ آنچنان گوئی کہ او را استنکارے و استبعادے و استیحارے از تو نشود و ترا در گفتار جز ترغیب و ترقی پیشنہ نباشد۔ شخصے است کہ از صحبت متعلمان جاہل طبع و از محض مذکران خود رائے ہمتش کند گشتہ و بیشتر مطلوبے نماندہ تو خواہی کہ او را ازاین مزبلہ و ازین خاک صلصال بیرون آری باید کہ بصفتے نصح کنی بیرون آری نہ آنکہ چنان گوئی سخن او در آنجا چفسیدہ تر شود و گرفتار ماند اگر تو با من باشی بدانی کہ من بکدام طریق و بکدام تدبیر این گرفتاران واماندہ و در راے چفسیدہ را چہ گونہ برون می آرم۔

قولہ "قال علیہ السلام نحن معاشر الانبیاء امرنا ان نکلم الناس علی قدر عقولھم" شیخ براے اثبات مدعائے خویش را این حدیث می آرد کہ اُمرنا ما کہ ماموریم و ما کہ گروہ پیغامبرانیم سخن با مردمان بر اندازۂ عقل و فہم ایشان گوئیم۔

قولہ "ولا یتکلم فی مسئلۃ الا ان یسئل عنہا واذا سئل اجاب علی قدر السایل" و مسئلہ کہ نہ پرسند در مسئلہ سخن آنرا چیزے نگویند۔ حاصل این باشد کہ سکوت باید کہ از نطق بیشتر باشد اما زایرے کہ می آید اگرچہ او چیزے نپرسد با وے چیزے می باید گفت زیرا چہ آمدن او ہین دلیل بر سوال اوست و اگر کسے پرسد بر قدر پرسندہ سخن گوید۔

قولہ فقد حکی عن الجنیدؒ انہ قیل لہ یسال لک السایل عن مسئلۃ فتجیبہ بجواب ثم یسئلک آخر عن تلک المسئلۃ فتجیبہ بجواب آخر فقال علی قدر السایل یکون الجواب" و حکایت آرند کہ کسے از جنیدؒ مسئلہ پرسیدے او آنرا

جواب بے فرمودے دیگرے ہم ازان مسئلہ پرسیدے او را جواب بے گوئی دیگر
گفت جواب بر اندازہ سائل است اگر مبتدی است جواب او از ابتدا گویند و اگر
منتہی است از انتہا گویند و اگر عامی است میرسد باوے سخن مذکران و متعلمان گویند

قوله "واذا سائل لا یسئل الا عن مقامه فلا یتکلف
مالم یبلغه ولا یتکلم فیما لم یبلغه استعماله" و ادب سایل
اینست کہ ہر چہ پرسد از اندازۂ مقام خود پرسد و در سخن تکلف نکند و دران چیزیکہ
خود نمی پرسد سخن دران نگوید کہ در استعمال او نیست۔

قوله "وقد قیل یجوز ذلك فقد قال رسول اللہ
رب حامل فقیه الی من هو افقه منه ولا یبذل العلم الا
لاهله" و بعضے گفتہ اند شاید سخن گویند کہ از فہم پیشینہ بالاتر باشد زیرا چہ رسول اللہ
گفتہ است بسا باشد کہ حامل فقیہے باشد کہ آن فقیہ محمول را بکسے رساند کہ او از و
فقیہ تر باشد۔ اینجا دو سخن است یکے این کہ او بکسے رساند کہ از وفقیہ تر است اگر
این حامل حفظے نگرفت فا ما محمول الیہ حفظ خواہد گرفت و دیگر این حامل فقہ سخن فہم
نکرد و بکسے رسانیدہ کہ او فہم کرد او بیان کرد این بدان مستفید گشت و دیگر چو سخن
بر معانی است کسے کہ عارف این معانی است باد سخن را بصحرا نہند جہانے از ان
سخن نفع گیرند و بذل علم۔ یک دو بیتے از ان او حدّ کرمانی است اینجا مناسب می آید

مثنوی

کناسان را مبخش مشک و عنبر
برخوک مبند زر و زیور

گاو و سگ و خر سخن چہ داند
گوسالہ زکن مکن چہ داند

یک محرم راز را بچنگ آر
پس جملہ جہان بزیر سنگ آر

بر اہل ہنر چو میغ می بار
واز خلق سخن دریغ می دار

قوله "و قیل ابذل العلم لاهله و بغیر اهله" و این ہم گفته اند بر اہل و بر غیر اہل علم بذل کن شاید که میان این نااہل آن یکے اہل علم شود ۔

قوله "فالعالم امنع جانبا من ان یصل الی غیر اهله ولا یتکلم بین یدے من هو اعلم منه" علم خود چیزے است که او را ہمه چیزہا مانع تر است که بر نااہل رسد و کسے که دانا تر باشد پیش او سخن گفتن ادب نباشد"

قوله "سئل ابن المبارك مسئلةً بحضرت سفیان فقال انا لا نتکلم عند الاستاذین" عبدالله مبارک را سخنے پرسیدند سفیان حاضر بود عبدالله گفت که من پیش استادان سخن نگویم ۔

قوله "وقال بعضهم لا یحسن هذا العلم الا لمن یعبر عن وجده و ینطق عن فعله" و بعضے گفته اند که نشاید کسے سخن گوید نا ذائق نباشد اگر گوید از حال خود گوید و از ذوق خود گوید ۔

قوله "وقیل من لم ینتفع بسکوته لم ینفع بکلامه" او نفع نتوان گرفتن از سکوت از کلام او ہم نفع نتوان گرفت زیرا چه سکوت مرد عارف سالک جز بحضور مقصود نیست چو او سلوک حضور دارد نفع او را اندازه کجا است و دیگر محلے که سلوک باید او انجا سکوت میکند دیگرے نفع میگیرد که درین محل سکوت میباید کردن و دیگر سکوت اہل دل بوقر است و بوقار است و بواسطۂ قطر دل باسرار آت ہر آئینه سکوت اینچنین نافع تر باشد ۔

قوله "ومن الاداب ان لا یتکلم فی العلم قبل اوانه فیتولد منه آفات تقطعه عن الفوائد" ہمانکه بالا گفته است از حال خود گوید و از افعال خود گوید و دیگر سخن را اندا ما گفتن آن سخن را آوانے

باید برائے آنرا حکایت جنیدؒ و سریؒ کہ جنیدؒ سخن نمی گفت شنیدہ باشی۔

قوله "ويحذر كل الحذر ان يطلب الجاه والمنزلة عند الناس وحطام الدنيا فيكون ممن لا ينفعه الله بعلمه" واحتراز کند چنانکہ احتراز کردن باشد کہ درین گفتار اسرار و سلوک مطلوب بے از جاہے و منزلتے نباشد شیخ يحذر كل الحذر گفتہ است زیرا چہ بسیار مردمان درین بلا گرفتار اند۔

قوله "وقد استعاذ النبي صلى الله عليه وسلم من عالم لا ينفع" و رسول اللہ از علمے کہ نفع نگیرد و پناہ بخدا میکرد و گفت "اللهم انی اعوذ بك من علم لا ينفع وقال عليه السلام من طلب العلم ليماري به العلماء او يجاري به السفهاء او ليصرف به وجوه الناس فليتبوأ مقعده من النار" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمودہ است ہر کہ طلب علم کند برائے آنکہ ستیہش با علما کند و مجادلہ و محاورہ با سفہا کند یا علم برائے آنرا طلب می کند کہ او را جاہے شود کہ مردمان میل بسوے او کنند اینچنیں کسے گو جائے گیر و نشست خود را در دوزخ۔

قوله "ويجتهد في استعمال ما يسمعه ويعلمه" جہد آن کند کہ می شنود و میداند و عمل آن باشد۔

قوله "فقد قيل كل من سمع شيئا من علوم القوم فعمل به صار ذلك حكمة في قلبه وينتفع به السامعون وكل من سمع و لم يعمل به كان ذلك حكايتا يحفظها اياما ثم ينساها" و گفتہ اند ہر کہ سخنے بشنود از سخنان اہل سلوک و بر آن عمل کند آن سخن در دل او حکمت گردد و گفتہ اند حکمت چیست کہ علم با عمل

باشد و دیگر حکمت گردد یعنی بواسطۂ آن او بر بسیار چیز مطلع شود و آنکہ او را علمے شود و بر آن عمل نکند سخنے بود کہ درین گوش آمد و ازان گوش رفت۔

قولہ " وقیل الکلام اذا خرج من القلب وقع فی القلب واذا خرج من اللسان لم یجاوز الاذنین " این سخن در گوینده است یعنی اگر گوینده از اہل دل است سخنے کہ او گوید بر دل سامع اثر کند چنانچہ گفتہ اند مصرع

سخن کز دل برون آید نشیند لاجرم بر دل

قولہ " حکی ان الشبلیؒ قال للجنیدؒ کم تنادی علی اللہ تعالی بین یدی العامۃ فقال اما انادی علی العامۃ بین یدی اللہ تعالیٰ فقال قوم افشوا اسرارھم بالحظوظ والصارھم بالحظوظ انی لھم الی ذکر اللہ سبیل " شبلی گفت مر جنیدؒ را کہ چند ندا کنی خدا اسے را بر عامہ خلق جنیدؒ گفت من عامہ را بر خدا اے ندا میکنم نہ خدا را علمہ حاصل کلام این است خدا اے را بر عامہ نمی آرم عامہ را بر خدا می برم پس گفت قومے اسرار خویش را بحظے فاش کردند یعنی با او خلط دادند و فکر ہائے خویش را بنظارہ دادند ایشان را بحقیقت چہ رہ باشد۔ حاصل ہر چہ بحظ و لحظ مختلط شد او بخدا اکجا رہ برد و نہ پرسی کہ حظ این جہان و آن جہان زیرا چہ امرے معلوم است۔

قولہ " وقیل للثوری لم لا تتکلم علی اخوانک فقال لانھم فی سفر الوحشۃ " از سفیان ثوری پرسیدند کہ چرا با اصحاب خویش سخن نمیگوئی گفت چہ گویم کہ ایشان در سفر وحشت اند یعنی ایشان در سفر دنیا اند و بخدا با وحشت۔ حاصل سخن این آمد کہ سخن با کسے گویند کہ او طالب و راغب باشد۔

قولہ " وحکی ان الشبلیؒ قال فی مجلس الجنیدؒ اللہ فقال ان کنت حاضرا فھو ترک الحرمت وان کنت غایبا

فالغیبت حرام" شبلی در مجلس جنید اللہ گفت جنید گفت اگر تو در وقت گفتن اللہ با خدا حاضری پس این گفتن تو اللہ ترک ادب باشد زیرا چہ بعادت معلوم است کہ شخصے کہ معظم باشد بادشاہے وامیرے وخانے وشیخے وامثال ایشان و تو بگوی کہ اے سلطان واے امیر واے خان واے شیخ آنکہ این گفتار بے ادبی باشد واگر تو از و غایبی یعنی با او بحضور نہ ویا او از تو غایب است ازانچہ تو شاہد حضور او نہ انچنین غیبتے حرام باشد۔ اینجا گویند ہرچند کہ گوینده اللہ در حضرت است یا حضور است و او یا حاضر است اگر از نامرادی خویش واز دوری خود کہ با حضور مراد او نیست این گفتار اللہ ترک ادب نباشد زیرا چہ این در ماندهٔ تنگ آمدهٔ خرابے است کہ از خرابی خویش فریاد میکند زیرا چہ این نالہ است از دوی کہ یگانگی ممکن نیست ہیچ وجہے شنیدهٔ

وبینی وبینک انی یزاحمنی فارفع بجودک انی من البین

سخنے از عاشقان برین باشد چنین ہم باشد کہ در صورت مجاز معشوق در کنار عاشق باشد وعاشق درآنحالت از دوئی جدائی نالد میدانم کہ این باریک سخنے است تو این را فہم نکنی۔

قولہ" وسال ابوبکر الشبلی للجنید مسئلۃ فقال یا ابابکر بینک وبین اکابر الناس عشرۃ الاف مقام اولہا محو ما ابتلاءت بہ" ابوبکر شبلیؒ مسئلہ از توحید از جنیدؒ پرسید جنیدؒ گفت میان تو ومیان بزرگان این کار دہ ہزار مقام است مسئلہ از مقامے کہ تو پرسیدی اول آن دہ ہزار محو این مقام است عبارت از دہ ہزار مقام مراد اینست ہر نفس وہر زمان ترا محو میباید شد باز بصحو میباید آمد اگر ہزار دہ ہزار سال عمر تو باشد واین ہر بار محو میشوی وبصحو می آئی وہنوز روے حقیقت از پرده استتار بیرون نیامده باشد۔ سخن اینجا بسیار است سخن لطیف است اما ترجمہ درازمی شود۔

ن بحو ما ابتلاءت بہ

فصل ۲۶

قوله "واما الشطحیات المحکیة عن ابی یزید وغیره فذلك عند غلبة الحال وفورت السکر وغلبات الوجد فلا قبول لها ولا رد" واما شطحیات را از شطح گرفته اند شَطَحَ اے اِرْتَفَعَ بعضے محققان را حقیقت بر ایشان تجلی کرد که قوت ایشان از ایشان بر د سخنانے از ایشان زاد از روے محل شرع بعید مینماید و از روے حقیقت بیان کردن آن متعسر زیرا چه سخن باریک و لطیف و هم بزندقه و الحاد میرود آنرا ردی نکنند نگویند که هذیان و خرافات است و نامشروع است این نگویند و ایچنین قبول نکنند ایچنین که از الحاد و اباحت غمے نباشد این سخنان را هم بدیشان بگذارند این کلمات را هم بدیشان تسلیم کنند هر که وافق خود است خواهد دانستن و هر که اجنبی است از ره گذرے او را قدمے نباشد تا زیان او نشود تا زیانکار دین او نشود ۔ و آنکه گفت اند که این سبحانی ما اعظم شانی و انا الحق گفتن حکایت عن الله باشد دایم الله که این سخن زیاده نیست سخن ایشان را هم بدیشان بگذارند سخن اینست که عبدالله انصاری گفت بگوش دل بشنو عبدالله بیابانی عمرے بود و در طلب آن زندگانی رفت بر ابوالحسن خرقانی آنجا خورد آب زندگانی چندان خورد که نه او ماند نه خرقانی چگونه بود این آئی دانی ۔

قوله "قال سهیل بن عبد الله العلم ثلثة علم من الله وهو علم الظاهر کالامر والنهی والاحکام والحدود وعلم مع الله وهو علم الخوف والرجاء والمحبت والشوق وعلم بالله

وهو علم بصفاته و نعوته" سہیل عبداللہ تستری گفته است علوم سه یعنی جز این را علم نشا مند۔ علمے که از خداوند آمده است یعنی مصدر او حق است تعالیٰ و آن علم شرایع است او فرموده است چنین کنید و چنین نکنید علم شرایع است۔ و علم با خدا است یعنی هر کرا از جمال او و از جلال او و از لطف او و از قهر او مشاهده شد و او از ان نصیبه گرفت هر آئینه از لطف رجا آید و از قهر خوف آید و از جلال هیبت آید و از جمال محبت آید و آن ذاتے است که این صفات لازمه آن ذات است۔ و علمے است که بخدا است و آن علمے است بصفات او و نعوت او که صفات او عین ذات است یا غیر ذات او و یا صفات او اضافی است یا حقیقی۔ جز این سه هر علمے که باشد آنرا علم نشا مند۔

قوله "و قیل علم الظاهر علم الطریق و علم الباطن علم المنزل" و گفته اند یعنی علم ظاهر علم طریق است بیاموزند صوم و صلوٰة و زکوٰة خلوت صحبت صمت ذکر و مراقبه این علوم علوم ظاهر است و علم باطن آنکه بذات و صفات او تعلق دارد و چون بدان رسید آن علم منزل است۔

قوله "و قیل علم الباطن مستنبط من علم الظاهر و کل باطن لا یقیمه الظاهر فهو باطل" و گفته اند علم باطن مستنبط از علم ظاهر است یعنی اصل او است و این نتیجهٔ خلاصهٔ او و هر علم باطن که مستنبط از علم ظاهر نباشد آن علم اعتبارے ندارد۔ علمیکه بباطن سالک آید و آن مخرب علم ظاهر بوده باشد بر مقتضاے او رفتن خرابی دین بود این بیت موافق این سخن است

بیت تا ظن نبری که هست این رشته دو تو یک تو است ز اصل و فرع بنگر تو نکو

رشته طولے دارد و هر دو را باعتبار و نسبت فرود و بالا نامند و چون هر دو را یکجا کردند مثال قاب قوسین او ادنیٰ اینجا پیدا آید۔ لا حول و لا قوت الا باللہ کجا افتادم فرع

با اصل برابر است و فرع نشا ر از اصل است و از اصل مقصود فرع است و اگر ہر دو جمع نشود نسبت بطلان برند۔

قوله وقیل من سمع باذنیه حکی ومن سمع بقلبه وعی ومن عمل بما سمع فقد اهتدی وهدی" وگفته اند ہر کہ سخنے بگوش شنید پس فہم اورا بدل عزت نیاورد او از ان حکایت کند یعنی نداند کہ چہ شنیدم وچہ گفتند وچنانچہ ازین مردم قصّاص ومُذکّر شنیده باشی وہر کہ بدل خویش شنید وآن یاد کرد وفہم کرد بدل داشت وہر کہ شنید وبدل داشت وبدان عمل کرد او کسے است کہ خود رہ راست یافت ودیگر را رہ راست برد۔

قوله وقیل العلم یهتف بالعمل ان لم یجبه ارتحل" وگفته اند علم گوئی ندا میکند بعمل وہر کہ اورا اجابت کرد ان علم گوئی ندامی کند بعمل وہر کہ او اجابت نکرد علم با وے نماند یعنی ہر کہ عمل نکرد آن علم از ورفت تا گوئی رفت

قوله وقیل العلم ادراك الشئ علی ما هو به" وچنین گفته اند کہ علم او را نامند کہ بدانچہ اوست مدرک آن شوند۔

قوله والعقل بصیرة وقوة فی القلب ومنزلته فی القلب بمنزلة النظر من العین یفرق بها بین الحق والباطل والحسن والقبح" وعقل بینای است در دل وقدرتے است ورو چنانچہ چشم است عبارت از چشم ودیدن اوست نہ آن پیغولہ وحلقہ وحدقہ وہمچنیں دل عبارت از ان مضغہ صنوبری اوست بینائی کہ دارد فہمے کہ دارد دل آنرا نامند بحقیقت دل آنست وہم بدان بصیرت است کہ میان حق وباطل تفریق میتوان کرد

قوله وقیل العالم یقتدی به والعارف یهتدی به" وگفته اند بعالم اقتدا کنند زیراچہ او بعلم حلالے وحرامے منہیے ومکروہے دانستہ است

بگفت او اقتدا کنند و بعارف رہ راست یابند یعنی رہ خدا و اطلاع بر اسرار او بہدایت عارف یابند۔

قولہ "وقیل العلم ما شہد بہ خبراً والعقل ما شہد بہ حساً" وگفتہ اند آنچہ چیزے بشنوی آن علم است و آنچہ بحس دانی آن عقل است عقل حس را واسطہ می سازد و برائے فہم چیزے را پیشتر راست رود و جا بجا غلط ہم خورد۔

قولہ "وقیل المورع لایخدع والعاقل لایُخدَع" وہین گفتہ متورع متقی بر کسے خداع نکند و بر عاقل کسے خداع نتوان کرد۔

قولہ "وقیل العقل ما باعدک عن مواقع المہلکات" وگفتہ اند فعل عقل این است کہ ترا آنچہ مہلک دین تو باشد از ان نگہہ دارد۔

قولہ "وقیل اصل العقل الصمت وباطنہ کتمان الاسرار وظاہرہ الاقتداء بالسنۃ" وگفتہ اند کہ بنیاد عقل اینست کہ ساکت باشی تا آنکہ گفتہ اند من سکت سلم ومن سلم نجا مگر آنکہ گفتن آن ترا فریضہ باشد این ظاہر عقل آمد کہ گفتیم۔ باطن او آنست کہ ہر سرے کہ باشد آنرا بپوشد و آنکہ سر را نپوشد خود را فضیحت کند و ظاہر عقل اینست کہ اقتدا بسنت کند زیرا چہ رسول اللہ اعقل الناس بود ہر رہے کہ او رفت آن سالم ترین راہہا است ہیچ کس در آن رہ زیان دنیا و دین ندیدہ است۔

قولہ "وقیل اذا غلب الہوی تواری العقل" گفتہ اند چون ہوا غالب شود عقل پوشیدہ گردد عقل حال مآل بیند ہر چہ عاقبت او بخیر باشد عقل آن فرماید و آن سو برد و چون ہوا غالب آید بندے در پائے او افتد آن سو رفتن ندہد۔

قوله " وقيل اذا اردت ان نعرف العاقل من الاحمق فحدثه بالمحال فان قبال فاعلم انه احمق " وگفته اند چو خواہی عاقل را از احمق بدانی بر و حکایتے محالے گو و اگر آن حکایت را او قبول کرد بدان کہ احمق است مثلاً یکے حکایت کند کہ دریک آوند آب و آتش میباشد و یکے قبول کند بدانکہ احمق است۔

قوله " وقيل من احتجب الى شئ من علومه فلا تنظر الى عيوبه فان نظرت الى عيوبه حرمت بركت الانتفاع بعلومه " وگفته اند ہر کرا بعلم او محتاج شوی باید کہ نظر بہ عیب او نکنی۔ ترا مقصود علم است دنبال علم باش در عیب او کجا افتادہ زیرا چہ اگر تو نظر بہ عیب او کنی از نفع علم او محروم مانی۔

فصل ۲۷

قوله " فی ذکر ادابهم فی حال البدایت " اینجا سخنے است می باید دانست۔ طالب را اہم ترین کارہائے طلب اینست کہ طالب دست در دامن ہادی مرشدے زند و باید میان مرشد و مُنذِر تفرقہ تواند کرد این نیک مشکل است زیرا چہ ہر کہ بر سجادہ شیخوخت نشستہ است کارش جز این نیست کہ مردمان را از حرمان و ہجران انذار کند و بحصول مقصود بشارت دہد و مواجب و اسباب ہر دو را در بیان آرد و این کلام ایشان است کہ گفتیم مسکین طالب مبتدی را نیک مشکل است کہ میان ایشان ہادی و مرشد کیست و مُنذِر و واعظ کہ شاید قبول خلق و اختلاف علما ہمہ بر منذر و واعظ بیشتر باشد میگوییم نیک بختے باشد بے آنکہ میان اشخاص

تفرقہ تواند کرد اتفاقاً بتقدیر اللہ کہ دست او بر دست مرشدے وہادیٔ افتد و این انقیادے وطاعتے کہ آمدہ است آنرا بسر برد کارش بجائے رسد کہ او خود حکایت خود برکس نتواند کرد از بس کہ شئے بس لطیفے است و انچہ وصف شیخے کہ شیخ مصنف گفت بدین تبیین میان اشخاص نمی شود این وصف بدین منذ بیشتر است کہ شیخ میفرماید۔

قولہ "اول ما یلزم المرید بعد الانتباہ من غفلۃ ان یقصد الی شیخ من اھل زمانہ موتمن علی دینہ معروف بالنصح والامانت عارف بالطریق فیسلم نفسہ بخدمۃ ویعتقد ترک مخالفۃ ویکون الصدق حالتہ" اول چیزے کہ بر مرید واجب است بعد از انکہ از خواب غفلت بیدار شود قصد کند مردے را کہ شیخ زمانہٗ او بودہ باشد کہ او امین باشد در دین خود و معروف است کہ نیک خواہی مردمان می کند و کارے بہ امانت می کند و شناسندہٗ رہ سلوک است خود را بدو سپارد و اعتقاد کند کہ آن نکند کہ در آن مخالف پیر باشد گفتنم بیچارہٗ مسکین طالب کہ داند کہ این عارف بطریق است کہ خود را بخدمت او تسلیم نماید و آن ہمہ کارہا کہ باشد باید کہ مرد صادق باشد الغرض این ہمہ بر منذ موجود و لیک ہادی مقصود مفقود۔

قولہ "ثم یلزم الشیخ ان یعرفہ کیفیت الرجوع الی اللہ تعالی ویدلہ علی طریقۃ ویسھل علیہ سلوکھا ویعلمہ شرایع الاسلام مالہ وعلیہ" پس واجب باشد شیخ را کہ او را آشنائی کیفیت سلوک کند نماز گذاردن میفرماید و بفرماید چہ گونہ گذارند و کذالک تلاوت و کذالک نشستن در خلوت و تلقینات دیگر رہنماید مرید را بسوئے خدا و این مقدم است از کیفیت سلوک و چندین کسان با خود دانند کہ خدا یرا یافتیم و یافتہ

باشند بلکہ ازان رہ در مشام شان بوئے نرسیدہ است و پیر باید کہ بر مرید آسان کند بنماید رہ را تا او را توحشے و تنفرے نشود و بیاموزد او را شرایع اسلام از چیزے مرا ورا کہ حق است بر وطالب کسے است کہ این چیز ہا را مرتب کردہ بعد ازان قدم در رہ طلب نہادہ است زیادتی سخنے است کہ شیخ میفرماید۔

قولہ "واولی الاشیاء الیہ قبل کل تصفیۃ المطعم والمشرب والملبس لانہ بذلک یجد الزیادۃ فی حالہ" بہترین چیزہا کہ پیر مرید را فرماید تصفیہ ماکل و مشرب و ملبس او باید کہ از حلال باشد و اگر زمانہ است کہ حصول حلال تعسرے دارند باید کہ ماکل آنمقدار باشد کہ نسبت بمخمصہ برند و ملبس بہ ستر عورت و ستر را بہ پوستے بسندہ کند و اگر اینقدرش ہم میسر نیست بارے رہ را نگذارد دست و پائے بزند اگر درین حالت اجلش دریابد عجب نباشد کہ فردا آمنا و صدقنا جزائے او مقصود او باشد بدانی کہ بہوا خود را باز داون وازرہ بازگشتن کار مسلمان نیست مثلاً دو نفرے مطلوب مشتہیئے را میخورند یکے میگرید و میخورد و یکے میخندد و میخورد این کہ میگرید و میخورد نباشد ہمچو اوئے کہ میخندد و میخورد و ہم ہمچنین آنکہ او لقمہ خورد بستاند و یکے لقمۂ بزرگ باید کہ مرید در تصفیہ کوشد زیرا چہ در تصفیہ مطعم و مشرب و ملبس طالب مزیدے در حال خویش می بیند۔

قولہ "وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم طلب الحلال فریضۃ علی کل مسلم بعد الفریضۃ" رسول اللہ فرمودہ است طلب حلال فریضہ است بر ہر مسلمے بعد فرائض خمسہ نشاید طالب را کہ از خاعنان نفس کند البتہ در ان کوشد کہ او حلال خورد و اگر نہ قدر ما یقیم صلبہ

قولہ "وقال بعضہم طلب الحلال فریضۃ علی الکل

وترك الحلال فريضة على هذه الطايفة الاعلى حد الضرورت"
بعضے صوفیان ہمچنین گفتہ اند بر ہمہ طلب حلال فریضہ و بر طایفہ صوفیان ترک حلال فریضہ زیرا چہ ایشان گفتہ اند زہد عبارت از ترک حلال است و زہد امرے لابدی ایشان است کہ بے زہد رہ طریقت ہیچ وجہے منتشی نشود۔ صوفی را چہار صد دینار فتوح رسیدہ او در حرم کعبہ نشستہ بود آن تمام بقسمت داد او خود صایم بود نماز شام را شخصے دید کہ او در بادیہ میگردد کہ مگر چیزے را یابد بہان را قوت سازد آن شخص باوے گفت اگر یک ورمے نگہ می داشتی براے قوت بکار آمدے گفت راست می گوئی اگر می دانستم کہ من تا این زمان زندہ خواہم ماند ہمچنین می کردم کہ تو می گوئی بر ہمچنین کس ترک حلال فریضہ باشد کار را و نقداً بنقد است مگر آنکہ آن وقت باشد کہ اگر او این حلال را استعمال نکند و ہلاکت بینہ او باشد۔

قوله "ثم قضاء ما ضيع من الفرائض ثم رد المظالم على اهلها لقوله عليه السلام رد دانق من الحرام يعدل عند الله سبعين حجة مبرورة" پس آن فریضہ کہ او بجاے نیاوردہ است آنرا بگذارد و پس حق کسے بر و باشد آنرا بدو باز گرداند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گفتہ است اگر کسے یکدانگے از حرام بمالک او باز دہد عند اللہ تعالی این رد مقابلہ ہفتاد حج مقبول باشد۔

ن مظالم

قوله "وما كان عليه من ضرب وجرح وقطع فالقصاص وما كان من غيبت او نميمة او شميمة فالاستحلال والاستغفار لصاحبها" واگر کسے را او زدہ است، یا جراحتے کردہ است وکشتہ است اینجا بقصاص بایستد۔ آنچہ بر دیگرے کردہ است بر و ہمان کنند۔ آرے شرع ہمین باشد جز این دگر نیست اما آنکہ قتلے کردہ است و پس آن طالب گشت

اکنون این را بالقصاص باید ایستاد و طلب کند کہ او خود نماند و اگر غیبتے گفتہ است
و اگر دشنامے دادہ است عذر آن بخواہد و استغفار کند و برا سے او را آمرزش خواہد۔

قولہ "ثم معرفت النفس وتادیبہا بالریاضات
ولہا صفتان انہماک فی الشہوات و امتناع عن الطاعات
فیروضہا بالمجاہدات وھی فطم النفس علی ما او فہا
وحملہا علی خلاف اھو یتہا و منعہا من الشہوات ویاخذھا
بالمکابدات وتجرع المرارات و بکثرۃ الاوراد و استدامت
الصوم والنوافل من الصلوۃ مع القدم علی المخالفات ونقلہا
عن قبیح العادات" پس آن شناخت نفس است بدین کہ او ہرگز نخواہد کہ
برہ راست رود کہ بدان رہ بخاہر ند البتہ کثر روی و پس افتادگی و کاہلی کردن
شیوۂ اوست و او را ادب کند کہ این شیوہ از وی بر دور است پیشہ گیرد و ہر وقتے
کہ درو کثرئی بہ بیند بر وسختی بنہد و مر نفس را خاصہ این دو صفت است او میل
دارد در شہوات و باز آمدن دارد از طاعات او را ریاضت کند انچنین انہماک
در طاعت شود و امتناع از شہوات شود و این نوع چہ ریاضت وست ندہد و ریاضت
او چیست انچہ او خواہد خلاف آن کند حاصل این گفتیم و شیخ رہ این می نماید کہ استدامت
او را دو صوم کند کہ چو نفس را کا۔۔ے دایمی شود و او خو پذیر است ہمہ ان انس گیرد
و گفتہ اند ھی النفس تتعود ما عولتہا۔

قولہ "ویجتہد ان یتعوض عن النوم سہراً
وعن الشبع جوعا وعن الرفاھیت بؤساً فیکون حینئذ من
جملہ التایبین المختصین بمحبہ اللہ تعالی قال اللہ تعالی
اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَہِّرِیْنَ" وجہد کند کہ بجاے

خواب بیداری باشد وبجائے سیری گرسنگی وازخوشی دشواری وازنرمی سختی عادت گیرد واین ہمہ شدائد صفت از آن طالب است کہ باختیار وحکمت درین راہ وے آمدہ است وآنکہ او مبتلا وعاشق ومشتاق است او کسے است کہ خواب بطبیعت او ازو بریدہ است کور وے گرسنگی وقتے نمی بیند ورفاہیت ازوے چند فرسنگ گریختہ است وبعد ازان کہ بر صفات ریاضات مذکور شود ہمچنین کسے را از طالبان حق گیرند کہ خداے تعالیٰ گفتہ است بتحقیق خداے تعالیٰ دوست میدارد آن مردم را کہ ساعۃً فساعۃً بخدا باز میگردند وظاہر وباطن خویش را بمبالغہ پاک میدارند۔

قولہ وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الشاب التایب حبیب اللہ ویکون من الذین یبدل اللہ سیأتھم حسنات رسول اللہ علیہ السلام فرمودہ است کہ آن جوانے کہ بازگشت بخدا دارد او محب خدا است یا محبوب خدا است اکنون شیخ شاب گرفتہ است کہ رسول اللہ شاب گفت زیراچہ جوانرا ساعۃً فساعۃً مزاحم اوست او آن مزاحمت را دفع میکند برین کہ روے بخدا می آرد ورسول اللہ شاب گفتہ است زیراچہ طالب شہوات اند وچو او ازان طایفہ باشد کہ خداے تعالیٰ سیأتش را بحسنات بدل کردہ است وہواہائے او وسیأت او برد آن شاب را کہ رجوع بخدا کرد وہوا را از خود دفع کرد پس ہمچنین شد کہ خداوند تعالیٰ سیأت او بحسنات بدل کرد۔ ۱؎ ہوا

قولہ روی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ عن النبی علیہ السلام انہ قال لیتمنین اقوام انہم اکثروا من السیئات قیل من ہم یارسول اللہ قال الذین یبدل اللہ سیأتہم حسنات ابوہریرہ رض ؎ لیتمنین

روایت کرده است از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ او گفتہ است
قومے باشند کہ فردا آرزو برند کاشکی مارا سیئات بسیار بودے صحابہ پرسیدند
یارسول اللہ کیانند ایشان کہ فردا آرزو کنند کہ اے کاش مارا سیئات بسیار بودے
رسول اللہ فرمود ایشان آنانند کہ خدائے تعالیٰ سیات ایشانرا بحسنات بدل کرده است
ہر آئینہ ہر نفسے کہ نفس کسے خطرۂ سیئہ اورا مزاحم شد او در آن رجوع خدا کرد و خدا
بمقابلۂ آن اورا جزا ہا داد سئیات اورا بحسنات بدل گردانید ضرورت دیگران
آرزو می برند کہ کاش مارا سئیات بسیار بودے۔

قولہ "و یکون من جملۃ المختصین بدعوت حملۃ العرش فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ الآية فلقد عظم اقدارهم اذ جعل حملۃ العرش داعین لهم لمثل هذا فليعمل العاملون و قال اللہ تعالىٰ وفي ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ" ہمیں دلیل برین کند کہ رسول اللہ فرمود ویکون من جملۃ المختصین کہ چون سیئہ کرد و بران توبہ کرد پس آن سیئہ بدل بحسنہ شد پس ہر کہ ہست رغبت برین کن کہ چون سیئہ شود بحسنہ بدل گردد۔

ن عظمت

قولہ "والتوبۃ فریضۃ علی جمیع المومنین لقولہ تعالیٰ تُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا" وتوبہ بر جملہ مومنان بر عوام وخواص و اخص خواص از قصور ہمت چنین ہم عام است خطاب مر جملہ مومنانرا باشد توبہ کنید باز گردید بسوئے خدا ہمچنین باز گردید کہ خطرۂ باز نگذرد از گناہ۔

ن تعالیٰ توبوا الی اللہ جمیعا ایہ المومنون

قولہ "وقولہ عزوجل" وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ" وہر کہ توبہ نکند ہم آنکس است کہ او ظالم است اگر ازین توبہ گنہ مراد است پس از ظالم مراد نفس خود است و اگر ازین گنہ کفر مراد است پس ازین

ظالم کافر مراو باشد۔

قوله وقال بعض المشايخ رحمهم الله عليهم غفلتك عن التوبة الذنب ارتكبته شر من ارتكابه ومن اخترمته المنية قبل التوبة فامره الى الله وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْمَغْفِرَةٍ لِّلنَّاسِ عَلٰى ظُلْمِهِمْ الاية "بعضے از صوفیان گفتہ اند این کہ تو گنہے کنی و از ان غافل شوی این غفلت بدتر از ان گناہ است کہ تو کردی و آنرا کہ مرگ دریافت پیش از انکہ او توبہ کند کار او مفوض بخدا باشد خواہ بہ بخشد یا بقدر گناہ عذاب کند و حال اینست کہ او گنہگاران را آمرزیدہ است و لیل برین کند کہ بے آنکہ عذاب کند بہ بخشد۔

قوله ووقتها باقٍ ما لم يبلغ الروح الحلقوم او ياتى غلق باب التوبة لقوله تعالى يَوْمَ يَاْتِیْ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِیْٓ اِيْمَانِهَا خَيْرًا" وقت توبہ باقیست با وام کہ روح بحلقوم نرسیدہ است زیرا چہ اکثر و غالب اینست کہ آن شخص را چو شعورے نماندہ است آن توبہ را چہ اعتبار باشد یا آنکہ آن روز باشد کہ در توبہ را بر بندند آن روز آفتاب از مغرب بر آید آن روزے است کہ اگر گنہگارے توبہ کند توبۂ او قبول نباشد اگر کافرے ایمان آرد ایمان او قبول نشود۔

قوله ثم يلازم الورع فى جميع احواله ويعلم ان الله يحاسب على الاستقصاء قال الله تعالى وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا ط وَكَفٰى بِنَا حٰسِبِيْنَ" سپس آنکہ توبہ کند باید کہ در جمیع احوال خود ملازم ورع باشد و گفتہ اند

ورع عبارت اجتناب از مشتبہات است و اعتقاد کند بیقین بداند کہ خدائے تعالےٰ
باوے محاسبہ خواہد کرد بدین سخن تمسک بآیت میکند خدائے تعالیٰ فرمودہ است
اِنْ كَانَ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ و اگرچہ گنہے کنی باندکے ہمچند دانہ
سرشف اَتَيْنَا بِهَا اورا بدان بیاورند و باآن ہم حساب کنند این حق محاسبہ
است اما او کریم و رحیم است۔

قولہ "فاذا صح لہ مقام التوبت والورع وشرع مقام الزھد فقد ان لہ لبس الخرقۃ" چون مقام ورع و توبہ اورا صحیح شد یعنی مستقیم شد و در مقام زہد شروع کرد وقت آن آمد کہ او خرقہ پوشد اورا شاید کہ خرقہ پوشد ایچنین کسے را لبس خرقہ ضروری باشد زیراچہ از صغایر و کبایر توبہ کردہ است و ترک مشتبہات کردہ لابد این بیسر نیاید تا خرقہ نپوشد زیراچہ خرقہ کہنہ است پیوند کردہ کہنہ بر کہنہ نہادہ و دوختہ اگر اینچنین جامہ نپوشد ترک مشتبہات بحقہا مستقیم نشود۔

ن: شروع فی مقام
ن: الی لبس الخرقۃ

قولہ "وان رغب فیہا فلیراع ما یلزم فی لبسہا لئلا یصیر ھجینا ویخرج بھرجا" و اگر در خرقہ رغبت کند باید کہ حق خرقہ رانگاہ دارد زیراچہ تا آن خرقہ معیوب نباشد و نوبہرہ نماید نوبہر درمے را گویند کہ در دار الضرب سلطان سکہ او نزدہ باشند اینجا پرسند کہ رعایت حق خرقہ چیست گویند باید کہ بقناعت پوشیدہ باشد کہ این دیر بازاست و در گرما و سرما بکار می آید ہر بار بجامہ دیگر احتیاج نباشد و دیگر بر اقران و اخوان او را برین افتخارے و تفضلے نباشد و دیگر مقصود او خمول و ذبول بود و شکستن نفس باشد و دیگر طعام از مناسب خرقہ او باشد یعنی پرکالہ خورد کہنہ پوشد و چرب و شیرین بخورد و اینچنین نباشد و دیگر سبب ذکر و سبب صدقہ و کفارات

ن: اور
ن: نبہرجا

نسازد کلی این است کہ خرقہ پوش را باید جملہ ہواہا را وداع کردہ باشد۔

قولہ "وقد ذہبت ہذہ القاعدۃ وارتفع التمیز واختل النظام ودفع الرضا من جہت الاتباع بالارفاق ومن جہت المتبوعین بالاتباع" شیخ میگوید از زمانہ خویش می نالد با خود زمانہ خویش را چہ گویم کہ زمانۂ ما بہ ہفصد رسیدہ است و شیخ شاید کہ بہ چہارصد بود یا پانصد شیخ میگوید کہ قاعدہ خرقہ پوشی رفت یعنی شرایط او فوت شد و میان صادق و کاذب تمیزے نماند بخ بخ خوش کہ چون ہمچنین شد کہ میان صادق و کاذب تمیزے نماند خود صادق را خرقہ پوشیدن ہمین ایام باشد کہ اختلال و انتظام شد و این کہ تمیز میان صادق و کاذب خاست سبب دو چیز پیران خواستند کہ مارا مریدان بسیار باشند و مریدان خواستند کہ بر ما خصیبے و ارفاقے باشد۔

قولہ "ومن ذلک ینتشر الفساد فیظہر العناد" ہم ازین سبب فساد میان این طایفہ ظاہر شد و یکدیگر عناد افتاد و یکے میگوید تو کیستی کہ من نہ ام و دیگرے ہم میگوید کہ تو کیستی کہ من نہ ام اللہ اللہ من بیدانستم کہ در زمانہ ما ہمچنین شدہ است و در زمانہ ایشان ہم ہمچنین بود اللہم نجنا عنا۔

قولہ "فلبس الخرقۃ یجب ان یکون لمن ادب نفسہ بالآداب و ریاضتہا بالمجاہدات والمکابدات وتحمل المشاق و تجرع المرارات" و بہ لبس خرقہ شایستہ کسے است کہ او نفس خود را بآداب متصوفہ ادب کردہ باشد یعنی آنرا تعلیم کردہ و بران قرار گرفتہ و استقامت یافتہ۔ کلی ادب متصوفہ این است کہ نفس خود را از جملہ ہواہا بدر بردہ بود۔

قولہ "ویکون قد جاوز المقامات و تادب بالمشائخ الذین یصلحون بالاقتداء وصحب رجال الصدق

وعرف احکام الدین وحدودہ واُصول المذہب وفروعہٗ
این کلمات وترجمہ این کلمات ہم بالا گذشتہ است۔

قوله "فمن لم یکن بهذه الصفت حرم علیه التصدی للشیخة والارادات" براٰنچہ گفتیم ہرکہ بران صفت نباشد یعنی کُلاًّ وجُملۃً ازہواہا بیرون نیامدہ باشد حرام باشد براوکہ اوشروع بشیخت کند ویا بارادت کند واین دو احتمال دارد مشیخت وارادت یعنی نشاید او شیخ شود ومردمان از مرید گیرد ودوم حرام باشد بروکہ بر شیخی درآید وطلب ارشاد وہوس ارادت کند۔

ن۔ اہل الارادت

قوله "وقیل من لم یتادب برویة عیوب افعاله ورعونات نفسه والعمل فی ازالتها بجهده لم یجز الاقتداء به" وچنین گفتہ اند کسے کہ ادب بعیوب نفس خویش نیافتہ است یعنی آن عیوب را از نفس خویش دور نکردہ است وکسے کہ عمل در دفع عیوب نفس خویش نکردہ است برا ینچنین کسے اقتدا روا نباشد این جملہ دلیل برین کند کہ مراد شیخ از ان گفتار کہ حرم علیه التصدی للشیخت والارادات کسے است کہ او خواہد کہ شیخوخت کند۔

قوله "ثم یاخذ نفسه بالمجاهدات ویفقّد زیادتها من نقصانها وما لها وما علیها" باز کلام شیخ ہم با اہل ارادت باز گشت این لفظ وترجمہ این لفظ بالا گذشت۔

ن۔ یتفقد

قوله "ویعرض حاله علی شیخه فیما نعرض له وعلیه فی کل وقت تفقد وزیادت ونقصان انه قال الله تعالی فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ

ذَرَّۃٍ شَرًّا یَّرَہٗ" بیانے درستے کردہ است صوفی در وقت خویش زیادتی یا بد ونقصانے بیند تحقیق داند کہ موجب آن جز از توفیرے وتقصیرے نیست پس آن با خود محاسبہ کند اگر نقصان دیدہ است عذر خواہد و اگر زیادت بیند شکر بجا آرد و مزید آن نوع کند۔ حکایت ابوبکر کتانی شاہد این سخن است و مریدان را باید حال خویش بر پیر عرض کند انچہ برائے اورا بود وانچہ بر واست یعنی انچہ دارد یا بر او زیادت شدہ است بر پیر عرض کند اینجا سخن خبط میرود گہے سخن در پیر میرود گہے سخن در مرید۔

قولہ "فقد قیل لیس بلبیب من لم یصف مابہ الی الطبیب" زیرا چہ گفتہ اند مریض خردمند نباشد انچہ زیادت ونقصان اوست بر طبیب نگوید۔

قولہ "حکی عن الشیخ محمد بن سلمہ قال کل مرید لا یصح لہ فی الیوم واللیلۃ کذا وکذا مسئلۃ فانہ ما سلک الطریق" وہم برائے مدعا را شیخ این سخن می آرد کہ ابی محمد بن سلمہ گفتہ است ہر مریدے کہ روزے وشبے او را مسئلہ درست نشود او سالک راہ ارادت نیست یعنی ہر روز وشب او را موارد ے ہست ونمو دارے ہست کہ اگر صحت آن نداند کہ چیست واز کجا است او در تردد وتحفظ نباشد او سالک رہ نباشد وکار او بیشتر نشود۔

قولہ "وحکی عن جماعت من المریدین حضروا عند الشبلیؒ فوجدھم غفلۃ لم یذکروا مسئلۃ فانشد" وحکایت گفتہ اند کہ جماعتے از مریدان کہ نزدیک شبلیؒ حاضر بودند پس ایشان را غافلے یافت یعنی غم کار ندارند واز گذشتہ وآیندہ نمی پرسند شبلیؒ

مناسب حال ایشان این بیت انشاد کرد۔ ۵

"کفی حزنًا بالواله الصبّ[1] ان یری

منازل من یهوی معطلة فقراءً"

بسنده است مرعاشق واله را برائے غم و اندوه را که مسکن کسے که او را دوست میداشت[2] خالی یابد شبلی یا حکایت از حال خود کرد یعنی برائے اندوه مرا بسنده است که دلهائے که آن مسکن محبت دوست است ایشان آن مسکن را از دوست و از غم دوست خالی می یابند یا کنایت از حاضران میکند یعنی اگر دوست با شما نیست منزل دوست بے دوست خالی می یابند شما را برائے غم و اندوه بسنده است

قوله "ثم یطالب نفسه بمنازل المقامات علی ترتیبها ولا ینتقل من مقام الا بعد تصحیح آدابها ولا یشتغل بالزهد الا بعد الفراغ من الورع وما اشبه ذلك الی ان نصیر بالمقامات الی القلوب" چون این شده باشد که بالا گفته است پس آن از نفس خود در منازله مقامات تثبت آن کند چنانچه گفته شده است اول توبه بعد آن ورع بعد از آن زهد و از مقامے بمقامے انتقال نکند مگر آنکه در آن مقام که هست او را درست کرده و دران استقامت یافته بود و لا یشتغل بالزهد بعد الفراغ رحمۃ اللہ اے شیوخ این سخن همه درین کتاب نیست در جمله کتاب سلوک است۔ اما محمد حسینی میگوید چنین دانم که کسے باشد از آغاز کار تا انجام کار بدین ترتیب بمقصود رسیده باشد که ورع

---

[1] صبّ عاشق را گویند و اینجا مراد از "واله الصبیب" عاشقے است که چنانکش چو ابر بارنده گریان اند۔

[2] در نسخه منقول عنه الفاظ "میداشت خالی" از کتابت ترک شده است۔

را استقامت دہد۔ کسے ورع را استقامت دہد کسے بعد ازان انتقال از مقامے بمقامے کند امرے ممکن است اما بفہم من متعسر است خواجگان ما دمن ورتبع ایشان طالب مشتاق مرید مبتلا را تعلیمے وتلقینے کنند۔ با ہمہ ہوا ہا کہ درونہ استقامت توبہ است درونہ ورع وزہد ونہ چنین وچنان تلقین ذکرے ومرابط وربطے کنند کہ او بدان بشرطے مشغول شود بعد از چند کہ این ہمہ مقامات درذیل خرقۂ او بربستہ باشد واو را ہیچ بران نظر وشعور نہ اما بشرط است کہ عاشق باید ومحب باید ومشتاق باید زہد را کجا مساغ در دل او وورع را کجا مجال او بہ یک فف آتش عشق ہمہ را یکبار سوختہ است وہیچ نظر او بدینہا نہ این سخن مرا ورصحیفہ دل عاشقان نویسند و از ایشان پرسند کہ ہمچنین ہست یا نہ واین سخن جز ایشان فہم نکنند بیچارہ کسے چنین نیست ہمہ روز وہمہ شب او را با شیطان ونفس کشتی میباید گرفت وقتے مینجیزد ووقتے می افتد آرے۔

بیت

عشق آمد وخانہ کرد خالی | بر داشتہ تیغ لا ابالی

اے طالبان اے عاشقان اے مشتاقان اے مبتلایان کجائید در چہ کارید ودر چہ کارید ودر چہ کارید ودر چہ مصلحت اید از کار افتادگان پرس از دردمندان واز غم زدگان تجسسے وتفحصے کن کہ ایشان را پروائے چیزے ہست یا نہ دگر زبادتی چہ کنم۔

قولہ وقال بعضہم العمل بحرکات القلوب اشرف من العمل بحرکات الجوارح کسے از پیران گفتہ است عملے کہ بزبان ودست وپا باشند وعملے کہ بدل باشد عمل دل شریف تر از عمل جوارح است وعملے باشد کہ آن نسبت بہ دل وارد جوارح دران عمل بیکار می باشد این عمل شریف تر از ان عملے کہ بجوارح است اما اگر ہردو جمع شوند عمل بجوارح میکند ودل ہمدان

عمل است این تقاضا کند کہ این جمع فاضلتر ازان ہر دو باشد اما عملے کہ بدل است چنان در آن غرق است کہ اعضا بیکار است این اثرے عظیمے دارد وقدرے شریف زیرا چہ ہرچہ در عمل قلب ظہور و ذبول است اثر او بیشتر وحاصل او برتر مثلاً شخصے نماز میگذارد ودل او غرق بحضور است واگر ہمین حضور در حالتے است کہ جوارح راہیچ حرکتے نیست این تجربہ گفتہ اند کہ این اکسیر اعظم وکبریت احمر باشد

قولہ "وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لو وزن ایمان ابی بکرؓ بایمان اہل الارض لرجح" رسولؐ اللہ فرمودہ است اگر ایمان ابوبکر رضی اللہ عنہ را وزن کنند بایمان ہمہ خلق ایمان ابوبکرؓ راجح آید از انچہ ایمان نسبت بدل دارد ونسبت بدرستی اعتقاد وابوؓبکر درین قضیہ کاملترین از دیگران بود۔

قولہ "وقال علیہ السلام ما فاق ابوبکرؓ بکثرت الصلوۃ والصیام ولکن بشیئ وقّر فی قلبہ ولہذا ظہر من حالہ بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مالم یظہر من حال غیرہ حتی صعد المنبر فحمد اللہ تعالیٰ واثنی علیہ ثم قال من کان منکم یعبد محمّدا فان محمّدا قد مات ومن کان منکم یعبد رب محمّد فہو حی لایموت"

وحدیث دیگر۔ رسولؐ اللہ درشان ابوبکر رضی اللہ عنہ فرمودہ است کہ فضل ابوبکرؓ بر مردم دیگر نہ بدین است کہ او نماز بسیار می گذارد وروزہ بسیار میدارد۔ بلکہ فضل او بچیزے است کہ آن چیز در دلش معظم قرار گرفتہ است ۔ بانچہ گفتیم کہ حضور دل برتر از عمل جوارح است وعمل جوارح اعتدادے واعتبارے ندارد مگر بحضور قلب وہم بنا برین کہ در دل ابوبکرؓ چیزے معظم وموقر بود بعد فوت رسول اللہ

بر منبر بر آمد بعد حمد و ثنائے خدا گفت ہر کہ میان شما محمدؐ را می پرستید تعلق بظاہر او واشت پس کو بدانا بتحقیق محمدؐ مردو ہر کہ میان شما خدائے محمدؐ رامی پرستید پس کو بداند بتحقیق خدائے محمدؐ زندہ است کہ ہرگز نمیرد — من محمد حسینیؐ ام چند سخنے بنویسم اینجا اما مردمان بدگمان وظنون فاسد در حق من کنند عجب کارے کہ رسول اللہ محتجب شود و ابو بکرؓ گوید مات محمدؐ و عجب کارے کہ ہمانجا او خطبہ کردہ باشد ہمانجا بر آیند و خطبہ کنند صوفیان گویند کہ او متمکن بود نہ متلون این وقر و فار و عزت ہم از تمکن او بود آرے آن درد نبود کہ تمکن او را اور اضطراب آرد و درد آنچنان غالب شود کہ باہمہ تمکن مرد متوجع و مضطلم شود او روے بگرداند و ہر کس بتدبیر خلافت مشغول شود تمکن حالتے است ہر روے ہر وجہے و ہر اندوہے و ہر غمے کہ بر وافتد تمکن بر قرار خود باشد مرد متمکن بگرید و آہ زند و از خود در رود و مردمان او را بے ہوشیانہ دانند و در وذ بولے و ذہولے نماید اما این تمکن او را زیانکار نباشد عشق دگر است و کارسازی دیگر عاشق عشق مجاز معشوقہ در کنار دارد و باہمہ درد و سوز از حد افراط تجاوز کردہ۔ ہان وہان اگر ازین سخن زیادہ کوشیم ہمانکہ گفتیم مردمان گمان دیگر برند۔ فالعیاذ باللہ محمد حسینی را از اندک و بسیارے از دایرۂ اہل سنت وجماعت وہم تجاوزے باشد۔ عاشقے بود کہ معشوقہ را در بر آوردہ واز وفرزندان زادہ سوز و درد او برین اندازہ بود

بیت

من از عشق تو خون خوردن گرفتم تو دیرے زی کہ من مردن گرفتم

معشوقہ در کنار گرفتہ و خون از دہن بیرون می انداخت و این بیت کہ گفتیم میگفت و جان بمعشوقہ می سپرد۔ گفتم عاشقی دگر است و کارسازی دگر بدانی کہ عاشق را حال است و احوال است کہ درگفت و شنود در نمیگنجد۔ باشد صوفی کہ باہمہ کشف و تجلی یک ساعت از و محجوب نیست بادے عشقے دارد کہ این جہان را ہم بعشق وے

تمام کند۔ گفتم عشقبازی دگراست وکارسازی دیگر۔ اے عزیز اتحاد و کما ہو حقہ متصور نہ البتہ دوی باقی اوئی او ومنی من ثابت آنکہ درد و سوز بچہ کم باشد عاشق بیقرارے را بیزاری نداده است بادرد وغم وسوز قرار گرفتہ است فافہم واغتنم۔

قوله "وقاتل اهل الردة حتى حفظ الاسلام" قصہ برین جملہ است کہ مسیلمہ کذاب بعد انتقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعوی نبوت ورسالت کرد و فریضہ زکوٰۃ را از میان برگرفت خیلے بسیارے از قبایل عرب مرتد شدند و بدو پیوستند ابوبکر رضی اللہ عنہ مہاجر و انصار را جمع کرده بمشوره نشست ایشان باجمعہم گفتند کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از میان ما رفت مدد سماوی منقطع گشت ما بکدام اعتماد و قوت مقاتلہ کنیم کُلُّنَا یتحد ببدینہ ہر یکے از ما بدین خویش یگانہ باشد ہر چہ درجہان شود گو شو ابوبکر رضی اللہ عنہ بر جُبت وبغضب خاست گفت واللہ نشو این دین او و سر و جان ما فدا اے دین محمدؐ یاخود را کلاً وجملۃً بدین او وہیم یا دین او را بشرط برپاے داریم ابن حکم بعلیؓ رسیده رضی اللہ عنہ علیٰ آن روز این سخن گفت کہ خلیفہ رسولؐ اللہ نیکو حکمے کرد صحابہ رضوان اللہ علیہم ومہاجر و انصار با آن بدبخت بقتال پیوستند سہ شب وسہ روز مقاتلہ بود تا آنکہ وحشی چنان حربہ در سینہ آن بدبخت زد کہ او بدوزخ رفت دین بر مقر و مستقر خویش قرار گرفت ہر آئینہ بدین عمل ابوبکرؓ را فضلے باشد کہ درین فضیلت دیگرے را شرکتے نیست۔ ترجمہ کتاب **وقاتل** عطف است بر وصعد المنبر یعنی این کار کرد و این کار از ہر دو دلیل بزرگی و فضیلت اوست واسلام را بشرط نگہدار۔

قوله "وقال بعضهم اذا صارت المعاملات الى القلوب استراحت الجوارح فحينئذ يشغل بعمارت الباطن ومباشرت

الاحوال ومراعات الاسرار وعد الانفاس" بعضے از صوفیان گفتہ است
چون معاملات اہل سلوک بدل رسد جوارح راحت گیرد واحتمال دارد یعنی عملے کہ
جوارح کنند بلذت کنند وبنشاط کنند ودیگر جوارح از عمل زواید فارغ شود یعنی اگر
رعایت کند واگر نکند زیانکار او نباشد اما این میگویم چو او مقتدا ومقدم خلق
باشد او را از وزواید چارہ نباشد ودیگر او را باعملے انفس الفے شدہ است
او را ازان باز ماندن متعسر بود وعد نفس راومراعات را احوال را بالا گفتہ ام واین کہ
اینجا میگوید کہ استراحت جوارح شود زیراچہ او مشغول بدین میشود ومن میگویم اعمال
زواید با این ہمہ مجاہدتے دارد۔

قولہ "کما قیل عبادت الفقیر نفی الخواطر ویحذر
کل الحذر ان یفسد بدایتہ بقول المثنیین ومدح
المادحین بل یرجع الی ما یعرف من نفسہ" چنانچہ گفتہ اند
عبادت فقیرے کہ جوارح او از اعمال زایدہ استراحت یافتہ باشد نفی الخواطر است
ازین خواطر نفسانی ووسواس شیطانی مراد نیست بلکہ نفی خاطر وہم وجود غیر ویحذر
کل الحذر لاحول ولاقوۃ الا باللہ شیخ در اشنا سے آنکہ در بیان بہ اعلی علیین
میرود قدم در اسفل السافلین می نہد باز حکایت بتدیان بنشستن گرفت
میفرماید کہ صوفی حذر کند حذرے تمام کند بدایت خود را بمدح مردمان مدح کنندہ وبہ ثنا
نیک مردم کہ ہمہ گویند زہے کہ توئی وشاد باش کہ توئی حالت بدایت خود را
فاسد نکند وبدان لحاظ نیارد بلکہ باز گردد ہر آنچہ از نفس خویش میداند کہ او بیگانہ است
ہرگز آشنا شدنی نیست وشیطانے است کہ ہرگز مسلمان شدنی نیست چنانچہ
مردمان گویند کہ آن فلان شیطانے است کہ ہرگز بیک لاحول دفع نشود۔

قولہ "کما قیل لیس سماع الالفاظ کمشاھدۃ الالحاظ"

یعنی سخن شنیدن ہمچو دیدن او نیست شنیدن چیزے دیگر و در شنیدن احمال خبرے کذبے باشد یا احمال این باشد کہ این تمام شنیدن انچہ حق شنیدن باشد نہ شنیدہ است اما دیدن این است کہ شی را بعینہ می بیند پس شنیدن ہمچون دیدن نباشد وآن دیدہ او حکایت می کند از کردار او۔

قوله "ویعود نفسه صیام النهار وقیام الیل وخدمت الاخوان" وعادت کند نفس خود را کہ روز بصیام باشد وشبہا بقیام باشد وخدمت یاران ہم کار۔

قوله "قال الجنید کل مرید لا یعود نفسه لا صیام النهار وقیام اللیل فکانه یتمنی مالا یصلح له" ہر مریدے کہ [margin: ن صیام] بہ شب بیداری عادت نکردہ باشد بگزاردنی وخاندنی و روز را بروزہ داشتن پس او بدان ماند کہ او تمنی میکند چیزے را کہ آن چیز بد و برسد کہ آن چیز لایق او نباشد۔

قوله "ثم یراعی اوقاته بضرب من الخیر فان الوقت اذا فات لم یدرک" بعد ازان مراعات ومحافظت کن نگہدار و اوقات خویش را بچیزے کہ آن نسبت بکارے نیکے دارد زیرا چہ چون وقت رفت ادراک وقت ممکن نیست انچہ رفت رفت باز نیاید وقتے گفتہ بودم۔ **بیت**

دی رفت وگذشت باز نیاید فردا آید واگر نیاید شاید

امروز بنقد وقت خوش باش [margin: وقت] رفتہ رفتہ است ہر انچہ آید آید

قوله "وقال النبی صلی الله علیه وسلم لا ینبغی للعاقل [margin: نا ان لا یکون] ان یکون شاخصاً الا فی ثلث مرمّة لمعاش او تزود لمعاد او لذة فی غیر محرّم" رسول اللہ فرمودہ است باید مرد عاقل را کہ او نظر کند در سہ چیز یعنی کار او در سہ چیز باشد یا برائے معاش را کہ آن لابدی است یا آنکہ توشہ گیرد

برائے آخرت وقیامت را یا آنکہ نفس را کہ قوام نفس یکے بہ لذتے است یعنی لذت کہ آن حرام نباشد زمانے بدان لذت گیرد۔

قوله "وقال علی رضی الله عنه ینبغی للمؤمن ان یکون له اربع ساعات من النهار ساعة یناجی فیها ربه وساعة یحاسب نفسه وساعة یاتی فیها العلماء الذین ینصرونه بامر الله وینصحونه وساعة یخلی بین نفسه ولذاتها فیما یحل" وعلی کرم اللہ وجہہ فرمودہ است باید مرد مومن عاقل را کہ روز چہار ساعت است معیشت خویش را بقسمت این چہار ساعت است معیشت بگذارد در یک ساعت مناجات باخدا و راز با خدا گوید یعنی بعبادت او مشغول باشد ویک ساعت در مخاصمت نفس باشد یعنی در مکابدت ومجاہدہ او مشغول شود او را بہ اہتمام خود بہر طریقے کہ ہست از ہوا ہا بازدارد وساعتے در تعلم آن علم باشد کہ آن علم منجی او بود وبدان علم او را رضائے خدا دریابد مرتضی ازین علم این عنایت کرد یاتی فیها علماء الذین عالمانے کہ ایشان آنچہ مامور خدا است او را بدان بصیر کنند ونصیحت بکار خوب کنند یعنی از خدا چیزے خیرے است برآن بردد وساعتے دگر نفس بر توحقے وارد وآن حق او وایصال حظ اوست وآن محمود در شرع۔

این چہار ساعت بگذارد

قوله "وقال الحریری دخلت علی الجنید وهو مهتم فقلت مالك قال فاتنی شئ من وردی فقلت له اعده فقال کیف وهی اوقات معدودة" حریری میگوید بر جنید آمدم واو را غمگین دیدم پرسیدم مالک چہ شد ترا گفت فاتنی وِرْدِی از ان من فوت شد حریری گفت آن وردے فایت را باز گردان یعنی بوقتے دگر بجائے آر جنید گفت

چه گونه باز گردانم که او فاتے معدودے است اینجا گویند جنیدؒ چون برائے هر وردے
را وردے دارد فوت این ورد چه معنی دارد مگر چنین باشد و قومے بود که وردے
دیگر هم که معتاد این وقت نیست بدان مشغول شده باشد که تمام شب او وظیفه
است لیلة البرات با این وظایف او جمع شود او مشغول به ادائے صلوٰتے وادعیه
که درین شب آمده است شد وردے که معهود شب داشت آن ورد تاخیر افتاد۔

قوله "وقال بعضهم من سبق بخطوط لایدرك اذا كان صادقا" آرے که از دیگرے هم روشے یک گامے پیش پیش شد
آنکه او بکام شده است وآنکه او پس افتاده است نتواند رسیدن زیرا چه هر دو
دو روشے او هم گامے میزند پس به هم گامے میزند چونه میتواند بد و رسیدن مگر
آنکه او بایستد تا نی کند از روش یعنی بدو و برسد وآنکه بدو و دو نایستد مانده
وکوفته رسیده هم نتواند باوے گام زدن۔

قوله "والمرید یجب ان لایخلوا ظاهره من الاوراد وباطنه من الارادات الی ان یرد علیه الواردات" ن نزد
مرید ظاهر از اوراد خالی نباشد یعنی یا نماز میگذارد و یا چیزے می خواند و باطن او
باید غرق محبت وارادت باشد تا آنکه برو واردات فرود آید۔ اکنون این الی
یا بمعنی حتی است یا برائے انتهائے غایت است فعلی هذا علت افتد یعنی این ملازم
وارادات است و واردات برائے آنست تا واردات فرود آید و اگر برائے ته اوراد
انتهائے غایت راست معنیش این باشد که غایت اوراد و یا ارادت تا آن
زمان است که واردات فرود آید بعد از ان که واردات فرود آید بحکم واردات باشد۔

قوله "فحینئذ یکون مع الواردات ولا مع الاوراد"
درین هنگام او با واردات باشد نه با دراد۔ ارادت را شیخ ازین دو معنی که

معنی آخر را عنایت کرد و با این بہم احتمال آن معنی دارد زیرا چہ اگر او در واردات یاد را ورا داست وارادات باشد۔

قوله "رای بعض المشایخ سبحة فی ید مرید فقال ما نعمل بها قال اعد التسبیحات قال علیک ان بعد السیئات" پیرے مریدے را دید در دست او تسبیح است پیر پرسید کہ بدین تسبیح چہ میکنی گفت تسبیحات را می شمرم گفت بر تو باد کہ سیئات را شمری نفسے غفلتے کہ ترا از کار و از دوست و از محبوب می شود آنرا کہ دارد درین کوش کہ ترا غفلتے از ان نباشد۔

قوله "و ینبغی ان یغتنم خدمت الاخوان و یقدمها علی النوافل" و باید خدمت برادران ہمکار را غنیمت دارد چون شیخ درین باب اہتمام دارد این سخن بسیار جا گوید خدمت را بر نوافل مقدم دارد یعنی نوافل را بجائے آرد و خدمت اخوان کند و اثر خدمت اخوان را بر تر اثر او را خود داند۔ این قدر بدان خدمت اخوان را این اثر باشد تا در خدمت پیر مرشد چہ اثر ہا باشد۔

قوله "فقد روی عن عائشة رضی الله عنها قالت ما رای رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم فارغاً فی اهله اما ان یخصف نعل المسکین او یخیط ثوباً لارملة" از عایشہ رضی اللہ عنہا مروی است ہیچ وقت رسول اللہ را در خانہ فارغ ندیدہ نشد تا این حد اگر نعل مسکینے شکستہ بودے شستے آنرا پیوند کردے بدوختے این حکایت درست برائے اثبات آنرا است کہ خدمت اخوان بر تر از ادائے نوافل است و دیگر روز را قسمت کند بچہار حصہ این داخل آن چہار حصہ است و منہا

مرمّۃ لمعاش کہ یکے ازان مرمعاش است و منہا تزود لمعاد۔

قوله "حکی عن ابی عمرو الزجاجی انہ قال فمت عند الجنید مدۃ فما رانی قط الا وانا مشتغل بنوع من العبادات فما کلمنی حتی کان یوم من الایام خلا الموضع من الجماعت" ابوعمرو زجاجی میگوید کہ من تا دیرے بر جنیدؒ مقیم بودم و ہیچ وقتے جنید مرا ندیدہ است مگر بکار خدا مشغول بودہ ام بنمازے بتلاوتے بدعائے و با این ہمہ ہیچ وقتے با من سخن نگفت تا آنکہ روزے جنیدؒ با مریدان بجائے رفت موضع بودن صوفیان خالی شد۔

قوله "فقمت ونزعت ثیابی وکنست الموضع ونظفت ورششته وغسلت موضع الطہارت فرجع الشیخ فرای علیّ اثر الغبار فدعالی ورحب لی ودعالی وقال احسنت علیک بہا ثلثا" پس خاستم وجامہائے خویش را کشیدم وموضع را جاروب زدم وآب زدم صاف کردم وہمچنان جاروبے کہ دادہ ام اثر غبار آن بر سر وریش واندام من مینمودم ہمچنان جنیدؒ در آمد مرا بدین حال دید مرا سوئے خویش خواند با من مرحبا گفت احسنت نیکو کارے کردی احسنت بہا علیک باید کہ ہمین خصلت لازم گیری۔ حکایت برائے آن آورد کہ خدمت اخوان برتر از اوراد ونوافل است۔

قوله "ویکرہ للمرید مفارقت استاذہ قبل انفتاح عین قلبہ بل علیہ ان یصبر تحت امرہ ونہیہ فی خدمتہٖ" ومکروہ است یعنی نشاید وروا نباشد مرید را پیش از آنکہ چشم دل کشاید مرد صاحب بصیرت شود مفارقت استاد مرشد کند بلکہ بروے واجب باشد کہ صبر کند کہ در زیر فرمان او باشد و خدمت کند۔ من میگویم مردم را چند آوان است کہ

یک آوان طفولیت اوست آنرا ایام رضاع گویند اگر درین ایام طفل را از شیر مرضعہ جدا کنند
ہلاک گردد و ضائع شود۔ مرید مبتدی اول حال بدین طفل ماند کہ اگر درین ایام از پیر جدا
شود ضایع گردد و بجائے نرسد و دیگر ایام فطانت کہ کودک طعام و آب خوردن
میگیرد و از شیر جدا میکنند این ایام نیز اگر از مادر مرضع جدا شود وہم ہلاک شود و ضائع
گردد زیرا چہ او نیک و بد رانمی شناسد و خود را نگہداشتن نمیتواند ہم ہمچنین مریدے
مبتدی کہ او تا اینجا رسیدہ است کہ او را تلقینے شدہ است و در کار در آمدہ است
این نیز عارف حال مآل خود نیست ہر آئینہ اگر پیر را گذارد در محل ہلاکت ضیاع افتد۔
و دیگر ایام رہوق است آن ایام نیز اگر کودک از مربی و اتابک رہ روش معیشت خود
نشناسد پریشان و آوارہ گردد ہمچنین مریدے کہ او را چیزے از مسالک قوم رہ روئی
پیش آمدہ بود اگر شیخ مرشد کہ بجائے پدر است و مادر است او را ول نہ دہد و دلداری
نکند او ستقامت نیابد دیگر ایام شباب است اگر شخصے شاب کہ ایام دیوانگی و خودکامی
اوست صحبت با مردمان عاقل و حکیم صفت نباشد لوندے پریشان گردے
گردد۔ ہمچنین مریدے کہ دراول کشف و تجلی مرشد و شیخ بر سرش نباشد ترسم کہ ملحد
و زندیق گردد۔ دیگر ایام کہولت است مرد پختہ شد ب دبازگشت ہر چیزے را چنانچہ آن
چیز است شناخت شر و خیر را بحقہا و حقیقتہا دانست اگر درین ایام مرید از پیر جدا
شود شاید کہ او نیز در مرتبہ شیخوخت رسیدہ است۔ آما محمد حسینی میگوید
کدام نیکبخت کدام محبوب حق بود کہ جان عزیز خویش را فدائے خاک پیر کند
زہے مرد کہ اوست زہے دولتے کہ او باقیست زہے سعادتے کہ او دارد۔

قوله "قال بعض الشيوخ من لم يتادب باوامر الشيوخ وتاديبهم فلا يتادب بكتاب ولا بسنة" و پیران گفتہ اند ہر کہ
بگفت مشایخ ادبے نگرفت او بکتاب اللہ و سنت رسول اللہ ادبے نگیرد زیرا چہ

مشایخ جز بکتاب اللہ سخنے نمیگویند ہرچہ ایشان میگویند یا بعبارت کتاب اللہ ویا سنت رسول اللہ میگویند ویا از اشارت ویا از کتابت ویا از ولایت پس ہر کہ از سخن ایشان ادب نگیرد پس از کتاب اللہ وسنت رسول اللہ ہم ادب نگیرد۔

قوله "وقیل علامة المریدین السمع والطاعة لاطلب التدلیل وترك التصبر عند الطبیب" نشان مریدیست کہ ہرچہ پیر گوید بگوش دل بشنود و ہرچہ فرماید از اطاعت کند اینچنین نباشد کہ از پیر طلب دلیل کند کہ چرا کنم از کجا میگوئی دلیل داری۔

قوله "وقال بعض المشایخ اذا رایت المرید قائما مع الشهوات طالبا لحظوظ النفس فاعلم انه کذاب" چو بینی مرید را کہ ثابت بر شہوات ہست یعنی ثابت بر لذت ہوائے نفس است و طالب مر حظہائے نفس را ہست جامہ خوب پوشیدن وطعام خوب خوردن و گشتنہائے ہر طرف ہوائے نفس کردن پس بدانکہ او دروغ وکذاب است او مرید طالب نیست او دروغ گو وبسیار دروغ گوئی وارد۔

قوله "واذا رایت المتوسط غافلا عن حفظ حظوظ قلبه ومراعات احواله فاعلم انه کذاب" وآنکسے کہ او خود را متوسط داند ودر ورطۂ توسط دارد واز انکہ داشت دل کہ دل را از غفلت نگہدارد پس او متوسط نیست ودر درجہ متوسطان ندارد و بدروغ درباب خویش وہم توسط می برد و مراعاتیکہ دل را باشد از ان غافل است پس بدانکہ او بدروغے درباب خویش گمان توسط میبرد۔

ن حفظ قلبه

قوله "واذا رایت من یشیر الی المعرفة ویمیز بین المدح والذم والقبول والرد فاعلم انه کذاب" وہر کہ

اشارت بمعرفت خدا می کند وخود را یکے از عرفا میداند و میان مدح وذم وقبول ورد تمیز میکند ہرکہ اورا مدح کرد بدان خوش میشود چنان احساس کردہ کہ انسان بچیزے عزیزے خوش شود چنانچہ از حال او معلوم شود کہ او بدان خوش شود پس بدانکہ او کذاب است یعنی خدا را نشناختہ است وبدروغ گمان معرفت در حق خویش بردہ است۔

قوله "وقال جنید رحمة الله علیه لولا العلامات لادعی کل انسان سلوك الطریقة" جنیدؒ گفتہ است اگر علامات ابتدا وتوسط وانتہا نبودے ہرکہ ہست دعوی ابتدا وتوسط وانتہا کردے نیکو مصراعے ہست مصراع

این چو معاملہ نباشد سخن آشنا ندارد

وہم برائے این مدعا را شیخ این آیت حجت آرد۔

قوله "قال الله تعالی فَلَعَرَفْتَهُمْ بِسِيمٰهُمْ ۚ وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِي لَحْنِ الْقَوْلِ ۚ" ہرآئینہ بشناسی تو ایشانرا پیش رہروی ایشان آرے متفرس را معرفتے بینہ از رنگ وروے واز بشرۂ مردم ہست کہ در باطن او چیست ولحن القول عبارت از اضطراب سخن است خاین در کلام استقامتے ندارد مضطرب میگوید حاصل این آمد کہ صورت ظاہر علامت بر معنی باطن است۔

قوله "ویجب ان یعلم انه لا یصلح له مقام ولا حال ولا عبادت الا بالاخلاص وهو تصفیتها عن رویت الخلق" مرید باید بیقین داند ہیچ حالے ومقامے درست نشود مگر باخلاص واخلاص چیست عمل از رویت خلق خالص وصاف گردد یعنی درحالت عمل نظر بر خلق نباشد۔

قوله "وقد روی عن النبی صلی الله علیه وسلم

انہ قال یقول اللہ تعالی انا اغنی الشرکاء عن الشرک من عمل لی عملا اشرک فیہ مع غیری فانا بری منہ ومن عملہ" رسول اللہ حکایت از خدا میکند خدا گفتہ است من غنی از شرکم ہر کہ برائے من عملے کند و غیر مرا دران عمل شریک کند من ازان عمل واز ان عامل بیزارم۔

قولہ" وقال بعضہم کل حق شارک الباطل فقد خرج من قسمت الحق الی قسمت الباطل فان الحق غیور ولا باس بما یظہر من احوالہ وعباداتہ من غیر قصد لہ فی اظہارہ" بعضے صوفیان گفتہ اند ہر حقے کہ با باطل شریک شد او از قسمت حق بیرون آمد بے شبہ چہ گفتن است وان الحق غیور و بتحقیق حق غیور است واگر از احوال صوفی واز عبادت او چیزے ظاہر شود کہ دران قصد ظاہر کردن او نباشد در ا باکے نیست یعنی زیان وقت او نباشد واو از آنہا نباشد کہ از قسمت حق بقسمت باطل رود۔

قولہ" ولا یصح لہ الاخلاص الا لمعرفت مقادیر الخلق وضعفہم وقلت نفعہم وضررہم کما وصفہ الخلیل لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِي عَنكَ شَيْئًا" واخلاص درست نشود مگر آنکہ مرد عارف باندازہ خلق شود کہ از ایشان نفع و ضررے وسودے وزیانے نیست چنانچہ خلیل اللہ صلواۃ اللہ علیہ صفت بتان کردہ است لِمَ تَعْبُدُ باپدر خویش آزر را گفت چرا میپرستی کسے را کہ نشنود و نہ بیند و ہیچ چیزے ترا از تو بے نیاز نگرداند۔

قولہ" وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یجد احدکم حلاوت الایمان حتی یعلم ان ما اصابہ لم یکن

لیخطیه وما اخطاه لم یکن یصیبه" ورسول اللہ فرمودہ است ہیچ یکے از شما لذت ایمان نیابد بحقیقت ایمان نرسد تا اعتقادش این نباشد کہ آنچہ ترا رسید است ہیچ چیزے او را از تو باز ندارد و آنچہ ترا رسیدنی نیست ہیچ چیز ترا نرساند۔

قوله "وقال علیه السلام ان من ضعف الیقین ان ترضی الناس بسخط اللہ تعالی وان تحمدهم علی ما رزق اللہ تعالی وان تذمهم علی ما لم یوتك اللہ فان رزق اللہ لا یجره حرص حریص ولا یدفعه کراهة کاره" از ضعف یقین ایمان مردم است کہ مردمان را خوش کنی بچیزے کہ در آن رضائے خدا نیست کہ در ان غضب خدا است و ایشان را مدح کنی برین کہ رزق خدا بواسطہ ایشان بتو رسد و ایشان را ذم کنی برائے چیزے کہ خدا از ایشان رزق تو نگردانیدہ است و تو بدان ایشان را بدگوئی زیرا چہ آنچہ خدا رزق تو کردہ است آنرا حرص حریص بتو نکشد نیارد یعنی تا آنکہ تو حریص ہستی بران از حرص تو بر تو نکشد نیارد و آنکہ بتو رسیدنی نیست کسے خواہد بتو رسد نتواند کہ بتو رساند۔

ن۔ رسیدنی نیست

قوله "قال اللہ تعالی وَإِنْ يَمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ ج وَإِنْ يُرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَادَّ لِفَضْلِهِ ط يُصِيبُ بِهِ مَنْ يَشَاءُ" وخداوند سبحانہ وتعالی گفتہ است و اگر خدائے تعالی زیانے تو رساند ہیچ یکے نتواند آنرا از تو دور کند و اگر کند خدا کند و اگر خواہد ترا چیزے نیکے برساند مر فضل خدا را ہیچ رد کنندہ نیست یعنی مر فضل خدا را ہیچ باز دارندہ نیست۔

فصل ۲۸

قوله ویجتهد فی مراعات نفسه ومعرفت اخلاقها

فانہا الامارۃ بالسوء و لا یغفل عنہا و ان تناھا فی المعرفۃ" وجہد کند اجتہاد کند و جہد بہ شفقت کند در نگہداشت نفس خویش کہ اورا یاوہ نگذارد و فانہا الامارۃ بالسوء زیراچہ او فرمایندہ بہ بدیست و بسیار فرمایندہ بہ بدیست و البتہ از نفس غالب نشود و نداند کہ او مطیع من شد و منقاد من شد و او کمین گاہ وارد البتہ چنان حظ خویش میگیرد کہ ترا ازان شعور نہ و اگرچہ آن شخص بگمان خویش داند کہ بانتہای معرفت ہر چیزے رسیدہ ام۔

قولہ "فان النبی صلی اللہ علیہ و سلم کان مراعیاً لہا و مستعیذا باللہ تعالی من شرھا" زیراچہ پیغامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ محافظ نفس بود و از نفس بخدا پناہ گرفتے تا آنکہ او خود برائے خود را این کار کردے یا برائے تعلیم امت را بود و چنین دانم کہ برائے تعلیم امت را بود زیراچہ او گفتہ است اسلم شیطانی۔

قولہ "وکان علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ یقول ما انا و نفس الا کراعی غنم کلما اضمہا من جانب انتشر من جانب آخر" و امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ گفتہ است نہ ام من و نفس من مگر ہمچو شبان گوسفندان ہر گاہ از طرفے جمع میکنم بطرفے دگر می روند یعنی نفس از ہر حظے کہ اورا منع میکنم او بطرفے دگر میگیرد۔

قولہ "وقال ابو بکر الوراق رضی اللہ عنہ النفس مرائیۃ علی جمیع الاحوال منافقۃ فی اکثر الاحوال مشرکۃ فی بعض الاحوال" ابوبکر وراقؒ گفتہ است نفس در جمیع احوال خود نما است تا آنکہ در بہشت گوید۔ یٰلَیۡتَ قَوۡمِیۡ یَعۡلَمُوۡنَ بِمَا غَفَرَ لِیۡ رَبِّیۡ وَ جَعَلَنِیۡ مِنَ الۡمُکۡرَمِیۡنَ و اکثر احوال منافق است یعنی خواہد پنہان دارد و منہ خود نماید در بعضے

احوال شکست البتہ دوی از صفاء اوست ہرگز قرار نگیرد۔

قولہ "وقال الوسطی رحمۃ اللہ علیہ النفس صنم والنظر الیہا شرك والنظر فیہا عبادت" واسطی گفتہ است کہ نفس ہمچو بتے است دیدن بسوے او برغبت شرک است یعنی البتہ باید کہ او فانی باشد۔ و چون نظر بسوے او برغبت کنی این نسبت بشرک دارد و تامل کردن درو اندیشہ کردن درو کہ چہ حرکات وسکنات دارد این عبادت است مثل او مثل شکنبہ ماند ہر چند کہ شکنبہ بشویند البتہ بوئے کہ دروے است آن از و رفتنی نیست پس اندیشہ کردن درو عبادت باشد کہ ہرگز او مثل کافور ومشک شدنی نیست۔

قولہ "وقیل مثلہا فی ابداء الحسن واخفاء القبح مثل الجمرۃ لونہا حسن وانہا لتحرق وان عوفیت تسوفت الی التوبۃ وتمنت الاوبۃ وان عوقبت رکبت ہواہا واعرضت" گفتہ اند مثل نفس درین معنی کہ حسن نماید وقبح را پنہان کند ہمچو انگشت است کہ بصورت رنگ او روشن وخوب مینماید واثر وخاصیت چیست میسوزد واگر او را عقاب کنی بر وتنگ گیری ودشوار گیری براے تو را تشریف واہمال کند بگوید کہ خواہم کرد واز ان عقاب او را عافیت دہی بر ہواے خویش بر نشیند۔ ن تسوفت

قولہ "قال اللہ تعالیٰ وَإِذَا أَنْعَمْنَا عَلَى الْإِنْسَانِ أَعْرَضَ وَنَأَى بِجَانِبِهِ ج وَإِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُو دُعَاءٍ عَرِيضٍ" خداوند سبحانہ صفت نفس گفتہ است وچون بر انسان انعام کنیم یعنی مراد او بدو دہیم از ما اعراض کند ودور شود واز ما بجانب خویش رود واگر او را شرے رسد دعا کند دعائے عریضے درازے کند کہ او را از ان شر خلاصی شود۔

قولہ "وقیل مثل النفس مثل ماء صافی واقف راکد

ان حرکته بین ماتحته من الحماة والنتن" وگفته اند مثل نفس به آبے صافے بسته ماند مردم داند آبے لطیفے صافے ہست فرو بالا ہمچنین خواہد بودن وچون آب را بجنبانی آن خلاشی وگندگی که فرو است آن ظاہر گردد۔

قوله "ویعلم انها ان یکون لله ضداً فی دعواها ویِدّاً فی مطالبها" وباید که طالب بداند که نفس را خاصیتے است البته خواہد که در نواہی واوامر باوے مخالف شود وخواہد خلاف آن کند جانبے که گوئی ضدے وندے است ودیگر خواہد البته چنانچه من باشم مردمان مرا ثنا کنند وچیزے شمرند۔ ن مطالبتها

قوله "وذلك ان الله تعالیٰ طالب عبادة بالثناء علیه والمدح له وطلبت النفس ذلك" چنانچه خداوند تعالیٰ مدح وثنائے خویش را دوست دارد که بندگان من مرا مدح وثنا کنند کذلک نفس۔ رسول الله گفته است در شب معراج در مقام قرب رسیدم مرا گفتند نداخاست که قِف یا محمدٌ اے محمد بایست فان الرب یصلی که بتحقیق خدا نماز میگذارد وگفتم الرب کیف یصلی خدا چگونه نماز میگذارد گفتند یمدح ویثنی لنفسه مدح وثنا مر نفس خویش را میگوید نفس ہم ہمچنین میخواہد خویش را۔ شیخ بیان انواع سرور نفس میکند۔

قوله "وطلب الله العبادَ ان لا یخلفوا امرہ ونهیه وطلبت النفس ذلك وطالبهم ان یصفوہ بالسخاء والکرم وطلبت النفس ذلك" خدا از بندگان میخواہد که او را در امر ونہی مخالف نباشند ونفس ہمین میخواہد وخدا میخواہد که او را صفت کنند بسخا وکرم ونفس ہمین میخواہد۔

قوله "وطالبهم ان یکون هو المرغوب الیه والمرهّب منه وطلبت النفس ذلك" وخدائے خواہد که از ہمه مرغوب الیه ہمو باشد وترس ہم از و باشد ونفس ہم ہمیخواہد وخدا میخواہد که مذکور ہمین من باشم ونفس ہم ہمیخواہد۔ ن والمرهوب

قوله "وقيل النفس لطيفة مودعة في هذا القالب وهي محلال الاخلاق المذمومة" شیخ ماہیت نفس بیان میکند شئے است غیر مرئی وہم درین قالب انسان است ہر جا کہ خلقے ذمیمے است آن محل اوست۔

قوله "والروح لطيفة مودعة في هذا القالب وهي محل الصفات المحمودة كما ان البصر محل الرويت والاذن محل السمع والانف محل الشم" وگفتہ اند کہ روح لطیف است در قالب بامانت نہادہ اند وآن محل حمیدہ است شیخ این ظاہر را بدان باطن تشبیہہ میکند یعنی چنانچہ چشم محل دیدن است وگوش محل شنیدن است اخلاق ذمیمہ یعنی شئے موجودے ہست کہ صفت آن شئے اینست یا مدح یا ذم نہ آنکہ چنانکہ حکیمان گفتہ اند کہ نفس ہمین اوصاف ذمیمہ است پس عرض است ذاتے ندارد وروح کذلک عبارت از اوصاف حمیدہ است ذاتے ندارد۔

قوله "وقيل الروح معدن الخير والنفس معدن الشر والعقل جيش الروح والهوا جيش النفس" گفتہ اند کہ روح بدان ماند کہ او معدن خیر است یعنی چنانچہ شئے از معدن برون آید روح گوئی از معدن خیر برون می آید معدن موضعے را گویند کہ آنجا ہر گز چیزے است کہ در وآن چیز باشد البتہ چنانچہ زمینے باشد کہ از ان آہن برون آید وپر کالہ آہن برون آید وزمینے باشد کہ از ان مس برون آید وہمچنین معادن ودیگر وہمچنین روح ونفس کہ او متعلق خیر است واین معدن شر واز وجز خیر نباشد واز ین جز شر نیاید وعقل مر روح را ہچوں لشکر است مر پادشاہ را کہ مدد اوست وتقوی اوست وکارہائے او بدو تمام میشود وبرعکس این ہوا مر نفس را۔

قوله "والتوفيق من الله مدد الروح والخذلان مدد

النفس" و این کہ توفیق بر خیرات شود بدان ماند کہ بر پادشاہ لشکر از خدا برو آید برائے فتح و ظفر او را۔ و آنکہ توفیق یاری ندہد او را یاوہ گذارند برائے آنرا تا نفس در ہوا افتد این موجب حرمان و خذلان اوست۔

قوله "والقلب فی اغلب الجیشین" و وقتے از زبان شیخ شنیدہ ام روح علوی است و نفس سفلی و دل درمیان ہر دو نسبت با ہر دو دارد زیراچہ روح ہمچو پدر است و نفس ہمچو مادر و دل متولد از ہر دو و اگر طاعت و عبادت بسیار شد قلب بہ طبیعت میل بسوئے روح کرد نفس تنہا ماند ضرورت ہر جا کہ غلبہ بود او ہم متابع او گشت از اینچنین کسے جز خیر و صلاح نیاید و اگر شر و بدکاری و غفلت خدا بسیار شد و ہوا قوت گرفت دل میل بدو کرد و روح تنہا ماند او ہم ضرورت میل بدو کرد او ہم با دل و نفس یکے شد جز شر و کار بدبختی از و نیاید۔ و نفس مطمئنہ او را میگویند کہ نفس با دل و روح یکے شدہ است و نفس امارہ او را می خوانند کہ روح و دل با نفس یکے شدہ است۔

قوله "ویعلم ان جملة الامور ثلثة امر بان رشدہ فیجب متابعته و امر بان غیہ فتجب مجانبته و امر مشتبه فتجب مشارکته الی ان نبین الرشد من الغی من جهة العالم او من جهة العقل" صوفی بداند طالب بداند کہ این ہمہ کارہا سہ کار باز میگردد کارے است کہ صلاح او نیکی او پیدا است ہمہ کس میدانند چنانچہ صوم و صلوٰۃ و احسان و تلاوت و خلق نیک این کار را واجب است کہ مردم متابعت کنند و کارے است کہ گمرہی پیدا است چنانچہ فحش و ہزل و فلان گفتن و فسوق و فجور از انہا کہ نتوان در کتاب آوردن و واجب است کہ از آن دور باشد و محترز گردد و کارے است کہ خیر و صلاح او مشتبہ است طرفے وہم میرود کہ این کار نیک است و طرفے گمان میرود کہ این کار بد است در اینچنین کار متوقف باشند اگر معلوم شود کہ بہ تحقیق خیر است اقدام کنند

واگر شود کہ شرے ظاہرے است واجب باشد کہ اجتناب کند مکروہ ملحق بشر است
ملحق بخیر۔

قولہ "وقیل اذا عرض لک امران شکالت فی خیرھما فانظر فی ابعدھما من ھواک فانہ خیرھما" گفتہ شدہ است چون دو کارے
ترا پیش آید در خیر ایشان و در شر ایشان ترا شک افتد کہ میان ایشان بہتر کیست نظر
کن از میان این ہر دو از ہوا دور تر کیست ہمان را اختیار کن خیر ہمان است کہ از ہوا دور باشد۔

قولہ "وعلی المرید ان یجتھد فی تبدیل اخلاق النفس
کالکبر والغل والحرص والامل والحسد والمراء والمنازعت
والغیبت والتھریش (نا التمیز) وسوء الظن والوقاحت وغیر ذلک
من الاخلاق الذمیمۃ بضدھا من الاخلاق الحمیدۃ
وباللہ التوفیق" واجب است بر مرید طالب کہ او مجاہدہ بیند کہ او اخلاق نفس را
تبدیل کند یعنی معتدل گرداند و دفع کلی مطلوب نہ و ممکن ہم نہ اگر غضب برود بکلی مداہنت
مدارات پیش آید و حمیت برود اگر شہوت برود بکلی عشق و محبت در و نماند و اگر کبر برود
طلب معالی برود و عزت و خست پیش و اگر حرص برود مرد قانع باند کے شود و اگر
امل برود اجتہاد در عبادات کم شود اگر حسد برود غبطہ برود حسد این است کہ در یکے
نعمتے خدا دادہ است زوال آن از و خواہد و غبطہ این است کہ یکے فضیلتے دارد و دیگرے
نخواہد کہ آن فضیلتے کہ او دارد مرا ہم باشد و اگر ستیہش برود بکلی قناعت بر شئے ذلیل شود
و مداواری آید و اگر منازعت بکلی برود بسیار جا در امور دینی باز ماندن پیش آید مقصود
باید کہ درین چیزہا با اعتدال نفس باشند در جملہ اخلاق نفسانی افراط مذموم و اعتدال
ممدوح برین خدا قادر گرداند کہ توفیق ہم از خدا است۔

فصل ۲۹

قوله "فصل فی ذکر آدابھم فی صحبت بعضھم لبعضا قیل۔

شعر

وحدت الانسان خیر من ۔ جلیس السوء عنده
وجلیس الخیر خیر من جلیس المرء وحده"

وشیخ نخست اسنادشعرے کہ آن ولیل برین میکند کہ البتہ صحبت ۔ باینکے باید ۔ گفت نشتن مردم تنہا بہتر از انکہ با بدے نشیند و نشستن باینکے بہہ از انکہ تنہا نشیند ۔

قوله "وقال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم المرء علی دین خلیله فلینظر احدکم من یخالل" مرد بر دین دوست خویش است یعنی وی یکجا جمع نشود تا میان ایشان جنسیتے نباشد گفتہ اند اگر خواہی کہ یکے را بدانی کہ او چہ مرد است وصفت او چیست وچہ کار است با ہر کہ صحبت اوست بدانکہ ہمچو اوست ۔

قوله "وقال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم لا خیر فیمن لا یالف ولا یولف" شخصے کہ در وصفت وحشت باشد او با کسے الفت نیگیرد وکسے با او الفت نیگیرد در وخیرے نیست یعنی البتہ صحبت با کسے باید کہ او آلف باشد ومالوف باشد ۔

قوله "وسئل ابو حفص النیشاپوری عن احکام الفقر وآداب الفقیر فی الصحبت قال حفظ حرمات المشایخ" ابوحفص نیشاپوری را از احکام فقر وارداتِ فقیر در صحبت پرسیدند گفت حرمت مشایخ

وحرمت پیران محافظ باشد ہر کہ درحال ومقام قدمے سابق دارد واز مشایخ امت واز پیران بر فقیر طالب حرمت او واجب است۔ شیخ پیران را ۱ و ۲ او

قوله "وحسن العشرة مع الاخوان" وبا ہمجنسان خویش زندگانی خوب کند وکلی زندگانی خوب اینست کہ ترک رعایت حق خویش کند نگوید باکسے کہ تو چنینی بلکہ خود را از ہمہ بیشتر وکمتر داند وہرچہ اصحاب کنند بدان راضی باشد وموافق باشد مگر خلاف روش صوفیان وکارے کہ از حکم شرع مخالف نماید۔

قوله "والنصیحة للاصاغر" وآنکہ او از ایشان درمرتبہ خرد باشد نیک خواہی او کند اورا پند مے بر طریقے بہترے۔ تغلیظے وتشدیدے درمیان نباشد

قوله "وترك صحبة من ليس من طبقاتهم" وآنکہ از طبقہ ایشان نیست ترک صحبت او کنند چنانچہ متقشفہ خشک ومتعبدہ ومتزہدہ خودبین وکذلک اہل دنیا وامرا وملوک وتجار واغنیاے دیگر۔

قوله "وملازمة الايثار" وہرچہ ایشان را پیش آید از دین ودنیا ایثار برادران ہمجنس کنند۔

قوله "ومجانبة الادخار" فقیر ذخیرہ نکند امروزینہ براے فردا نگہ ندارد بلکہ ہرچہ بوقت او مایحتاج باشد براے وقتے دیگر نگہ ندارد وہم ازین سبب بعضے صوفیان صوم دوام ترک آورند مگر صوفی کہ اورا قدرت برطی باشد کہ او چندگان روز بے طعام وآب می تواں ماندن۔

قوله "والمعاونة في امر الدنيا والدين" وبا اصحاب یاری کند در امور دنیا ودین یعنی بچیزے کہ او در ماندگی باشد بقوتے ولباسے بدانچہ این را ممکن باشد بدان یاری کند وامور دین در علمے وتعلمے ونصیحتے بدانچہ داند وتواند یاری کند۔

قوله "ومن آدابهم ان يصحب الجنس ومن يستفيد

منہ خیراً " واز آداب ایشان اینست کہ مصاحبت با جنس خویش کند کہ از و فائدہ نیکی باشد از اہل دنیا و آن مردم کہ منکر طلب حق و سلوک طریقت باشند از ایشان اجتناب ضروری باشد۔

قولہ " وقال بعضہم اولی الناس بالصحبت من یوافقک فی اعتقادک " آرے تو طالب حق مطالب و موارد و مصادر الہی مواہبت تجلیات خواہی اعتقاد تو برین مصمم کہ امرے واقع و در حیز امکان وصول آنکہ او معتقد این نباشد بلکہ منکر باشد ترا در تردد اندازد فالحذر کل الحذر۔

قولہ " ویحتشمہ فی مجالسک " وبا کسے مکن صحبت کہ تو او را بزرگ دانی و پیش او بحرمت نشینی۔ ن یحتشم

قولہ " وَلَا تُؤْمِنُوْا اِلَّا لِمَنْ تَبِعَ دِیْنَکُمْ " برائے آنرا می آرد کہ صحبت با کسے کنند کہ پیروی او کنند وَلَا تُؤْمِنُوْا الی آخرہ تصدیق مکنید مگر کسے را کہ او پیرو دین شما باشد۔

قولہ " ولا یصحب من یخالفہ فی مذہبہ وان کان قریباً منہ " این سخن بالا گفتیم۔

قولہ " الا تری نوحا علیہ السلام لما قال اِنَّ ابْنِیْ مِنْ اَھْلِیْ کیف اُجیب اِنَّہٗ لَیْسَ مِنْ اَھْلِکَ اِنَّہٗ عَمَلٌ غَیْرُ صَالِحٍ " قصہ برین جملہ است خداوند سبحانہٗ با نوح گفت ہمہ غرق کنم مگر کسے را کہ او از اہل تو باشد نوح گمان برد کہ مگر ازین اہل فرزندان من اند و زن و سنہاں من خداوند تعالے را مراد از اہل نوح این بود آنکہ موافق دین او باشد و نوح را چہار پسر بودہ اند سام حام یافث کنعان پس آنکہ آب شورید سہ پسر او و زن نوح و زنان پسران با نوح در کشتی سوار شدند کنعان نشد با کنعان گفت کہ بیٹا سوار شو کہ امروز کسے را نجات ن قال

نیست مگر کسے کہ درین کشتی سوار شود کنعان گفت کہ من برکوہ ہا بر خواہم رفت کہ از غرق شدن نگہ خواہد داشت ہمدرین گفت وشنید بودند موج آمد وکنعان را غرق کرد نوح ع نالید کہ الٰہی تو گفتہ بودی اہل ترا غرق نکنم و پسر من از اہل من است فرمان آمد کہ او از اہل تو نیست مراد من از اہل تو آنست کہ متابع تو در دین تو باشد۔ آوردن این قصہ مقصود این بود کہ آنکہ او متابع مذہب اعتقاد نباشد با وصحبت نشاید۔

قولہ" وروی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال لما نزل قولہ تعالیٰ لَا تَجِدُ قَوْماً يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ قال اللهم لا تجعل لفاجر عَلَيَّ يدًا فيحبه قلبي" از پیغامبر روایت کردہ اند کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گفتہ است ہرگاہ کہ این آیت نازل شد نیابی تو قومے را کہ او در ایشان ایمان بخدا آرند و دوست دارند قومے را کہ او دوستی با خدا ندارد ہرگاہ کہ این نازل شد رسول اللہ این سخن گفت الہم اے بارخدا یا فاجر یا برمن حقدار مکن فیحبہ قلبی پس دل من او را دوست دارد یعنی اینچنین مکن کہ فاجر یا برمن حق باشد کہ دل من او را دوست دارد این عبارت از نفی مجموع است مقصود این کہ جز با جنس خویش نیامیزد۔

قولہ" بل یصحب من یثق بدینہ وامانتہ ومذھبہ وورعہ فی ظاھرہ وباطنہ" بلکہ صحبت کند با کسے کہ او را استوار کند در دین او و در مذہب او و در امانت او و بر تقوی او و در ظاہر او و در باطن او۔

قولہ ومن آدابہم القیام بخدمۃ الاخوان والاصحاب ورفع المؤنۃ عنہم واحتمال اذاھم وترک الانکار علیہم الا فیما یخالف الشرع ویعرف لکل واحد قدرہ علی مرتبتہ" ن د العیعرف
این سخن بالا بسیار جا رفتہ است مکرر چہ گوییم۔

قوله "قال سفیان بن عیینه من جهل اقدار الرجال فهو بقدر نفسه اجهل" ہر کہ اندازہ مردمان نداند او در شناخت اقدار رجال در حیز اشکال است در غایت اشکال زیرا چہ ہر یکے بصورتہا امثال و اشکال است پس تمیز یکے از دیگرے مشکل باشد در غایت اشکال اگر ازین جنس گویم بسیار باشد و ترجمہ دراز شود و حکایت عبد اللہ خفیف و صوفی کہ در خانہ او فرود آمدہ بود و التماس کاسہ عقیدہ کردہ در کتب مسطور است۔

قوله "وقال لا یستخف باقدار الرجال الا من قدر لاقدر له" اندازہ ہاے مردان را کسے استخفاف نکند مگر آنکہ او خود را نشناختہ باشد۔

ن الامن [illegible] اقدار الرجال

قوله "ویهدی الی صاحبه عیوبه" وصاحبے مر صاحب خود را یعنی یارے مر یارے خود را عیبہاے او را ہدیہ بیارد کہ چنین و چنین عیب داری او بران مطلع شود و در دفع آن بکوشد گوئی ہدیہ بروی آرد کہ آو از آن غافل بود و این تنبیہ بدان کرد گوئی ہدیہ آورد۔

قوله "ویدله علی ما فیه صلاحه وجماله" و رہ نماید مر او را در آنچہ صلاح او باشد و جمال او در آن باشد۔

قوله "قال النبی صلی اللہ علیه وسلم المؤمن مرآة المؤمن" پیغامبر فرمودہ است یک مومن مر مومن دیگرے را ہمچو آئینہ است یعنی چنانچہ مردم آئینہ می بیند و عیبے کہ در مردم پیدا می باشد آن می بیند و در دفع آن میکوشد کذلک مومن مر مومنے را کہ عیب او میگوید گوئی آئینہ است کہ بہ عیب خویش مطلع میشود و در دفع این میکوشد۔

قوله "وقال عمر رضی اللہ عنه رحم اللہ امرأ اهدی الی عیوبی" عمر رضی اللہ عنہ گفتہ است رحمت خدا بر بندہ باد کہ مرا عیبہاے

من ہدایت کند۔

قولہ "ومن آدابهم ان يصحب كل احد منهم على قدر حاله وما يليق به" واز آداب صوفیان است کہ باہر کسے صحبت براندازہ او کند وانچہ لایق اوست بران صحبت کند۔

قولہ "فالصحبت مع المشايخ والكبراء بالاحترام والخدمت والتوقير والقيام باشغالهم" این سخن گذشتہ نوشتہ ام ترجمہ این۔

قولہ "والصحبت مع الاقران بالبشر والانبساط والموافقت وبذل المعروف والاحسان والكون معهم على حكم الوقت" واین ہم بالا گذشتہ است بیان این ہم بالغہ رفتہ است۔

قولہ "حكى ان ابا العباس ابن عطاءؒ مد رجله بين يدے اصحابه فقال ترك الادب بين يدے اهل الادب ادب" وہمچنین گویند ابن عطا در مجلس اصحاب پاے دراز کرد ونشست وگفت ترک ادب میان اہل ادب ادب است یعنی میان اقران واخوان ادب اینست کہ بہ انبساط وکشادہ روئی باشند برخود تنگ نگیرند بر حکم وقت روند پاے دراز کرد ونشست براے طلب ادب این قوم۔

قولہ "وقال الجنيدؒ اذا صحت المودة سقطت شروط الادب" وجنیدؒ گفتہ است کہ چون مودت ودوستی ثابت شد ودرست شد شرط ادب از میان خیزد۔ نیکو بیتے گفتہ اند

بیت

میان عاشق ومعشوق خوش طریق ہمین است — گہے علیک نباشد گہے سلام نگنجد

قولہ "وروى ان النبى صلى الله عليه وسلم كان

عندہ ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما فدخل عثمان رضی اللہ عنہ فغطی جسمہ وسوی ثیابہ وجلس فسئل عن ذلک فقال الا استحی ممن تستحی منہ الملئکۃ فحشمتہ عثمان وان عظمت" وروایت کردہ اند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غلطیدہ بود یا نشستہ پائے دراز کردہ وجامہ برتن نہ وعمر وابوبکر رضی اللہ عنہما ہردو نزدیک او نشستہ بودند عثمان رضی اللہ عنہ درآمد برخاست نشست وخود را بہ جامہ پیچیدہ وپائے را گرد آوردہ وازوئیش پرسیدند پس جواب گفت شرم ندارم از کسے کہ فرشتگان ازو شرم میدارند پس حرمت داشت بزرگی عثمان را ہر چند صفتے بزرگ بود۔

قولہ" فالحالت التی بین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وبینہما اصفی "پس حالتے با ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما بود صافتر ازین بود کہ با عثمانؓ کرد با ابوبکر وعمر اظہار دوستی ویگانگی بود وبا عثمان حالت بیگانگی شد۔

قولہ" ولا یداھنہم فیما یخالف المذھب" با اصحاب واقران در آنچہ مخالفت مذہب تصوف باشد مداہنت نکند۔

قولہ" فقد قال رویمؒ لا تزالت الصوفیۃ بخیر ما تنافروا فاذا اصطلحوا ھلکوا" ابو محمد رویم گفتہ است ہمارہ صوفیان بکارے نیکے بصفتے خیرے ہستند مادام کہ یکدیگر مناقرہ میان خود میکنند وقتیکہ ایشان یکدیگر صلح کنند یعنی رواداری کنند ہلاک شوند یعنی در آنچہ بودند نمانند۔

قولہ" ویخضع عند الحق ویقابلہ بالقبول" اگر سخن حق باشد آنجا خاضع بود وآنرا بقبول آن پیش آید یعنی مرائی وحسدے را در کار ندارد۔

قولہ" وروی ان عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ امر

بقلع میزاب کان فی دار عباس بن عبد المطلب الی طریق بین الصفا والمروة فقال له العباس قلعت میزابا کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وضعہ بیدہ فقال اذا لا یردہ الی مکانہ غیر یدك ولا یکون لك سلما الا عاتق عمر فقام علی عاتقہ وردہ الی موضعہ"

حکایت آرند عمر رضی اللہ عنہ فرمود کہ قلع کنند ناودانے کہ در رہ صفا ومروہ بود عباس با او گفت چہ کردی میزابے را قلع کردی ناودانے را برکندی کہ آنرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بدست خود نہادہ بود عمرؓ گفت اکنون این میزاب را کسے نہ نہد بجائے او مگر دست تو و ویرا نردبانے نباشد مگر کتف عمرؓ عباسؓ بر کتف عمرؓ سوار شد آن میزاب را بر جائے او نہاد حکایت برائے آنرا آورد کہ سخن حق را خاضع شود وبقبولش پیش آید۔

قولہ "والصحبت مع الاصاغر بالشفقت والارشاد والتادیب" این سخن بالا گذشتہ است۔

قولہ "والحمل علی ما یوجبہ حکم المذھب" گفتہ است آنکہ اصاغر باشند ایشانرا حامل شود برین کہ بر حکم مذہب تصوف وانند۔

قولہ "ویدلہم علی ما فیہ صلاحہم لا علی ما فیہ مرادھم" وایشانرا آن رہ نماید بدانچہ صلاح دین ایشان باشد نہ آنکہ آن رہ نماید کہ بدان مراد نفس ایشان باشد۔

قولہ "وعلی ما یفیدھم لا علی ما یحبونہ" وانچہ فائدہ ایشان باشد نہ آنچہ مراد چیزے کہ ایشان آنرا دوست دارند ہمان سخن بالاست کہ شیخ مکرر میکند۔

قولہ "ویزجرھم علی ما لا یعنیہم" وآنکہ لایعنی مراد ال

وین باشد ایشان را ازان مانع آید۔

قولہ "الا تری ان اللہ تعالیٰ ذمّ الربانیین والاحباریین ترکوا زجر قومھم عن المنکر لقولہ عزوجل لَوْلَا يَنْهٰهُمُ الرَّبَّانِيُّوْنَ وَلْاَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْاِثْمِ وَ اَكْلِهِمُ السُّحْتَ الآیۃ" شیخ می آرد برائے آنرا کہ از لایعنی مانع آیند میگوید نہ بینی تو خداوند سبحانہ چونہ ذم کرد احبار را و علما را و مردمانے را کہ ایشان خود را عالم ربانی گویند بگفتار خویش لَوْلَا يَنْهٰهُمُ الرَّبَّانِيُّوْنَ اگر ایشان این قوم خود را نہی میکردند از گفتارے کہ دران بزہ و خوردن حرامے ایشان را این زشت روزگار پیش نیامدے۔

قولہ "والصحبت مع الاستاد باتباع امرہ ونھیہ" وصحبت با استاد بصفت پیروی امروے باشد ونہی وے باشد ازین استاد مراد پیر و مرشد است۔

قولہ "وھی فی الحقیقت خدمۃ لا صحبۃ" خدمت است کہ او خادم است و او مخدوم خادم را باید بدانچہ مخدوم فرماید بران رود۔

قولہ "وقیل لابی منصور المغربی کیف صحبت ابا عثمان قال خدمتہ لا صحبتہ" ابومنصور مغربی را گفتند چونہ صحبت کردی تو با ابوعثمان مغربی او جواب داد من خدمت کردہ ام مرا چہ مجال صحبت با او۔ و این سخن دو احتمال دارد یکے ہمین کہ گویم دوم صحبت چہ باشد من خدمت کردہ ام خادم برکلی وجزوی مخدوم مطلع است اما مصاحب زمانے با او باشد و زمانے بروزگار خویش رود خادم الزم والصق است از مصاحب۔

قولہ "والقیام بخدمت استنادہ واجب والصبر تحت حکمہ و ترک مخالفتہ ظاھرا و باطنا" و راست ایستادن بخدمت استاد

ہمچو واجب باشد آنچہ او حکم کند صبر در حکم او کردن اگرچہ امر باشد یا نہی آن نیز ہمچو واجب باشد و ترک مخالفت او ظاہر و باطن نیز ہمچو واجب است۔

قولہ "وقبول قولہ والرجوع الیہ فی جمیع ما یعرض لہ و تعظیم حرمتہ" و واجب باشد قبول سخن او و در ہر چہ او را پیش می آید بازگشت بہ استاد و شیخ باشد و تعظیم دار د حرمت او را یعنی البتہ عظیم داند کار ہمان باشد کہ او را حرمت دارد۔

قولہ "و مجانبۃ الانکار علیہ سرًا و جہرًا" و مجانبت از انکار از پیر و استاد این نیز ہمچو واجب باشد سرًا و جہرًا یعنی ظاہرًا و باطنًا۔

قولہ "قال اللہ تعالی فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا" بسوگند پروردگار تو ایشان ایمان نیاوردہ باشند تا آنکہ ایشان ترا حاکم نسازند در چیزیکہ میان ایشان ہیرو سپس آنکہ ترا ایشان حاکم کردہ باشند نیابند در نفوس خویش حرجے زیانے از چیزے کہ تو بر ایشان حکم کردہ باشی و کار ہاے خود را بتو تسلیم کردہ باشند۔

قولہ "وقیل الشیخ فی قومہ کالنبی فی امتہ" و ہمچنین گویند شیخ میان مریدان خویش ہمچنین است چنانچہ نبی در امت خود۔ و استاد ابو القاسم در لطایف قشیری این کلام را کہ الشیخ فی قومہ کالنبی فی امتہ از حدیث می آرد میگوید و فی الخبر الشیخ فی قومہ کالنبی فی امتہ یعنی ہر چہ نبی بر امت آورد از امرے و نہیے اطاعت آن بر ایشان واجب باشد ہم چنان شیخ زیرا چہ پیغامبر از خدا می آرد و سخن پیر از خدا و مصطفی می آرد پس اطاعت امر و نہی او واجب باشد۔ سخن پیر دین

قوله سال بعض اصحاب الجنید مسئلۃ من الجنید فاجاب الجنید فجعل یعارضہ فی ذلک فقال فان لم تومنوا لی فاعتزلون" وچنین گویند جنید مسئلہ میان اصحاب خویش گفت او را در ان مسئلہ معارضہ کردند جنید گفت اگر شما در حکم من تصدیقے نمیکنید ایمان بسخن من نمی آرید مرا ترک دہید و در کتب دیگر این کلام را برین عبارت نوشتہ است علی الجنید مسئلۃ بین یدی اصحابہ فعورض فی ذلک فلم یتکلم ورجع الی البیت لخروج زمانا وقال ان لم تومنوا لی فاعتزلون۔

قوله فیکون فی صحبتہ کالصحابۃ مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم" و با شیخ ہمچنین باشد چنانچہ صحابہ با پیغامبر بودند۔

قوله و فی تادیبہم بآداب القرآن قال اللہ تعالیٰ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ" صحابہ را فرمان بود با رسول اللہ این ادب کنند کہ خدا فرمودا ے آنکہ ایمان آوردید لَا تُقَدِّمُوْا پیش مشوید در حضرت خدا و پیش رسول اللہ یعنی انچہ خدا فرمودہ است آن کنید وانچہ رسول اللہ گفت ازان پیشتر مشوید در رفتن و گفتن۔

قوله قال اللہ لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ" دیگر خدا گفتہ است بر میارید آوازہاے خویش را برتر از آواز رسول اللہ یعنی چون او سخن بگوید آنچنان سخن مگوید کہ سخن شما بر سخن او برتر نماید۔

قوله و قال اللہ تعالیٰ لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَیْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا" وہمچنین مکنید او را ہمچنین بخوانید چنانچہ یکدیگر خود را میخوانید یکدیگر میان خویش میگوئید یا ابن قحافہ یا ابن خطاب یا ابا بکر یا عمر او را ہمچنین مگوئید یا ابا القاسم و یا محمد۔ او را بگوئید یا رسول اللہ یا نبی اللہ۔

قولہ "وقال بعض المشائخ من لم یعظم حرمۃ من تأدّب بہ حرم برکت ذلک الادب" ہر کہ تعظیم نکند کسے را کہ ازو ادب گرفتہ باشد محروم شود از حرمت ادب۔

قولہ "وقیل لاستادہ لِمَ لا یفلح ابدا" ہر کہ برروے استاد گوید لِمَ ہر گز رستگاری نیابد یعنی بر طریقہ انکار یا بر طریقہ مکابرہ و ازین استاد شیخ مراد است برروے شیخ محروم ماندن از جملہ مواہب و موارد اوست زیرا چہ آنچہ او گوید از خدا گوید و تو لِمَ گوئی ہر آئینہ محروم مانی آرے واسطہ میان شیخ و خدا یا شیخ شیخ است یا پیغامبر۔

قولہ "والصحبت مع خادم بالتلطف والدعاء لہ وترک الانکار علیہ فیما یبدءُ منہ" وصحبت کہ شیخ با خادم کند بصفت تلطف باشد و رحمت باشد و از صفات او در گذرد و براے او را از خدا نیکی خواہد واگر چیزے از و ظاہر شود از وا آنچنان انکار نکنند کہ او بیزار شود۔ بیہا است

قولہ "قال انس بن مالک رضی اللہ عنہ خدمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشر سنین فما کہرَنی ولا نہرنی ولا قال لی لشئی فعلتہ لِمَ فعلتہ ولا لشئی لم افعلہ لم ما فعلتہ" انسؓ میگوید کہ من دہ سال رسولؐ اللہ را خدمت کردم ہیچ وقتے مرا زجر نکرد و بر من سخن نگفت و کارے کہ کردم نگفت مرا چرا کردی و کارے کہ نکردم نگفت چرا نکردی۔ درین سخن بیان خُلق رسولؐ اللہ کرد علیہ السلام و شیخ براے

عـہ در نسخہ منقول عنہ درمیان لفظ "شیخ" و "لفظ" محروم" غالباً چیزے از کتابت ماندہ است غالباً عبارت ہمچنین است "برروے شیخ لم گفتن محروم ماندن" الخ

این آوردہ است کہ بر خادم تلطف کنند و اگر از و چیزے پیدا شود از ان در گذرند انکار سخت نکنند و درین گفتار بیان خلق رسول اللہ شد و بیان این شد کہ مخدوم با خادم خود چہ معیشت کند اما من میگویم یک احتمال ہمین است کہ بیان شد دوم احتمال اینست انس بیان حق خدمت خویش میکند چنان خدمت کردم و چنان برمزاج او بودم کہ ہیچ وقتے مرا زجرے نکرد و قہرے نکرد و آنچہ من نکردم نہ گفت چرا نکردی و آنچہ میکردم نگفت چرا کردی زیرا چہ میکردم موافق مزاج او کردم و آنچہ نکردم آن ہم برحسب مزاج او بود۔ و این احتمال قوی تر و بہتر است زیرا چہ او میگوید صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بعثت لاتمم مکارم الاخلاق یعنی من مبعوثم برائے آنرا کہ ہر جا خلقے نیک است من آنرا کامل کنم نقصانے درو نگذارم پس اگر خادم او تقصیر کارے کند کہ آن شایستہ خدمت او نباشد و او ازان اغماض کند و اورا بر بہترین کارہا نیارد او بر نقصان خویش ماند ضایع گردد۔ و برین سخن من است زیرا چہ و آنجا میگوید کہ انس گفتہ است خدمت رسول اللہ عشر سنین وماکنت الا علی مراد نبی فما قہرنی ولا زجرنی الی آخر الکلام ازینجا معلوم شد کہ انس ہر چہ کرد بر مزاج رسول اللہ کرد و بر مراد او کرد تا مستحق قہرے و زجرے نشد۔

قولہ "وربّ ما کان یمزح معی ویقول یا ذا الاذنین"

وانس میگوید بسا بودے کہ رسول اللہ با من مزاح کردے و گفتے یا ذا الاذنین استعارہ آن احمق است و یا ذا الاذنین خر را گویند زیرا چہ دراز گوش است و این حدیث برائے آنرا آورد کہ با خادم با کشادگی و تلطف باشند و شاید این سخن با انس در محلے گفتہ است چیزے باید کرد و او نکردہ است و یا چیزے نباید کردن و او کردہ است برو این سخن گفتہ است نسبت بحمق کردہ است و بدین از سر او گذشتہ است۔

قوله "والصحبت مع الغرباء بالبشاشت والبشاشت وطلاقت الوجه وحسن الادب" صحبت کہ با غریبان کنند با بشاشت وکشادہ روی کنند وسخنے نیکے گویند ویا ایشان ادبے نیکے نگہدارند زیراچہ او غریب است شکستہ خاطر است ومرتبہ شکستگان کار ہا دارو۔

قوله "ورویت فضلهم حیث اکرموہ وخصوہ من بین اقرانه بالنزول علیه والمام به" واین اعتقاد کنند ایشان مرا بزرگی دادند کہ از مردم دیگر برائے ملاقات وفرود آمدن ودیدن مرا تخصیص کردند

قوله "ثم بذل المجهود فی خدمتهم واکرامهم" وآنقدر کہ تواند در قدرت او باشد ودر وسع او باشد بدان اکرام ایشان کند زیراچہ اکرام ضیف بقدر امکان ابجث اکرام است وسنت انبیا است۔

قوله "والسکون علی مرادهم والصبر علی احکامهم" وآنچہ مراد ایشان باشد وآنچہ حکمے کہ ایشان کنند اگرچہ آن حکمے سختے باشد دران صبر کنند۔

قوله "وقد مدح الله تعالی اَلَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَیْهِمْ" وخداوند سبحانہ وتعالی مدح کردہ مردم صحابہ را کہ ایشان دوست میدارند کسے را کہ از شہر خود ہجرت میکند وبر ایشان می آید وآن از مکہ می آمدند

قوله "وقال الله تعالی وَالَّذِیْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْآ اُولٰٓئِكَ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ" وخداوند تعالی جائے دیگر گفتہ است وآن کسانیکہ جائے دادند ویاری کردند ایشان آنانند کہ یکدیگر دوستانند۔

قوله "والصحبت مع الجهال یحتمل الصبر وحسن الخلق

و المداراۃ والاحتمال والنظر الیھم بعین الرحمۃ" وصحبت با جاہلان آن کسانیکہ از مذہب تصوف خبرے ندارند بصبرے نیکی با ایشان باشد وخلقے نیکے کنند با ایشان وبنرمی باشند با ایشان واگر ایشان جفاے کنند ودرشتے وگفتے آنرا تحمل کنند وسوے ایشان بچشم رحمت بینند این کہ مسکینان انانند کہ از قرب خدا بدور اند وخبرے از موارد ومصادر الہی ندارند وبیچارگان محروم اند۔

قوله "ورؤیۃ فضل اللہ علیہ حیث لم یقمہ مقامھم" ونظر بہ فضل خداکنند کہ خداے تعالیٰ درباب ما این فضل کرد کہ مارا ہیچو ایشان نگردانیدہ۔ ہیچ نظارمی افتد متقفہ ومتزہدہ ومعتزلہ چہ جدا از خدا دورند۔ خوب طبعے گفتہ است۔

بیت تو گنج رحمتی بیچارہ محروم تو شمع عالمی بیچارہ محجوب

اگر ترا ہیچو ایشان میکردند توچہ می کردی نہ ہے فضل ورحق درباب تو کہ ترا ہیچو ایشان نگردانید ونزا مقیم در مقام ایشان نکرد۔

قوله "فان واجھوا بما یکرھہ تحالم عنھم" واگر ایشان یا تو مواجہہ کنند بچیزے مکروہے تو آنرا حلم کن وتحمل کن۔

قوله "ولا یجیبھم باکثر مما اجاب بہ الانبیاء قومھم" وآن جہال را وآن دور ماندگان از خدا یرا جوابے کہ انبیا بر منکران خود گفتہ اند از ان بیشتر سخنے نگوید۔

قوله "حین نسبوا الی الضلالۃ والسفاھت والجہالت" آنکہ منکران کفار است ایشان انبیا را نسبت بسفاہت وضلالت وجہالت کردند۔

قوله "قال اللہ تعالی قَالَ یٰقَوْمِ لَیْسَ بِیْ ضَلٰلَۃٌ

ولیس بی سفاھۃ ولیس لی جہالۃ ولکنی رسول من رب العالمین" گفتند اے قوم ما با ما گمراہی نیست و با ما سفاہتے وجہالتے نسبت ندارد ولیکن من فرستادۂ خدائیم از پروردگار عالمیان آمدہ ایم یعنی مرا رب آنرا فرستادہ اند کہ من شما را پرورش کنم و راہ راست نمایم یعنی قوم صوفیہ ہم با منکران این رہ اگر سخن گویند ہمچنین گویند چنانچہ انبیا گفتہ اند۔

قولہ "وإذا خاطبهم الجاهلون قالوا سلاما سلام عليكم لا نبتغي الجاهلين" چون جاہلان ایشان را بر حسب جہالت خود مخاطبہ کنند ایشان را گویند سلاما۔ درین سلام گفتن تا مطلوب جاہلان نداریم حکایت ابوسعید ابوالخیر و محمد جوینی مشہور است۔

قولہ "ومن كان بجهله اقوى كان الحالم عنه اولى" ہر کہ جاہل قوی تر یعنی منقفضے منتشر ہدے سختے خشکے باشد علم از و اولی تر باشد۔

قولہ قال الله تعالى قل للذين آمنوا يغفروا للذين لا يرجون أيام الله" بگوئے محمد مر آنانرا کہ ایمان آوردہ اند بپوشند گناہان آنہا را ایشان ایمان ندارند لقاء اللہ را یعنی مرگ را و قیامت را۔

قولہ "وقال الله تعالى وإن تصبروا وتتقوا فإن ذلك من عزم الأمور" واگر صبر کنند و خو تقوی کنند از کارے بزرگے باشد و نیکو سخنے است این کہ آیت پیش از آیت قتال بود چون آیت قتال آمدہ آیت قتال این حکم را نسخ کرد۔

قولہ "وشتم الرجال الشعبي فافحش فقال له الشعبي ان كنت صادقا فغفر الله لي وان كنت كاذبا فغفر الله لك" و مردے امام شعبی را و دشنام داد و از دشنام تجاوز کردہ کار بفحش کشید شعبی

اور این جواب داد اگر تو راست میگوئی خدا مرا بیامرزد و اگر درین گفتار دروغ میگوئی
خدا ترا بیامرزد۔

قوله "والصحبت مع الاهل والولد بحسن الشفقت
علیهم ومداراتهم وتادیبهم وحثهم علی الطاعت"
وصحبتے کہ با اہل وولد کنند با فرزند کنند و با منکوحہ کنند بشفقت کنند و با ایشان بنرمی
کنند و ادبے کہ ایشانرا بباید آموختن بنرمی آموزند و ایشانرا برانگیزند بر طاعت
خدا کہ ہر یکے مشغول باشند بطاعت خدا۔

قوله "قال الله تعالی قُوا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيكُمْ نَارًا"
نگہ دارید نفسہاے خود را و اہل خود را از آتش دوزخ و ازین آتش دوزخ
نگہ داشتن خداوند را این مطلوب است کہ اہل وولد را ادب بیاموزند و ایشانرا
بر صلاح وتقوی دارند کہ ایشان بدین آتش دوزخ خلاص یابند۔

قوله "ومع الاهل خاصة علی حکم الله تعالی
فَاِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ اَوْ تَسْرِيحٌ بِاِحْسَانٍ" و با اہل بیت خاصہ بحکم
خدا باشد زن را یا بدارند بصفتے یا پاکشادہ کنند باحسان۔

قوله "والانفاق علیهم من الحلال بالمعروف"
وانفاقے کہ بر اہل وولد کنند از وجہ حلال کنند وبحسن خلق کنند و ثقل منت بر ایشان
نہ نہند۔

قوله "ویکره صحبت الاحداث لما فیه من الآفات"
والبتہ باید از صحبت امردو ازجوانان ملیح بحذر باشد و این را صحبت مکروہ و ممنوع دانند

قوله "ومن ابتلی بذلك صحبتهم علی شرط السلا
وحفظ قلبه وجوارحه عنهم وحملهم علی الریاضت"

والتادیب ومجانبت الانبساط " و اگر برین بلا بسببے از اسباب مبتلا شد باید کہ صحبتے کہ با ایشان باشد بسلامتی باشد چشم را از نظر بلند مانع باشد و زبان را از گفتار یاوہ نگہ دارد و دست را دستکلہ شرعی نہد و پائے را بہ بند اسلام بندد و با ایشان سخن جز از پارسائی و تقوی نگوید۔ حکایت فتح موصلی و نصیحت چہل ابدال در کتب مسطور است و ترجمہ باقی کلام شیخ بعبارتے دیگر گفتہ اند۔

قولہ "قال بعض المشائخ رغبت الصغار فی صحبت الکبار توفیق وفطن" یکے از پیران گفتہ است کہ خوردان رغبت بر صحبت بزرگان کنند دلیل بزرگی ایشان است کہ خدائے تعالیٰ ایشان را بزرگ گرداند و دلیل بر این است کہ ایشان زیرکان و دانا اند۔

قولہ "و رغبت الکبار فی صحبت الصغار خذلان وحمق" و این بزرگان رغبت در صحبت خردان یعنی مشائخ خواہند صحبت خردان با حداث کنند دلیل بر خذلان ایشان است و بر خواری ایشان و بر حمق ایشان است۔

قولہ "والصحبت مع الاخوۃ بکل مایقدر علیہ من الموافقت وترک المخالفت الا فیما لا یجوز فی الشرع ومجانبت الحقد والحسد ولنـ(؟) ومما یسلم بہ بعضہم من بعض" این سخن بالا رفتہ است اما قولہ مجانبت الحقد الی آخرہ صحبت باید کہ در صحبت کینہ نباشد و حسد زوال نعمت بیشہ نخواہند و برانچہ بعضے از سالم.....ؔعہ آن می باید کہ کنند۔

عہ در نسخہ منقول عنہ اینجا کاغذ را کرم خوردہ۔

قوله "والصحبت مع السلطان بالسمع والطاعت الا فی معصیۃ اللہ تعالی ومخالفت سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" اگر اتفاق تقدیر برین افتد کہ خدائے تعالیٰ مبتلا بصحبت سلطان کند ادب این است قبول سخن او کنند وآنچہ او فرماید بران روند مگر در کارے کہ آن مخالف شرع بودہ باشد زیرا چہ گفتہ اند لا طاعت للمخلوق فی معصیت الخالق۔

قوله "قال اللہ تعالی وَاَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ ثم الدعاء لہ والامساک عما فیہ من قدح" زیرا چہ خدا گفتہ است خدا را بفرمان او طاعت کنند یعنی ہمانچہ او فرمودہ است ہمان کنند واز آنچہ او باز داشتہ است ازان باز مانند واطاعت رسول اللہ در ہر رہے کہ او رفتہ است شما ہم در آن رہ روید واز آنچہ او باز ماندہ است شما ازان باز مانید وآنانکہ خداوندان فرمان اند یعنی بادشاہان آنچہ ایشان فرمایند شما ہمان کنید بعد آن برائے او را دعا کنند از خدا برائے او نیکی خواہند خدا او را از ظلم باز دارد وبہ اعمال نیک توفیق دہد واز آنچہ در وقدحے باشد ازان امساک کند زبان بران دراز نکند۔

قوله "روی عن الحسن انہ قیل لہ مات الحجاج قال رحم اللہ امرا عرف زمانہ وحفظ لسانہ ودار سلطانہ" واز حسن بصری مروی است برو گفتند حجاج مرد حسن گفت رحمۃ اللہ علیہ رحمت خدا بر مردے باد کہ زمانۂ خویش را بشناسد کہ درین زمانہ چہ عیشت باید کردن وزبان خود را نگہدارد ومدارات کند بر سلطان خویش بہر زہ او را بد نگوید۔

قوله "واما الدخول علیہم فمن کان عادلا فہو من السبعۃ الذین یظلہم اللہ فی ظل عرشہ یوم لا ظل

الاظلہ" واگر مبتلا برین شوند کہ بسلاطین در آیند اگر آن بادشاہ عادل باشد پس اواز ہفت نفر بود کہ خداوند سبحانہ وتعالی اورا فردا در سایۂ عرش خویش جائے دہد و آن روز روزے است کہ جز سایۂ عرش سایۂ نباشد۔

قولہ "والنظر الیہ عبادت" ونظر بر بادشاہ عادل عبادت است۔

قولہ "ومن کان ظالماً فالبعد عنہ واجب الا للمضطر الیہ او ل ناصح لہ او منکر علیہ اذا علم من غالب حالہ انہ یسلم عند القرب منہ" واگر بادشاہ ظالم باشد تا توان ازو دور بودن ہیچو واجبے باشد مگر آنکہ کسے مضطر باشد یعنی بستم بزور بروی برند او چہ کند وتدبیر او چیست یا آنکہ برو بطریقہ نصیحت روند یعنی بہ عبارتے بچیزے اورا نصیحت کنند و برافعال او منکر باشند واین بہ نصیحت رفتن بروقتے باشد کہ غالب این داند کہ ازو سالم خواہم ماند یعنی بجان خلاص شود وبظلم او شریک نخواہم بود۔ ن التعزیر

قولہ "وحکی ان بعض الخلفاء اراد زیارت بشر الحافی فبلغ ذلک بشراً فقال ان ذکرنی بعد ھذا لاخرجن من جوارہ ببغداد فامسک عنہ" حکایت گویند کہ کسے از خلفائے عباسیہ خواست بزیارت بشر حافی بیاید بشر حافی شنید گفت اگر بار دیگر این ذکر کردی کہ من خواہم بشرا بینم من از ہمسائگی کہ در بغداد است بیرون آیم آن خلیفہ شنید از زیارت او واز ین گفتار باز ماند۔ این حکایت برائے آن آورد کہ درویش بر سلاطین در نیاید مگر آنکہ او مضطر شدہ باشد۔ ن للن

قولہ "وقال بعض المشایخ رضی اللہ عنہم من شارک السلطان فی عز الدنیا شارک فی ذل الاخرت" وگفتار بعضے درویشان است ہر درویشے کہ بعزت سلطان شریک شد اورا بخواری آخرت شریک شد۔ ن وفقد شارک

قوله "وقبال تقرب الاشرار الی الاخیار صلاح الطایفتین" وگفتہ اند بدان کہ بانیکان قربت کنند موجب صلاح ہر دو باشد اخیار بصواب رسد اشرار رابکار نیک آرد۔

قوله "وتقرب الاخیار الی الاشرار فتنة الطایفتین" واین کہ نیکان بابدان تقرب کنند سبب فتنہ ہر دو باشد۔

قوله "ومن اضطر الی الدخول الیهم دعالهم بالصلاح وذکرهم ووعظهم وانکر حسب طاقته" وہر کہ مضطر شد کہ برایشان در آید مر ایشان را دعائے نیک کند وایشانرا یاد دہاند از سلاطین گذشتہ واز صحابہ کہ ایشان چہ معاملت کردہ اند وایشان راپند دہد وہمین یاد دہانیدن سخن خلفائے راشدین پند دادن ایشان است وتا آنکہ تواند از افعال واقوال او منکر باشد۔

ن علیہم

قوله "ومن المشایخ رضی الله عنهم تقرب الیهم لطلب مصالح الناس" وبعضے از مشایخ کہ بر ایشان تقرب کردہ است برائے این بود کہ صلاح کار بندگان خدا بکند۔

قوله "وروی عن زید ابن اسلم رضی الله عنه قال کان نبی من الانبیاء یاخذ برکاب الملک یتالفه بذلك لقضاء حوایج الناس قیل انه دانیال علیه السلام مع بخت نصر" واز زید ابن اسلم روایت کردہ اند کہ او گفتہ است پیغامبرے بود کہ بادشاہ کافرے را رکاب گرفتے سوار کردے وقصہ برین جملہ است کہ این دانیالؑ پیغامبر بود در انچہ بخت نصر بیت المقدس را خراب کرد وچند پیغامبر را اسیر کرد بچہ ہا در گلوئے ایشان انداخت اسیر کردہ در شہر خود آورد میان آن پیغامبران

اسیر یکے دانیالؑ بود ودیگر عزیرؑ وشمعونؑ وچند پیغامبر ودیگر بخت نصر خوابے ہائل دید دانیالؑ آنرا تعبیر کرد اور انیک موافق نمود از بند خلاص داد وبر خود آورد وزیر خود گردانید بعد از ان کہ او سوار شدے دانیالؑ رکاب گرفتے وسوار کردے بتدبیر آہستہ آہستہ بطریقہ بہترے جملہ پیغامبران را کہ اسیر او بودند رہا کنا نید قصہ دراز است اما ما ہو المقصود نوشتہ ام این حکایت برائے آن آورد آنکہ از مشایخ کسے بر سلاطین تقرب کردہ است برائے صلاح کار مسلمانان کردہ است۔

قولہ "وقال ابن عطاء لان یرای الرجل سنین لیکتسب جاھا یعیش فیہ مومن بجاھہ انجی لہ من ان یخلص العمل لنجات نفسہ" ابو العباس ابن عطا گفتہ است کہ اگر مردے عبادت وصلاح خویش را بر مردم ظاہر کند برائے این نیت را کہ کسے بسبب جاہ او برو در آید ومعتقد شود وفقیرے درماندہ بروزگار خود عیشے وزندگانی بحسب مراد او شود این برائے نجات قیامت او را این بہتر است کہ او خفیہ کارے کند وبران نجات خواہد این اظہار کردن طاعات خود برین ماند گوئی مرائی است کہ عبادت میکند تا خلق او را معتقد شود۔ ودیگر گفتہ اند ریاء العارفین خیر من اخلاص المریدین مرد عارف عبادتے ظاہر کند عبادتے بدان چندان احتیاج ندارد وبرائے آنرا اظہار کند تا طالبان ومریدان آن سیرت پیش گیرند اگرچہ این صورت ریا نماید اما این ریائے است کہ بہتر از اخلاص مریدان است۔ ودیگر مرد عارف خود را وعبادت وریا واخلاص را وجملہ وجودات را در دریاء فنا غرق کردہ است اما مردمان این را ریا وتزویر دانند ابن عطا در باب اینچنین شخصے این سخن گفتہ است۔ بہتر

قولہ "والصحبت مع الکافۃ کصحبت ابی ضمضم" واین کہ با جملہ مومنان صحبت ہمچنین صحبت کند کہ ابی ضمضم را بود۔

قوله "روی عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال ایعجز احدکم ان یکون کابی ضمضم کان اذا اصبح وامسی یقول" از رسول اللہ مروی است کہ رسول اللہ گفتہ است یکے از شما چرا عاجز میشود کہ او ہمچو ابی ضمضم باشد او چونہ می باشد وقتیکہ او صبحگاہ کرد و شبانگاہ کرد با خدا میگوید۔

قوله "اللهم انی قد وهبت نفسی وعرضی لك" بارخدا بتحقیق من نفس خویش وگوہر نفس خویش را بتو بخشیدم۔

قوله "اللهم انی قد تصدقت بعرضی علی عبادك فمن شتمنی لا اشتمه ومن ظلمنی لا اظلمه" اے بارخدا من صدقہ کردم گوہر نفس خود را بر بندگان تو ہر کہ مرا دشنام دہد من او را دشنام ندہم وہر کہ برمن ظلم کند من بر وظلم نکنم نخست ابی ضمضم گفت اللهم انی تصدقت نفسی وعرضی بعبادك این کلام بیان شد کہ اللهم انی وهبت لنفسی لك از ان ہبہ من مراد است تصدقت نفسی۔

قوله "قال ابو عبد الله ابن الخفیف دخلت مکة حرسها الله تعالی فصدت اباعمرو الزجاجی فسلمت علیه وجلست عنده وجری کلام واخذ لی فی تمزیقی فلما اکثر قلت له تعنی بهذا اکله ابن خفیف قال بلی قلت ترکته بشیراز فتبسم" عبد اللہ خفیف میگوید در مکہ آمدم ابو عمرو زجاجی را سلام گفتم ونشستم وسخنے در میان رفت واو سخنے بکنایہ در طعن من می گفت واین گفتار بسیار شد گفتم اتعنی بهذا بدین گفتار ترا مراد ہمین عبد اللہ خفیف است گفت آرے گفتم من عبد اللہ را در شیراز گذاشتہ آمدہ ام یعنی من فانی ام در من چیزے نماندہ است این چنین گفتار یکیست کہ عبد اللہ

نماندہ است در جہان فتبسم بدین سخن تبسم کرد یعنی خوش شد۔

قولہ" وقال شاہ ابن شجاع من نظر الی الخلق بعینہ طالت خصومتہ معہم ومن نظر الی الخلق بعین الحق عذرہم فیما ہم فیہ" شاہ شجاع گفتہ است ہر کہ خلق خدا را بچشم خود دید یعنی از انچہ اوست بدان دید خصومت او دراز شد خلق خدا است ہر کہ ہست بحسب خویش چیزے گوید و آن مراد او نباشد ہر آئینہ خصومت دراز شود و ہر کہ خلق خدا را بنظر حق دید یعنی خالق افعال او است ہر چہ میکند او میکند خلق را از کردار و از گفتار ایشان معذور داشت کہ ہر چہ میکند خدا میکند۔

قولہ" وقال اشتغالہ بہم" و دل او بزمستان مشغول نشود و این کار کسے است کہ ہموارہ در مشاہدہ افعال باری تعالیٰ باشد۔

قولہ" ثم قال علی کل جارحۃٍ ادبٌ یختص بہ" ہر جارحہ کہ ہست ادبے ہست کہ بدان جارحہ مختص است۔

قولہ" قال اللہ تعالی اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ کُلُّ اُولٰئِکَ کَانَ عَنْہُ مَسْئُوْلاً" تفسیر این آیت بالا رفتہ است۔

قولہ" قال بعض المشایخ رضی اللہ عنہم حسن الادب مع اللہ ان لا تتحرک جارحۃ من جوارحک الا فی رضاء اللہ تعالیٰ" یکے از پیران گفتہ است کہ ادب ہر جارحہ یعنی دست و پاے و زبان و گوش و چشم ہیچ جنبشے نکند مگر در رضاے خدا۔ چشم نہ بیند مگر بہ اعتبار و گوش ہر سخنے کہ بشنود از ان پندے و خبرے بیند و زبان یا نام خدا و مصطفیٰ گوید و یا چیزے کہ بدیشان نسبت دارد و کذلک نسبت دست و پا۔

قولہ" فادب اللسان ان یکون رطبًا بذکر اللہ ابدا"

وقت ترا بذکر خدا باشد۔

قوله "ویذکر الاخوان بالخیر والدعاء لهم وبذل النصیحت والوعظ ولایکلمهم بما یکرهون" این ہمہ بالا بعبارتے مختصرے گفتہ آمدہ ام۔

قوله "روی ان رجلا قال النبی صلی الله علیه وسلم این ابی قال فی النار فعرف الکراهت فی وجهه فقال صلی الله علیه وسلم ابوك وابی واب ابراهیم فی موضع واحد" مردے پرسید از پدر مشرک کہ پدر من کجا است گفت در آتش رسول اللہ دید کہ اورا این سخن دشوار نمود پس گفت پدر تو و پدر من و پدر ابراہیم یکجا اند یعنی در دوزخ۔

قوله "ولایغتاب ولا ینم ولا یشتم ولا یخوض فی ما لا یعنیه" غیبت کسے نگوید و سخن چینی نکند یعنی سخن یکے کہ معیوب باشد بدیگرے نرساند و کسے را دشنام ندہد و چیزے کہ لایعنی باشد مراد دین دران نباشد دران خوص نکند۔

قوله "واذا کان فی جماعت یتکلم معهم مادامو یتکلمون فیه یعنیهم فاذا اخذوا فیما لا یعنیهم ترکهم وامسك" و اگر مرید در جماعتے باشد سخن گوید با ایشان مادام کہ ایشان در امر خدا سخن میگویند بعد از انکہ ببیند کہ ایشان سخن لایعنی میکنند ترک سخن کند و از سخن باز ماند۔

قوله "ویتکلم فی کل مکان بما یوافق الحال" در ہر مکانے کہ سخن گوید کہ موافق حال آن مکان بودہ باشد اگر مردم آن مکان سخن در زہد میگویند در زہد بگوید و اگر در عبادت میگویند در عبادت گوید و کذلک امور دیگر۔

قولہ "فقد قیل لکل مقام مقال" زیراچہ گفتہ اند ہر مکانے را موافق آن مکان گفتارے ہست۔

قولہ "فقد خلق الله تعالی اللسان ترجمان القلب و مفتاح الخیر والشر" بہ تحقیق خداے تعالی زبانرا مترجم دل آفریدہ است یعنی ہرچہ در دل است زبان ہمان گوید و زبان کلید ہر خیرے و شرے است یعنی سخنے گوئی گوئی بدان در نیکی کشادی و اگر سخنے گوئی گوئی بدان در شر کشادی حکم از روے شرع ہم بگفتار مردم است۔

قولہ "وقیل اذا طلبت صلاح قلبك فاستعن علیہ بحفظ لسانك" اگر میخواہی صلاح دل خود زبانرا نگہداری یاری کن براے نگہ داشتن زبان خود از گفتار بسیار دل سیاہ گردد و از گفتار بسیار دل بحضور نیاید و آنکہ عادت او بسیار گوئی باشد در زبان او دروغ ہم رود۔

قولہ "ویلزم الصمت فانہ ستر الجاہل و زین العاقل" و لازم گیرد خاموشی را زیراچہ خاموشی عیب جاہل می پوشد و آراستگی مرد عاقل است۔

قولہ "قال النبی صلی الله علیہ وسلم وھل یکب الناس علی مناخرھم الا حصائد السنتھم" نیست چیزے کہ مردم را فردائے قیامت بر روے اندازد مگر درو د زبان ایشان یعنی اگر کفرے و اگر دروغے کہ او موجب گرفتاری مرد میشود آن نیست مگر بزبان کہ موجب ہلاک آدمی باشد۔

قولہ "وادب السمع ان لا یسمع الی الفحش والبذاء والغیبة والنمیمة و کل منکر کما قیل۔ شعر

احب الفتی ان ینفی الفواحش سمعه

کان به عن کل فاحشة وقرا"

دوست ترین مرد از جوانمردان اوست کہ گوش او پرہیز کند از شنیدن فحش گوئی
گوش او از فاحشہ کرانست یعنی کراست۔

قوله "بل یسمع الی الذکر والموعظت والحکمت
ومایعود الیہ بالفایدۃ دینا ودنیا ویحسن الاصغاء الی
من یکلمہ" بل گوش سوے ذکر نہد یعنی ذکر خدا وآنجا کہ پند می دہند وسخن حکمت
میگویند وہر آنچہ در دین ودنیا اورا فائدہ باشد ونیکو بشنود یعنی گوش را نیکو بنہد
بشنود سوے کسے کہ ذکر خدا وموعظت وحکمت میگوید۔

قوله "وادب البصر الغض عن المحارم وعن عیوب
الناس والاخوان وعن المنکرات والمحرمات لان اللہ تعالی
یقول یَعۡلَمُ خَآئِنَةَ الۡاَعۡیُنِ وَ مَا تُخۡفِی الصُّدُوۡرُ" این ہمہ
بالا گفتہ آمدہ ام مکرر چند ترجمہ کنم۔

قوله "وقد قیل من طاوع طرفہ تابع حتفہ"عہ
وگفتہ اند ہر کہ پس نظر خود رفت بدان کہ پس مرگ رفت۔

قوله "وقیل من غض طرفہ تمطرفہ" وگفتہ اند ہر کہ
نظر خود را فروبست آوند دل پر شد بعقل وحکمت چنانچہ یکے گفتہ است۔ بیت

چشمے کہ نظر نگہ ندارد ۔۔۔ بس فتنہ کہ بر سر خود آرد

ہمانکہ بالا گفتہ آمدہ ام الاولی لک والثانیۃ علیک۔

قوله "وقیل من کثرت لحظاتہ دامت حسراتہ"
وگفتہ اند ہر کہ دیدن او بسیار شد حسرت او بیشمار شد۔

عہ حتف بمعنی موت۔

قوله "ویکون نظره بالاعتبار والاستدلال علی قدرت الله تعالی وعظمته وجمیل صنعته عاریًا عن حظوظ النفس الامارة بالسوء" این ہمہ بالا گفتہ آمدہ ام مصنف شیخ است بیخواہد در پند ہا مکرر کند تا در دلہا مقرر شود۔

قوله "حکی عن بعضهم انه قال نظرت الی شخص نظرة شهوت فرایت فی المنام قایل یقول لی ان الله تعالی یقول الدنیا داری والخلایق فیها عبدی وامائی فمن نظرالی واحد منهم بغیر حق فقد خاننی فانتبهت والیت علی نفسی ان لا انظرالی شخص بعد ذلك الا علی حد الامانت" از بعضے صوفیان حکایت گفتہ اند کہ او گفتہ است سوے شخصے نظر شہوت کردم در خواب دیدم بہ تحقیق خدا میگوید کہ دنیا سرائے من است وساکنان دنیا بندگان وکنیزگان من اند ہر کہ سوئے ایشان بغیر حقے نظر کند او مرا خیانت کردہ باشد بیدار شدم سوگند خوردم کہ سوئے ہیچ کسے نہ بینم مگر بحد امانت بایستے کہ چنین گوید کہ اکنون چنان چشم را فرو دآرم کہ سوے کسے نہ بینم مگر بضرورت حد امانت سخنے است اما اطلاع بر امانت مشکل کارے است مروم بداند کہ جمیل را بحد امانت می بینم ونفس را دران شرب خفی باشد۔ ن عہادی

قوله "حکی عن ابی یعقوب النهرجوری انه قال رایت فی الطواف انسانا بفرد عین وهو یقول اللهم اعوذ بك منك فقلت ما هذا الدعاء فقال اعلم انی مجاور بمكه منذ خمسين سنة فرايت يوما شخصا فاستحسنته فاذا لطمة وقعت على عيني فسالت عيني هناك على خدى

فقلت آہ فقیل لطمة بلطمة ولوزدت لزدنالک" ابویعقوب نہرجوری میگوید مردے را دیدم در طواف کعبہ بیک چشم او این سخن میگفت اللّٰھم انی اعوذبک منک از تو پناہم بتو میبکردم پرسیدم چیست این دعا گفت شخصے را دیدم او را باخود نیک خوب پنداشتم دستے از غیب خاست طپانچہ بر روے من زد چشم شکست وروان شد وگفت یک طپانچہ بیک نظر تست اگر زیادت کنی ما نیز زیادت کنیم۔ حکایت ابوبکر وراق کہ دوازدہ سال ہوس شیر داشت درین محل نیک مناسب است۔

قولہ "قال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم لعلی ابن طالب رضی اللّٰہ عنہ ایاک ان تتبع النظرة النظرة فان الاولی لک والثانیة علیک" مصطفیٰ با مرتضیٰ گفتہ است کہ بپرہیز از یک نظر کہ پس آن دوم نظر کنی زیرا کہ نظر اولی براے تر است باختیار تو نیست ونظر دوم موجب ملامت وعقوبت بر تو است زیرا چہ این بقصد واختیار است نظر مردم اول بغیر اختیار او بر خوبے افتاد آن نعمت خدا است کہ خدا او را داد کہ بران او را فکرے واعتبارے شد ودوم کہ ببیند محتمل کہ دران نفس را حظے وہواے باشد پس آن اول نظر موجب معرفت خدا وعبرت آمد ودوم مغشوش ومعیوب گشت باحتمال لذت انسانی۔

قولہ "وادب القلب مراعات الاحوال السنیة المحمودة ونفی الخواطر الردیة المذمومة" وادب دل این است محافظ احوال سنیہ باشد چنانکہ حال تدلی وحال تحلی وحال تخلی وحال تجلی ہمبرین قیاس حال صبر وحال توکل وحال رضا وحال توبہ وزہد وحال ورع خود بعد گذشت این احوال است وآنچہ خاطرے کہ ردیہ باشد بسوے ہواے نفس کشد ومیل بدنیا بردو د کر خوف دوزخ وغیران نیست ازان عرفا این را از خواطر شمرند۔

قولہ " والتفکر فی آلاء اللہ ونعمائہ وعجائب خلقہ
قال اللہ تعالیٰ وَیَتَفَکَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ و قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم تفکر ساعۃ خیر من عبادت
سنۃ" ودیگر ادب دل اینست اندیشہ در آلاء ونعماء باری کند عاشق گوید بکدام
زبان شکرے بجائے آرم کہ خاک آستانۂ در معشوق گشتہ ام۔ یکے میگوید بیت

زخیل سالک سگانت شدم تعالیٰ اللہ کجا رسید باقبال عاشقی کارم

طالب را اندیشہ آید کہ من چہ وکدام کسم کہ طلب جمال وجلال آنحضرت کنم چنانچہ گفتہ اند
این الماء والطین من حدیث رب العالمین نہ آنکہ فضل فاضل وہب
صرف باشد خدائے تعالیٰ فرمودہ است تفکر در آفرینش آسمانہا وزمینہا کنید کہ چہ قادرے
است واو چہ جمال بہا دارد کہ این نیران را در وجود آورد وجہان را بدان روشن با صفا
وضیا کرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گفتہ است کہ یک ساعتے کہ قدرت
او اندیشہ کنند بہتر از عبادت یکسالہ باشد آرے بندگی برور باشد وخدائی در بر

قولہ " وآداب القلب حسن الظن باللہ تعالیٰ وبجمیع
المسلمین ویطہرہ من الغل والغش والحسد والخیانت
وسوء العقیدۃ فانہا من خیانات القلوب قال اللہ تعالیٰ
اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ کُلُّ اُولٰٓئِکَ کَانَ عَنْہُ مَسْئُوْلًا"
وبعضے از آداب دل اینست کہ با خدا گمان نیک برند یعنی او بر بندگان رحیم وکریم است
و ہر گنہے کہ بندہ بپس آن بتوبہ گراید خداوند سبحانہ وتعالیٰ برا و رحمت اضعاف
آن کند واو تعالیٰ گفت۔ سبقت رحمتی علی غضبی واو گفتہ است انا
عند ظن عبدی بی بندہ طاعت کند وگمان قبول طاعت کند خدائے
سبحانہ وتعالیٰ بحسب گمان او ہمان کند کہ گمان اوست ودر جملہ مسلمانان گمان نیک

ن و من آداب

بر دکہ البتہ مرد مسلمان آن نکند کہ رضائے خداوند بران نباشد واگر بینی مسلمانے
راکہ او از خمارہ بروں می آید تو گمان مبر کہ او بشراب خوردن درون رفتہ بود باخود
یقین کن کہ او بنصح رفتہ بود ویتجربہ رفتہ بود فی الجملہ اگر ہفتاد دلیل بر فسق او باشد ویکے
بر صلاح او آن یکے را بر ہفتاد ترجیح بدہ۔ واول دل را از کینہ واز بدخواہی واز حسد
وہر چہ از ذمایم است صاف وپاک کردہ باشند بعد ازان مراعات درسنیہ وتفکر
در نعماء وآلاے او باشد وخدائے تعالیٰ فرمودہ است اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ
وَالْفُؤَادَ الآیۃ گفتہ آمدہ ام وسیوم جا است کہ شیخ این را مکرر میکند۔

قولہ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا ان فی جسد ابن آدم لمضغۃ اذا صلحت صلح الجسد بصلاحہا واذا فسدت فسد بفساد ھا سایر الجسد الا وھی القلب" این ہمہ بالا گفتہ آمدہ ام۔

قولہ قال سری بن المفلس السقطی القلوب ثلثۃ قلب کالجبل لا یحرکہ شئ وقلب کا الریشۃ یذھب مع کل ریح ولا یثبت وقلب کالنخلۃ اَصْلُهَا ثَابِتٌ والریح تمیل بہا یمینًا وشمالًا" سری سقطی گفتہ است کہ دل بر سہ قسمت است دلے است کہ ہچو کوہے
است ہیچ چیز او را از جاے او نتواند جنبانید ودلے است کہ ہچو پر ند ہر طرفے کہ
باد ببرد اند ببرد واگر بغلط اند بغلطد ودلیست کہ ہچو درخت خرما بیخ وتنہ او بر جائے مستقیم
البتہ از جائے نجنبد وباد اطراف او را شاخہاے او را وآنچہ نرم است ازان
او آنرا بجنباند وہر طرفے کشد واین ہر سہ در بیان اعتبارے دارد از ہر یکے گفتن
چارہ نباشد انشاء اللہ تعالیٰ۔ دلے راکہ سری ہچو کوہ گفت آن از اول متمکن کنند متمکن
کسے است از موارد ومواہب واز مصادر وہنفار واز مصائب ومتانت بر دل
متمکن افتد او را از آنچہ اوست نتواند جنبانید ودلے راکہ ہچو پر پرندہ گفت ازان

عبارت دل متلون کنند کہ دل از نقصان بکمال رود و گہے از کمال بنقصان افتد و دلے
راکہ ہمچو درخت خرماے گفت عبارت از دلے باشد کہ او باصلہ متمکن است اما از روئے
ظاہر حوادث را در وے اثر باشد۔ واعتبار دیگر۔ دلے راکہ ہمچو کوہ گفت دل عوام باشد
چنانچہ این متفقہ جامد الطبع وچنانچہ ابن معتزلہ کہ دلہاے ایشان ہمچو حجارہ است بال
اَشَدُّ قَسْوَۃٍ ہر چند کہ شیوخ مرشد ایشانرا دعوتے کنند۔ وبسوئے حق داعی شوند از
کسوفات واز تجلیات اشارتے فرمایند این محرومان سنگ دلان وکہ صفتا نرا جنبشے
سوے قبول قول حق نشود بلکہ مزید انکار باشد۔ ودلے کہ ہمچو پر پرندہ دل طالب قابل
باشد مسکین طالب درمغلقان حوادث افتادہ ہر بارے کہ بر دل چیزے لائح میشود
وبار دیگر مستتر ومحتجب میگردد ودلے کہ ہمچو نخل است دل متوسط باشد ہر چند کہ دل اورا
استواری حاصل شدہ است امانمکنے کما ہو حقہٗ نیست حوادث وحالات مختلف اورا
در جنبش آرند۔ دلے کہ ہمچو کوہ است دل کفار باشد ودلے کہ ہمچو پر پرندہ است دل
منافق باشد ودلے کہ ہمچو نخل است دل مومن صالح باشد۔ ودسہ اعتبار سے کہ
دگر است ترجمہ چہ زیادت کنم۔

قولہ "وادب الیدین البسط بالبذل والاحسان
وخدمت الاخوان وان لا یستعین بہما علی معصیت اللہ
تعالی" وادب دست اینست کہ اورا بہ بخششے وبہ دادنی کشایند واعانتے کہ بدست
توان کردن اصحاب واخوان دابر ان یاری کنند وا ورا بسوے معصیتے نفراز ند۔

قولہ "واداب الرجلین السعی بہما الی طاعت اللہ
واصلاح نفسہ واخوانہ" وادب پایہا اینست کہ آن سو نرود کہ در آن
سو ہزلے باشد ومعصیتے باشد نقل قدم یا برائے تعلم را باشد یا سوئے مسجد یا زیارت

ے کہ مخفف کوہ است۔

کعبہ باشد یا مشی براے برآمد کار برادر مومن باشد یا براے تحصیل قوت عیال را باشد وقصد زیارت مرشد باللہ الی صراط مستقیم فضلے ہم از باب زیارت کعبہ باشد۔

قولہ "وان لا یمشی فی الارض مرحا ولا یختال ولا یتبختر ولا یرھبوا فان ھذا مما یبغضہ اللہ تعالیٰ" ودررہ بقصد وعمد خرامان نرود چنانچہ طبیعت اوست تجاوز نکند وخویلات نرود وتبختر نکند این ہر دو داخل فرح رفتہ است ورہبو نکند یعنی رفتارے بخودنمائی نباشد این وازمثال این ازان نوع است کہ خدا آنرا دشمن دارد۔ ن یختال

قولہ "ثم اول الصحبت معرفۃ ثم مودۃ ثم الفۃ ثم عشرۃ ثم صحبۃ ثم اخوۃ" پس ازین باید دانست صحبت بکمال خود بعد چندین ورطا است اول صحبت این است کہ میان دو نفرے شناختے شد بعدازان ازین شناخت دوسے بارے کہ ملاقات شد آغاز دوستی شد چو دوستی شد بحسب دوستی کثرت ملاقات شد الفت گشت بعدازانکہ الفت شد لذتے وخوشی یکدیگر شد بعد تاکد وتثبت آن ہمہ صحبت نامند بعدازان ہمچنین شد کہ چنانچہ ہر یکے جزو بعض دیگر است ہمچو برادر شد زیرا چہ گفتہ اند صحبت اربعین یوما قرابتہ زیرا چہ درچہل روز صحبت البتہ ہر دو یکجا طعام خورند وسُورٖ او او خورد وخبریت وبعضیت اثبات یابد۔

قولہ "وقیل غذاء النفوس فی العشرت وغذاء القلوب فی الصحبت والصحبت لا یکون الا باتفاق البواطن قال اللہ تعالیٰ فی صفت المنافقین تَحْسَبُهُمْ جَمِيعًا وَقُلُوبُهُمْ شَتّٰى"

ـــہ سُور یعنی پس خوردہ

وگفتہ اند کہ غذائے نفس در عشرت است کہ ہر یکے بحضور دیگرے خوش است وہمین غذائے دلہا در صحبت است۔ صاحب یار را گویند و یار جز ہمکار نباشد صحبت مستقیم نباشد تا آنکہ در وئے یکے با درون دیگرے موافق نباشد۔ خداوند تعالیٰ گفتہ است گمان بری تو کہ ایشان با شما بجمع اند و دلہائے ایشان پراگندہ است۔

قولہ "والصحبت اذا صحت شرا بطہا فانہا اجل الاحوال الا تری ان الصحابة رضی اللہ عنہم کانوا اجل الناس علماو فقہاو عبادتاً و زھداً و توکلاً و رضاً فلا ینسبوا الی شئی من ذلک غیر الصحبت التی ھی اعلاھا" چو صحبت بشرط خویش درست شد در اجل احوال باشد کارے بزرگے وحالے عالی بود تا پیدا می آرد برائے آنکہ صحبت بشرائط خود درست شود و اجل احوال و اعلیٰ اوصاف باشد نہ بینی کہ صحابہ رضی اللہ عنہم ہر ایک از سایر امت فقیہ تر و عالم تر و زاہد تر بودہ اند باین ہمہ ہیچ چیز ایشانرا نسبت نکروند بہ صحبت نسبت کردند اصحاب رسول اللہ گفتند۔ آرے و محقق ومتیقن است کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجمع فضائل بود و صحبت بین الشخصین محق نباشد و ثبوت نیابد تا بینہما جنسیت نباشد فعلی ہذا معلوم شد ایشانرا گفتند گوئی افقہ و اعلم و ازہد و اعرف خواندند۔

قولہ "ومن ادابہم ان لایجری فی حدیثہم ھذالی وھذالک ولوکان کذا الم یکن کذا ولعل وعسی ولم فعلت ولم نفعل ومایجری مجراھا فانہا من اخلاق العوام" واز آداب صوفیان است کہ بطریقہ تملک و تخصص نگویند ہذالی این ملک من است و این خاصہ من است و ایشانرا این نیست کہ گویند اگر چنین بودے چنین نشدے چنانچہ یکے گوید اگر من در رہ بسیار نرفتمے مراتپ نہ شدے وہمچنین

در چنین نبودے

حادثات دیگر زیرا چه سیرت ایشان است هرچه ایشان را پیش آید حواله به تقدیر کنند
واین چیزها از اوصاف خواص نیست از اخلاق عوام است۔

قوله "قال ابراهیم بن شیبان کنّا لا نصحب من یقول
فعلی" ابراهیم شیبان گفته است مارا صحبت باکسے نبودے که او گفتے فعل
من است۔

قوله "ولا یجری بینهم الاعارة والاستعارة" میان
صوفیان عاریت دادنی نیست وطلب عاریتے نکس از ما عاریتے طلبید
وآن اورا بهمه دادیم آنانکه همه خود را بذل مال کرده بودند گاه گاہے بسبب
آنکه ایشان بعجز وزاری التماس کرده بودند که البته هرچه از ما است ملک مخدوم است
گاه گاہے بعاریت استاده ایم این گمان مبری که انچه ما میگوئیم بغیر تجربه است
شاید چیزے ادنی است وآن در تصرف ما نیفتاده است مگر آن فوت شده باشد

قوله "وقال بعضهم الصوفی لا یعیر ولا یستعیر ولا
یجری بینهم المخاصمة ولا المجادلة ولا الاستهزاء ولا
الازدراء ولا المزاحمة ولا المقابلة ولا الغیبة ولا النمیمة
ولا الوقیعة ولا النقیضة بل یکون کل واحد منهم للکبیر
کالولد وللنظیر کالاخ وللصغیر کالوالد وللاستاذین کالمملوک (ن کالاب)
این هم بالا گذشته است شیخ مکرر میکند برائے آنرا تا طالب را تقرب شود بدانند
درین باب اهتمام است۔

قوله "ومن آدابهم اذا اجتمعوا ان یقدموا احداً (ن یقدموا واحدا منهم بینهم)
لیکون مرجعهم الیه واعتمادهم علیه" وبعضے از آداب صوفیه
اینست که جائے مجمع ایشان باشد یکے را که او لایق سری باشد او را سر کنند که همه را

رجوع بدو نمود۔

قوله ویکون ارجحهم عقلا ثم اعلاهم همة ثم اعلاهم حالا ثم اعلمهم بالمذهب ثم اسنهم" شیخ میفرماید که لایق سری کیست آنکه میان ایشان ہم از روے عقل راجح باشد و یکے از رجحان عقل این است که آنکه او مقدم و سر باشد و قول و فعل او متبع بود باید که آن گوید و آن کند که متبع عوام و متبع مریدان و متوسطان و منتهیان باشد و از ہمت ہمہ بلند تر باشد بہیچ چیز از مفی احوال و مقامات سر فرو و نیارد و ہر چہ او را بدہند ہمت او از ان عالی تر باشد۔ وقتے خواجہ من مرا میفرمود اگر تو بصفوت آدمؑ و نبوت نوحؑ و خلت ابراہیم و کلام موسیٰ و قربت عیسیٰ و محبت محمد سر فرو آری صادق نباشی۔ و این سخن را دیدم که وقتے بایزید با یحییٰ معاذ گفته است شبے یحییٰ بر بایزید رفت او در وقت خود بود ہمین گفت نہ نہ چو از وقت خویش فارغ شد یحییٰ گفت یحییٰ آن خداے و بوقتے که داشتی بگو که چه بود که لا لا میگفتی بایزید گفت که احوال و مقامات بر من عرضه میکردند و من ہمین لا میگفتم یحییٰ گفت چرا معرفت اختیار نکردی که از آن چیزے بالاتر نیست گفت خاموش باش من نمی خواہم که او را جز او کسے بشناسد بعد از ان بایزید ہمان سخن با یحییٰ میگفت که من بالا نشستم که شیخ این میفرمود۔ ثم اعلمهم بالمذهب یعنی کسے که در مذہب تصوف عالم تر باشد نادره کسے است که او با علو حال و فائق علم تصوف در وے جمع باشد۔ ثم اسنهم کسیکه در عمر از ہمہ بزرگتر باشد احترام و انقیاد او مردم را بیشتر باشد و گویند مرد بیش قدم است ہر چه در عمر دراز باشد با تجربه بود۔

قوله قال رسول الله صلی الله علیه و آله و بارك وسلم يؤم القوم اقرأهم بكتاب الله فان استووا فافقههم في الدين فان استووا فاشرفهم فان استووا فاقدمهم هجرة" برائے

آن سخن خود را شیخ حدیث رسول اللہ را تائید آورد آنکہ او امامت کند باید از ہمہ بکتاب اللہ قاری تر باشد یعنی عارف تر باشد بسماع او وحافظ تر بقرات او اگر ایشاں درین ہم برابر باشند آنکہ فقیہ تر باشد در مسایل فقہی سہوے افتد نسیانے شود او داند کہ درین محل مسئلہ فقہ چیست و اگر درین ہم برابر باشند آنکہ شریفتر باشد میان ایشان چنانکہ گویند بنی ہاشم از ہمہ عرب شریفتر اند و اگر برین ہم برابر باشند آنکہ بعمر بزرگ است او پیش شود و اگر برین ہم برابر باشند ہر کہ از مکہ در مدینہ بہجرت از دیگران پیشتر آمدہ باشد او پیش شود۔

قوله "وكان النبي صلى الله عليه وسلم يقدم اهل بدر على غيرهم" و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدریان را از دیگران مقدم داشتے وبرتر نشاندے۔

قوله "روى انه صلى الله عليه وسلم كان جالسا فى صفة ضيقة فجاء قوم من البدريين فلم يجدوا موضعا يجلسون فيه فاقام النبي صلى الله عليه وسلم من لم يكن من اهل بدر من ذلك المجلس فجلسوا مكانهم فاشتد عليهم فانزل الله تعالى وَإِذَا قِيلَ انْشُزُوا فَانْشُزُوا يَرْفَعِ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ" روایت آوردہ اند کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در حجرۂ تنگے نشستہ بود و بعضے اصحاب ہم باوے نشستہ بودند بعضے از اہل بدر در آمدند جاے نشست ایشان نبود آنکہ او بدری نبود او را از مجلس ایستادہ کرد و بدریان را آنجا نشاندند آنرا کہ بر کرد ایشان را دشوار آمد در شان ایشان این آیت نازل شد وَإِذَا قِيلَ انْشُزُوا الآية۔

قوله "ثم احسنهم خلقا بهم ثم اقدمهم اجتهادا

ثم اتهمها د باشما سبقهم بلقاء المشایخ" وآنکہ میان ایشان در خلق احسن باشد اگر بضم خا گوئی و اگر بفتح ہر دو وجہ معنی دارد و آنکہ میان ایشان در اجتہاد مقدم باشد یعنی مجاہدہ بیشتر میکند او پیش شود و آنکہ ادبے کا ملتر دارد و آنکہ پیشتر مشایخ را دیدہ باشد او۔ اکنون آنچہ شیخ فرمود از روے قسمت ہمین آید اما این چنین کجا یابند کہ این ہمہ دور باشم۔

قوله "حکی ان علی بن بندار الصوفی ورد علی عبد الله الخفیف زایرا لہ من نیشاپور فتماشیا فقال لہ عبد الله تقدم فقال بای عذر فقال بانك لقیت الجنید وما لقیتہ" حکایت آرند ابو علیؒ بندار بر عبد اللہؒ خفیف بزیارت اند خواستند بجاے روند عبد اللہ خفیف گفت بندار اکہ پیش شو این بندار گفت بکدام موجب از تو پیش شوم ابن خفیفؒ گفت تو جنیدؒ را ملاقات کردہ و من نکردہ ام پس یکے از موجب تقدم ملاقات مشایخ باشد

قوله "ویخدمهم اصدقهم نیة واحلمهم واقواهم قلبا واکثرهم دیانة وامانة وصیانة واقلهم اهتماما بنفسه وذریته" وخدمت مشایخ کسے کند کہ او در نیت صادق تر باشد آرے بذل نفس خویش کردن و بخدمت یکے ایستادن براو او جز بصدق نیت نباشد و آنکہ بہ دل حلیم وقوی تر باشد و بہ دیانت و امانت وصیانت بیشتر باشد خادم این چنیں کسے باشد و دگر خادم او باید کہ او را با نفس خویش و باہل وولد خویش چندان اہتمام نباشد۔

قوله "فالخدمت الدرجة الثانية من الشیخوخة" وخدمت از شیخوخت یک مرتبہ فرو است چنانچہ بادشاہ بر تخت و وزیر بر نردبان۔

قوله "کما ورد فی الخبر عن سید البشر صلی اللہ علیه وسلم انه قال سید القوم خادمهم" چنانچه از رسول اللہ صلی اللہ علیه وآله وسلم خبرے وارد است که آنکه او خدمت قوم کند او مهتر ایشان باشد زیرا چه اطعام میکند ورفع مونتهاے ایشان میکند وایشانرا فارغ میدارد واین هم صفت خوندکار است که بر موالی خویش کند ودیگر این نایب شیخ است کارے بنیابت میکند شیخ سید قوم است واین نایب او فعلی ہذا این هم سید قوم باشد۔

قوله "وقیل اذا صحبت انسانا فانظر عقله اکثر مما تنظر دینه فان دینه له وعقله لك" وگفته اند چون خواهی صحبت باکسے کنی در عقل او بیشتر نگر که در دین او مرد دیندار است اگر ابله باشد در تصرف او در کار او چندان رشدے نباشد اما عاقل انچه باید وشاید آن میکند وضع الشی فی موضعه کار اوست زیرا چه نفع دین او همبدان دیندار بازمیگردد ونفع عقل او بتو بازمیگردد وبد وهم۔

قوله "ولا تصحب من کان اکثر همته الدنیا والنفس والهوی قال اللہ تعالی" فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰی عَنْ ذِکْرِنَا وَلَمْ یُرِدْ اِلَّا الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا "صحبت مکن باکسے که بیشتر همت او بر دنیا وهوا است خداوند تعالیٰ فرموده است رسولؐ اللہ را که بگشت وه کسے را که از خدائے تعالیٰ روے گردانیده است ونمیخواهد مگر حیات دنیا را۔

قوله "وقال اللہ تعالی وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِکْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ" وخداے تعالی فرموده است اما اطاعت مکن کسے را که دل او از ذکر خود غافل کرده ایم واو پس روی هواے خویش کرده است۔

قوله "ولا یذکر عیوب الناس فقد قیل من ذکر

عیوب الناس فقد شهد علی نفسه بعیوبها" ونباید صوفی راکہ
شستہ عیبہائے مردم بگوید زیراچہ ہرکہ این کار کند او برعیب نفس خویش گواہی
دادہ باشد زیراچہ نقد بارئے غیبت است وایذائے برادر مومن ونقد وقت
خود را ضایع کردن است بشئے کہ بیہے۔

قوله" فانما ینکر بمقدار ما فیه" زیراچہ آنکس ذکر نمیہ کند (نہ ما فیہ میں)
مگر چیزے کہ نسبت بوو دارد چنانکہ گفتہ اند مصراع

ہر چیزے کہ کثر بینی عیب از نظرت باشد

و دیگر عیب مردمان کردن وگفتن عیب خدا کردن است زیراچہ بندۂ خدا است
خالق افعال واحوال او خدا است ہرچہ میگوئی ہو تعالیٰ خالق الخنازیر والحیات
والعقارب اگرچہ خالق کل شی است اے مرد ناوان خلق را نظر بخدا اے
اوکن زبان درکش۔

قوله" سئل ابو عثمان الحیری عن الصحبة فقال
توسّع علی اخیك بمالك ولا تطمع فی ماله وتنصفه من
نفسك ولا تطلب الانصاف منه وتكون تبعًا له ولا تطلب
ان تكون تبعالك وتستكثر ما اليك منه وتستقل ما منك اليه"
کسے از ابو عثمان حیری ادب صحبت پرسید گفت کہ انچہ مال تست بمال خود بریار خود
فراخی کنی و مالے کہ او را است وران تو طمع نکنی بمالک بفتح لام ہم معنی دارد بکسر لام
ہم بمالہ وبمالِہ اینجا ہم فتح احتمال دارد ہم کسر اما فتح توسع کسرہ۔ اے ترا است
طمع مکن بدانچہ او را است واز نفس خویش او را انصاف دہی واز وانصاف خویش
طلبی وپسرو او باشی ونخواہی کہ او پسرو تو باشد انچہ از و بتو اگرچہ اندک رسد
بسیار دان وانچہ از تو بدو رسد اگر بسیار باشد اندک دان۔

قوله "قال محمد داود الرّقّی قلت للدقاق من اصحب فقال من یعلم منك مثل ما یعلم الله منك ثم تامنه علی ذلك" رقی میگوید کہ من از دقاق پرسیدم کہ صحبت باکہ کنم گفت باکسے کہ انچہ از تو خدا میداند آن مصاحب بداند و تو از وایمن باشی کہ بمقابلہٗ آن ترا فضیحت نکند و ترا معیوب نکند واگر از حسنات و اسرار باشد و رافشار آن نکوشد۔

قوله "وقال بعضهم ما اوفحش فی البلاء الاصحبت من لا احتشمه" کسے گفتہ است مراو ربلاے نبندا اخت مگر کسے کہ او نزدیک من محتشم نبود۔ از ینجا این معلوم شود کہ صحبت باکسے کند کہ او از تو بہتر باشد۔

قوله "وقیل لیس فی اجتماع الاخوان الانس لوحشت الفراق" وچنین گفتہ اند در صحبت یاران انسے نیست زیراچہ وحشت فراق پس آن درمیان افتد۔ ازین جملہ این معلوم میشود باکسے موافست نباید۔

قوله "وقیل الشرف فی ثلثث اجلال الکبیر ومدارات النظیر ورفع النفس عن الحقیر" وگفتہ اند بزرگی در سہ جا است کہ بزرگے رابزرگ داری زیراچہ تو بزرگی بزرگ شناختہ باشی انکہ اورابزرگ واری وآنکہ ہمچو تو باشد با او بہ نرمی باشی وبرکردن نفس از مروے خوارے برفع نفس از مردم خوار علی احسن الوجوہ جز دلیل بر شرف وفضل نباشد۔

قوله "وقیل الجلساء ثلثة جلیس تستفید منه فالزمه وجلیس تفیده فاکرمه وجلیس لا تستفید منه ولا تفیده فاهرب منه" وگفتہ اند ہمنشینان سہ اندیکے آنکہ تو از و فایدہ گیری پس اورالازم گیر وہمنشینے کہ تو اورا فائدہ دہی پس اورا اکرام کن وہمنشینے کہ

نہ آواز تو فایدہ گیرد ونہ تو از و فایدہ گیری از و بگریز۔

قولہ "ومن آدابھم ترک التیہ والصولت قال ابو علی رودباری الصولۃ علی من ھو فوقک قحۃ وعلی من ھو مثلک سوء الادب وعلی من ھو دونک عجز" بعضے از آداب صوفیان است کبرے نکند و بر کسے زورے نکند ابو علی رح رودباری گفتہ است صولت کردن بر کسے کہ از تو برتر است قحہ است آن عیبے است کہ آن عیب ہم بتو باز گردد و آنکہ ہمچو تست اگر بر وصولتے کنی آن خود بے ادبی است و آنکہ فرود تر از ان است صولت کردن بر و دلیل بر عجز تست زیرا چہ با کسے ہمچو خودے و برتر از خودے صولت نمیتوانی کرد سکینے و عاجزے یافتہ بر وصولت میکنی۔

قولہ "وقال بعضھم من اوتی ولایۃ فتاہ فیھا فقد اخبران قدرہ دونھا" و بعضے گفتہ اند ہر کہ ولایتے یافت و در آن خود نمائی و بزرگی نمود او خبر داد از دونی مرتبہ خود کہ بسبب آن خود نمائی میکند پس او از ولایت فرود تر است آنکہ بران بزرگی میکند۔ ن سط

قولہ "ومن تواضع فیھا اخبران قدرہ فوقھا" و آنکہ او دران ولایت تواضع میکند یعنی او را در حساب نمی آرد و خود را بدان وزنے و قدرے نمی دہد معلوم می شود کہ از ان مرتبہ او برتر است۔

قولہ "وقیل ان عجب المرء بنفسہ احد فساد عقلہ" وگفتہ اند نظر کردن مرد بہ نفس خود یکے از فساد عقل است۔

قولہ "وقال اللہ تعالی تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ لِلَّذِیْنَ لَا یُرِیْدُوْنَ عُلُوًّا فِی الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا" خداوند تعالی میفرماید آن سرائے آخرت میگردانیدہ ام برائے کسے را کہ در دنیا بزرگی و فسادے

نمی خواہند۔

قوله "و لیحذر المتادب ان یحقر احدا من المسلمین"
وگو خدا کند شخصے کہ متادب باشد یکے از مسلمانانرا خوار کند۔

قوله "فقد روی عن النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم انہ قال حسب امرء من الشران یحقر اخاہ المسلم"
بندہ است کہ یکے برادر دینی را خوار کند۔

قوله "و قال النبی صلی اللہ علیہ و سلم من استذل مومنا او مومنۃ او حقرہ لفقرہ و قلت ذات یدہ شہرہ اللہ تعالی یوم القیامت ثم افضحہ" مصطفیٰ فرمودہ است علیہ السلام ہر کہ خواہد مومنے را ذلیل کند یا اورا تحقیر کند خوار کند بنا بر فقر او بہ سبب اند کے براو یعنی در ملک او مالے بسیار نیست خدائے تعالیٰ اورا فردائے قیامت شہرہ کند یعنی شہرہ بعد از ان فضیحت کند برین فضیحت کند کہ این کسے است فقر را واند کی مال را عیب کرد۔

قوله "و قال بعضہم من رضی اللہ عنہ عبدا فارضی بہ اخا" بعضے صوفیان ہمچنین گفتہ اند ہر کہ را خدائے بر بندگی او راضی شد تو برادری او راضی شو۔

فصل نمبر ۳۰

قوله "فاذا نزل بہ احد من اخوانہ او جماعت قدم الیہم ما حضرہ من الطعام والشراب قل او کثر" واگر کسے

از صوفیان از یاران فرود آید طعامے وشرابے پیش او موجود باشد پیش ایشان آرد اندک یا بسیار۔

قوله "روی عن النبی صلی الله علیه وسلم قال هلاك المرء ان یدخل علیه الرجل من اخوانه فیحقر ما فی بیته ان تقدمه الیه" از مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم روایت کردہ اند کہ رسول اللہ گفت است سبب ہلاک مرد اینست کہ مردے از برادران دینی او برا و در آید او پیش او چیزے نیارد و سبب آنکہ چیزے اندک است۔

قوله "وهلاك القوم ان یحقروا ما قدم الیهم" و آنکہ فرود آیند سبب ہلاک ایشان این باشد کہ آنچہ پیش ایشان آرند و ایشان آن را خوار بدارند مراد ازین ہلاک ضائع شدن و از رہ صواب دور افتادن است۔ وا آنکہ

قوله "وقال النبی صلی الله علیه وسلم ان من مکارم الاخلاق التزاور فی الله عزوجل" و پیغامبر فرمودہ است یکے از اخلاق پسندیدہ اینست کہ یکدیگر زیارت برائے خدا کنند۔

قوله "وحق علی المزور ان تقرب الی اخیه ما تیسر عنده وان لم تجد الا جرعة من الماء" و سزاوار است مر کسے را کہ زیارت کند برادر آیندہ خویش آنچہ میسر باشد بیارد اکنون تا ہر کسے را چہ میسر است اگر ہیچ نیابد مگر جرعہ از آب ہمان بسندہ است۔

قوله "فان لم تقرب الیه ما تیسر عنده لم یزل فی مقت الله یومه ولیلته" و اگر آنچہ میسر است پیش نیارد ہمارہ آن روز خویش و شب خویش در خشم خدا باشد۔

قوله "الا تری ان ابراهیم علیه السلام کما دخل

علیہ ضیفہ المکرمون مالبث ان جاء بعجل حنیذ، فقربہ
الیھم قال الا تاکلون" ابراہیم خلیل الصلوات اللہ علیہ مہمانان کریم
رسیدند نماند درنگے نکرد کہ گوسالہ بریان پیش ایشان آورد ایشان نمی خوردند گفت
چرا نمی خورید۔ قصہ در تفسیر مسطور است بر چہ زیادہ کنم مقصود اینست کہ چون مہمان بیاید
چیزے پیش او آرند زیرا چہ چو مہمانان بر خلیل آمدند درنگ نکرد فی الحال پیش ایشان
چیزے آورد۔

قولہ "حکی ان الحسن البصری کان اذا استاذن
علیہ بعض اخوانہ ان کان عندہ طعام اذن لہ والا خرج
الیہ ولا یتکلفہ فیما حضر" حکایت کردہ اند از حسن بصری اگر کسے بر
حسن بصری آمدے و دستوری بدر آمدن طلبیدے اگر نزدیک او طعامے بودے
او را دستوری بدر آمدن فرمودے و اگر بر وطعامے نبودے خود بیرون آمدے

قولہ "فقد روی عن ابن البختری انہ قال لما نزلنا
علی سلمان الفارسی بالمدائن فقرب الینا خبزاً و سمکاً
وقال کلوا انھانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن تکلف
ولولا ذلک لتکلفت لکم" از ابو البختری حکایت آرند کہ او بر سلمان فارسی (تکلف)
در آمد این مہمان رفت و او نانے و ماہیئے پیش آورد گفت اگر رسول اللہ در تکلف
نہی نکردہ بودے من برائے شما تکلف میکردم۔

قولہ "ولما ورد ابو حفص الحداد علی الجنید
تکلف فی خدمتہ فانکر علیہ وقال لو دخلت خراسان
لعلمناک کیف الفتوت" ابو حفص حداد بر جنید فرود آمد او در مہمانی تکلف
کرد ابو حفص انکار کرد بر او ابو حفص گفت اگر در خراسان بیائی من ترا تعلیم کنم کہ

فتوت چیست و جوانمردی چیست۔

قوله "فقیل له فی ذلك فقال صیّرت اصحابی مخانیث تقدم الیهم الوان الطعام واللباس والطیب کل یوم" ابوحفص راجنیدؒ پرسید چرا انکار کردی ابوحفصؒ گفت کہ یاران مارا مخنثان میگردانی ہر روز پیش ایشان طعامہاے خوب می آری وجامہامی آری وخوشبوہا می آری۔

قوله "وانما الفتوت عندنا ترك التکلف واحضار ما حضر" ابوحفصؒ میگوید و نزدیک مانیست جوانمردی مگر ترک تکلف کنند وانچہ بنقد حاضر باشد ہمانرا پیش آرند۔

قوله "ثم اذا احضرکم الفقراء فاخدمهم بلا تکلف حتی اذا جعت جاعوا واذا شبعت شبعوا حتی یکون مقامهم وخروجهم عندك واحد" چون فقرا بر تو فرود آیند ایشانرا خدمت بغیر تکلف کن وقتیکہ تو گرسنہ باشی ایشان ہم گرسنہ باشند وقتے کہ تو سیر باشی ایشان ہم سیر باشند تا آمدن ورفتن ایشان بر تو یکسان باشد۔

قوله "قال یوسفؒ بن حسین قلت لذی النونؒ من اَصحَبُ فقال من اذا مرض عادك واذا اذنبت تاب لك وانشد" یوسفؒ حسین میگوید من ذوالنونؒ را گفتم با کہ صحبت کنم ذوالنونؒ گفت باکسے صحبت کن کہ او مریض شود ترا پرسد واگر تو گناہ کنی او توبہ کند براے ترا وذوالنونؒ این شعر را انشاد کرد۔

بیت

"اذا مرضنا اتینا کم نعودکم — وتذنبون فناتیکم فنعتذر"

چون ما رنجور شویم پرسیدن شما بیائیم وچون شما گناہ کنید ما بیائیم عذر گناہ شما بخواہیم اکنون چگونہ باشد کہ این قصہ برعکس میرود گویند مقصود اینست صحبت باکسے کن کہ

او ہیچ مطالبہ حق خویش از تو نکند بلکہ ترا فضلے فاضلے باشد یا وے زحمتی شود آن یار دگر او را نپرسد بے شبہ او را مرضے قوی تر از مرض من خواہد بود پس این بر و د او را پرسد کہ ترا کدام زحمت قوی تر از زحمت من بود تو چونہٗ و اگر او گنہ کند تو عذر خواہی یعنی او را قہرے و زجرے ضروری افتاد کہ بگنہ مبتلا شد پس مرا عذر گنہ او باید خواست اما ہمانچہ گفتہ اند مسلمانی در کتب مشہور و مسلمان در زمین مقبور واز این گنہ خدا مراد نیست یعنی اگر یارے گنہ یارے کند آن یار عذر آن گنہ خواہد گوید تو آن نہٗ کہ از تو گنہ آید اما من گنہے کردہ ام از شومت ان از تو مکافات آمدہ است۔

قوله "لیس بصاحب من یقول له قم بنا فیقول الی این" وگفتہ اند او یار نیست کہ چون او را گوبند بخیز تا روان شویم وا و گوید تا کجا۔ این سخن آنجا درست باشد کہ بپشینہ تا کجا بکاہلی و اندیشہ گوید و اگر برائے این راہی پرسد کہ اگر دور است و اگر نزدیک بساختگی آن روان شود او درین قصہ داخل نباشد۔ و دیگر این مقال قوی است کہ ایشان جز برائے حق و بکار حق نمیروند و طرفے دیگر میلے ندارند۔

قوله "و یجتنب البداء فانه یهیج البغضاء" واز بدا اجتناب کند یعنی یکدیگر بارے طریقہ استہزا بلطیفہ گفتنی نکند زیرا چہ این موجب عداوت یکدیگر است۔

قوله "قال الله تعالی قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ وَمَا تُخْفِي صُدُورُهُمْ أَكْبَرُ" خدا فرمودہ است بتحقیق از ظاہر سخن ایشان بغضا پیدا است و انچہ در سینہائے خویش پنہان میدارند آن بدتر است۔ غرض شیخ از آوردن آیت اینست کہ بدا بہ بغضا کشد و باشد کہ کسے بزبان سخن ببازی گوید اما در دل از ان بدتر دارد۔

قولہ "قال بعضهم الناس ثلثة اصناف صنف کالغذاء لا یستغنی عنهم وصنف کالدواء یحتاج الیهم فی بعض الاحالین وصنف کالداء یجب الاحتماء منهم وما یتقرب منهم" بعضے صوفیان گفتہ اند کہ مردم بر سہ قسم اند قسمے ہمچو غذا اند کہ ہرگز بے غذا حیات نباشد چنانچہ شیخ ومرشد واستاد و دوم ہمچو دارو اند کہ گاہے با ایشان احتیاج افتد چنانچہ صحبت بانیکوان وآنکہ از وتقویتے در طلب شود وسیوم ہمچو درد و رنج وعلت اند آن دملن اند کہ منکر مذہب تصوف وطلب حق اند احتراز از ایشان واجب باشد البتہ از ایشان بدور باید بود وگوش بسوئے ایشان نمی باید نہاد کہ قطاع طریق دین اند۔

قولہ "ویجتنب صحبت الاشرار فقد قیل صحبت الاشرار خطر من صاحبهم فقد بالغ فی الغرور" واز صحبت بدان بدور باشند وبدان مردمان بدکار اہما نچہ گفتیم مخالفان مذہب تصوف خبین گفتہ اند بیت

با بدان کم نشین کہ صحبت بد گرچہ پاکی ترا پلید کند

وہم جنسیت علت صحبت باہر کہ نشینی ترا از جنس او گیرند بد انکہ او با میخواران شیند اریا لذت از مجلس وحرکات وسکنات ایشان میگیرد یا آنکہ ازان بوے لذتے دارد واقل من کل قلیل این باشد کہ مداہن ومداری است لعداحمیتے وہمت دینی نیست ہرکہ با ایشان صحبت کند او در غرور مبالغہ کردہ باشد ہر چند کہ او با خود میداند کہ من کسے ام از انچہ منم کسے نتواند ازان بگرداند واگر نفس او لذتے خفیفے وذوقے لطیفے میگیرد ہر چہ ہستی ہستی از استراق نفس ایمن مباش۔

قولہ "وانما مثلہ کمثل راکب البحران سلم ببدنہ من التلف لم یسلم بقلبہ من الحذر" آنکہ او بغرور با اشرار صحبت کند مثل او ہمچنین باشد چنانچہ کسے دریا سوار شود اگرچہ تن از غرق سالم ماند

اما از خوف خالی نباشد۔

قوله "وقیل من اکمل السعادت والرشاد صیانت المرء نفسه عن الاوغاد" وگفته اند بعضے درست ترین نیک بختیها ودرست ترین ره راست این است که مرد نفس خویش را از مردمان یاوه سالم دارد۔

قوله "وقیل من یصحب صاحب سوء لم یسلم ومن یدخل مدخل سوءٍ یتهم" هرکه باشخصے که او به بدی مبتلا باشد باو صحبت کند البته سالم نماند او هم در بدی افتد چنانچه گفتیم و هرکه جائے در آید که آنجا سوء است متهم شود رسولؐ الله فرموده است۔ اتقوا مواضع التهم۔

قوله "وقیل کل احد یعرف بقرنائه و ینسب الی خلطائه" وگفته اند که هرکه مردم را بیاران او بشناسند و بقریبان او بشناسند که هرچه ایشان اند او هم همچنین باشد او را از ایشان گیرند چنانچه گفته اند بیت

زاغ باز اغان نشیند بط نشیند با بطان روستی با روستی و قلتبان با قلتبان

قوله "وروی انه وقف النبی صلی الله علیه وسلم علی قوم فقال الا اخبرکم بخیرکم من شرکم خیرکم من یرجی خیره ویومن شره وشرکم من لا یرجی خیره ولا یومن شره" واز رسولؐ الله صلی الله علیه وآله وسلم مرویست که فرموده است بیاگاهم شمارا بکسے که بهتر از شما است وبکسے که بدتر از شما است نیک تر شما کسے است که ازو امید نیکی باشد واز شر او امان باشد[عه]

عه در نسخه منقول عنه بعد ازین اند کے عبارت غالباً از تحریر مانده است یعنی ترجمه عبارت "وشرکم من لا یرجی الخ" در تحریر نیامده است۔

فصل ۳۱

قوله "فی ذکر آدابهم فی الاسفار. قال الله تعالی
رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ" صفت مسافران
اینست که ایشانرا خرید و فروخت و بازرگانی از ذکر خدا و از کار خدا باز
نمیدارد یعنی ایشان ترک بیع و تجارت کرده اند پس بیع و تجارت ایشانرا از ذکر
خدا باز نمیدارد۔

قوله "فسئل النبی علیه السلام من هم فقال
هم الذین یَضْرِبُونَ فِی الْأَرْضِ یَبْتَغُونَ مِنْ فَضْلِ اللَّهِ"
از رسول الله پرسیدند که رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ ازین مردان کدام مراد اند
گفت آنانکه در زمین سیر وند یعنی مسافر میشوند و سفر ایشان برائے آنرا است
که طلب فضل و رحمت خدا است۔

قوله "وقال النبی صلی الله علیه وسلم سافروا
تصحوا و تغتنموا" پیغامبر فرموده است علیه السلام سفر کنید تندرست
گردید و غنیمتها گیرید۔ چنین گویند بخاصیت سفر تن مردم تندرست میگردد و از هر
جنسے غنیمتے میگیرد۔ تاویل محققان چنین است از خود سفر کنید صحت معرفت شما
را بنقد باشد و از تجلیات و کشوفات غنیمت گیرید۔ سفر کنید از هرچه قرار گرفته اید
عالم صحت علم شود بدانچه علم نبوده اید غنیمت گیرید تجلیات و کشوفات که از ان وقتے
شمارا شعورے نبود۔ سخن اینجا بسیار میتوان گفت اما همین قدر بس باشد۔ و شیخ
برائے این رامی آرد رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم امر بسفر کرده است این

امر استحباب باشد و منفعت این امر را تصحوا و تغنموا فرمودہ است وسفر کیست شائستہ اہل معرفت باشد اما اگر مبتدی کند شاید براے مجاہدہ نفس را باشد۔ واگر ازین مسافرت وصحت وغنیمت جہاد فی سبیل اللہ وارند ہم درست آید

قولہ "وقال الغریب شہید و یفسح للغریب فی قبرہ کبعدہ عن اہلہ" ورسول اللہ فرمودہ است آنکہ در غربت بمیرد شہید میرود ودر گور غریب کشادہ کنند آن مقدار کہ او از وطن واہل خود دور افتادہ است۔ ودیگر یفسح فی قبرہ کشادہ گردد اورا گور او چنانچہ او از اہل خویش دور افتادہ است کہ مضیق اہل وولد بود ودل را ازان مضیق کشادہ است ہمچنان گور او کشادہ شود۔ واز غریب غریبے مراد باشد کہ در رہ کعبہ میرود یا در رہ زیارت رسول اللہ میرود یا در رہ مسجد اقصی میرود یا غریبے کہ للہ فی اللہ غربت اختیار کردہ است وانواع آنرا شیخ بیان میکند۔

قولہ "وقال ابو حفص النیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ ینبغی للمسافر ثلثۃ اشیاء ترک تدبیر الزاد وتقدیر الطریق ویعلم ان اللہ حافظہ" ابو حفص گفتہ است کہ مسافر را سہ چیز بایدتدبیر ازان توشہ نکند ورہ را تعین نکند کہ امروز این قدر خواہم رفت ہر جائگہے نزہے کہ بیند وآبے باشد اگرچہ بادیہ است ودل اورا خوش آید ہمان منزل او باشد وبداند بیقین کہ نگہبان او خدا است۔ ودیگر ترک کند پرزا وکند واین نکند باخود کہ در فلان مقام خواہم رفت مثلاً از کوفہ تا بہ بصرہ بلکہ بہ نظارہ قطع منجاورات بگردد وبراے صنع وصانع باشد وبراے استماع تسبیح از زبان ہر موجودے بود کہ گفتہ وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِہٖ واین سفر جز مرد متوکل وعارف خدا را نباشد۔

قولہ "و افضل السفر الجهاد ثم الحج ثم زيارت قبر رسول الله صلى الله عليه وسلم" فاضلترین سفرہا جہاد است کہ جہاد اُفی سبیل اللہ است وبیشتر ازین صوفیان بیرون می آمدند با مسلمانان جمع می شدند و با مشرکان جہاد میکردند بعد ازان حج است بعد ازان زیارت رسول اللہ و زیارت مسجد اقصی است ابن ثم بمعنی اوست۔

قولہ "قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وفد الله ثلثة الحاج والغازی والمعتمر ثم زيارت المسجد الاقصى" رسول اللہ فرمودہ است کہ گروہ خدا سہ اند الحاج آنکہ قصد زیارت کعبہ دارد و آنکہ بغزا برون آید و آنکہ برائے عمرہ برون آید پس ازان زیارت مسجد اقصی یعنی بیت المقدس۔

قولہ "وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تشد الرحال الا فى ثلثة مواضع المسجد الحرام والمسجد الاقصى ومسجدی هذا" رسول اللہ فرمودہ است رحلہا را نبندید یعنی بار سفر را نبندید یعنی سفر نکنید مگر بسوے سہ مسجد خانہ کعبہ مسجد اقصی بیت المقدس و مسجد من آنجا کہ مدفن رسول اللہ است۔

قولہ "ثم لطلب العلم ثم لزيارت المشايخ والاخوان" وسفر برائے طلب علم را ہم باشد و اگر جائے باشد کہ آنجا عالمے نیست بزمینے بشہرے بشوند کہ آنجا عالمے است سفر کنند برائے تعلم روند برائے زیارت مشایخ بروند یعنی مرشدے ہادی است زیارت او بروند از و ارشاد و ہدایت و رہ وصول حق یابند و دیگر ہم بدین ؏ از نفع خالی نباشد و آنکہ امثال

؏ در نسخہ منقول عنہ اینجا یک لفظ محو شدہ است۔

باشند البتہ صحبت امثال مہ ہر یکے کار دیگرے ہست ۔

قولہ "قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاکیا عن ربہ حقت محبتی للمتحابین فیّ وللمتزاورین فیّ" رسولؐ اللہ از کلمات قدسی حکایت از خدا است تعالیٰ فرمودہ کہ خدا گفتہ است کہ سزاوار است دوستی من برائے کسانیکہ یک دیگر را دوستی برائے من میکنند ۔ دو احتمال وارد سزاوار است محبت من برائے ایشانرا و دیگر ایشان سزاوار محبت من اند کہ یکدیگر دوستی می کنند از گروہ من انکہ بہر من زیارت میکنند و ملاقات میکنند ہمانچہ گفتہ اند **بیت**

باعاشقان نشین وہمین عاشقی گزین باہر کہ نیست عشق کم کن قرینہ را

اینچنین باشد کہ یک دوستے مر دوستے دیگر را پرسید کہ تو با وے عمرے است کہ دوستی بسر می بری ہیچ امکان رہ وصول ہست یا نہ و دوست با تو گہے چنین میباشد کہ از جمال خود پرتوے می اندازد و دیگر از عادات مرد است کہ دردمند با دردمند نشنید ویکدیگر دردمند خویش حکایت کنند و این نوع از قبیل دوائے دردمندان است ۔ سخن دگر ہم ہست اما ترجمہ دراز میشود ۔

قولہ "وفی الحدیث عن ابی رزینؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زُرْ فی اللہ فان من زار فی اللہ عزوجل شیّعہ سبعون الف ملک یقولون اللھم صلہ کما وصلہ فیک" زیارت برائے خدائے را ہمانکہ بالا گفت زیراچہ ہر کہ زیارت برائے خدا را کند ہفتاد ہزار فرشتہ او را رسانیدن بروند فرشتگان تسبیح کنند وبگویند برسان او را بمقصد و مقصود او چنانچہ او بہر تو قصد رسیدن کردہ است ۔

قولہ "ونادا ہ منادان طبت فطاب ممسالک وتبوات من الجنۃ مقعداً فتبوأ" ومنادی او را ندا دہد خوش کردی ترا خوشی باد

ورفتن خوش باد و جاگرفتنی در بہشت جاے بود نی و شستنی۔

قوله "ثم لرد المظالم و الاستحلال" و دیگر سفر کند برائے آنزاکہ مرد بر کسے ظلمے کردہ است براے رد آن مظالم را و برائے آنکہ حق کسے بر تو باشد برائے بحلی خواستن آن۔

قوله "ثم لطلب الاثار و الاعتبار ثم لریاضت النفس" بالاگفتہ ام

قوله "دخمول الذکر" خمول ذکر مبتدی را باشد کہ او در کار چنان مشغول است کہ نداند کہ او چہ میکند و مردمان بدان اعتقادے بکنند وقت اورا مزاحمتے نہ نمایند یا منتہی است با کثر نہایات رسیدہ ہمہ روز منزلتے و خوش جائے اختیار کردہ تا مردمان اورا نشناسند و او بوقت خویش با خدا فارغ باشد۔

قوله "ولا یسافر للنزھت و البطر و الریاء و الجولان فی البلدان" و سفر برائے آنزا نکند کہ تماشا کند کہ خودنمائی کنند کہ فلان جا کہ رفتہ ام و از ہر مقامے کہ نشان پرسی گویم۔ سفر برائے آنزا نباشد۔

قوله "قال ابو تراب نخشبی لیس شی اضر علی المریدین من اسفارھم علی متابعت الھوی" ابو تراب نخشبی گفتہ است ہیچ چیز مریدے را زیانکار تر از ین نیست کہ سفر کند بہوائے نفس ہمچنین کسے را خود مرید نتوان گفت۔

نسخہ المریدین

قوله "وما فسد من فسد من المریدین الا بالاسفار الباطلة" فساد کار مریدان جز سفرے کہ بہوائے نفس باشد نیست۔

قوله "قال الله تعالی وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ خَرَجُوا مِن دِيَارِهِم بَطَرًا وَرِئَاءَ النَّاسِ" مباشید ہمچو ایشان کہ از شہرہائے خویش

بیرون آمدند بخوشی و خودنمائی۔

قوله "وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یاتی علی الناس زمان یحج اغنیاء امتی للنزھت واوساطھم للتجارت وقراءھم للریاء وفقراءھم للمسالة" رسول اللہ میفرماید برامت من زمانہ بیاید کہ توانگران قصد حج کنند برائے نظارہ وتماشا و آنکہ مردمان میانہ روند برائے بازرگانی را و آنکہ مردمان خود را عابد و زاہد دانند برائے ریا را تا گویند حاجی عبداللہ و حاجی نعم اللہ و مردمان درویش برائے آزار بروند کہ چیزے بخواہند و در گدا بہ بندند۔

قوله "وقال عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ الاان الوفد کثیر والحجاج قلیل" عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ گفتہ است بدانید تحقیق قافلہا و گروہ ہا بسیار در حج میروند اما آنکسان کہ او بصدق و راستی حج مطلوب دارند اندک اند۔

قوله "ولا یسافر بغیر رضاء الوالدین والاستاد وبغیر اذنہم حتی لایکون عاقًا فی سفرہ فلایجد برکات اسفارہ" وسفر بغیر دستوری مادر و پدر و بے اذن استاد نرود۔ میان رضا و اذن تفاوتے ہست شاید کسے بضرورت اذنے دہد اما خوشی کارد گر است۔ تا او در سفر عاق نباشد۔ عاق او را گویند بیفرمانی مادر و پدر و استاد کند۔ اے عزیز بتجربہ معلوم شدہ است عقوق والدین و استادین شومتے دارد کہ از بسیار مواہب و موارد الٰہی محروم گرداند۔ مرا در سفر بسیار ہوس بود کہ ہر روز بمنزلے و ہر شب جائے باشم شیخ من فرمود این کہ زیر پائے مادر باشی بہ از انکہ بر عرش روی آنکہ سفر بعقوق کند برکت سفر نیابد۔

قوله "واذا كان فى جماعة مشى مشى اضعفهم"
وبعد از انکه سفر با جماعتے باشد وتو بپیشتر وایشان باشی باید کہ آنچنان روی کہ آنکہ ضعیفتر ایشان باتو برابر رود۔

قوله "ووقف لوقوف الرفيق ولا يوخر الصلوة عن اوقاتها ما امكن" اگر یار سفر ایستد باید کہ توہم بایستی نباید کہ او را بگذاری تو بپیشتر شوی ونماز را از وقت او تاخیر نکند وقت مستحب را نگہدارد ومسافر را اول وقت مستحب اوست ودر تاخیر خوف فوت باشد تا آنکہ تواند زیرا چہ الضرورات تبيح المحظورات۔

قوله "ويوثر المشئ على الركوب الا عند الضرورت فان سفره الرياضت وطلب الزيادت" واختیار کند پیادہ رفتن از سواری زیرا چہ سفر او برائے ریاضت است ویا برائے زیادت کہ در وقت او مزید شود۔ آنکہ او را جمع ہمت وحضور دل بفراغت مطلوب باشد او را سوار رفتن بہتر۔

قوله "وروى عن النبى صلى الله عليه وسلم انه قال للحاج الراكب بكل خطوط يخطوها راحلة سبعون حسنة وللراجل بكل خطوط سبعمائه حسنة من حسنات الحرام" از پیغامبر علیہ السلام روایت کردہ اند گفتہ است کہ ہر حاجی کہ سوار میرود ہر گامے کہ مرکب او میرود ہفتاد نیکی برائے او رامیشود و آنکہ او پیادہ میرود بہر گامے او را ہفت صد میشود از نیکیہائے حرم۔

قوله "وقيل ما حسنات الحرم قال الحسنة بسبع ماية حسنة" از رسول اللہ پرسیدند حسنات حرم چہ فضل دارد بر حسنات دیگر رسول اللہ گفت یک حسنہ حرم بمقابلہ ہفت صد حسنہ جائے دیگر۔

قوله "وروی ان الملائکة تعانق رجالة فی طریق مکه وتصافح اصحاب الرواحل وتسلم من بعید اصحاب المحامل" روایت کرده اند هم از پیغامبر که فرشتگان مر پیادگان حاج را کنار میگیرند و مر سواران را مصافحه میکنند و اصحاب محامل را از دور سلامے۔

قوله "واذا کان فی جماعة بذل جهده فی خدمتهم ما امکن ویرفع عنهم مؤنته" واگر مسافر در جماعتے باشد بقدر طاقت خویش ایشانرا خدمت کند و تا تواند از یاران مسافر مونت ایشانرا برگیرد۔

قوله "فقد روی عن عدیؓ بن حاتم انه قال قلت یارسولﷺ الله ای الصدقات افضل قال خدمت الرجل اصحابه فی سبیل الله" از عدیؓ بن حاتم مروی است که از رسولﷺ الله پرسید از جمله صدقه کدام صدقه فاضل است گفت این که مرد خدمت یاران مسافر کند که ایشان برائے خدایرا سفر کردند یا آنکه این خدمت او برائے خدایرا باشد۔ عدیؓ بن حاتم طائی هر آئینه پرسیدن صدقه نسبت بدو دارد۔

قوله "ومن آدابهم اذا دخل الصوفی بلداً فان کان فیه شیخ قصد زیارته وان لم یکن قصد موضع الفقراء وان کان فیها مواضع قصد اقدمها واکثرها جمعا (مراقدمها) واعظمها حرمة ویتفقد موضع الطهارت خصوصا والمیاه الجاریة فیه فیوثر النزول علیها دون غیرها" از آدابها این است چون صوفی مسافر در شهرے در آید اگر در آن شهر شیخے باشد قصد زیارت او کند وگرنه آنچه که جمع از آن صوفیان و فقرا باشد آنجا رود واگر

جائے است کہ بسیار سال باشد کہ آنجا صوفیان می باشند وفقرا بسیار اند آنجا رود واگرنہ آنکہ محب این قوم است او حرمت ایشان بسیار میدارد آنجا رود واگرنہ موضع اختیار کند این مواضع کہ گفتیم آن مواضع واین مواضع دیگر اختیار کند۔

قولہ "وان لم یکن لہم موضع ولا لہم جمع نزل علی اکثرہم محبۃ لہذا الطایفۃ واکثرہم ایمانا لہم ومیلا الیہم" بالا گفتہ آمدہ ام۔

قولہ "واذا نزل دویرۃ الصوفیۃ ینحی ناحیہ وینزع نعلیہ یبداء بالیسری فی النزع والیمنی فی اللبس" وچون درسرائے صوفیان نزول کند درگوشہ جدا شود ونعلین خویش رابکشد چون خواہد بکشد اول ازپائے چپ بکشد وآنکہ بخواہد بپوشد اول درپائے راست بہ پوشد۔

قولہ "فقد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا انتعل احدکم فلیبداء بالیمنی واذا نزع فلیبداء بالیسری" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمودہ است۔ اذا انتعل احدکم چو یکے از شما نعل پوشد آغاز کند ازپائے راست وچون بکشد گو طرفے چپ کشد۔

قولہ "ثم یقصد موضع الطہارت یتوضا ثم یصلی رکعتین" پس آنجا کہ صوفیان طہارت میکنند آنجا رود وضو بکند ودو رکعتے شکر وضو بگذارد وتحیت مکان ہم باشد۔

قولہ "وان کان ہنالک شیخ مقصود قصدہ وزارہ وقبل راسہ الا ان یکون حدثا فیقبل یدہ" واگر دران

مقام شیخے باشد کہ البتہ مرومان قصد زیارت او میکنند بر و بر و دوزانو زیارت کنند و سراو را ببوسد اگر این آیندہ پیر باشد و آن نشینندہ جوان و آن برعکس است دست بوس و زمین بوس کند۔

قولہ "روی عن کعبؓ بن مالک انہ قال لما نزلت توبتی اتیت النبی علیہ السلام فقبلت یدہٗ" چندے از صحابہ از سفر تبرک تخلف کردند آمدند در مدینہ رسول اللہ باز گشت ایشان خود را در ستونہاے مسجد بستند و گفتند یا توبہ ما قبول شود یا ہمچنین بستہ بے طعام و آب بمیریم رسول اللہ ایشان را از ان ستونہا کشاد ایشان آمدند و رسول اللہ را دست بوس کردند این قصہ براے آن آوردہ دست بوس آمدہ است۔

قولہ "وحکی عن عبد اللہ بن خفیف قبّل ید الحسین بن منصور وھو فی الحبس فقال لو کانت الید ید نا لمنعناک ولکن الید ید انبوسہا الیوم وتقطع غدا" وحکایت آرند حسین بن منصور در حبس بود عبد اللہ خفیف رفت و دست او را ببوسید حسین گفت اگر این دست دست من بودے من ترا منع میکردم تو امروز این دست مرا میبوسی و فردا بخواہند برید یعنی این دست دست من نیست دستے بعاریت مقصود این داشت کہ عبد اللہ خفیف دست حسین بوسید۔

قولہ "ثم یجلس عند الشیخ ساعۃ ولا یتکلم الا ان یسألہ عن شئ فیجیبہ عن سوالہ ولا یبلغہ سلاما" بعد ازان بہ نزدیک شیخ زمانے بنشیند و سخنے نگوید مگر آنکہ شیخ پرسد از انچہ پرسد این جواب گوید و سلام کسے نرساند چنانچہ عادت مسافران است کہ سلام مکہ میرسانیم و سلام مدینہ میرسانیم سلام بابا غوری و سلام بابا جمال و سلام بابا فخر

میر سانم و سیدی احمد میر سانم این چنین ہذیان نگوید۔ ہمانکہ ولا یتکلم گفتہ بود بندہ بود فاما شیخ تصریحے و تشریحے میکند۔

قولہ "ولا یذکر احد ا الا ان یکون نظیرا لہ فی الحال او السن فیجوز ذلک" ہیچ یکے را پیش شیخ ذکر نکنند مگر آنکسے را کہ مثل او باشد در عمر و در حال و مقام۔

قولہ "ثم یرجع الی موضعہ وعلی المقیمین ان یسلموا علیہ فحق القادم ان یزار الا ان یکون بمکۃ فان علیہ زیارۃ المجاورین بحرمت الحرام" بعد ازان مقامے کہ جائے نشستن آیندگان است آنجا برود و بنشیند و آنکہ در آن مقام معتمد و جائے وا اند او را سلام کنند زیراچہ او غریب آمدہ برائے تسکین خاطر او را پس حق آیندہ اینست کہ او را زیارت کنند و ہمچنین گفتہ اند القادم یزار و در روایتے دیگر القادم یزور اکنون توفیق در روایتین این باشد و یزاران کان ممن یزار و یزوران کان ممن یزور مگر آنکہ آن مردمے کہ مجاوران بیت اللہ اند حق حرم بیت اللہ این باشد کہ مجاوران او را زیارت کنند نہ آنکہ مجاوران او را زیارت کنند حکم مجاوران قبہ رسول اللہ ہمین حکم است۔

قولہ "ثم یقدم الیہ ما حضر من الطعام من غیر تکلف" وانچہ موجود باشد از خوردنی پیش او بیارند و دران باب تکلفے نباشد۔

قولہ "فقد قیل الادب مع الضیف ان یبدء بالسلام ثم بالاکرام ثم بالطعام ثم بالکلام" زیراچہ گفتہ اند ادب مہمان اینست کہ اول او را سلام کنند و او را باکرام و احترام پیش آیند ثم بالطعام ثم بالاکرام زیراچہ آن چیزے خوردنی پیش آرند بعد ازان سخن گویند سباوے ثم بالکلام

قصہ برعکس رفت شیخ مقدم این فرمودہ بود کہ مسافر بیاید بگوشہ رود و وضوئے بکند سپس پیش آن شیخے کہ مقصود باشد او را زیارت کند دست بوس کند و نزدیک بنشیند سخنے نگوید مگر آنکہ او را بر سد تبلیغ سلام کسے نکند بعد ازان کہ شیخ چیزے پرسد ازان سخن جواب گوید پس آن موضعے کہ جائے نشست مسافران باشد دران موضع برود بنشیند بعد ازان پیش او چیزے خوردنی بیارند و اینجا ہم سلام اکرام اطعام بعد ازان کلام۔

قوله "کفعل ابراهیم الخلیل علیه السلام مع ضیفه الکرام اِذْ دَخَلُوْا عَلَیْهِ فَقَالُوْا سَلَامًا فَمَا لَبِثَ اَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِیْذٍ" چنانچہ ابراہیم خلیل صلوۃ اللہ علیہ با مہمان خویش کردہ اند فرشتگان آمدند چہار یکے میان ایشان جبرئیلؑ بود صلوۃ اللہ علیہم و چون بر آمدند سلام گفتند او سلام گفت پس خلیلؑ اللہ درنگے نکرد آمد تا پیش ایشان گوسالہ بریان کردہ آورد و ایشان طعام نمیخوردند گفت اَلَا تَاکُلُوْنَ چرا نمیخورید غرض اکرام طعام پیش از کلام بود۔

قوله "ولا یسال عن احوال الدنیا و اهلها فانه مما لا یعنیه بل یسائل عن احوال المشایخ والاخوان" و از مسافران احوال دنیا و اہل دنیا نپرسند زیراچہ از لایعنی وقت صوفی است بلکہ از مشایخ پرسند کہ کرا دیدی و از صوفیان کیانند کہ ایشان را دریافتی۔

قوله "ویجب علی المسافر یصحب رکوۃ او کوزاً للطهارت والرکوۃ اولی" و رکوہ آوندے پر آب باشد کہ با مسافران جائے آبے باید بریقتے یا آوندے دیگر توضئے و طہارت را۔ ابریقے چرمی بہتر زیراچہ سبکتر است و آب بیشتر میگنجد در وے۔

ن استصحاب

قوله "وکان بعض المشایخ اذا صافح المسافر یتفقد اثر حمل رکوة فی کفه واصابعه فان وجده احسن الیه والا ازدره وردّه" وروش صوفیان است اگر مسافرے رامیدیدند واز دست او احساس میکردند که اثر ازان برداشتن رکوه در انگشتان وکف دست او پیدا است یعنی البته درشتی آنکه رکوه میگیرد گره می افتد در دست وانگشتان او پیدا است اینچنین کسے را استحسان میکردند ومسافرت او را قبول میکردند که مسافرے باشرط مسافرت است واگر نمی دیدند او را عیب میکردند ودر خانقاه فرود آمدن نمی دادند۔

قوله "وقال بعضهم اذا رایت الصوفی ولیس معه رکوة اوکوزاً فاعلم انه عزم علی ترک الصلوة وکشف العورة شاء او ابی" وبعضے از صوفیان گفته اند چون به بینی صوفی را که باو جمع آبے نیست بدانکه او قصد کرده است بر ترک صلوة وکشف عورت خواه او این خواسته باشد خواه نخواسته باشد حالت او برین دلیل کند خواه طهارتے کند استنجا کند به آب وجامع آبے برابر نه اگر در کنار بلرسے یا حوضے یا بائینے [نہرسا] ضرورت برهنه باید شد دفت برود ونماز فوت شود۔

قوله "ویستحب للمسافر استصحاب العصا والابرة والخیط والمقص والموس ونحوها" ومستحب است که بدست او چوب دستے باشد زیرا چه بتجربه معلوم است که مسافران را اگر عصائے بدست نیست رفتنے درستے دست نمیدهد ودیگر بسیار موذیات بواسطه چوب دستے از ایذا ممتنع میشوند چنانچه مار وکژدم وگرگ مار چون بدست مردم عصا بیند احتراز کند همچنین سگ وگوسپند دشتی وبسا باشد بچوب مار را بکشد وگرگ را براند وشاید شیر حمله

کند وتو چوب پیش اوبداری او با چوب در افتد وتو بگذری وبروی۔ واگر خواہی
کہ کلوخ برائے استنجا بتانی بسنان عصا کلوخے اززمین برکنی بتانی واگر
خواہی تبولے[1] کنی وزمین سخت است سرشک تبو خواہد رسیدن سنان عصا
بزنی نرم کنی پس تبول کنی ودیگر آبے پیش آید وتو نمیدانی کہ غرقاب است
یا پایاب عصا بانداز ودریابد کہ غرقاب است یا پایاب تا آنکہ موسیٰ میگوید
صلوۃ اللہ علیہ وَلِیَ فِیۡهَا مَآرِبُ اُخۡرٰی وگفتہ اند کہ درمنافع العصا
وسوزنے وریسمانے برابر نباشد وموضعے کہ ستر آن واجب است بہ بخیہ
دوزند آن جامہ راودوکارد[2] وبرابر باید بدان موے لب ہم توان استدن وناخن
ہم بتوان بریدن واسترہ ہم برابر باید برائے حلق وتراشیدن موے وانچہ
لابدی انان ایشان است۔

قوله "فان ذالك مما يستغنى به على اداء الفرايض" چنانچہ شرط اداے فرایض است۔

قوله "فاذا اراد السفر فالادب ان يطوف على اخوانه ويعرفهم خروجه ويودعهم" وچون خواہد کہ بسافرت بیرون
آید بریاران خویش بگذرد وایشانرا بیاگاہاند کہ من روان میشوم وایشانرا
وداع کند زیراچہ اصحاب اند با ایشان یکجا بودہ اند میان ایشان معاملۃ
گذشتہ است البتہ در وداع عذر یکدیگر خواستہ میشود ودیگر غنیمت است
تاہر یکے راچہ حادثہ پیش آید بار دیگر بہم پیوندند یا نہ پیوندند چنانچہ گفتہ اند ؎

کاروان میرود وبارسفر می بندد ... تاکہ داند کہ دگر یار بما پیوندد

---

[1] بول کردن۔ [2] دو کارد یعنی مقراض است

(margin notes: ہمیشہ در باشد؛ ان یستحب)

یا نہ بار سے آخر کار روے یکدیگر دیدہ باشند۔ **بیت**

شتربانا دمے محمل میار را رہا کن تا ببوسم ناقہ را پاے

قولہ "ویستحب لمن هو صحبته تشیعه کذا کان ادب المشایخ" وستحب است ہر کسے راکہ در صحبت او بود اورا چند گامے برساند ہر چند کہ با وے قدرے بیشتر رود بہتر باشد آداب مشائخ ہمین است۔

قولہ "ویستحب ان لایفوته شئ من الاوراد خالصة من الواجبات" وستحب است کہ ہیچ ورد سے از اورا دفوت نشود چنانچہ اشراق وچاشت و اوابین وتہجد و فی زوال۔

فصل ۳۲

قولہ "فصل منه قال ابویعقوب السوسی یحتاج المسافرالی اربعة اشیاء فی سفره والا فلا یسافر علم یسوسه وورع یحجزه وخلق یصونه ویقین یحمله" ابویعقوب سوسی گفتہ است۔ سوس نام شہرے است ابویعقوب از ان شہر است مسافر بسفر بچہار چیز محتاج باشد[عہ] نشاید کہ سفر کند علمے باید کہ نگہبان او باشد چند مسئلہ تیمم قصر صلوۃ واگر کارے پیش آید کہ جواز ولاجواز آن ہر کسے نداند مرد عالم بداند حکم فقہ است بران رود و دیگر کشتی سوار شود توجہ کعبہ چون نگہ دارد و دیگر برادا بہ رود

مقصد

عہ۔ درمیان لفظ 'باشد' و 'نشاید' در نسخہ منقول عنہ بعض لفظ غالبا در کتابت نیامدہ است غالباً آن الفاظ "بغیر اینہا" اند۔

حکم توجہ کعبہ آنجا چہ باشد و دیگر مسایل بسیار است کہ مسافر بدانچہ محتاج است مریدان
اگر مرد متفقہ نباشد او را عمل دشوار باشد۔ و پاکی و تقوی باشد کہ او را از چیزہا مانع
آید مرد مسافر خود کام است و نفس او گسستہ لگام است و مردم یکدیگر در آبادانی از
بسیار چیز مانع اند مرد مسافر یا وہ بیشود و شرمے در میان نمی ماند شاید فعلے از و صادر شود
کہ آن مرضی حق نباشد پس ہر آئینہ تقوی باید۔ و خلقے باید زیرا چہ مرد مسافر تنگ
مزاج و بد خو و بد خلق باشد چہ او در ابتدا در حالت اقامت در خلق حسن استقامتے
یافتہ باشد آنچنانکہ ہیچ حادثہ او را از جاے نتواند جنبانید۔ یکے عیب سفر
اینست کہ مرد مسافر بیشود و بد خو باشد۔ و یقینے باید در و یعنی در قوت و در ادب
و دیگر موذیاتے کہ در بادیہ اند چنانچہ مار و کژدم و شیر و گرگ و غیران او را یقینے
با خدا باشد کہ ہر چہ کند خدا کند جز فعل او فعلے دیگر وجود ندارد و اگر ندارد او
ندارد و اگر نبرد او نبرد پس از شیر و گرگ و دگرہا و از بے طعامی و بے آبی چہ باک۔
این سفر خاصہ عرفا باللہ و علما باللہ است چنانچہ ابراہیم خواص بود حکایت رفتن
او در میان بادیہ ماران و افتادن او در میان چہ دبرون آمدن او در کتب سلوک
مسطور است۔

قوله "وسئل رويم عن اداب المسافر فقال لايسبق همة خطوطه وحيث ما وقف قلبه يكون منزله" ابو محمد رویم را از اداب مسافر پرسید ند گفت باید کہ قصد از گام او پیشتر نباشد
یعنی ہمانجا کہ ہمت او ایستادہ ہمانجا گام او منقطع شود ہمانجا بایستد منزل کہ
او ہمانجا باشد چنانچہ بالا گفتہ است و ترك تفد برالطريق وحيثما
وقف قلبه يكون منزله ہمانکہ گفتیم ہر جا کہ دل او بایستید
ہمانجا قرار گیرد۔

فصل ۳۳

قوله فی ذکر ادابهم فی اللباس قال الله تعالی وَثِیَابَکَ فَطَهِّرْ" یعنی اے فقصر۔ خداوند تعالی رسول اللہ را فرمود جامۂ خویش را پاک کن یعنی کوتاه کن وکوتاهی جامه سبب آنست برائے پاک داشتن جامه راپس ادب صوفی آینست که جامه کوتاه بود۔

قوله "وروی ابوهریرهؓ عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال ان الله یحب کل متبذل لا یبالی ما لبس" ابوهریرهؓ از رسول اللہ روایت کرده است که بہ تحقیق خداوند سبحانه دوست دارد هرکه متبذل باشد یعنی خود را خوار دارد و هر لباسے که بپوشد بران او را باک نباشد خشن گلیم پلاس و هرچه باشد۔

قوله "وکان عمر رضی الله عنه یقطع کمه ما جاوز الاصابع" در روایت آرند عمر رضی اللہ عنه و بعضے علیؓ را گویند آستین پیراہن او اگر از انگشتان او برون آمده بودے آنقدر بریدے دور کردے۔ اما از جنیدؒ باز صوفیان لباس بر وضع علم اختیار کردند مقصود ایشان درین باب این بود که بصورت فقها باشند و در معنی عرفا۔

قوله "وقال بعضهم الفقیر الصادق ای شئ لبس یحسن علیه ویکون فیه الملاحة والمهابة" و همچنین گفته اند درویش صادق هر لباسے که پوشد او را زیبا آید و زیبائے او و مهابت او هم بدان باشد صدق آرایندۂ حال اوست۔ قصه عمر رضی اللہ عنه معلوم است که

از مدینہ در دمشق شترے داشت برابر و غلامے برابر او بود ہر دو بنوبت بر شتر سوار میشدند آنروز کہ در دمشق در آمد نوبت سواری غلام بود غلام را سوار کرد و خود مہار شتر گرفتہ پیادہ پیش شد جامہ را از پیش گرد آوردہ و بر عقب بردہ و براز ار بند چفسانیدہ و پارا موزہ گرفتہ بود و بسبب آن موزہ از پاے کشیدہ و در کتف انداختہ و برین ہیئت در آمد و خلق را از ہیبت او نظر کردن بسوے او میسر نبود مقصود این است کہ اگر کسے خواہد کہ جامہ خوب بپوشد خود را بیارا یدحاجت نیست اگر صدق با خود دارد ہمان بندہ است۔

قولہ "ومن آدابھم فی ذلك ان یکونوا مع الوقت یلبسون ما یجدون من غیر تکلف والاختیار" واز آداب کلی این طایفہ اینست کہ ہرچہ در وقت یابند آنرا بغیر تکلف بپوشند۔

قولہ "ویقتصرون علی یؤدون بہ الفرایض من ستر العورت" ومیان صوفیان این روش ہم ہست کہ در لباس بدین اختصار کردہ اند کہ فوتہ در نہبہ باشد مقدار ستر عورت و طاقیہ بر سر کہ بدان اداے فرائض شود۔

قولہ "ومایدفع القرّ والحر" وانچہ بدان دفع سرما و گرما شود خرقہ و رشتے کنند پر کالہا بر ہم بدوزند سوزن بسیار زنند براے دفع سرما و گرما زیرا چہ بپوشیدن انچنین خرقہ و رشتے اندام خوے کند سرد شود بماند گوئی مردم میان آب است و اگر بدان باد زند خود بسیار خنکی شود۔

قولہ "وھو ما استثنی النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم من الدنیا وقال انہا لیست من الدنیا وکانوا یتنزفون بکثرت اللباس ویواسون بالفضل" وانچہ قدر از

آنہا است کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استثنا کردہ است کہ از دنیا نیست کہ فردا ازین حساب نباشد و نخواہم کہ کسے حریص جامہ باشد و آنچہ جامہ زیادہ باشد عطا کند کسے را کہ جامہ نباشد بدو دہد۔

قولہ "وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثلثۃ یدخلون الجنۃ بغیر حساب رجل غسل ثوبہ فلم یجد خلفا و رجل لم ینصب علی موقدہ قدران و رجل دعا بشرابہ فلم یقال ایہا ترید" رسول اللہ فرمود صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سہ نفر در بہشت بحساب در آیند مردے کہ جامہ برتن است خواہد کہ بشوید جز آن جامہ دیگر ندارد کہ بجائے او بپوشد و مردے کہ برائے دو دیگ در دیگدان پر نکنند یعنی دو جنس طعام برائے او را نپزند و مردے کہ آب طلبد ساقی او نگوید کہ کدام آب میخواہی گرم و یا سرد و یا شور یا شیرین و یا آب تمر مقصود این بود جز یک جامہ برتن است دو جامہ ندارد۔ حدیثے دیگر است۔ ان اللہ وھب لابن آدم مالا بد لہ منہ ثوب یواری عورتہ وخبز یسد جوعہ وبیت کعش الطیر فقیل الملح یحاسب یا رسول اللہ فقال الملح یحاسب۔

قولہ "وعن عائشۃ رضی اللہ عنہا انہا قالت ما اعد لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من شئ زوجین" و عایشہ گفتہ است کہ ہیچ وقتے برائے رسول اللہ دو چیز ساختہ کردہ نشدہ است۔

قولہ "ویجتہدون فی النظافۃ والظرافۃ" وصوفیان جہد دارند در نظافت و ظرافت یعنی ملوث و متلطخ و مغبر نپوشند۔

قولہ "قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم النظافت

من الایمان" پاکے صافے از مواجب ایمان است۔

قوله "ورای علی بعض الوفود ثوبا وسخا فقال اما کان یجد هذا ماءً ما یغسل به ثوبه" رسول اللہ ویدبر مردے جامہ ریگین فرمود چہ حالت است این مرد ہیچ جا آبے نمی باید کہ بدان جامہ بشوید وریم آن دور کند۔

قوله "وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یحبّ ان الفقر من اللہ فما بال وسخ فی الثیاب" ہم درشان آن مرد رسول اللہ فرمود آنگاہ کہ فقر از خدا آمد ریم برائے چراست اما آنکہ فراغت شستن ندارد چنان بوقت خویش مستغرق است کہ او پروائے شستن ندارد او نادرہ ایست ازین دایرہ بیرون۔ من مہ

قوله "وقال علیہ السلام ان اللہ یبغض الوسخ" ورسول اللہ فرمودہ کہ بہ تحقیق خدائے تعالی ریم را دشمن دارد زیرا چہ او نسبت بدل منافق ومشرک دارد

قوله "ویکرهون لبس الشهرة من الثیاب ویتبرکون بثیاب المشایخ" وصوفیان مکروہ داشتہ اند پوشیدن جامہ کہ برائے شہرہ شود۔ عمر رضی اللہ عنہ فرمودہ است ایاکم وثیاب المحقرة والمشهورة جامہ کہ او در غایت حقارت است مردے کہ باشہرہ است نپوشد سبب آن زیادہ شہرت او باشد وجامہ کہ بدان شہرت است مردے حقیر ذلیل نپوشد موجب شہرت او باشد وصوفیان بجامہائے پیران ومشایخ بترک کنند آن جامہ در اعیاد وجمعیات بپوشند زیرا چہ احسن ثیاب ایشان ہمان است۔

قوله "روی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل بعض بیوتہ مع اصحابہ فامتلاء البیت وجاء جریر بن عبداللہ البجلی

فلم یجد موضعًا فقعد خارج البیت فابصرہ النبی علیہ السلام فاخذ بعض ثیابہ ولفہ ورمی بہ الیہ وقال اجلس علی ھذا فاخذ جریر الثوب ووضعہ علی وجہہ وقبلہ" در روایت آمد رسول اللہ در خانہ نشستہ بود و اصحاب دران نشستہ مجال نشست دیگر نبود جریر بن عبداللہ بجلی آمد جائے نشست ندید بیرون نشست رسول اللہ جامہ خود را بپیچید سوئے او انداخت و گفت برین بنشین جریر جامہ را بوسید بر چشم نہاد و ہم در کنار گرفت نشست۔ برائے این آوردا این روایت را کہ بجامہ مشائخ تبرک کنند۔

قولہ "واختار بعضہم الاختصار علی خرقتین کہیئت المحرم وکرہ الجمہور منہم ذلک الا للمحرم بمکۃ لما فیہ من الشہرت واظہار الزیادت علی الاقران" بعضے صوفیان برائے لباس ردا و جامہ اختصار کردہ اند چنانچہ محرم فوتہ در تہہ و جامہ دگر بالا و اکثر صوفیان این را مکروہ داشتہ اند زیراچہ موجب شہرت است مگر محرم را۔ دیگر دلیل برین میکند کہ او بر اصحاب و اقران خویش زیادہ تفضل میکند۔

قولہ "ویکرہ لبس الفرجیۃ ایضا الا للمشائخ فانہ بمنزلۃ الطیلسان والسجادۃ" ولبس فرجین ہم مکروہ داشتہ اند۔ مگر مشائخ را زیراچہ ایشان خود مشہورہ اند برین شہرت زیادہ نخواہد شد زیراچہ مشائخ را پوشش فرجین بمنزلہ طیلسان و سجادہ است۔ و این ہر دو خاصہ مشائخ است۔

قولہ "والقلانس للمشائخ والبرانس للمریدین" آرے مشائخ کلاہ پوشند و برانس مریدان۔ برانس جامہ است بر سر می اندازند

ور انہ نزدیک بدوشانہ می رساند۔

قولہ ویستحب الاقتصار علی ثوب واحد" ومستحب داشتہ اند کہ بریک جامہ اقتصار کند جامۂ خشنے کنند کہ در سرما ور کار آید چنانچہ مرقعے درشتے۔

قولہ وحکی من الحریری قال کان ببغداد فقیرا لایکاد تجدہ الا بثوب واحد شتاءً اوصیفاً فسئل عن ذلک قال کنت مولعا بکثرت الثیاب فرایت فی المنام کانی دخلت الجنت فرایت جماعۃ من اصحابنا علی مایدۃ فقصدتہم فحال بینی وبینہم ملایکۃ وقالوا ھٰولاء اصحاب الثوب الواحد ولک اثواب فانتبہت وقررت ان لا البس الا ثوبا واحدا الی ان القی اللّٰہ" از حریری حکایت آرند در بغداد فقیرے بود اورا جز بیک جامہ نیدیدند از آنش پرسیدند او گفت من حریص بودہ ام بجامہائے بسیار وہمچنین گویند این برائے نظافت وپاکی را شبے بخواب دیدم گوئی در بہشت در آمدہ ام واصحاب من بر مایدہ نشستہ میخورند قصد کردم کہ من ہم بروم وبا ایشان بخورم فرشتگان میان من ومیان ایشان حایل شدند وگفتند ایشان مالکان یک جامہ اند وتو جامہا داری بیدار شدم باخود قرار دادم کہ بعد ازین جز یک جامہ ندارم تا آنکہ بمیرم۔

قولہ وقیل للجنید قد کثرت المرقعات والرکی وقد افشوا ھذا المذھب فقال الآن طاب السلوک یرونکم بابصارھم وانتم فی الستر مع اللّٰہ" بر جنید گفتند کہ مرقع پوشان

و ابریق گیران بسیار شدند جنید گفت الآن طاب السلوک اکنوں سلوک خوش شد
یعنی چنانچہ باید بشند زیرا چہ مردمان صادقان را بران نظر بیند کہ ایشان ہم یکے
ازان مرقعہ پوشانند و مرد سالک بفراغت با خدا مشغول باشد۔

قولہ "و کان ابو حاتم عطار اذا رای اصحاب المرقعات یقول یا سادتی نشرتم اعلامکم و ضربتم طبلکم فلیت شعری باللقاء ای الرجال تکونون" ابو حاتم عطار با این مرقعہ پوشان گفت اے مہتران من امروز علمہائے خویش کشادید و طبلہا زدید کاشکے بدانم نزدیک حضرت لقائے باری شمارا از کدام مردمان شمرند۔

قولہ "و قال علی بن بندار ثوب استجیز فیہ الصلوٰۃ اکرہ ان ابدلہ للقاء الناس بخیر منہ" ابوعلی بندار گفتہ است بجامۂ کہ نماز را بدان روا دارم مرا دشوار آید کہ او را بجامۂ دگر بدل کنم برائے لقائے مردمان را نیکو سخنے است این اگر کسے راستر حال مطلوب باشد بخواہد کسے بر فقر او مطلع نشود برائے دیدار مردم را جامہ پوشد کہ ایشان او را مستغنی و متمتع دانند عظیم کارے است۔

قولہ "قال ابو حفص الحداد اذا رایت ضوء الفقیر فی ثوبہ فلا ترج خیرہ" ابو حفص حداد گفتہ است روشنی فقیر اگر از زیبائے جامہ بینی از و چیزے امید مدار۔ آرے درویشے کہ خود را بجامہ آرا ید تا مردمان بدانند کہ نہے جالے و نہے نورے کہ در روے آن بزرگوار است از و توقع خیرے نباشد اما درویشے مرشدے کہ او متوجہ الیہ مُرد است اگر او خود را بہشتیٔ بصفتے ظاہر کند تا توجہ مردمان درست افتد این نیز استقامتے بوجہے درستے دارد شیخ محی الدین ابن اعرابی درین سخن مبالغتے کردہ است۔

ط مردمان
۲۲

فصل ۳۴

قولہ "فی ذکر آدابہم فی الاکل قال اللہ تعالی کُلُوْا وَ اشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا" خداوند تعالی فرمودہ است بخورید و بیاشامید و اسراف نکنید۔ اتفاق طایفہ صوفیان است ہرچہ ورای قوام بنیہ باشد آنرا از قبیل اسراف گیرند وہرچہ بغفلت خورند و بلذت نفس خورند و بغیر حضور خورند این خوردن ہمچو گاو و خروسگ باشد این را نیز اسراف گیرند۔

قولہ "وقال اللہ تعالی فَکُلُوْا مِنْہَا وَ اَطْعِمُوا الْبَائِسَ الْفَقِیْرَ" خداوند تعالی گفتہ از ان طیبات بخورید و فقیر محتاج راہم از ان بدہید اینجا درست آمد بعضے درویشان گفتہ اند کہ انچہ خود خورند فقرا را ہمان خورانند۔

قولہ "وقال بعضہم ادب اللہ تعالی ان لا یطعمون الفقراء الا مما یاکلون" بعضے گفتہ اند خداوند سبحانہ درویشان ز ادب آموختہ است کہ فقرا را نخورانند مگر انچہ خود خورند اینجا نیز شیخ بحسب ضعف مزاج و بروفق طبیعت چیزے خورد کہ آن غیر طعام فقرا محتاج آن باشد شاید۔

قولہ "وقال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا اکل احدکم فلیقل بسم اللہ فان نسی فی اولہ فلیقل اذا ذکرہ من اولہ الی آخرہ" رسول اللہ فرمودہ چون یکے از شما طعام خورد گو بسم اللہ گوید و اگر فراموش کند گو اول گوید و آخر گوید۔ بدانکہ در گفتن بسم اللہ طعام از میان بر گرفتن و روے بخدا آوردن است و در گفتن

بسم اللہ امتلائے معدہ است نازک ترین طعامہا وہر کہ بسم اللہ گوید ویرا اول
قوتے کہ از ان طعام باشد در نامرضی حق صرف نشود ودر گفتن بسم اللہ در خوردن
شیطان با وے شریک نشود چنین گویند ہر کہ بے بسم اللہ طعام خورد او ہمچنان
باشد گوئی گاوے وخرے وسگے وہر کہ بسم اللہ گوید خورد او طعام میخورد وہر کہ
در ہر لقمہ بسم اللہ گوید او نور میخورد وہر کہ در ہر لقمہ فاتحہ خواند درون وبرون
ظاہر وباطن او ہمہ نور باشد۔ بعضے مترشدان ما ہمبرین صفت بودہ اند کہ
گفتیم۔ در بسم اللہ خواصے است اگر بنویسم ترجمہ دراز میشود بدانی کہ بعضے
از حروف اسم اعظم در بسم اللہ مذکور است رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مطلع بطبایع وخواص وحقایق اشیا است ہم از ان عالم فرمودہ است کہ
چون خوری طعامے بسم اللہ گو وبخور وہر کہ اول بسم اللہ گوید معلوم شود کہ او
طعام بشرہ نفس نمیخورد سخن اینجا بسیار است اما اطالت ترجمہ اختصار میکنم۔

قولہ" وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم واشار الی
القصعۃ کلوا من حوالیہا ولا تاکلوا من وسطہا فان البرکۃ
فی وسطہا تنزل" کاسہ پیش رسول اللہ بود رسول اللہ فرمود از حوالی
این کاسہ یعنی از گرد وبر گرد او بخورید وطعامیکہ میانہ است آن مخورید زیرا چہ برکت
در وسط کاسہ فرود می آید رسول اللہ حکمتے بیان کرد نفس واہم است نظر بر میانہ
میکند کہ تودہ طعام ہست پیش خویش میخورد وتودہ را باقی می بیند بدین خوش
میشود وسیر میگردد اگر طعام از میانہ میخورند تمام طعام متلطخ ومتلوث میگردد و
دیگر یرا از و کراہیت می آید ودیگر دلیل بر شرہ نفس میکند ودیگر درین سبے ادبی
بیشی است آنچہ گفتم تو طبیعت خود را ابگمار وبہ بین کہ ہمچنین ہست یا نہ نزول برکت
عبارت ہم ازین است کہ من بیان کردم واینچنین چیز ہا نکند جز حریصے بے ادبے

مترشدان / بامرشدان

بے شرمے اما اگر کسے تنہا باشد با او روئے نباشد او واندو کار او واند و
با این ہم وسط را سالم دارد۔

قوله "ومن آدابهم ترك الاهتمام في الرزق" واز آداب
صوفیان است کہ چندان اہتمام برزق نکنند کمتر از گاوے وسگے وخرے نباید
بود گاو وقتیکہ او بمراد خورد وآب بمراد آشامید فارغ نشست اگرچہ ثانی حال
ندارد ودر طلب کہے وآبے نیست۔

قوله "وقلت الاشتغال بطلبه وجمعه وادخاره"
وایشان چنانچہ اہتمام برزق ندارند ہمچنان مشغول جمع وذخیرہ او نیند۔

قوله "قال الله تعالى وَكَاَيِّنْ مِنْ دَآبَّةٍ لَاتَحْمِلُ
رِزْقَهَا اَللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَاِيَّاكُمْ اے لاتدخرون" این آیت
در شان قومے کہ در مکہ بودند سبب ضعف وقلت ہجرت بمدینہ کردند این
آیت نازل شد وچند جنید باشند عاقل وغیر عاقل بسبب ضعف خویش مرتبین
رزق خویش برنمیتوانند داشت یعنی کسبے نمیتوانند کرد آن ضعیفان را وشمارا
کہ اقویائید یعنی قادر بر کسب اید رزق خدا میدہد۔

قوله "وصح عن النبي صلى الله عليه وسلم انه
ما كان يدخر شيئا لغد" واز رسول اللہ روایتے صحیح است کہ امروز
برائے نفس خود را برائے فردا ذخیرہ نکردے اما چنین آوردہ اند کہ وقتے زوجات
مطہرات را یک سالہ قوت دادہ بود۔

قوله "ولا يكثر ذكر الطعام فان ذلك من الشره" وصوفی
ذکر طعام بسیار نکنند یعنی در قلت او ودر کثرت او ودر مدح او ودر قدح او مشغول
نباشد زیراچہ آن از شرہ نفس است۔

قولہ "حکی عن الرویم انہ قال لم یخطر ببالی ذکر الطعام منذ عشرین سنۃ حتی احضر و اویقصد عند تناولہ سد الجوع و یعطی النفس حقہا دون حظہا" از ابو محمد رویم آوردہ اند کہ مدت بیست سال خطرۂ طعام در دل او نگذشتہ است تا آنکہ طعام را حاضر آورند بقدر سد جوع خوردم برائے آنکہ حق نفس است بدہم نہ حظ۔

قولہ "فان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان لنفسک علیک حقا" زیراچہ پیغامبر گفتہ است نفس ترا بر تو حقے است۔

قولہ "و قیل لبعض المشایخ کیف یتناول الطعام قال تناول العلیل الدواء یرتجی بہ الشفا و یمنعہا من الشرۃ و النہم" بعضے از صوفیان را پرسیدند کہ طایفۂ صوفیان طعام را بچہ صفت میخورند گفت چنانچہ رنجور دارو خوردہ و از خوردن دارو امید شفا کند زیراچہ قوام بنیہ مطلوب است و اگرچہ گرسنگی علتے قوی است بنیہ را ضعیف کند آنقدر کہ بنیہ ضعیف نشود پس ہمچنین آید چنانچہ رنجور دارو خوردہ و از قصدے کہ بہم باشد و شرہ باشد آن از نفس منع کند۔

قولہ "لقولہ علیہ السلام ما ملی وعاءً شراً من بطن ابن آدم فان کان لا بد منہ فثلث للطعام و ثلث للشراب و ثلث للنفس و لا یعیب طعاما و لا یمدحہ" زیراچہ گفتار رسول اللہ است ہیچ آوندے بہ شر پر نشد چنانچہ شکم بنی آدم بطعام اگر ہمچنین شد کہ از طعام چارہ نیست ثلث شکم را بالطعام پر کند و ثلثے را بہ آب و ثلثے برائے نفس را۔ و طعامے را عیب نکند و بمبالغت نستاید اما اگر طعام برائے

چند نفرے را بپزند وخباز وطباخ آن طعام را بے نمک بپزند ویا بسوزند حاضران طعام نخورند واگر خورند بکراهیت خورند ضروری باشد که بر طباخ وخباز طعنه کنند تا بار دیگر او متنبه شود وطعام را ضائع نکند واگر مدح کند برائے آنرا که تا طباخ وخباز بدانند که طعامے خوبے پخته ایم بار دیگر هم خوب پزند شاید. اما برائے لذت نفس خویش از عیب ومدح محترز باشد۔

قوله "روی ابو هریرة رضی الله عنه قال ماعاب رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم طعاما قط کان اذا اشتهی اکله والا ترکه" ابوہریرہ از رسول اللہ روایت کند که ہیچ وقتے رسول اللہ طعامے را عیب نکرد وے خوردے نیکو بودے واینک ترک آوردے نخوردے عیبے خفے درستے کرد. ودر حق او این گمان نبری که او آنچنان سیر بود که طعام دگر خوش نیاید نتواند خورد۔

قوله "وقال علیه السلام اذیبوا طعامکم بذکر الله والصلوة ولا تناموا علیه فتقسوا قلوبکم" فرمود بگدازید طعام خود را بذکر خدائے تعالی یعنی طعام خورید نفس بران لذت گرفت اگر بمقابلہ آن ذکرے گویند ونمازے گذارند آن لذتے که نفس گرفته است بواسطه آن تاریکی بر دل افتاده است دفع آن تاریکی شود ودل بصفاے خویش باقی ماند. دیگر از روے حکمت وطب است که ذکر هاضم طعام است ونماز کذلک زیرا چه در ذکر تحریک معده است وافروختن آتش معلوم است هر آئینه بدان هضم طعام شود ونماز ایستادن است ورکوع کردن است وباز قومه است پس دوبار سجده کردن است باز ایستادن است این همه تحریک اعضا است وموجب هضم طعام است۔ وهم بر طعام مخسپید زیرا چه دل سخت گردد چنانچه گفتم۔

قولہ "روی ان اللہ تعالی اوحی الی داود علیہ السلام ما بال اقویاء و مبادرتہم الی الشہوات انما جعلت الشہوات لضعفاء خلقی ان القلوب المتعلقۃ بالشہوات عقولہا محجوبۃ عنی" چیست قوی دلان او درست عقلہا را کہ بطرف شہوات بیشتابند و من شہوات را نکردہ ام مگر برائے بندگان ضعیف دلان و سست ہمت را و دلہائے کہ متعلق بشہوات اند از من محجوب اند۔ ازین اقویا انبیا و اولیا مراد باشند و ازین ضعفا عوام الناس۔ بدین گفتار طعنے خفئے باشد مر او را کہ برزن او ریا میل کرد و ہر نبی و ولی کہ میل بشہوت برد از من محجوب اند ازین۔

قولہ "حکی ان بشر ابن الحارث رُئِیَ فی السوق فسئل عن ذلک فقال ان نفسی طالبتنی منذ سنین بخیارۃ فمنعتہا و رضیت الان بالنظر الیہا فاعطیتہا" از بشر حارث حکایت آرند کہ در بازار میگشت پرسیدند کہ چیست کہ در بازار میگردی گفت سالہا باشد کہ نفس من خیار مطلبد و من او را از ان باز داشتہ ام امروز برین راضی شدہ است نظرے بخیار کند نظرے بدو دادہ ام اینقدر حظ بدو دادہ ام۔ این قدر باید دانست کہ بدان خیارے کہ بشر نظر کردہ است بیچارہ کہ او را خواہد خوردن حال او چہ باشد نظر بشرہ و نظر برغبت و شہوت۔ ہم ازینجا گفتہ اند کہ از طعام بازار اجتناب باید و اینقدر با بشر توان گفت کہ خوردن روا نداشتی کہ آن حظ او بود این نظر ہم خلق او بود این چرا روا داشتی۔

قولہ "ولا یکون لاکلہم وقت معلوم ولا یتکلفون ولا یختارون الکثیر الردی علی القلیل النظیف" طعام ایثار را

وقتے معلوم نباشد این صفت متوکلان است چنانچه صفت ابوسعید است
هر وقتے که برسد دفع حاجت کند وهم ازینجا است سهل عبدالله تستری گفته است
هر که صوم دوام بدارد و او را تمام کند بر چیزے از دنیا بروجهی شده است و در
طعام تکلفے نکند و دیگر تکلف در تحصیل او نکند و طعام بسیار روے را بر طعام
قلیل نظیف اختیار نکند چنانچه ماش و لوبیا و جوے بر نان گندم و برنج که
اندک باشد آن بسیار برین اندک اختیار نکند زیراچه آن غلیظ است بطی است
معده را گران کند آب بسیار خورانند و قوت او اندک باشد و طبیعت او را
بسیار بخواند و کسل و گرانی اندام بسیار آرد و گندم و برنج سبک است و معده را
سبک دارد آب بسیار نخوارند و قوت در و بسیار باشد و در شکم او اندک
طوف کند نشنبنده خوف الخوف من طوف الطوایف۔

قوله" قال الله تعالیٰ فَلْيَنْظُرْ اَيُّهَآ اَزْكٰى طَعَامًا قصه
اصحاب کهف برین جمله است ایشان در غار آمدند و آن وقت بامداد بود آمدند
تا در خواب افتادند سه صد چند سال در خواب بودند بعد از آنکه بیدار شدند
آنوقت میانه روز بود با خود گفتند ما یا نیم روز خفتیم یا یک روز خفتیم بعد از ان
نظر کردند که ناخنها دراز شده و موے لب تا لب فرو دینه رسیده و بعضے عمارات
دیدند که کهنه شده و خراب گشته و آن ایام که ایشان بودند آن عمارتها نبود با خود
گفتند الله اعلم نمیدانیم تا چه قدر خفته ایم یکے را گفتند درمے با ایشان بود تو
برو در شهر طعامے پاکے بیاور و آن طعام که لطیف باشد آن بیار۔ در حقایق
سلمی از محمد فضل بلخی حکایت آورده اند که در ذیل این آیت او این گفته است
وصیت کرده است چو بر عارفان خدا طعام بری که طعامے لطیف بیری و بر زاهد
و عابد انجا نگه تو بزی بری مقصود اینست که خداشناسان طعام اندک خورند و خوب خورند

قوله "ولا یلقم بعضهم بعضاً اذا حضر الطعام ولا یقل بعضهم لبعض کُلْ" وچون طعام حاضر شود یکدیگر در دہن لقمہ ندہند چنانچہ عادت اہل مکہ است ویکے مر دیگر یرا نگوید کہ بخور مگر آنکہ شیخ باشد وبزرگ باشد او بگوید مر کسے راکہ بخور براے خوشی خاطر ورواج روزگار او باشد۔

قوله "فان الکل فیه سواء الا المشایخ لمن دونهم علی سبیل الانبساط لهم وترغیبهم فی الخیر عند احتشامهم" زیراچہ ہمدران برآمدند یکے مردیگر یرا بگوید کہ بخور نہ آنکہ خور را از دیگران فضل دادہ باشد۔

قوله "واما عامة الناس فمن ادابهم عرض الطعام عند الحضور واستدعاء الحاضرین الیه" وبعضے از آداب صوفیان با خلق عوام اینست کہ طعام حاضر آوردہ اند کہ ہر کہ بخواہد بخورد۔

قوله "ولا یاکلون الا مما یعرفون اصله ویتنزهون عن اکل طعام الظلمة والفسقة وان کان له وجه من وجه" طعامے را نخورند مگر آنکہ بدانند اصل آن طعام را کہ از مشبہات نباشد آن طعام را بخورند وصوفیان تنزہ کنند از طعام خوردن فاسقان وظالمان ہم ازین سبب کہ بر طعام ایشان اعتماد نیست ودیگر اہانت ایشان ہم مطلوب است کلی واگرچہ اصل وجہ آن معلوم باشد این لفظ دلیل برین کند کہ ترک طعام ایشان جز مقصود اہانت ایشان نیست۔ ودیگر طعام کسے کہ بخورد اورا بر تو حقے باشد ونفس البتہ رغبت کند بر کسیکہ طعام او خوردہ باشد۔ رسول اللہ فرمودہ است اللهم لا تجعل الفاسق علیّ یداً فیحبه قلبی بار خدایا فاسقے را بر من دست مدہ طعام فاسقے ظالمے بخورم حق از و آنکہ می باید داشت زیراچہ دل من

او را دوست خواہد داشتن۔

قوله "روی عن عمران بن الحصین قال نھانا رسول الله صلی الله علیه و سلم عن اجابت الطعام الفاسقین و یتنزھون عن قبول ارفاق النسوان و اکل طعامھم و لا یکرھون الکلام عند الطعام فقد قیل عن ذلك من فعل المجوس"

از عمران حصین روایت آرند که او گفته است که رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم مارا از طعام خوردن فاسقان نہی کرده است وتنزیہہ کرده است صوفیان را ازین که در مؤنت عورتان و در رفق ایشان در آیند و آنکه درین تفسیر گفتند وَوَجَدَكَ عَائِلًا فَأَغْنَىٰ خداوند سبحانہ رسول را منت می نہد که تو فقیر بودہ ترا بمال خدیجہؓ غنی کردم ام المومنین خدیجہ رضی الله عنہا از دائرہ زنان خارج بود زیرا چہ رسول اللہؐ صلی الله علیه وآله وسلم فرمودہ کمل الرجال کثیرا و ما کملت من النساء الا اربعة بسیار مردمان بکمال رسیدہ اما ہیچ زنے بکمال نرسیدہ مگر چہار۔ آسیہؓ زن فرعون۔ مریمؑ دختر عمران مادر عیسیٰؑ۔ خدیجہؓ دختر خویلد۔ و فاطمہؓ دختر محمدؐ رسول اللہ ازینجا معلوم شود که خدیجہؓ و خلے در دائرہ زنان نداشت۔ و وقت طعام خوردن اگر سخنے افتد خود را بہ ستم باز ندارند اما آنانکه وقت طعام خوردن دل او غرق بحضور خدا باشد و یا آنکه در لقمہ فاتحہ میخوانند ایشان سخن نگویند مگر بضرورت و این که صوفیان در خوردن طعام سخن مکروہ ندارند نگویند که این کار مجوس است۔

قوله "ثم ان من الادب عند تناول الطعام التثنم والجلوس علی الرجل الیسری" و دیگر در طعام خوردن ادب اینست که جامہ را گرد آرد یعنی آستین را بر کشد و دامن گرد آرد و بر پائے چپ نشیند و پائے راست بر آرد و بسم الله الرحمن الرحیم بگوید و گفتہ اند ہر که طعام خورد و تسمیہ نگوید گوئی با شیطان بخورد۔

قوله" والسمیة والاکل بثلثة اصابع و ما یلیه و تصغیر اللقمة وتحدید المضغ ولعق الاصابع" این ہمہ بالا گفتہ ام آمدہ ام۔

قوله" قال جابرؓ امرنا رسول الله صلی الله علیه وسلم بلعق الاصابع والقصاع وقال ان احدکم لا یدری فی ای طعام البرکة" جابر رضی اللہ عنہ از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روایت کردہ است کہ امر کردہ است برما رسول اللہ کہ بعد طعام انگشتان و کاسہ را بلیسد این بجائے است کہ طعامے باشد کہ کام و انگشتان بدان متلطخ شوند چنانچہ سند وسدان وگفت بتحقیق یکے از شما نمیداند کہ در کدام طعام برکت است طعامے کہ در کاسہ ماند و یا طعامے کہ در انگشتان ماند یا طعام کہ خوردہ است۔ برکت در طعام اینست کہ باندکے سیر شود و دیگر برکت در طعام اینست کہ سبب معصیت نگردد و نفس اولیئم طعام تمام خورد اگر در وہم او سیری نیست انگشتان و کاسہ بلیسد در وہم او این آید کہ من سیر شدم دریں لیسیدن احد البرکتین حاصل شود۔ و این جائے باشد کہ این طعام و این کاسہ تنہا ازان او باشد اما اگر چندے باشد یکدیگر پیش خویش کاسہ را بلیسد و آن طعام کہ در کاسہ باقی ماند اندک لذتے ہم دارد۔

قوله" وترك النظر الی لقمة صاحبه۔ روی عن النبی صلی الله علیه واله وسلم انه قال لا یتبعن احدکم الی لقمة صاحبه" وکسے کہ در طعام او شریک باشد و یا ہم پہلوئے او باشد نظر بر لقمہ یار خویش نکند و این سخن از رسول اللہ مروی ست کہ مردم نظر بر لقمہ یار خویش نکند۔

قوله" فاذا فرغ من الطعام قال الحمد لله الذی جعل ارزاقنا اکثر من اقواتنا" وچون از طعام فارغ شود حمد بریں صفت کند کہ حمر خدا یرا کہ رزق ما بیشتر از قوت ما کردہ۔ قوت آن باشد کہ قوام بنیہ ازان باشد۔

قوله "ولیس من الظرافت ان یغمس یده فی الطعام بحیث یتلطخ به" از ظرافت طبیعت سالم نباشد که دست در طعام غمس بکند خلط کند از ظرفے بظرفے دست را آلوده کند بتمام طعام۔

قوله "وقال بعض المشایخ الاکل مع الاخوان بالانبساط ومع الاجانب بالادب ومع الفقراء بالایثار" بعضے از مشایخ گفته است طعامیکه با برادران خورند تکلفے نکنند چنانچه خوش آید لقمه بر آورند و اگر یکے مردیگر را لقمه وهد شاید و اگر مرد یکے دیگرے را گه ید چون اخوان باشند یکدیگر گفته اند ترک ادب میان اہل ادب ادب است۔ ادب اخوان اینست میان یاران خدمت شیخ نظام الدینؒ که یکدیگر خربزه میخوردند حکایت مشهور است میان یاران خدمت شیخ فریدالدینؒ نیز بارہا گفته ام وخوردن با اجابت بارعایت ادب باشد وتکلف باشد اجنبی باسم اجنبی است بیگانه بیگانه است صوفی که با فقیه شیند و یا با اہل ظواہر چنانکه مذکور ومثل آن با محافظت جوانب شیند و با فقرا ہر چه با یثار باشد ہمان بہتر ایثار ہمانکه از حصۂ خویش خیزند بدیگرے دہند۔

قوله "وقال الجنیدؒ مواکلت الاخوان رضاع فانظروا مع من تواکلون" جنیدؒ گفته است این که با یاران یکدیگر خورند چنانچه در شرع حکم رضاع حرمتے دارد ہمچنین میان یاران احترام باشد گوی رضاع است جنیدؒ این را رضاع حرمتے نامید ہمچنین زیرا چه البته پس خورده یکے دیگرے خورد آب دہن او با آب دہن ممتزج شود گوئی رضاع است ہم لقمه میشوند یعنی صوفی با ہر کسے طعام بخورد چون مواکله اخوان رضاع بوده باشد پس به بیند که با جزیت وبعضیت اثبات شود گفته اند لقمه از سگے دریغ نیست صحبت از بایزید دریغ است۔

قولہ "ویختارون الاجتماع علی الاکل لقولہ علیہ السلام خیر الطعام ماکثرت علیہ الایدی" واختیار کردہ اند کہ برائے طعام خوردن را صوفیان جمع شوند بخورند زیرا چہ رسول اللہ فرمودہ است کہ بہترین طعام اینست کہ دران دستہا بسیار افتد۔

قولہ "روی عنہ علیہ السلام انہ قال الاکل مع الاخوان شفاء" چنانچہ گفتہ است سود المومن شفاء بسخوردہ برادر مومن شفا است عجب نباشد کہ ازین مومن مومن کامل مراد باشد چنانچہ مشائخ پس خوردہ خود بمریض بدہند ویا بحاجتمند بدہند آن پس خوردہ شفا و برائے برآمدن حاجت باشد لطیفہ دیگر ہم ہست اگر محبتی پس خوردہ محبوب خورد موجب اندمال جراحت درد او شود۔

قولہ "وقال علیہ السلام شر الناس من اکل وحدہ وضرب عبدہ ومنع رفدہ" رسول اللہ گفتہ است بدترین مردمان کسے است کہ تنہا بخورد یعنی طعامے خاص برائے خود را کند وازان طعام نصیبہ کسے نکند وآنکہ بندہ خود را یعنی مستحق زدن نباشد بزند و عطائے کہ میداند بغیر سببے بموجب بخل عطا را باز دارد۔ شر الناس من اکل وحدہ چنین ہم گویند ہر کرا از خدا موارد سے مواہبے نصیب شود او از مستحق و قابل ضنتے کند میان اولیا او شر اولیا باشد۔

قولہ "واذا اکل مع جماعت لا یمسک عن الاکل مادا موا یاکلوا ولو لا سیما اذا کان متقدمہم" اگر با جمع نشستہ طعام بخورند مادام کہ ایشان طعام خورند دست از طعام نکشد ہمچنین کسے را مرد رہزن گویند خصوص کسے کہ در جماعت سرایشان بودہ باشد زیرا چہ او دست کشد

دیگران لابدی گرچہ گرسنہ باشد بضرورت از طعام دست بازدارند۔

قولہ "روی عن النبی علیہ السلام انہ اذا اکل مع جماعۃ کان آخرہم اکلاً" از رسول اللہ مروی است چون با جماعتے طعام خوردے خوردن او پس خوردن ہمہ بودے۔ این سخن سہ احتمال دارد یکے آنکہ بماندے تا مادام کہ ہمہ خورند فارغ شوند بعد ازان خود خورد۔ در قوت القلوب است کہ سیرت جوانمردان اینست چون طعام خوردن نشینند تا مردم خود بخورند نشستہ باشد دست برین وبران بدارند تا ہمہ بخورند وبمانند بعد ازان خود خورند وبگویند خدایا این بندہ رحمت کن کہ بامن موافقت کنند تا اگر کسے بقیہ گرسنگی داشتہ باشد وازان خویش تمام کند واحتمال دیگر ابتدا الاکل خود نکند تا مادام کہ مردمان در خوردن شوند بعد ازان ابتدا کند باکل۔ احتمال سیوم چنان دست کشیدہ خورد کہ آخر اکل او پس اکل ہمہ باشد وشیخ ہم برائے این آوردہ است۔

قولہ "وسئل بعض المشایخ عن الاکل الذی لایضر فقال ان یاکل بالامر لا بالہوی" وبعضے از مشایخ را پرسیدند کہ کدام اکل است کہ مضر ول صوفی نباشد جواب گفتہ است بہ امر خورد بہوا نخورد۔ امر چیست کہ خدا فرمودہ است کُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا اکل بہوا چیست کہ شبعے نامے کند۔ ودیگر بہ امر خوردن اینست کہ رسول اللہ فرمودہ کہ نفس را حق او بدہند حظ او ندہند حق او را لابدی اوست واگرنہ ہلاک نفس واضاعت او باشد۔

قولہ "وقال ابراہیم سفیان منذ ثلاثین سنۃ ما اکلت شیئاً بشہوتی" ابراہیم سفیان گفتہ است سی سال باشد کہ ہیچ وقتے طعام را بشہوت نفس نخوردہ ام ہمانچہ گفتم کہ حق او دادہ ام حظ او ندادہ ام چنین گویند صوفئے مگر شبلیؒ طعام میخورد ولذتے در کام یافت گوشہ زبان را با طعام خائید۔

قوله "روی ان رجلا تجاش عند النبی علیه السلام فقال کف عنا جشائك فاکثرهم شبعا فی الدنیا اکثرهم جوعا یوم القیامة" از پیغامبر مروی است کہ مردے نزدیک او آروغ زد رسول اللہ فرمود باز دار از آروغ خود را زیرا چہ ہر کہ در دنیا بیشتر از ہمہ سیر است در آخرت بیشتر از ہمہ گرسنہ است۔

قوله "وقال الحسن کان بلیة آدمؑ فی اکله وهی بلیتکم الی یوم القیمت" حسن بصریؒ گفتہ است بلائے آدم در بہشت خوردن بود و تا قیامت بلاہائے شما ہمین باشد۔

قوله "قال سهل بن عبد اللہ لان اترك من عشا لقمة احب الی من احیا لیلة" سہل عبد اللہ تستری گفتہ است شبے یک لقمہ کہ از طعام شبانہ کم کنم نزدیک من بہتر باشد از شبے کہ ہمہ شب بعبادت بیدار باشم زیرا چہ طعام کم کردن موجب صفائے دل باشد و شکستن نفس باشد درین کم کردن طعام این ہر دو اثر نقد است اما در عبادت نیست۔

قوله "وقال یحیی بن معاذ لو کان الجوع یباع فی الاسواق لما کان لطلاب الآخرت ان یشترو اسواه" یحیی گفتہ است اگر در بازار گرسنگی فروختہ شود طالبان خدا نخرند جز گرسنگی را زیرا کہ بگرسنگی صفائی دل شود و دل آئینہ وش روشن گردد و عکس جمال قدوسی و انوار سبوحی درو ظاہر گردد و این عین مقصود و مطلوب است۔

قوله "وقال لو تشفعت الی نفسك بالملایکة المقربین والانبیاء المرسلین فی ترك شهوت لم ترد تهم اجمعین ولو توسلت الیها بالجوع لانقادت لك وصارت من الطایعین"

ویحیی گفتہ است اگر بر نفس فرشتگان مقرب را وپیغامبران مرسل را شفیع آری کہ یک شہوتے را ترک آرا وہمہ را رد کند شفاعت کسے نشنود واگر تو بنفس وسیلت بگرسنگی بجوئی ترا منقاد شود یکے از طایعان ومطیعان گرود چنین گویند خداوند تعالی نفس را بیا فرید واورا پرسید من انت کیستی تو گفت اَنَا اَنا وانت انت تو توئی ومن منم یعنی توئی ویکے منم خداوند تعالی اورا در دوزخ انداخت ہفتاد ہزار سال بسوخت باز پرسیدش من انت گفت انا انا وانت انت باز در دوزخ انداخت ہفتاد ہزار سال دیگر بسوخت پرسیدش باز جواب ہمان بود انا انا وانت انت سیوم بار انداخت وباز کشید وپرسیدش باز ہمان جواب بود فلسلط اللہ علیہ الجوع خداوند بر وگرسنگی گماشت پرسید من انت کیستی تو گفت من بندہ تو تو خدائے من چیزے بدہ کہ بخورم۔

قوله ومن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ قال دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یصلی جالساً فقلت ما اصابک قال الجوع فبکیت فقال لا تبک ان شدت القیمٰت لا یصیب الجایع اذا احتسب ذلک فی الدنیا" از ابوہریرہؓ روایت کنند کہ او گفت بر رسول اللہؐ در آمدم ورسول اللہ نشستہ نماز میگذارد ابوہریرہؓ پرسید یا رسول اللہ چہ رسید ترا چہ شد کہ تو نشستہ نماز میگذاری رسول اللہ گفت بگرسنگی ابوہریرہؓ میگوید کہ من بگریستم رسول اللہ گفت بتحقیق ترا بیا گاہانم کہ سختی قیامت گرسنہ را نرسد وقتیکہ در دنیا این کار برائے خدا کنم۔

قوله "وروی عنہ علیہ السلام قال من احس بنفسہ نشاطاً فلیذ بحہا بالجوع والعطش" واز رسول اللہ مروی است ہر کہ از نفس خویش نشاطے احساس کند یعنی نشاط نفسانی وہوائے

این جہانی احساس کند این ستور و آن خر را بکار و گرسنگی ذبح کند۔ رسول اللہ ترشیح استعارت کردہ است نفس را بگاوے و بگوسفندے نسبت کردہ است و چون گاؤ و گوسفند را ذبح کنند بکار و و با آنچہ مانند بدان باشد بدان کنند ملزوم گفتہ است لازم مراد داشتہ است۔

رباعی

در مطبخ عشق جز نکو را نکشند لاغر صفتان و زشت خو را نکشند
گر عاشق صادقے ز کشتن مگریز مردار بود ہر آنکہ او را نکشند

قولہ "و یکرہ الانتظار عند حضور الطعام" و ادب دیگر این است کہ چون طعام را پیش آرند انتظار مکروہ باشد این در انتظار کہ فلانے بیاید بعد از ان بخوریم تا و و طعام پیش آرند نخورند انتظار تا نخورش کنند و این حالتے باشد کہ مردم تنہا خورند و اگر در جمع باشد لابدی کہ چو خصم گوید بسم اللہ بخورید بعد از ان بخورند۔

قولہ "و قد قیل قلوب الابرار لا یحتمل الانتظار" گفتہ اند دلہاے نیکمردان تحمل انتظار ندارند۔ و جائے دگر است قلوب الاحرار آن مناسب تر است ابرار نیست احرار بدان مانند کہ رغبت بہ نسبت پادشاہ این لفظ تقاضا کند کہ مراد شیخ مصنف اینست کہ چون طعام حاضر شود انتظار برائے کسے نکند۔

قولہ "و یکرہ تفویت الوقت بالاشتغال بالاکل" و مکروہ

عہ۔ در نسخہ آداب المریدین مکتوبہ شیخ احمد سہروردی درمیان این جملہ و جملہ ما بعد این عبارت زیادہ است :۔ "حکی ان بعضہم انہ کان یفطر علی حسوۃ یحسوھا و یقول الوقت اعز من ان یشتغل بالاکل" حضرت مخدوم بندہ نواز این را در ترجمہ نیاوردہ اند۔

باشد کہ آن قدر خوردن مشغول شوند کہ وقت صوفی فوت گردد۔ گفتہ اند۔ مصرع

صاحبا وقت عزیز است غنیمت دارش

قوله "ویکره اکثرهم تلقم من یخدمهم مما بین ایدیهم لا سیما اذا کان ضیفا فانه لا یجوز له التصرف فیما قدم الیه الا بالا کال" ومکروہ داشتہ اند کہ لقمہ در دہن کسے کنند کہ ایشانرا خدمت میکند خصوصاً کسے را کہ مہمان باشد زیراچہ اورا در آنجا تصرفے نیست مگر ہمین بخورد چیزیکہ پیش او آوردہ اند خوردن یا آنکہ گفتہ اند مہمان فضول نمی باید۔

قوله "وقد اختلف العلماء فی تملیك الضیف ماقدم الیه فقال بعضهم یملکه بالاحضار بین یدیه وقال بعضهم بالتناول وقال بعضهم بالوضع فی الضم وقال بعضهم باستیفاء الاکال باالبلع" وعلما درین کہ پیش مہمان چیزے می آرند اختلاف کردہ اند بعضے گویند کہ این طعام کہ پیش او نہادند گوئی ملک او کردند بعضے گویند آنمقدار کہ او لقمہ کند و در دہن اندازد آن ملک اوست بعضے گویند آنمقدار کہ فرو برد آن ملک اوست۔

قوله "وقال الجنیدؒ تنزل الرحمة علی الفقراء عند الطعام فانهم لا یوکلون الا بالایثار" جنید گفتہ است بر درویشان صوفیہ نزول رحمت برایشان وقت طعام است زیراچہ ایشان نمیخورند مگر بہ ایثار یعنی ہر یکے میخواہد کہ دیگرے بخورد۔ حکایت چند نفر اصحاب عبداللہ خفیف کہ بعد چند فاقہ یک صحنک روزینہ رسیدہ بود در کتب مسطور است۔

قوله "وقال بعض المشایخ وجب علی المضیف ثلثة

اشیاء بان یطعمہ من الحلال و یحفظ علیہ مواقیت الصلوٰۃ ولا یحبس عنہ ما قدر علیہ من الطعام۔ واما علی الضیف ان یجلس حیث یجلس وان یرضی بما قدم الیہ وان لا یخرج الا بعد الاستیذان" بعضے مشائخ گفتہ اند آنکہ او مہمان دارندہ است مہمان را طعامے بخوراند کہ از حلال بودہ باشد و باید بروے کہ وقت صلوٰۃ نگہدارد و بدان وقت طعام نیارد کہ وقت نماز مہمان فوت شود و یا بوقت مکروہ و برانچہ او قادر باشد آن طعام از ایشان نگہدارد۔ و آن سہ چیز کہ بر مہمان واجب است ہر جاکہ او بنشاند بنشیند یعنی البتہ صدرے و پایانے اختیار نکند وانچہ پیش او آرند بدان راضی باشد و جز بدستوری مضیف بیرون نباید اما اگر مضیف حدے کردہ باشد و اگر از ان حد تجاوز شود اگر غیر از ان او بیرون آید شاید

قولہ "روی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان من السنۃ ان یشیع الضیف الی باب الدار" و از ابن عباس مروی است کہ او گفتہ است کہ یکے از سنت است کہ مہمان را تا در خانہ رساند۔

فصل ۳۵

قولہ "فی ذکر آدابھم فی النوم۔ روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال من نام حتی اصبح بال الشیطان فی اذنیہ" از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روایت کردہ اند ہر کہ بخسپد تا آنکہ صبح و مدا و کسے است کہ شیطان در ہر دو گوش او بول کردہ است۔ محدثان

این حدیث در باب کسے گویند کہ او از نماز بخسپد تا صبح نماز خفتن نگذارد
وشیخ مصنف برائے این رامی آرد کسے کہ شب بخسپد وہمہ شب غافل باشد از یاد خدا و
از عباوت خدا ہمچنین باشد گوئی شیطان در ہر دو گوش او بول کردہ است یا بحقیقت
کہ او بول کردہ است یا غفلتے کہ بر وطاری شد بدان مانند گشت کہ شیطان بر دماغ
او قادر شد و غالب آمد منبع خواب دماغ است خواب ہم از دماغ خشک شد خلل
پذیرفت خواب او پر ید اکنون این مجازاً باشد یا حقیقت کہ شیطان بول کرد
چنانکہ گفتم۔

قوله "ومن آدابهم في ذلك ان يجتنب النوم بين جماعت قعوداً فاذا غلبه النعاس بينهم فاما ان يقوم اويدفع عن نفسه بمحادثة او غيرها" ویکے از آداب صوفیان این است
جائیکہ عمارت مردم نشستہ باشد دران محل از خواب اجتناب کند یا از انجا بخیزد
برود یا بتدبیر دگر از خود خواب را دفع کند وخود را در حکایتے آرد از ہیئتے بہیئتے
بگردد خود را گوشمالی بدہد وامثال این۔ ودیگر در خواب استرخائے مفاصل است
شاید از مردم چیزے جدا شود کہ آن سبب بخرۂ او باشد ناگہان آواز سے
ناسازے بکند بخیزد سخنے ناہموارے بگوید زیراچہ او از خود خبرے ندارد۔

قوله "ولا يتعود الانبطاح فان كان ممن له غطيط"
یعنی وقتے کہ مردم در خواب باشد واز دماغش آواز غرغری آید۔

قوله "فيتعود النايم على الجنب ولا يستلقي" بر روے
وسینہ وشکم نخسپد زیراچہ این خواب مدبران است این خوابے است کہ سبب فضیحتی
آن شخص است شخصے را حبس باد شود طبیب فرماید کہ بر روے افتد وعقب را
بلند کن برین تدبیر باد کشادہ شود وہر کرا در خواب آواز جنبندہ بیاید او را باید کہ

عادت خواب بر پہلو کند اگرچہ بدین ہم عادت نخواہد رفتن امابیشترے بسیار کم شود
وگفتہ اند رسولؐ اللہ را غطیطہ بود امر طبیعی است از امر طبیعی چارہ نباشد۔ وہر کرا
خواب بکلی از دست ببرد البتہ در و غطیط باشد و بر روے و سینہ و شکم افتادہ است
این صورت آن است کہ فرو آمنا و صدقنا دو زخیان را موئے پیشانی گیرند بر روئے
بر زمین زنند۔ وستان نغلطد مگر کسے کہ نظر بر سماوات دارد و تفکر در نیرات
کند یا خواہد کہ طایفۂ کہ ایشان طیر دارند چنانکہ ملائکہ و ابدالی و بعضے جوگیہ ایشانرا
بیند اگر این مرد مستلقی با صفا و جلا و با وضو باشد ستان غلطیدن این مرد شخص
برائے نظارہ نیست او در تفکر بران غلطیدہ است۔ اما در ضمن این ہم شود و چنین
ہم باشد کسے ستان بغلطد بمراقبہ کہ بدان ہیئت او را حضور دست دہد نشستہ مراقبہ
و در رہ روی مراقبہ کردن حضور بتمام انشاء اللہ دست دہد اما مستلقی را بہ غلطیدن
بر مفصلے بر جائے خویش است ول بحضور رسید بتمام وکمال دست دہد و رسولؐ اللہ را
گفتند علیہ السلام کہ او مستلقیاً غلطیدے وچنین گویند کہ او برین ہیئت غلطیدے
انتظار وحی کردے وہمچنین ہم ہست در نظارۂ علویات بودے۔ مصلا

قولہ "ویجتہد ان یکون نومہ للہ اوّ باللہ ولا یکون
نایماعن اللہ" و باید کہ خواب او باجتہاد او یا للہ باشد یا باللہ باشد۔ نوم للہ
اینست کہ بقصد و اجتہاد خود ساعتے بخسپد تا زمان ثانی بنشاط و بفراغت بغیر کاہلی
عبادت تواند کرد وہم برائے این مصلحت است البتہ صوفیان قیلولہ کنند۔
خواجۂ من فرمودہ است کہ ہر کہ قیلولہ نکند بدانکہ ہمہ شب بیخسپد یعنی اگرچہ او
خود را بیدار دارد اما ذوق بیداری ندارد باگرانی طبیعت است از کارے کہ
خفتہ است۔ دیگر اول شب قدرے بخسپد برائے آنکہ تا آخر شب بنشاط خیزد
و بذوق نماز تواند گذارد و ذکر تواند گفت۔ یک قسم آن گفتہ بود کہ للہ قسم دوم

اینست کہ با خدا خسپد این را دو معنی است یکے این است کہ او با خدا خسپد یعنی خدا با وے است بر دو قلبی بحضور او باقی است و آن موجب خواب می باشد زیرا چہ دل و دماغ او خشک شدہ است او را بخدا خواب می آید خواب او بہ از بیداری دیگران است و دیگر باللہ یعنی بہ سبب خدا خسپد خواب باختیار ندارد اگر خدا خپاند بخسپد و اگر بیدار دارد بیدار باشد این مرد مسلوب الاختیار است ہر چہ ازان سو می آید او ہم بر آن است۔ و دیگر خواب فی اللہ گویند و این را شیخ نگفتہ است این خواب وضیعی نباشد نشستہ غلطیدہ بہر ہیئت کہ او را بغلطانند او بغلطد و خواب بر و افتد این خواب فی اللہ گویند۔ و نوم عن اللہ عبارت ازین است کہ از خدا غافل خسپد نعوذ باللہ من شرہ چنانچہ مردمانیکہ مخدرہ استعمال کردہ اند و ایشانرا خواب آمد۔

قولہ "فاما النایم للہ فہو القاصد الی اخذ بلغہ من النوم یستعین بہا علی اداء الفرایض و تحصیل النوافل خصوصاً آخر اللیل لما روی فی الحدیث ان الحق عزوجل یقول آخر اللیل ہل من داع فاستجیب لہ ہل من سائل فاعطیتہ سؤلہ ہل من مستغفر فاغفر لہ" این را نخست بیان کردم اول شب بخسپد برائے این مصلحت را زیرا چہ از رسول اللہ مروی است کہ حق سبحانہ و تعالی آخر شب میگوید ہست خواہندہ از من چیزے بخواہد من آنرا استجابت و قبول کنم آن خواست او را بدہم و ہست خواہندہ کہ من خواست او را بدہم و ہست کسے او از گنہ خویش آمرزش بخواہد کہ من او را بیامرزم آخر شب ہوا خنک میشود و غلبہ خواب از سر میرود و دل بحضوری تمام میباشد طبیعت او ہم چہ بحضور تمام خواہد امید استجابت باشد و در حدیث است کہ در آخر الزمان

خوابہار است بیند ومحدثان این را دو معنی گفتہ اند یکے آنکہ بحقیقت جاری است دوم آخر فصل ربیع گفتہ اند زیراچہ گرما سخت نیست وسرما سخت نیست ہوا معتدل است ودرآن وقت ہرچہ درخواب می بیند آن راست می باشد وہمچنین آخر شب۔

قولہ "واما النایم باللہ فہو العارف الذاکر لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ الی ان یرد علیہ النوم من غیر اختیارہ" او گفتہ است غنودن او غنودن نیست آن ہمہ درحکم بیداری است زیراچہ او بخدا میخسپد درین عبارت کہ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ صفت باری است تعالیٰ شیخ چون نگوید لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ مگر اشارت برین میکند کہ این شخص باخدا یکے شد واست وبوصف خدا موصوف گشتہ است پس مجاز توان گفت لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ۔

قولہ "وھم الَّذِیْنَ یَبِیْتُوْنَ لِرَبِّھِمْ سُجَّدًا وَّقِیَامًا" ایشان آنانے اند کہ شب میکنند بصفت سجود وقیام ہمانچہ گفتہ نوم العالم عبادت۔

قولہ "واَمَّا النایم عن اللہ فہو الغافل عنہ کما جاء فی مناجات داود علیہ السلام کذب من ادعی محبتی فاذا جنہ اللیل نام عنی الیس کل محب یحب خلوت حبیب فہا انا مطلع علی قلوب احبائی" نوم عن اللہ کرا گویند آنکہ از خدا غافل خسپد ونایم عن اللہ او را ہم بتوان گفتن کہ او از خدا فارغ شدہ است وآرزوے در دلش نماندہ است ہیچ غم می خسپد چنانچہ در مناجات داؤد آمدہ است کہ خداوند با او راز میگفت دروغ گفت ہرکہ دعوی محبت من کرد وچون شب آمد بخفت نہ آنکہ ہرجا کہ دوستے است دوست دارد کہ با دوست خود بخلوت رازے گوید۔ "ہا" کلمہ تنبیہ است یعنی بدانید کہ من بر دلہاے دوستان خویش مطلع ام

کیست کہ او بمحبت من شبہا بیدار است وکیست کہ او بغفلت خفتہ۔ چنین
ہم باشد کسے بقصد خسپد مگر خیال محبوب بخواب بیند در کتب اصول کلام و در
بعض فتاوی این سخن ہست کہ باشد کسے کہ خدا را بخواب بیند این خیال
نیست این حکایت از حقیقت است زیرا کہ سلف صالح ازین نشان دادہ اند۔

قولہ "ومن آدابھم النوم علی الطہارت علی الشق
الایمن فیقول باسمك اللھم وضعت جنبی وباسمك
ارفعہ اللھم ان امسكت نفسی فارحمھا وان ارسلتھا
فاحفظھا بما یحفظ بہ عبادك الصالحین اللھم قنی
عذابك یوم تبعث عبادك" ویکے از آدابہاے ایشان اینست
کہ باوضو خسپد وآنکہ از رسول اللہ مروی است کہ گہے جنب خفتے و نزدیک
تخت او کاسۂ چوبی بودے شب خاستے و دران بول کردے باز خفتے
او صاحب شرع است قول وفعل او ملزم وموجب است امت را تعلیم میکند
کہ واجب وفریضہ نیست کہ اگر کسے ہمچنین خسپد مباح باشد۔ و بر پہلوے راست
غلطد و وقت غلطیدن این سخن گوید اللھم وضعت جنبی الی آخرہ
اے بارخدا پہلوے خویش را بنام تو نہادم وبنام تو برگیرم صفت خواب اینست
روح از تن جدا میشود و چون بیدار میگردد او باز بتن می آید پس میگوید اے
بارخدا اگر بداری روح مرا نفس مرا باز نگردانی بتن پس برو رحمت کن واگر
او را باز گردانی بتن باز دہی او را نگہدار از چیزہائیکہ رضاے تو نباشد بچیزیکہ
نگہمیداری بہ بندگان صالح رحمت خویش را اے بارخدا نگہدار مرا از
عذاب خود روزیکہ برانگیزی یعنی کہ حشر کنی بندگان خود را۔

قولہ "ویذکر اللہ تعالی کلما تنبہ فان توضاء

وصلی رکعتین ثم نام کان اولی" ہر بار کہ بیدار شود ذکر خدا گوید لا الہ الا اللہ گوید و اگر بیدار شود و توضی کند و دو گانہ بگذارد و بعد ازان بخلطد بہتر باشد۔

قولہ "ویکرہ النوم بعد صلوۃ الصبح وبعد صلوۃ المغرب" بعد از ادائے فریضہ بامداد و بعد از ادائے صلوۃ مغرب پیش از ادائے خفتن مکروہ باشد مگر کسے کہ ہمہ شب بیدار بود و اگر او برائے آنکہ گرانی خواب از سر او دفع شود بعد فریضہ چیزے بخواند از او را و بخلطد نومے خفیفے باشد بیدار شود و بنشاط باقی اوراد و اشراق و چاشت تواند گذارد و شاید خواب اینچنین در آنوقت مکروہ نباشد۔

قولہ "وقیل من اراد قلت النوم فلیجتنب شراب الماء الا قدر تسکین العطش" و گفتہ اند ہر جا کہ خواہد کہ او را خواب کم شود آب بسیار نخورد گو پرہیز کند بران مقدار کہ دل و جگر را ازیا نکار نیاید۔ و ہر کہ خواہد کہ آب کم خورد کوزہ پر آب بستاند فاحش کند مضمضہ کند چنانچہ اعصاب حلقوم تر شود و آب برون انداز دو آنمقدار آب فرو ورود کہ صایم را مفطر افتد و موجب مسکن حرارت دل و جگر باشد نفس و اہم است در وہم ہمچنین ہیرود کہ من کوزہ پر آب استعمال کردم بدین او را سکونے حاصل بیشود و آنکہ آب کم کند برائے تقلیل نوم را او را باید بیشتر ازان کم کند۔

قولہ "ومن کان بین جماعۃ فناموا فاما یوافقہم وینام او یقوم عنہم" و اگر میان جماعتے نشستہ باشد و ایشان برائے خواب بخلطند باید بموافقت ایشان او ہم بخلطد یا آنکہ از ایشان برخیزد و جائے حکایت موافقت دگر برود۔ حکایت ابوالحسن نوری و مسافریکہ بموافقت او علطید در تذکرہ مسطور است۔

قولہ "ویستحب القیلولۃ لیستعان بہا علی قیام اللیل"

و مستحب است کہ میان روز صوفی بخپسد و بدان خواب استعانتے باشد برائے بیداری شب را۔ خواجہ من این سخن میفرمود قیلوا فان الشیطان لا تقیل قیلولہ کنید کہ شیطان قیلولہ نمیکند یعنی میانہ روز بخسپید کہ شیطان میانہ روز نمیخسپد۔ مولانا کمال الدین خواہر زادہ شیخ شستہ بود از خواجہ پرسید لا تقیل چرا مونث گفتہ آنحضرت رسولُ اللہ الشیطانَ بخبا ثتہ از سبب خباثت او اورا رسولُ اللہ بصیغہ تانیث ذکر کرد و ہم ازینجا است کہ گفتہ اند شیطان مونث سماعی است۔

قولہ "وقیل النوم اول النہار خرق واوسطہ خلق وآخرہ حمق" و گفتہ اند اول روز خفتن مرد خرق است و لفظ انکارند یعنی خارق عادت است انسان اول روز بخپسد و میانہ روز صفت انسانی است و این خلق از ان صلحا و انبیا است و آخر روز چون بخپسد دلیل بر حماقت آن نایم است مگر کسے کہ قیلولہ او را شدہ باشد بسبے از اسباب اگر آخر روز برائے دفع گرانی اندام بغلطد و غنودنی کند شاید۔

قولہ "وکان بعضہم لا یضطجع من اللیل وادام علی ذلک ثلثین سنۃ انما یستند الی الجدار عند غلبۃ النوم ویصوم النہار" و بعضے ہمچنین بودہ اند کہ شب اصلا نمی خسپیدند و بعضے بودہ اند کہ تا سی سال پہلوے بر زمین نہ نہادند و اگر خواب غلبہ کردے تکیہ دیوارے ماندہ اند و چنین ہم ہست چون مردم عادت خواب بتکیہ گیرد خواب بمراد آید و آن تکیہ بجائے غلطیدن باشد۔ و روز را روزہ دار و صوم دوام گفتہ اند و صوم داؤدی گفتہ اند و قتے بدار د و قتے ندارد و این گفتہ اند اما آنکہ او صایم باشد شب آنقدر بخورد کہ استیفاے خوردن روز شود مقصود اینست صایم باشد تقلیل خوردن و آشامیدن۔

قولہ "قال الجنیدؒ انی علی السریؒ السقطی نیف وثلثون سنۃ ما رأی مفطجعا الا فی علت الموت" جنیدؒ گفتہ است بر سریؒ سقطی سی وچند سال گذشت کہ اورا کسے غلطیدہ ندیدہ مگر در مرض موت۔

قولہ "وحکی ان ابایزید مدّ رجلیہ فی المحراب فنودی من جالس الملوک بلا ادب فقد تعرض للقتال" وقتے بایزیدؒ طرف محراب پا دراز کردہ است آواز شنید ہر کہ در حضرت بادشاہان بے ادبی کند او خود برائے کشتن خود پیش آمدہ باشد این حکایت مناسبتے نداشت اما استطرادے گفتہ است۔

فصل ۳۶

قولہ "فی ذکر آدابہم فی السماع قال اللہ تعالی وَإِذَا سَمِعُوا مَا أُنْزِلَ إِلَى الرَّسُولِ تَرَى أَعْيُنَهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ وقال اللہ تعالیٰ فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِينَ يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ وقال اللہ تعالیٰ فَهُمْ فِي رَوْضَةٍ يُحْبَرُونَ قال مجاہد الی یستمعون" شیخ مصنف اہتمامے کہ درباب سماع داردسہ آیت کلام اللہ را برائے اثبات سماع حجت میدارد وَإِذَا سَمِعُوا مَا أُنْزِلَ إِلَى الرَّسُولِ الآیۃ چون چیزے بر رسول اللہ از خدا حکمے آیتے فرود آید نہ بینی تو چشمہائے ایشانرا کہ از ایشان آب چشم روان میشود ودرین عبارت مبالغتے تمامے است یعنی چون بر صوفیان از حق وارد وے میشود آن وارد سبب میگردد برائے گریۂ ایشان را آیتے دیگر آورد فَبَشِّرْ عِبَادَ الَّذِينَ

الآیة پس بشارت بده اے محمد آنانرا که قول حق میشوند و اتباع احسن آن قول میکنند۔ القول لفظ بعمومت شامل ہر قولے است زیراچہ الف ولام در القول برائے جنس است پس روے آنکہ احسن قول است میکنند۔ مقصود از آیت آوردن اینست کہ صوفیان سماع میشنوند کہ سماع یکے از احسن قول است پس ایشانرا از حق وارد ے میشود ہرچہ احسن آن وارد است ایشان اتباع آن میکنند و ایشانرا در آنحالت تجلیاتے و کشوفاتے می باشد آنچہ از میان آن تجلیات اجمل و احسن است اتباع آن میکنند۔ این کلام بمبالغت برائے اثبات سماع و حسن او را آورده است و معنی آیت و تفسیر این کلام در تفسیر ملتقط بمبالغہ کرده ام اگر ترا نیکبختی باشد نظاره شو۔ فَهُمْ فِي رَوْضَةٍ يُحْبَرُونَ بہشتیان در روضہ باشند کہ آنجا سرود شنوانیده شوند و ہمچنین گفتہ اند کہ دختر کان بیایند ورائے نہر کوثر سرود بگویند اہل بہشت را لذتے از ان باشد در ہیچ نعمتے آن لذت نباشد و از خواجہ خود شنیده ام کہ اہل سماع در بہشت آرزوے سماع کنند ہوائے از فضائے عرش بوزد و برگ سدره یکدیگر بزنند آوازے بخیزد کہ اہل سماع را بدان لذتے باشد کہ از ہمہ لذات نعیم لذت تر و اگر اہل دنیا بشنوند ہمہ از خوشی بمیرند۔ مقصود آوردن شیخ این بود کہ اہل سماع را در سماع وجد اسنے است کہ بہشتیان را در بہشت نخواہد بود اگر باشد برتر از ہمہ نعمتہا باشد و لو سمعت اهل الدنیا لماتوا طربا۔

قوله "وقال النبی صلی الله علیه وسلم ما اذن الله لشئ کاذنه لنبی حسن الصوت بالذکر" رسول الله فرمود از ہیچ چیز خدا آنچنان راضی نیست ہمچو رضائے او کہ نبی را کہ ذکر بحسن صوت باشد۔

قوله "روی انه قرئ بابن سیدیه انّ لدینا انکالاً"

وَّ جَحِیْماً وَّ طَعَامًا ذَا غُصَّۃٍ وَّ عَذَابًا اَلِیْمًا فصعق" و روایت
آوردہ اند کہ پیش رسول اللہ این آیت خواندند اِنَّ لَدَیْنَا اَنْکَالاً وَّ جَحِیْمًا
بتحقیق نزدیک ماسختیہا است و دوزخ است طعامیکہ بہ غصہ باشد
و عذابے سختے رسول اللہ اینجا بیہوش افتاد درین آیت معنی ظاہر است
ہمانکہ گفتیم۔ و دیگر عاشق مبتلا سوختہ را صفت این باشد ان لدینا انکالا الآیۃ
ہر چند کہ از محبوب بر محب ہمہ لطف و کرم و صورت اتصال روے نماید درد او
بیشتر و سوختگی او برتر۔ یکے گوید **بیت**

عجبے نیست کہ سرگشتہ شود طالب دوست　　عجب اینست کہ من واصل و سرگردانم

شعر دیگر گوید **قطعہ**

ہمہ کس ذوق خورمی گیرند　　ذوق غم گیر اے جوان قدرے
خورش طوطیان شکر باشد　　نقل میخوارگان بود جگرے

اے دوست من دانستی کہ درد چہ باشد و درد چہ بلاے است سالہا
آرزوے آن داشتی چون بچشیدی از پا در آمدی آرے اِنَّ لَدَیْنَا اَنْکَالاً
وَّ جَحِیْمًا وَّ طَعَامًا ذَا غُصَّۃٍ وَّ عَذَابًا اَلِیْمًا آہ آہ آہ۔

قولہ "روی انہ قری بین یدیہ فَکَیْفَ اِذَا جِئْنَا
مِنْ کُلِّ اُمَّۃٍ بِشَہِیْدٍ وَّ جِئْنَا بِکَ عَلٰی ھٰٓؤُلَآءِ شَہِیْدًا ابکی
طویلا" و ہمچنین گویند پیش رسولؐ اللہ این آیت خواندند چونہ باشد ہر امتے را
تا گواہی بیارند و ترا بر ہمہ گواہ آرند زیرا چہ رسولؐ اللہ گریست و تا دیرے گریست
اکنون این آیت از بس شادی و خوشی است زیرا چہ او را افضل بر ہمہ آمد
از بس تحزن تعلق بلاے است بزرگ او را بر ہمہ در حضرت گواہی بباید داد
و او بصفت خویش رحیم و کریم است او را گواہ بیارند براے الزام و احتجاج

ایشان را و این بر وسخت دشوار است۔ آیت براے این را آورد کہ از سماع گریہ باشد گریہ بشادی باشد و گریہ بغم ہم باشد۔

قولہ "روی عن عایشتہ رضی اللہ عنہا انہا قالت کانت عندی جاریۃ تسمعنی فدخل رسول اللہ علیہ السلام وھی علی حالتہا ثم دخل عمرؓ ففرت فضحک رسول اللہ علیہ السلام فقال عمر ما یضحکک یا رسول اللہ علیہ السلامؑ فحدثہ فقال لا اخرج حتی اسمع ما سمع رسول اللہ فامرھا فاسمعتہ" و عایشہ رضی اللہ عنہا روایت میکند کہ عورتے دختر کے پیش من سرود میگفت مرا میشنوانید و رسول اللہ در آمد و ہمچناں سرود امیگفت عمرؓ آمد او گریخت رسول اللہ خندید عمرؓ از موجب خندہ رسول اللہ پرسید رسول اللہ برو حکایت گفت کہ عورتے بر عایشہ سرود میگفت من آمدم نگریخت تو آمدی بگریخت عمرؓ گفت بخدا از اینجا نروم تا آنچہ رسول اللہ شنیدہ است من ہم نشنونم رسول اللہ او را طلبید واو سرود میگفت رسول اللہ و عایشہؓ و عمرؓ میشنیدند کارے کہ رسول اللہ کردہ باشد اقل اباحت باشد بلکہ مستحب شیخ اثبات اباحت واستحباب سماع بہ آیات و احادیث کرد پس آن شروع در انواع آن کرد۔

قولہ "وسئل ذو النون المصری عن السماع فقال وارد الحق یزعج القلوب الی الحق فمن اصغی الیہ بحق تحقق ومن اصغی الیہ بنفس تزندق" ذو النون مصری را از حال و مآل سماع پرسیدند گفت سماع وارد حق است چیز از خدا بر بندہ فرود می آید و لہا را بسوے حق میکشد ہر کہ بسوے آن وارد کہ گوش بحق داشت محقق و متحقق شد و ہر کہ بسوے آن گوش بنفس داشت زندیق شد۔ بحق چند معنی

دارد یعنی او متصف بصفت حق است محقق و متحقق شود و ہر کہ او بسبب حق شنود یعنی آنچہ حق و حقا باشد۔ دیگر بحق شنود یعنی او از خودی رفتہ و نفس و نفسانیت او باقی سماع ہمچنین کسے بزندقہ کشد۔ سخن مختصر میکنم کہ ترجمہ دراز نگردد۔

قوله "وقال السری سقطی تطرب القلوب المحبین عند السماع تخاف قلوب التائبین وتلتھب قلوب المشتاقین" سری سقطی گفتہ است آنانکہ محبان حق اند چون سماع میشنوند دلہاے ایشان خوش میگردد۔ آن مردم کہ تایب اندگنہ باخود دارند اگر چہ از ان گنہ توبہ کردہ اند ہر آئینہ گنہ یاد می آید خوف بر ایشان غالب میشود۔ دلہاے مشتاقان در التہاب در سوختن و در اضطراب و در دمی افتد۔ محب مشتاق ہم باشد و محب واصل ہم باشد ہم واصلے کہ اشتیاق باوے باقی باشد۔

قوله "وقیل مثل السماع کمثل الغیث اذا وقع علی الارض الطیبة تصبح الارض مخضرة کذلک القلوب الزکیة یظھر مکنون فوایدھا عند السماع" وگفتہ اند مثل سماع ہمچو مثل ابریست کہ از و باران ہرگاہ بر زمین افتد آن زمین تمام سبز شود ہم ہمچنین دلہاے کہ پاک است ظاہر میگردد فایدہ ہاے آن دلہا نزدیک شنیدن سرود۔

قوله "وقیل السماع یحرك ما ینطوی علیه القلوب من السرور والحزن والخوف والرجا والشوق وربما یحرکه الی البکاء وربما الی الطرب" وگفتہ اند خاصیت سرود این است ہر چہ دل بدان در پیچیدن یعنی دل بران قرار گرفتہ است وآن در دل متمکن است ہمان چیز از دل برون می آید و در جنبش میشود اگر شادی باضداد از دسماع می شنود شادان نر میگردد و اگر اندوہے در دل دارد ہمان اندوہ غالب تر میگردد و دلے اندوہگین است کہ بجا

ره نمی یابد در سماع ہمان اندوه غالب میشود و اگر از خدا ترسے دارد یعنی ترسد کہ نباید کہ مراد من بدامن ندہند میان ترس غالب تر میشود و اگر امید دارد کہ او ارحم الراحمین است رحمت او بر غضب او غالب است امیدے کہ دارم از کرم این تقاضا است کہ مقصود بدامن خواہد داد ہمین امید در سماع برو غالب می آید و اگر شوق دارد کہ برائے وصول مراد را تا قلق و اضطراب میباشد ہمین قلق و اضطراب غالب میگردد و چون اینچنین باشد۔ این انواع باشد بسا باشد کہ بخوشی کشد و بسا باشد کہ بگریہ کشد۔

قوله "وقيل السماع فيه حظ لكل عضو فربما يبكي وربما يصرخ وربما يصفق ورب بما يرقص وربما يغمى عليه" وگفتہ اند در سماع ہر عضوے را حظے است بسا باشد کہ مرد در سماع بگرید و فریاد کند و نعره زند و بسا باشد کہ برقصد بگردد و بسا باشد بیہوش شود بیفتد در اغماض و اطاعت سماع است جملہ اعضا را از بس لذت یا از بس حزن بیہوش میشود۔

قوله "وقيل اهل السماع ثلاثة و مستمع بربه ومستمع بقلبه و مستمع بنفسه" وگفتہ اند شنوندگان سماع سہ نوع اند یکے اینست کہ بخدا میشنود یا اینست کہ بحضور خدا میشنود یا اینست خدا یاد وے برین صفت است کہ یکے با حریفے سماع سماع شنود این نیک نادر است و نیک بازگشت فہم ہر کسے تا اینجا نرسد و دیگر سماع بخدا این باشد بسبب طلب او و بسبب وجدان جمال و جلال او و بسبب دریافت رضائے او۔ و آنکہ بدل میشنود یعنی دلے حاضر دارد و صدقے و طلبے و حملے درستے و سیوم آنکہ او بنفس می شنود یعنی نفس او مزاحم وقت او ست و خودی او باوے است و متردد و متذلل است قرار باخدا ندارد و حملے

ور ستے باوے نہ۔

قوله "وقال بعض المشائخ لا یصلح السماع الا لمن کان قلبه حیا و نفسه میتا فاما من کان نفسه حیا و قلبه میتا فلا"

بعضے پیران گفتہ اند سماع لایق نباشد وصالح نبود مگر کسے را کہ دل او زندہ باشد ونفس او مردہ باشد۔ اور اگویند کہ ہرگز نمیرد وہموارہ باخداے خویش باشد ویگانگی ورستے باوے بود آنکہ گفتیم ہمو است کہ نفس او مردہ باشد بدانی دل ہر کہ زندہ است ہرگز نمیرد ودل ہر کہ مردہ است ہرگز نزید ودلرا بعث نیست زیراچہ زندہ است زندہ را بعث نباشد واگر مردہ آن مردہ است کہ اور ازندہ نخواہند کرد واین سخن در لطایف قشیری است واینکہ گفتہ اند سرہا خفتہ ودلہا بیدار عبارت ہم ازین است وآنکہ دل او مردہ باشد ونفس او زندہ سماع لایق حال او نباشد۔

قوله "وقیل لا یصلح الا لمن فنیت حظوظه وبقیت حقوقه وخمدت بشریته" وگفتہ اند سماع لایق نیست ونشاید کہ بشنود مگر کسے را کہ حظہاے نفسانی او بتمام فانی شدہ باشد وحقوق حقانی باقی ماندہ وآتش بشیریت او خمود یافتہ یعنی حظے کہ در وے است آن ہمہ حق حق شدہ باشد۔

قوله "حکی عن بعضهم قال رأیت الخضر علیه السلام فقلت ما تقول فی السماع الذی علیه اصحابنا فقال هو الصفاء الزلال الذی لا یثبت علیه الا اقدام العلماء" کسے از صوفیان خضرؑ را دید وازو پرسید چہ میگوئی تو درین سماعے کہ صوفیان ما میشنوند گفت کہ سماع نیکوے لخشانے ماند بر وجز قدم علما استوار نتواند ایستاد یعنی سماع حلے وحلے دارد وعالم ربانی باید تا محلے درستے وتحلے راستے او را دست دہد از تشبیہے وتعطیلے

او را نتعالیٰ تنزہ بتمام وکمال تواند کرد۔

قوله "وقیل السماع مقدحة سلطانیة لا یقع نیرانها الا فیمن قلبه محترقة بالمحبة ونفسه محرقة بالمجاهدة" وچنین گفته اند سماع مِقْدَحَہ سلطانیہ است شمع مشعلۂ بادشاہانہ است کہ روشنائی نیفتد مگر در دل کسے کہ آن دل بمحبت حق سوختہ باشد ونفس او بمحبت حق خاک وخاکستر گشتہ یعنی آنقدر مخالفت نفس کردہ باشد کہ ہمچنان شدہ چنانچہ گفتیم۔

قوله "ومن آدابهم ان لا یتکلفوا فیه ولا یکون لهم وقت معلوم کذلک ولا یسمعون للمطایب والتلهی بل یسمعون ما کان داخلا فی اخلاق اوصاف التایبین والخایفین والواجین" دیگے از آداب در سماع اینست تکلفے نکنند وقتے نابودہ را اظہار وقت نکنند مگر آنکہ خواہد کہ بموافقت اصحاب دست وپائے بزند بدین نیت کہ ازین تواجد وجدے حاصل شود وبرائے سماع را وقتے معلوم نباشد چنانچہ مردمان را ہست روز جمعہ یا شب جمعہ وقتے معین ہیشود ہمچنین باشد زیراچہ سماع وارد غیب است وہرچہ از غیب باشد ہمان بسماع نسبت وارد کبراو یان چنین گویند بعد ہفت روزے خلوتیان را سماع بشنوانند۔ وسماع برائے خوش کردن خود بتکلف وخود را بستم بلہوا نداختن سماع صوفیان چنین نباشد۔ وآنکہ سماع بشنوند ہرچہ صفت مرد تایب باشد یعنی از گنہ باز گشتہ وبعبادت خدا مشغول شدہ باشد وآنکہ او را خوف باشد وآنکہ بترسد کہ نباید کہ بمراد خود نرسم وآنکہ امید دارد واز رحمت واز کرم او کہ بمقصود خود رسد چنانچہ گویند امید وارچنانم کہ بستہ کشاید

سه۔ مِقْدَحَہ چقماق را گویند۔

یعنی بیتے باشد آن صنعت کسے باشد کہ وقتے خلاف رضاے محبوب کارے کردہ امروز از ان باز آمدہ است چنانچہ بیتے۔ **بیت**

خلاف کردی و بد کردی و خطا کردی بیا ہر آنچہ کہ کردی ازین طرف بحل است

یا طالبے سخنے دارد و بیتے بمناسبت آن کہ نباید بمراد خود برسم چنانچہ یکے گوید۔ **بیت**

بتم سلطان ملک حسن و من درسلک درویشان دلا دامن فراہم کن کجا ما و کجا ایشان

قولہ "وما یحثہم علی المعاملات و یجدد لہم صدق الارادت ومن لا یعلم ذلک فعلیہ ان یقصد من یودیہ فیہ" وانچہ ایشان را بسوے معاملات صوفیہ برانگیزد آن بشنود وانچہ ارادتے کہ با خدا دارند آن بشنود کہ ارادت و صدق ایشان قوی تر گردد وآنکہ این چیزہا در سماع نداند در صحبت کسے باشد کہ او را این چیزہا تعلیم کند۔ محمد حسینی میگوید سماع نقد تعلیم نخواہد شد نقد وقتے کہ با وے بہت ہمان چیز معلوم حال او خواہد شد۔

ن النصیرآبادی

قولہ "قیل للنصیرآبادی انک مولع بالسماع فقال نعم ہو خیر من ان نقعد و نغتاب الناس فقال لہ عمرو بن یحیٰدی ہیہات یا ابا القاسم زلۃ فی السماع شر من کذا وکذا سنۃ تغتاب الناس فیہا" مجلسے بود ابو القاسم نصیرآبادی را گفتند کہ حریص و مبتلا بسماعی گفت آرے بہ از ان است کہ بنشینیم و غیبت مردم گوییم ابو عمرو یحیٰدی گفت ہے ابو القاسم ازین سخن بدور باش زلت است

ن جنید | ہ جنیدی

فرود افتادہ است در سماع بدتر از ان است کہ یک سالہ مردمان را غیبت گوئی۔ نصیرآبادی سماع با غیبت نسبت داد ہر آیینہ جوابش ہمین باشد کہ بو عمرو گفت سماع نسبت با آلہیت دارد اگر اندکے آن تراہب و آن تراغب تفاوت

شود کار بچیز دیگر کشد۔ سخن در دین مسلمانان است۔ ازین کہ عمرو بانصیر آبادی این سخن گوید تقبیح سماع نباشد ہر یکے را حالے ومقامے وکارے است غیبت حقوق عباد است واگر در سماع زلتے است ہمبدان شخص منحصر است۔

قوله "قال ابو علی الرودباری بلغنا فی هذا الامر الی مکان مثل حد السیف ان ملنا کذا ففی النار" رودباری میگوید کار ما در سماع بجائے رسیدہ کہ اگر ما را اندک انحرافے شود در آتش ہجران افتیم اندیشۂ معشوقہ حاضر باشد وشراب در کار عاشقان ستان گردد خوف آن باشد کہ عاشق باقتصار مستی وغلبہ عشق او با معشوقہ جوانی کند معشوقہ او را در سوز ہجران اندازد وقت این کارکنان داند کہ میگویم مشکل حالتے است اگر عاشق دست آویزے کند بر مزاج معشوق نیفتد ہمانکہ در بلاے ہجران گرفتار گردد واگر شرط ادب نگہ دارد وگستاخی نکند از خط ادب نگذرد ثانی حال از ومقصودے طلبد معشوقہ گوید کہ در غلبہ شوق وقوت عاشق نیست با تو خلوت کردم وچند قدحے پیمودم تو مستان شدی باین ہمہ نتوانستی کہ بغرض خویش پیوندی من چہ کنم۔ بیچارہ ابلیس اگر سجدہ کند گوید غیر را سجدہ کردی واگر نکند گوید کہ امر مرا بجا نیاوردی لاحول ولا قوۃ الا باللہ کجا افتادم۔

قوله "ولیس من الادب استدعاء الحال والتکلف للقیام الا عن غلبة الحال نزدو تزعج" واز آداب سماع نیست کہ البتہ خواہند کہ در سماع حالے طاری شود ستمے کنند براے ایستادن را مگر آنکہ غلبہ حال شود آنگہ از نشستہ خیزد۔ ازین غلبہ حال این مراد نیست کہ مرد بیخبر شود یعنی حال چنان قوت گیرد وزور آرد کہ او را نشستن نگذارد وایستادہ کند۔ نیکو سخنے است کہ شیخ مصنف فرمود اما اگر یکے براے این غرض کہ استدعاے حالے کند وآن

بغلبہ حضور دل باشد بغم معشوق دل مالامال است و شخص مصیبت زدہ است
اورا بتکلف استدعا احتیاجے نیست این خود مستعد این کار است و گفتہ اند داروہا
بخورد تا بخسپد وار د قوت گیرد آنگہ در سماع خیزد و دیگران گفتہ اند وارد
تحفہ غیب است سلطانے است کہ بہر بار باز نگردد کہ او را باز یابی غنیمت است۔ (غنیمت)

قولہ "او یکون علی سبیل مساعدۃ لصادق او
مطایبۃ من غیر تساکر و اظہار حال و ترک ذلک اولی" (نو لا اظہار)
و اگر با صاحب وقتے موافقت کند شاید و اگر نکند شاید بہتر اگر او ہمچنین میکند کہ
اظہار حالے و غلبۂ وقتے این از مساعدت نباشد این از ریا باشد۔ موافقت را
دو صورت است یکے آنکہ نمیخواہد کہ او تنہا رود موافقت میکند تا موجب جمعیت
باطن او باشد یا آنکہ او صاحب حال و صاحب ذوق است یا او موافقت
میکند تا از آن حال و ذوق او را ہم نصیبہ شود۔

قولہ "روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ
کان یعظ الناس فصعق رجل من جانب المسجد فقال (نذا الملبس)
من ذا الذی الملبس علینا دیننا فان کان صادقا فقد شہر
نفسہ وان کان کاذبا محقہ اللہ" مروی است کہ رسول اللہ مردم را
پند میداد از گوشۂ مسجد مردے نعرۂ زد خاست رسول اللہ فرمود کیست اینکہ
دین ما را بر ما تلبس میکند اگر این صاعق صادق است خود خود را شہرہ کردہ
میان مردم و اگر کاذب است خدائے تعالیٰ او را نیست گرداند رسول اللہ
بمعجزہ دانست کہ نعرہ زدن مردے سبک مزاج است ہمچنین کسے لایعبأ بہ است۔

قولہ "ویکرہ للشبان القیام بحضرت المشایخ واظہار
الحال" و مکروہ است جوانان را کہ بحضرت مشایخ بہ اظہار حال ایستادہ شوند۔

قولہ "حکی ان شابًا کان یصحب الجنیدؒ وکلما سمع شیئًا یزعق ویغیر فقال لہ ان ظہر منک شئ بعد ھذا فلا تصحبنی فکان بعد ذلک یضبط نفسہ وربما کان یقطر من کل شعرۃ منہ قطرۃ عرق حتی کان یومًا من الایام زعق زعقۃ یخرّج فیھا روحہ" حکایت گویند جوانے درصحبت جنیدؒ بودے او وقتے کہ سماع شنیدے نعرہ زدے ومتغیر شدے جنیدؒ گفت با او اگر بعد ازین مثل این راز تو پیدا کردی از تو پیدا شد درصحبت من نباشی بعد از انکہ جنیدؒ این سخن گفت او برخود گرفت بسا بودے کہ از ہر بن موے او خوے روان شدے وبعضے گویند آن روزے کہ مُرد خون از ہر بن موے او روان شد روزے ہمچنین بود کہ آہے بزد کہ جان از قالبش رفت۔ زہے پیر مودب مرشد کہ جنیدؒ بود تا آنکہ از حال انچنین میدانست باین ہم منع کرد کہ اظہار حال نکند زہے آن جوان مستر شد کہ آنقدر برخود گرفت کہ جان از قالبش رفت۔ **بیت**

جانم زدرون میدہد آواز مرا ۔۔۔ اے کاہل راہ عشق درباز مرا

قولہ "ولا رخصت للاحداث فی القیام والتحرک اصلا واکثر المشایخ یکرھون حضورھم مجلس السماع" ومراماردرا رخصت نیست کہ ایشان درسماع باستیتند وحرکت کنند ہیچ وجہے ایشانرا رخصت نیست وبیشتر بران حضور این احداث را در مجلس سماع مکروہ داشتہ اند۔

قولہ "وان کان الوقت حدا فلا یجوز للمتکلف المداخلۃ والمزاحمۃ علی طریق الموافقت ایضًا" واگر میان صوفیان حدے شد یعنی ہر یکے بوقت خویش مستغرق است نشاید

دیگرے را کہ تکلف کند برائے موافقت را در آید و مزاحم وقت ایشان شود چنانچہ بجعفور احداث مکروہ در مجلس مشایخ بوقت سماع مزاحم وقت حد۔

قولہ "حکی ان ذا النون المصری دخل بغداد فدخل علیہ جماعت و معہم قوال فاستاذنوہ ان یقول شیئاً فاذن لہم فانشد (القوال)" حکایت ارند کہ ذوالنونؒ مصری در بغداد آمد بر ذی النون جماعت مردم آمد و با این جماعت قوالے بود از ذی النون دستوری طلبیدند کہ این قوال چیزے بگوید پس ذوالنون اذن داد کہ بگوید پس آن قوال این شعر خواند۔

قولہ **شعر**

"صغیرُ هواك عذبنی فکیف بہ اذا احتنکا
وانت جمعت فی قلبی هویً قد کان مشترکا
اما ترثی لمکتئبٍ اذا ضحك الخلیُّ بکا

فطاب قلبہ و قام و تواجد و سقط علی جبہتہ و سال دم علی جبینہ ولا یقع علی الارض ثم قام واحد منہم فنظر الیہ ذوالنونؒ المصری و قال الَّذِی یَرَاكَ حِیْنَ تَقُوْمُ فجلس الرجال والسکون مع حضور القلب و جمع الہمّ" اندک ہوائے تو مرا در عذاب انداخت یعنی اول میلے کہ شد پس چہ نہ باشد کہ عشق زور آورد و تمام مرا بگیرد و تو در دل من جمع شدی ہوا کہ آن مشترک بود بدل و روح و تن یا آنکہ ہوائیکہ بود میان من و تو آن ہمہ بر من جمع کردی تو مرثیہ نمیکنی نمیگری بر کسے مصیبت برائے گرفتارے رنج افتادہ را وقتیکہ او حالے از درد غم و عشق بخندد و او بگرید۔ دل ذی النونؒ خوش شد یعنی واردے درو در آمد بجاست تواجدے کرد در قصہ ندد

تا آنکہ بر روے افتاد پیشانیش شکست قطرات خون از پیشانیش جدا می شد و بر زمین نمی افتاد و ران مجلس یک نفر خاست برائے تواجد را ذوالنون سوے او دید و گفت الَّذِیْ یَرٰئکَ حِیْنَ تَقُوْمُ وقتے کہ تو برخاستی برائے تواجد را خدائے تو بید یعنی تو از غلبہ حال و قوت وقت نخاستہ خدا دید اند آن مرد صادق بود فی الحال باز ماند و بر جاے خود قرار گرفت۔ حکایت برائے این آورد کہ چون وقت حد باشد دیگر یرا مزاحمت وا دون نشاید۔

قوله ”والوقوف على احوال المستمعين اَوْلیٰ من المداخلت والمزاحمت لانه محل الاستقامت والتمكين والصدق والانصاف من ادب الحضرت“ این واقف بایستد بر اہل حد و برکتے از ان گیرد بہتر نہ آنکہ پریشان ور آید و مزاحمتے کند زیرا چہ سکون از ادب حضرت باری است ہر کرا حضورے باشد البتہ در وانصافے وسکونے باشد۔ ن اولیٰ

قوله ”قال الله تعالى فَلَمَّا حَضَرُوْهُ قَالُوْٓا اَنْصِتُوْا“ خدا فرمودہ است ہر گاہ کہ جن حاضر شدند بر رسول اللہ رسول اللہ قرآن میخواند با خویش گفتند کہ خاموش باشید کہ خواندن رسول اللہ بشنویم۔

قوله ”وقال الله تعالى وَخَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ فَلَا تَسْمَعُ اِلَّا هَمْسًا“ و خدا فرمودہ است فرو شد آوازہا و نشنوی تو مگر چیزے باریکے مقصود از آوردن این ہر دو آیت این بود کہ حالت حضور و وقت حد سکون و قرار می باید مداخلتے و مزاحمتے نشاید۔

قوله ”واذا اتفق مجلس السماع فيبدا ء بالقران ويختم به“ و چون خواہد سماع آغاز کنند آغاز بقرآن کنند و ختم بقرآن کنند زیرا چہ اعتبار را ابتدا وارد

یا انتہا۔ اوسط مثلاً ہم برطرزے است اول وسط نسبت بمبتدا دارد و آخر وسط نسبت بمنتہا دارد چو اول و آخر سماع بقرآن باشد ہمہ گوئی سماع قرآن بودہ باشد و ہست میان صوفیان این روش کہ در اول سماع مقری پنج آیتے بخواند و آخر سماع ہم و اگر مقری نیباشد در ابتدائے سماع فاتحہ میخوانند و در آخر سماع فاتحہ میخوانند۔

قوله "فقد حكى عن ممشاد الدنيوري انه راى رسول الله صلى الله عليه وسلم فى المنام فساله عن اجتماع القوم للسماع فقال لا باس ابتدوا بالقران واختموا بالقران" حکایت گویند کہ ممشاد دینوری رسولؐ[عہ] اللہ در حق سماع کہ اصحاب ما شنوند رسولؐ اللہ فرمود بدین باکے نیست بگو آغاز بقران کنند و ختم بقران کنند ہم برائے آن آوردکہ بالا گفتہ بود کہ آغاز بقران کنند و ختم بقران چہ گوئی تو در باب کسیکہ مصطفیٰ و مرتضیٰ و رضا[عہ] و شہید کربلا جلوہ کردہ باشد سماع بشنوند و رقصہا بزنند شراب طہورا در کام میکنند و بمستی وقت رقصے بزنند۔

قوله "ويكره للمريد سماع الغزل والاوصاف فانها يعيده الغور" و مرید طالب را سماع غزل وصف خد و خط شنیدن مکروہ باشد زیرا چہ غورے غایرے دارد۔

قوله "حكى عن بعض المشايخ انه قال السماع شهوت فى قعر شبهة لا يحسن تناولها الا العارف ذو بصيرة وفطنة يحتبس الشهوت ولا يمس بالشبهة" از پیرے از شیخ حکایت آرند کہ گفتہ است سماع شہوتیست

عہ بعد از لفظ "رسول اللہ" در نسخہ منقول عنہ چند الفاظ در کتابت نیامدہ اند۔ غالباً تمام عبارت اینچنین بود "رسول اللہ را پرسید در حق الخ"

عہ از "رضا" غالباً مراد حضرت امام حسنؑ اند کہ او شان را "رضا" گویند۔

سماع لذت نفسانیست در قعر شبه است یعنی شبه باریکے دارد و احتمال این شهوت نشاید مگر عارفے را که بابصیرت باشد این بد و احتمال است عارف بابصیرت ازین شهوت لذت گیرد زیان وقت او نیست و دیگر این شهوتے که در قعر شبه است صاحب بصیرت حظ روح را چنان برگیرد که هیچ ازین شهوت نفس با وے خلط نشود چنانچه پرنده خردے هست رنگے سبزے دارد که سبزی او مختلط بلمعان سیاهی میزند برگلے می نشیند نوکے تیزے دراز دست دارد هر چیند گل تلخ است اندک شیرینی که همان قدرے چیند میستاند شهوت را بدر برد و شبه را مساس نکند چنانچه گفتیم۔

قوله " وقال الجنید کل مرید رایته یمیل الی السماع فاعلم ان فیه بقیة من البطالة " جنیدؒ گفته است هر مرید را که بینی که میل بسماع میکند بدانکه در وبقیه از بطالت هست اینجا گمان رود مگر جنیدؒ میگوید مرید را میل بر سماع نشان بطالت اوست اما ترا بباید دانست که جنیدؒ میگوید مرید سماع میشنوند میل بر سماع میکنند تا بقیه را نفیه کنند یعنی بقیه هوا که در روا ست میشنوند تا بقوت سماع آن بقیه را بدر برد چنانچه صابون بر جامۀ رنگین زنند تا سفید گردد۔ در بدر

قوله " وقیل السماع صراط ممدود یقصده صاحب یقین وجود وصاحب شك وجحود اما ان یرفع سالکه الی اعلی علیین او ینکبه فی اسفل السافلین " گفته اند سماع همچنین است همچو پلے کشیده است چنانچه صفت او گفته اند صاحب یقینے ووجودے قصد وے کند و بران بگذرد و یکے باشد صاحب شکے وانکارے یعنی یقینے درستے که اصحاب مواجد را باشد او را حاصل نیست وکشفے وتخیلے که هست آن ندارد گوئی منکر است آنکه او برین پل صراط میرود چو آن صفت که گفتم بران

صفت بہرہ ور اعلیٰ علیین میبرد و براعلیٰ مواہب میرساند و اگر از ان دوم قسم است
در اسفل سافلین می اندازد حرمانے در شتے کہ او را پیش می آید۔

قوله "وقال بعض المريدين لبعض المشايخ اليس المشايخ كانوا يثبتون الى السماع فقال اذا كنت مثلهم فاسمع انت ايضا" مریدے از پیرے پرسید نہ آنکہ مشایخ سماع شنیدہ اند یعنی من ہم چرا نشوم آن پیر جواب گفت بروہمچو ایشان شو مقصود ازین بیت

بگویم سماع اے برادر کہ چیست مگر مستمع را بدانم کہ کیست

قوله "وقيل السماع سرور ساعة بزول او سم ساعة فتقول ولا يحضر مجلس السماع من يتبسم او يتلهى" وگفتہ اند سماع خوشی دل ساعتے است بیاید برود یعنی وارد ے است کہ قرار ندارد آید و رود و آنرا کہ دراز کشد رقصے را و اضطرارے را آن عبارت از توالی واردات ست و آن سماع زہر ساعتے است کہ کشندہ است یعنی زہریست کہ ہمان ساعت کہ آن زہر بدہند مسموم میرد یعنی واردیست در ساعت کہ بیاید ہمان ساعت او را نیست و نابود گرداند یا آنکہ چنانچہ بالا مرتب گفتہ بودم ہم بران برود یعنی یا در اعلی علیین ببرد یا در اسفل سافلین اندازد و نباید در مجلس سماع حاضر شود کسے کہ تبسم کند تبسمے بر صورت ہزلے بایستادن بر صفت لہوے۔

قوله "وحكى عن ابى عبد الله خفيف انه قال حضرت مع شيخى احمد بن يحيى فى دعوة بشيراز فاتفق فيها سماع فطاب وقت الشيخ وقام وتواجد وكان فى صفة بحذائنا قوم من ابناء الدنيا فتبسم واحد منهم فاخذ الشيخ منارة كبيرة كانت هنالك فرمى بها فاصاب الجدار فانغرست رجلها

الثلاثه فی الحایط و کان قد صلی ثلثین سنة صلوة الصبح بوضوء العشاء" از عبداللہ خفیف حکایت آرند کہ او گفتہ است با احمد ابی الجواری بشیراز در مجلسے بودہ ام دران جمیعت اتفاقے سرود گفتند وقت شیخ احمد خوش شد حالت و تواجدے میکرد مقابل او صفہ بود و بعضے ابناء دنیا آنجا بودہ اند یکے میان ایشان تبسم کرد شیخ احمد منارہ شمعے بود آنرا گرفت و طرف او انداخت بر وے نرسید بدیوار رسید سہ پایہ آن منارہ بدیوار خلید اگر بر و رسیدے تا چہ شدے مقصود ازین حکایت این بود کہ آنکہ بلہو و تبسم در سماع بایستد او در مجلس سماع نشاید اما فقیہ جامد طبع را و متعلم خشک مزاج را از سماع آنچنان بیرون کنند چنانچہ یکس از شہد و ہمچنین گویند شیخ ابی احمد الجواری سی سال نماز صبح بوضوء عشا گذارد یعنی اینچنین متعبد و سماع میشنید و بر متبسم و ملہی اینچنین معاملہ می کرد۔ و ازینجا این معلوم شود کسے گمان نبرد کہ صوفیان در سماع بیخبر می باشند خبرے تمامے است اما چندین اعمال دارند یکے از اعمال ایشان سماع است۔

قوله "سئل بعض المشایخ عن شرب القلوب من السماع و شرب الارواح منه و شرب النفوس منه فقال شرب القلوب الحکم و شرب الارواح النعم و شرب النفوس ما یوافق طبعها من الحظوظ" محمد حسینی میگوید چنین گویند در انسان پنج چیز است روح قلب عقل طبع نفس روح ذوق از نغمہ گیرد و ان ذوق از حس گیرد و طبع در راستی و کژی موسیقار بیند و عقل معنی حکمتے که شاعر گفتہ است در ان بیند نفس در ارکان وزن رقص بیند مردم بہر چہ مشغول شوند ذوق یکے ازین باشد باقی دیگر چہار خصم مزاحم اند پس ذوق بتمام دست ندہد و آرام و قرار کمال نباشد اما چون سماع بشنود ہر پنج چیز بغذا ے خویش مشغول شوند ہیچ مرد یکے دیگر را

خصم و مزاحم نیست آرام و قرار صوفیان وابتلاے سماع ہم ازینجا است۔

قولہ "وسئل عن التکلف فی السماع فقال ھو علی ضربین تکلف من المستمع لطلب الجاہ او منفعة دنیویة و ذلک تلبیس و خیانة و تکلف منہ لطلب الحقیقت لمن یطلب الوجد بالتواجد وھو منزلة التباکی من البکاء قال علیہ السلام اذا رایتم اھل البلاء فابکوا فان لم تبکوا فتباکوا" بعضے از پیران را پرسیدند کسے کہ در سماع بستم در آید شما در باب او چہ میگویند آن بزرگ جواب گفت تکلف در سماع بر دو نوع است یکے تکلف کہ شنوندہ سماع از جہت طلب جاہ و منفعت دنیاوی کہ مردمان بہ بینند و معتقد شوند کہ مردے صاحب ذوق صاحب حال است جاہے پیش آید و کسے دست و ہد و پاے گیرد و چیز از دنیاوی ہم رسد و آن تلبیس است و آن خیانت است و در دین خدا از شر اینچنین کسے نگہ دارد و تکلفے دیگر است کہ بستم در سماع در می آید براے این را دست و پاے میجنباند و موافقت اہل ذوق میکند تا از برکت این موافقت وجنبانیدن دل وقتے ذوقے وحالتے دست و ہد و این نیز واقع است بسیار او بدان ماند چنانکہ کسے در مجلس مصیبت بگرید کہ براے موافقت مصیبت زدگان بستم میگریند چنانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میفرماید چون بہ بینید اہل بلا را یعنی مصیبت زدگان را پس بگرئید و اگر گریہ نیاید پس بستم بگرئید۔

قولہ "قال ابو نصر السراج رحمة اللہ اھل السماع علی ثلثة طبقات منھم یرجعون فی سماعھم الی مخاطبة الحق لھم فیھا یسمعون و طبقة منھم یرجعون فی ما یسمعون الی مخاطبت

احوالهم ومقاماتهم واوقاتهم فمنهم من يطالبون بالعالم (ن: من يطالبون)
ومطالبون بالصدق فيما يشيرون اليه من ذالك وطبقة
منهم الفقراء المجردون الذين قطعوا العلايق و لم يتلوث
قلوبهم بمحبت الدنيا و الجمع و المنع فهم يستمعون بطيبت
قلوبهم مع الله ويليق بهم السماع فهما اقرب الناس
الى السلامت و اسلمهم من الفتنة "ابونصر سراج گفته است وخوش
سخنے کہ گفتہ است اہل سماع سہ طبقہ اند طبقہ از آنہا اند آنچہ درسماع میشنوند بیتے
ونغمہ بمخاطبہ حق وبمخاطبہ خدا باز میگردند یعنی ایشان از خدا بچیزہا مطالبہ ہستند چنین
کنند وچنین نکنند چنین باشند وچنین نباشند این محل درخاطر ایشان است
ایشان سماع بدین محل میشنوند۔ وطبقہ دوم سماع میشنوند بمخاطبۂ احوال ومقامات خود
یکے رضا دارد یکے تسلیم وارد یکے تفویض یکے توکل دارد وبران میشنوند در حالت
مطالب بعلم اند وبصدق اند از ان حال عالم باشد تصحیح توکل وتصحیح رضا وصدق
کہ دران باب آمدہ است کہ ہر یکے چنانچہ آمدہ است درست وراست کردہ است
چنانچہ باید درسماع وطبقہ دگر است کہ ایشان مجرد اند از جملہ علایق آرے توکل وتفویض
ورضا یکے از علایق است مجرد اند ودل ایشان ہیچ ازین لوث این جہانی ندارد
وہیچ قیدے درپائے ایشان نیست میشنوند سماع را بخوشی دل با خدا سماع لایق
ایشان است از ہمہ بسلامتی نزدیک تر اند واز فتنہ سماع ایشان سالم تر اند دو سہ
بیتے دگر گفتہ است۔

بیت

آنجا کہ منم نہ لا است نے جائے نعم ‌ ‌ ‌ ‌ زیرا چہ ہمہ یکیست نہ افزونست نہ کم
بیزارم از وصال و از ہجران ہم ‌ ‌ ‌ ‌ بیگانہ ام از وجود ولذات والم
نہ حال بماند ونہ ذوق مقام ‌ ‌ ‌ ‌ نے ماندم من نہ او ہمہ گشت عدم

اکنون ایچنین کسے ہر آئینہ سالم تر از ہمہ باشد و خوشی دل با خدا ہم این را است سماعے میشنود و غیر حق را الکدکوب کردہ است و دست از ہمہ وجودات افشاندہ است و نعرۂ ہو ہو میزند۔

قوله "وكل قلب ملوث بحب الدنيا فسماعه سماع طبع و تكلف" ہر دلے کہ آلودہ بمحبت دنیا است سماعے کہ او میشنود بحکم طبیعت ستمے کردہ دل را بحضور می آرد و آنا دست وہد یعنی نخست برائے سماع دلے باید کہ ہیچ آلودہ و ملوث نباشد برائے سماع را دلے صافے شفافے باید۔

قوله "وقيل يحتاج الى السماع من كان ضعيف الحال" چنانچہ با ابوالحسن جنیدؒ گفتہ ام ہمان معنی است اینجا مرد با حاصل و در حضور قوی استوار و محتاج بسماع نباشد او کسے ہست ہمانچہ گفتیم اگر سماع شنوند بطیب القلب مع اللہ بشنوند۔

قوله "فقال الحصريّ ما ادون حال من يحتاج الى مزعج يزعجه و لعمري لايحتاج الثكلى الى نائحة" حصری گفتہ است چہ کمترین حالے دارد کہ او محتاج بدین باشد کہ او را جنبانندہ نباشد و بجان سر خود عورتے اگر پسر او مردہ باشد محتاج بنوحہ کنانندہ نباشد۔ محمد حسینی میگوید ہمچنین است کہ شیخ حصری میفرمایدا اما اگر نزدیک ثکلے تا بچہ باشد حال او چونہ باشد و کار او چگونہ بود و این سخنے کہ حصری گفتہ است مخصوص بسماع اہل طلب است اما آنانکہ بحضور محبوب دست میزنند و از ناز و کرشمۂ او ذوقے میگیرند آن سماع مردمان دگر است۔

قوله "وقيل ان السماع لقوم كالدواء ولقوم مروحة" و گفتہ اند مر قومے را سماع ہمچنین است کہ ہر دردے دارد و یے مرد عاشق مہجور

بہیچ رہے فرجہ وصال نمی بیند سماع بشنو وسماع او را پیشوای و رہبر آن رہ شود وقومے را سماع ہمچو مروحہ است آلت راحت است سماع میشنود دلش کشادہ میگردد و راحت وذوق بافراط وکمال میگیرد مردان غیب گویند ساعتے سماع بشنویم بار وجود فرو اندازیم۔

قوله " وقال الشيخ ابو عبد الرحمن السُلَمی الوجد قد يكون زيادة لقوم ونقصانًا لقوم آخرين وهو كالسلاح يصلح للجهاد في سبيل الله وتقتل اولياء الله وكذلك الشمس تصلح شيئًا وتفسد شيئًا آخر" ابوعبدالرحمن سلمی گفتہ است مر قومے را سماع موجب زیادت حال او باشد چنانچہ گفتم و قومے را سماع نقصان حال او بود یعنی موجب جنبش او از نقصان حال اوست و آنکہ گویم نہ بشرط می شنود از ان نقصان است این را بحث خارج است وسماع ہمچو سلاح است کہ مرد غازی بران عمل میکند وخصم را دفع میکند بر وغالب می آید وبسا باشد ہمان سلاح ہو را زیانکار افتد سنانے برخصم انداخت و درست رسانیدن نتوانست آن سنان سلاح خصم شود و زیانکار این باشد و ہمچنین آفتاب برآید وچیزے را اصلاح کند کہ بد و میوہ پختہ گردد شیرین شود و بر چیزے دگر برآید آنرا گندہ کند وضائع سازد۔ این سخن دلیل برین کند ہر سماعیکہ مستمع بشرط نمیشنود موجب نقصان ظالم اوست۔

قوله " وقال السماع من حيث المستمع وقد سمع بعضهم طوافًا يصيح يا سعتر برى فاغمى عليه وسئل ذلك فقال حسبته يقول سعتر برى" ابوعبدالرحمن گفتہ است سماع بحساب مستمع گویندہ ہر چہ بگوید این مستمع دران محملے می برد بحسب آن این را وجد اسے وذوقے میباشد صوفی شنید

از شخصے کہ او فریاد میکرد این سخن میگفت سعتر برّی آنکہ او شنید نعرہ زد بیہوش شد از و
پرسیدند کہ موجب بیہوشی تو چہ بود گفت کہ میگوید سعتر بری یعنی سعی کن کہ بیکے مرا بینی
وسعتر بری سبزئی است ترب وپودنے وترہ باشد او فریاد میکرد بدل سبزی این را
آن گمان رفت بحسب گمان خویش معنی راست گرفتہ وبران معنی علیہ گشت مقصود
سماع بحسب مستمع است از پدر خود شنیدہ ام کہ صوفی آواز گاوے شنید ودر رقص
شد او را از موجب رقص پرسیدند گفت گاو میگوید سبحان۔

قوله "وسمع الشبلی منشدًا ینشد شعر" ن یقول اسعرا

سائل عن لیلی فهل من مخبر یکون له علم بها این تنزل ن اسائل

فزعق وقال لا والله ما فی الدارین عنه مخبرا" شبلیؒ این بیت
شنید می پرسم از لیلی ہست خبر گویند کہ او کجا فرود می آید شبلیؒ نعرہ برآورد گفت بخدا
کہ در ہر دو سرائے از وہیچ یکے را خبر نیست کہ او کجا فرود می آید مقصود این بود کہ شبلیؒ میگوید
کہ ہیچ یکے از خدا بخدا کہ چیزے علمے ندارد واز ونشانے نمیدہد یعنی سماع بحسب مستمع است

قوله "وقال الصبحی یجب ان یکون الواجد اذا کان ن الصبحی
وجده صحیحًا محفوظًا فی حال وجده لا یجری علیه ن علی لسانه
لسان الذم بحال" صبحی گفتہ است واجب است چون وجد واجد صحیح باشد یعنی
بحقہ وبمواظبہ قرار گرفتہ بود روا نباشد زبان کسے بہ بدی بر وودود۔

قوله "وقیل الوجد سر صفات الباطن کما ان الطاعت
سر صفات الظاهر وصفات الظاهر الحرکت والسکون وصفات
الباطن الاحوال والاخلاق" وہمچنین گویند وجدان واندوہ نایافت از سر صفات
درون است چنانچہ طاعت ظاہر است نمازے وخواندنی ودیگر حرکاتے وسکناتے
کہ در آن بایست از سر صفات ظاہر است غرض وجد ووجدان نسبت بباطن دارد

وطاعت وعبادت نسبت بظاہر۔ این نمیگوید کہ ہر دو جمع نشوند بیان نسبت وجودی میکند طاعت وعبادت اگر وجد و وجدان نیست بکار نیاید۔

قوله "واما حكم الخرقة التى تقع فى السماع فما كان منها على طريق المساعدت فهى للجماعت وما كان منها لقول القوال وانشاد منشد فان لم هناك جماعت فانها للقوال خاصة وان كان هناك جماعت فقد اختلف اقوال المشايخ فيها فذهب بعضهم الى انها للقوال لانه لما وجده القايدة فى سره من جهته خلع عليه بدلا عما اتحفه به وذهب بعضهم الى انها للجماعة والقوال فيها كاحد هم لان البركت حضور الجماعت لا تقصر عن قول القوال" واما خرقہ در سماع می افتد وستارے وجبہ ومصلائے اگر بطریق مصاعدت است از میان جمع باشد یعنی ہر چہ جمع بدان حکم کنند وہمبران روند یا خود این خرقہ ہم از ان جمع باشد بیکدیگر قسمت کنند بستانند یا بفروشند خرچ کنند واگر موجب افتادن خرقہ بگفتار قوال باشد وبگفتار کسے کہ شعر کسے خواندہ است واگر او آنجا نباشد آن خرقہ مر قوال ومنشد را باشد واگر جماعت باشد صوفیان دران اختلافے کردہ اند وبعضے گفتہ اند برین آوردہ اند واین سخن کہ گفتہ کہ این خرقہ قوال را باشد زیراچہ ہرگاہ کہ او فائدہ سر خود از ویافت بدل آن خلع کرد ہر آینہ از کسب اوست وچون کسب اوست ہم بدو دہند وبعضے صوفیان برین رفتہ اند کہ این خرقہ مر جماعت را باشد قوال را یکے از ایشان شمرند زیراچہ برکت حضور جماعت از قول قوال ہیچ کم نیست پس موجب این ذوق از قول قوال واز برکت جماعت شد پس این خرقہ از ان ہمہ۔

قوله "روى ان النبى صلى الله عليه وسلم قال يوم

بدر من اتی مکان کذا فلہ کذا و من قتل قتیلاً فلہ کذا و من
اسر اسیراً فلہ کذا فتنازع الشبان والفتیان واقام الشیوخ
والوجوہ عند الرایات فلما فتح اللہ علی المسلمین طلبوا ما
جعل لھم فقال الشیوخ کنا ظھراً لکم و رداءً فلا تذھبوا
بالغنایم دوننا فانزل اللہ تعالیٰ یَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ ط
قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ ج فقسمھا النبی علیہ السلام
بینھم بالسویة" برائے اثبات این سخن را در قصہ درستے می آرد شیخ فرمود
در حرب بدر بعد از انکہ غنایم جمع شد آنانکہ پیش جنگ کردند آن جوانان و مردان
جنگی ایشان شتافتند برین کہ این غنایم ما را بدہند کہ این کار ما کردہ ایم کہ نزدیک علم دو آنانکہ
ایستادہ بودند گفتند ما پشتیبان و نگہبان شما بودہ ایم از پیش ما این غنایم چونبرید
بعد از ان در شان ایشان این آیت نازل شد عزمن قایل یَسْئَلُوْنَكَ
عَنِ الْاَنْفَالِ الآیتہ بگوائے محمد غنایم ملک خدااست و رسول خدااست
آنچنان کہ رسول قسمت کند حق شما باشد پس آن رسول اللہ میان ہر دو طایفہ غنایم
برابر قسمت کرد یعنی قوال پیش دستی کردہ و توکہ در جمع حاضر بودی بہر دو موجب
خرقہ افتاد قسمت ہم میان ہر دو باشد۔

قولہ "و منھم من قال ان کان من جملۃ القوم فھو
احد منھم ولیس لہ الاستبداد بشیٔ منھا وان کان اجنبیاً
فما کان منھا لھا قیمۃ یوثرونہ بھا وما کان من خریقات
الفقراء فھم اولی بھا و منھم من قال ان کان القوال
اجیراً فلیس لہ منھا شیٔ وان کان متبرعاً فلہ ما یصلح لہ
منھا شیٔ" و بعضے گفتہ اند اگر قوال ہم از طایفہ صوفیان است او ہیچ چیزے

مخصوص نباشد و چیزے تنہا نبود و اگر آں قوال از صوفیان نیست اجنبی است
بیگانہ است و اگر خرقہا ازان است کہ او را قیمتے ہست چیزے می ارزد و این خرقہ
ازین خرقہاے فقرا است پس آں فقرا بداں اولی تر باشند ہمانکہ گویند الفقراء
اولی بخرقة و بعضے گویند اگر قوال اجیر باشد یعنی بہ اجرت آوردہ باشند
او را ہیچ ازان خرقہا نصیب نباشد حق او ہمان اجر اوست و اگر متبرع است
یعنی با جرت نیامدہ است بہ تبرع آمدہ است پس آنچہ لایق او باشد آں بدہند۔

قوله "واذا قلنا انها لهم فلا يستعجلوا بها ما داموا في السماع فاذا انقضى وقته فجمعوها في الوسط" گفتیم
کہ بہ تحقیق خرقہ ایشانرا باشد دران قسمت شدن شتاب نکنند مادام کہ در سماع
اندو فتیکہ از سماع فارغ شوند خرقہارا جمع کنند بنہند۔

قوله "ثم ان كان محبا لهم فحكمه ان يفديها بما ن سکیان ونا اعلم
يوجب وقته من غير معارضة فيها ولا منادا ة عليها فان
ذلك استحقاق لحقها وحقهم" اگر میان ایشان کسے از ایشان نیست
و لے محب این طایفہ ہست پس حکم او این است کہ برو خرقہ فدیہ کنند خرقہ او ہم
قسمت کنند باآنکہ معارضہ درمیان نباشد و آں خرقہ را ندا نکنند کہ ازان کیست
این زیراچہ این ندا کردن استحقاق حق خرقہ است و استحقاق حق قوم باشد۔

قوله "ثم ان كان هناك شيخ له حكم فالحكم فيها اليه من تخريق و تبديل و رد على اصحابها" این احکام
است درامثال و اجناس است و اگر آنچنان شیخے باشد کہ او صاحب حکم است
حکم مراورا است ہر حکمے کہ او کند او را شاید وہمہ در تصرف او راضی باشند و اگر آن
خرقہ را پارہ کنند بدہند و اگر تبدیل کنند و اگر رد کند خرقہ را بر اصحاب ہم شاید

گفتیم کہ تصرف بدست اوست۔

قوله "وقال اهل الشام الفقير اولی بخرقته وانكر الجمهور ذلك" واہل شام گفتہ اند خرقہ فقیر ہم بفقیر بدہند زیرا چہ او بدین اولیٰ تر است شاید او در ثانی حال سبب آن متعلق شود و اکثر صوفیان این معنی را انکار کردہ اند۔ اما میان صوفیان ما این رسم بود کہ خرقہ تمام بقوال می دادند وہر چیزے کہ خرقۂ او افتادہ است بجائے او و را خرقہ دیگر میدادند۔ این معاملت خدمت شیخ نظام الدّین ما است اما در خانقاہ خواجۂ ما خرقہ را باصحاب خرقہ میدادند قوال را خوشنود میگردانیدند۔

قوله "ومنهم من قال ما كان وقع منها على سبيل المساعدة او شوباً بالتكلف فالرد اولی" وبعضے از صوفیان گفتہ اند ہر کہ خرقہ بطریقہ موافقت دادہ است رد آن خرقہ ہم بدو دہند اولی۔

قوله "واكثر المشايخ يكرهون طرح الخرقة على سبيل المساعدة لما فيه من التكلف المباين للحقيقة" واکثر مشایخ این را مکروہ داشتہ اند کہ بطریق مساعدت وبطریق تکلف خرقہ را بدہد زیرا چہ این تکلف مباین مر حقیقت راست ومرد محقق را با تکلف چہ نسبت۔

قوله "وان لم يكن هناك شيخ له حكم يمضون فيه حكم الوقت ولا يوخرون ذلك" واگر دران جمع شیخے نباشد بر جمعے حکم کند دران حالت بحکم وقت روند یعنی ہر چہ وقت تقاضا کند باتفاق یکدیگر ہمان کنند واین را تاخیر نکنند ہر چہ باشد در جمع یا در حال۔

قوله "ويكرهون تخريق المرقعات الا ان يكون تبركاً وما كان منها من خرق الفقراء فما كان منها يصلح للرقاع

فتخریقه اولی لکال نصیب ولا یبقی البعض محروما" و مکروه داشته اند که خرقها را پاره کنند مگر برائے تبرک را و اگر از آنها باشد که آن جامه را خرقہ کنند پاره کردن بهتر باشد زیرا چه همه پر کاله بدهند و تا برکت آن همه را نصیب شود و باید که هیچ یکے از ایشان محروم نماند همه را برسد۔

قوله "ویفرق علی الحاضرین دون الغایب لان الغنیمت لمن شهد الوقعة فاذا حضر معهم فالمحبوب منهم بعطون من الخرق فکیف اقسم ذلك اختلف المشایخ فیه" و هر که حاضر است او را بدهد و آنکه غائب است او را آن نصیبہ نیست زیرا چه غنیمت در جنگ کسے برد که او در وقت جنگ حاضر باشد او را هم ازین تقسیم خرقه اختلافے کرده اند۔

قوله "فقال بعضهم یقسم علیهم بالتفاضل کقسمت المواریث والغنایم" بعضے گفته اند بتفاضل بدهند کسے را بسیار کسے را اندک چنانچه قسمت مواریث است مرد را دو حصه و عورت را یک حصه چنانکه قسمت غنایم است سوار را دو حصه و پیاده را یک حصه۔

قوله "وقال بعضهم ان کان یقسم ذلك شیخ یقسم بالتفاضل وان کانوا یقسمونه فیما بینهم قسموه بالسویة ومالم یصلح فیها الرقاع فالایثار بها بمستحق من الفقراء اولی" و بعضے گفته اند اگر آنجا شیخے باشد چنانچه او را خوش آید قسمت کند و اگر بمیان خویش قسمت کنند یکدیگر امثال را بمساوات و آنکه از آنها است که رقعه از و بخرقه نتوان دوخت آنرا بفقیرے اولی تر۔

قوله "وما کان من ثیاب المحبین فالبیع اولی ان

ایثار بہا للقوال دون التخریق" وآنکہ از جامہاے محبان صوفیان است
فروختن او بہتر و یا ایثار بقوال کنند وآن را پارہ نکنند زیراچہ پارہ کردن براے
تبرک را است وجامہ محبان راچہ تبرک است این راہم بقوال بدہند۔

فصل ۳۷

قولہ "فصل فی ذکر آدابہم فی التزویج الاولیٰ ان یرغب
فی المرأۃ الدینیۃ الصالحۃ" واین کہ صوفیان خواہند کہ تزویج کنند
ادب، وران باب چیست۔ محمد حسینی میگوید ایاکم والتزویج ایاکم والتزویج
ایاکم والتزویج خصوصاً فی زماننا ھذا اولیٰ این است کہ اگر رغبت
کند در عورتے کہ دیندار باشد صالحہ۔

قولہ "قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تنکح
المرأۃ لدینہا و مالہا وجمالہا فعلیک بذات الدین تربت
یداک" زیراچہ رسول اللہ فرمودہ است صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نکاح کردہ
شود عورت را براے سہ چیز را بدانکہ او دین دار است و براے آنکہ او مالدا
است زیراچہ او مالدار است این مزاحمت نکند براے ہر چیزے را و براے
آنکہ عورت جمیلہ باشد اگر مرد را رشتے دینی یا دنیاوی مزاحمت او کردہ باشد
ساعتے نظر بجمال عورت کند چیزے از نداوی وحشت او شود۔ از حدیث این
معلوم شد کہ در ہر کہ این سہ چیز جمع باشد او را نکاح کنند لدینہا مقدم
داشت زیراچہ 'واو' براے مطلق جمع است اہم المہمات ہمان است ہمانکہ گفتہ بودم
رسول اللہ میفرماید کہ بر تو باد کہ عورتے دیندار باشد او را نکاح کنی خداے تعالیٰ

تا وسعتے در دین خواہد دا دیعنی نظر بمال نکنی نظر بجمال نکنی نظر بہ دین کنی۔

قولہ "وقال اعظم النساء برکۃ ایسرھن مؤنۃ" و رسول اللہ گفتہ است بہترین عورتان کسے است کہ مؤنت او بر تو اندک باشد۔

قولہ "وقال عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ خلقت النساء من ضعف وعورت فداوؤا ضعفہن بالسکوت و عوراتہن بالبیوت" عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ گفتہ است خلقت عورات از ضعف است یعنی نشأۃ ایشان فروتر نشأت مردان است و چیزے است کہ اورا نہان توان داشتن زیرا کہ از عیب ہر کہ ہست عیب نہان دارد پس دوائے درد ایشان سکوت و پوشیدن عیبہائے ایشان بخانہ باشد۔ سکوت عبارت ازین است ہر چہ ایشان طمع کنند ترا از ان اغماز باید کردن و بہر جفائے کہ ایشان پیش آیند ترا خاموش باید بودن جواب نمی باید دادن ہمانچہ گفتہ جواب الجاھل السکوت نمی باید دادن ہمانچہ گفتہ۔

قولہ "وآدابہم فی ذلک ان لا ینکح للدنیا ولا لذات لیسا ربل للسنۃ والعفت ثم یقوم بما لا بد من الکفایت بحسب الطاقت فان عجز او طلبت فوق الطاقت خیرھا بین الوفاق علی المسکنۃ او بالطلاق الفرقت اقتداء برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حیث انزل اللہ تعالی یَآ اَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا وَزِیْنَتَهَا الآیۃ" وادب در باب تزویج این است کہ نکاح ایشان سبب غنائے ایشان نباشد و برائے صرف شہوت را نباشد بلکہ برائے رعایت سنت باشد پس آن مرد ناکح بحسب طاقت خویش کفایت مؤنت او کند و اگر

ازین عاجز آید یازن انچه طاقت تو نیست آن میطلبد پس اختیار بدست او وده شوهر را بفقر و فاقه اختیار کند و یا طلاق چنانچه رسول الله کرده بود و بر رسول الله این فرمان آمده بود اے پیغامبر خدا بزنان خویش بگو اگر شما لذت حیات دنیا میخواهید و آراستگی دنیا میخواهید بیائید با شما بطریق بهتر کشاده کنم۔

قوله "وكن تسعا فخيرهن رسول الله صلى الله عليه وسلم فبدا ء بعايشة رضى الله عنها و قال لها انى محدثك بحديث فاستشيرى فيه ابا بكر فلما اخبرها به فقالت افيك استشير ابوى فاخترت الله و رسوله والدار الاخرت وقالت لا تخبر نساءك بهذا فقال والله لا تسأليني عن ذلك لاخبرتهن فلما اخبرهن اخترالله ورسوله فشكرهن الله تعالى ذلك" وایشان نه عورت بوده اند رسول الله را نه حرم بود که رسول الله را بفقر و فاقه اختیار کرده بودند۔ چون این فرمان آمد رسول الله آغاز بعایشه کرد مرا از خدائے تعالیٰ فرمان آمده اول مشورت با پدر خویش بکنی بعد ازاں مرا جوابے بدہی عایشہ گفت یارسول الله چه فرمان آمده است گفت که شما یا مرا یا دار آخرت را با فقر و فاقه اختیار کنید و یا نفس خود را عایشہ گفت افیک ابوی من ترا و دار آخرت را با فقر و فاقه اختیار کردم عایشہ گفت یارسول الله این حکایت بر زنان دیگر نگوئی چنانچه ابتدا مرا پرسیدهٔ زنان دیگر را همچنان پرس رسول الله گفت همچنین بکنم بر زنان دیگر بگویم که بر عایشہ این سخن گفتم عایشہ مرا با فقر و فاقه اختیار کرد شما چه گوئید هر همه چنانچه عایشہ اختیار کرده بود همچنان اختیار کردند پس خدا ایشانرا شکر کرد یعنی قبول کرد و وعدهٔ جزائے ثواب ایشان کرد۔

قوله "ثم انزل لا يحل لك النساء من بعد الايت"

بعدازان این ایت نازل شد کہ بعدازین ترا عورتان دیگر حلال نباشد۔

قوله "واولی فی زماننا مجانبت التزویج وقمع النفس بالریاضت والجوع والسهر والسفر" شیخ میگوید کہ در زمان ما بہتر اینست کہ تزویج نکنند ونفس را ریاضت کنند بصوم وبہ بیداری شب وبہ تقلیل آب وجائے بجائے بگروند بروند ریاضت نفس شود۔

قوله "روی ابو هریرہ رضی الله عنه عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال علیکم بالنکاح فمن لم یستطع فعلیه بالصوم فانه له وجاء" ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت میکند کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گفت برشما باد یا مؤنت نکاح کنند وہر کہ را استطاعت مؤنت زن نباشد بروباد کہ روزہ دار وزیراکہ روزہ ہر نفس را بکار رخص را کردہ است۔

قوله "وقیل لبعض الصالحین الا تتزوج فقال لی نفس لو تمکنت من تطلیقها فکیف اضمّ الیها اخری" بعضے از صوفیان را گفتند چرا زن نکنی[علـہ] . . . . مرورا مزاحم باشد مرا ہمچنان مزاحم است اگر تو انم طلاق گویم بروزنے دیگر چہ خواہم"

(حاشیہ: من تطلیقہا۔ طلقتها۔)

قوله "وقال بشر لو دفعت الی الاهتمام بمؤنة دجاجة ما امنت علی نفسی ان اصبح شرطیا" بشر حافی را گفتند زن چرا نمیکنی گفت اگر مونت ماکیانے افتیم یکے از انکہ بآنان بدباشم مردمان درشنید میترسم کہ یکے از ایشان باشم حاصل این است یعنی اگر مونت زن اختیار کنم انچہ منم نباشم۔

قوله "وقال مکایدت العفت ایسر من مصالحت

علـہ۔ درنسخہ منقول عنہ کاتب اینجا تقریباً ایک سطر عبارت درکتابت نیاوردہ۔

العیال وقال رایت الصبر عنہن اسہل من الصبر علیہن" گفتہ است رنج دیدن در عفت آسان تر است ازان مشقت کہ در مصالحۂ عیال باشد ہر دو مشقت است عفت آسان تر از مشقت اصلاح عیال است۔ آرے این کارے با خود و آن با دیگرے خود را توان برہ اوزدن دیگر یرا چون توان برہ خود آوردن۔ ہم گفتہ است زیرا چہ دیدہ ام صبر از ایشان کردن آسان تر است از صبر برایشان کردن۔

قولہ" قال بعضہم مقاسات العیال عقوبۃ لتقیاء شہوت الحلال" و بعضے از ایشان گفتہ است مشقت کشیدن عیال عذابے است بسبب مقید شدن بشہوت حلال۔ آرے بندے ہست در پا ولے بند حلال اندیشہ باید کردن کہ بہ بند ماندن چہ بلائیست بہ نسبت از کشادہ گشتن۔

قولہ" حکی ان رجلا خطب الی میمون بن مہران ابنتہ فقال لا ارضیہا لک قال لمَ قال تطلب حلی والحلل قال فعندی منہا ما ھی ترید قال اذاً لا ارضیہا لک" حکایت آوردہ اند کہ مردے دختر میمون مہران را خطبہ کرد پس میمون گفت من او را برائے تو دادن راضی نتوانم کرد پس گفت چرا گفت او پیرایہا طلبد و حُلّہا طلبد مرد گفت آن چیزہا نزدیک من ہست این گفت اکنون ترا نتوانم برائے او خوشنود کردن۔

قولہ" واراد بعضہم تطلیق زوجتہ فقیل لہ ما یسوءک منہا قال العاقل لا یہتک ستر زوجتہ فلما طلقہا قیل لہ لم طلقتہا قال مالی والکلام فیمن صارت اجنبیۃ منی" وکسے خواست میان صوفیان زن را طلاق گوید گفتند کدام عیب است در وکہ ترا بد نمودہ است کہ بسبب آن تو او را طلاق میگوئے گفت عاقل ہتک ستر عورت خویش نکند بعد ازان

طلاق گفت گفتند چرا گفتی تو طلاق او را گفت چہ باشد مرا کہ او عورت بیگانہ است
من عیب او بگویم۔

قوله روی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما ھم
تزوج فاطمۃ رضی اللہ عنہا من علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ
قال لہ تکلم لنفسک خطیبا وقد اجتمع المہاجرون والانصار
فقال الحمد للہ حمدا یبلغہ ویرضیہ وصلی اللہ علی
محمد صلوٰۃ تزلفہ وتحظیہ والنکاح مما امر اللہ بہ
ورضیہ واجتماعنا مما اذن اللہ فیہ وقدرہ وھذا
محمد رسول اللہ زوجنی بنتہ فاطمہ علی صداق خمسمائۃ
درھم وقد رضیت فاسلوہ واشہدوا۔ وقال علی رضی اللہ
عنہ ما کان لنا الا اھاب کبش نبیت علیہ باللیل ونعلف
علیہ الناضح بالنہار" حکایت اینست کہ آن روز کہ رسول اللہ خواست فاطمہؓ را
بعلیؓ بدہد زیدؓ اسلم را فرمود کہ ابوبکرؓ را بطلب بیار بعد ازان گفت برو عمرؓ را بطلب
پس آن گفت عثمانؓ را بطلب بعد ازان فرمود اخرجی یا بنتی من وراء
الحجاب بمتاعک گفت اے دختر من بیرون آے و متاع خانہ را بیرون آر
فاطمہ رضی اللہ عنہا یک دست آسیا بیرون آورد و یک بوریا بیرون آورد و از برگ
خرما بالشتے آورد و شمش غیر مدبوغ و یک کاسۂ چوبی بیرون آورد شکستہ چند جا تیرہ
زدہ و یک چادر بر سر گرفتہ بیرون آمد ہفت تو بہم دوختہ آسیا را رسول اللہ برگرفت
بوریا را ابوبکرؓ بالشت را عمرؓ کاسہ چوبی را زیدؓ اسلم فاطمہؓ آن چادر را بر سر گرفتہ پس
ہمہ آمدند بر در علیؓ زیدؓ اسلم بگریست رسولؐ اللہ را پرسید کہ موجب گریۂ تو چیست گفت
فقر تو و صبر فاطمہؓ عجب فقرے کہ تو داری زہے صبرے کہ فاطمہؓ دارد رسولؐ اللہ فرمود

بازید ھذا المن یموت کثیر خمش کن اے زید مگر این قدر متاع برائے کسے کہ خواہد مرد بسیار است۔ علیؓ بیرون آمد زمین بوس رسول اللہ کرد فرمود فاطمہؓ بتو بسپارم خطبہ کن این خطبہ کہ شیخ مصنف نوشتہ است علیؓ مرتضی این خطبہ خواند ستودن من خدایرا ستودنی کہ بخدا برسد و خدائے را راضی کند وصلوۃ بر محمدؐ صلواتے کہ بہ محمد نزدیک شود و بر وحظ و خوشی باشد و نکاح کہ عورت را بمرد سپارند از آنہا است کہ خدا فرمودہ در رضائے خدا بران بودہ و این کہ یکدیگر جمع شدہ ایم و حال اینست کہ مہاجر و انصار جمع شدہ اند ابوبکرؓ و عمرؓ از مہاجران بودند و زیدؓ اسلم از انصار۔ این اجتماع از آنہا است کہ خدا بران راضی و برین تقدیر کردہ است مرا با دختر فاطمہؓ بر مقابلہ پانصد درم و بدین راضی شدہ ام من پس از پیغامبر پرسید و برین گواہ شوید خطبہ تمام شد۔ و علیؓ گفتہ است آن روز ما یک پوست کبشے بود کہ آرد را خمیر میکردند و برو آسے ہم میکردند و آنکہ بر ما بود علف او از ہمبدان میخورانیدیم و شب را ہم برو میخسپیدیم۔

فصل ۳۸

قولہ "فصل فی ذکر ادابھم فی السوال قال اللہ تعالی فی مدح الفقراء لَا یَسْـَٔلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا و قال وَ اَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ"
میان صوفیان سوال آمدہ است ایشان سوال کردہ اند و ادبے کہ در آن آمدہ است شیخ میفرماید خداوند سبحانہ در مدح فقرائے اصحاب صفہ میفرماید ایشانے مردانے اند کہ سوال بالحاح نمیکنند یا اینست کہ اصلا سوال نمیکنند یا آنکہ سوال میکنند و الحاح نمیکنند مراد آوردن شیخ ہمبرین مصلحت بود کہ سوال کنند و الحاح نکنند و خداوند رسول اللہ را فرمودہ خواہندہ را

از خود مران و سخت مگو۔

قوله " وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اعطوا السایل ولو جاء علی فرس وقال لو صدق السائل فی سواله ما افلح من رده وقال ما صاحب الصدقة باعظم اجر من الذین یقبلها اذا کان محتاجا " رسول اللہ فرموده است که بدهند سایل را اگرچه بر اسپے سوار آمد یا بر اسپے سوار است سایل اما احتیاجے دارد که بضرورت خواست میکند و رسول اللہ فرموده اگر خواهنده در خواستن خویش صادق است یعنی سوال بحاجت ماسّہ میکند هر که او را رد کند باوجود آنکه شئے با اوست رستگاری نیابد رسول اللہ فرموده آنکه او صدقه میدهد اجر او عظیم تر است از کسیکه بحاجت ماسّہ میکرد زیراچه صدقه گیرند برائے بنائے بنیہ میکند که بران عبادت میتوان کردن و برائے آنکه رعایت حکم میکند که وَلَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّهْلُکَةِ۔

قوله " وقال علیه السلام من سأل مسألة وهو عنها غنی فانما یستکثر من النار وقال لا تحل الصدقة لغنی ولا الذی مرة سوی " و هر که چیزے میخواهد و بدان حاجت ضروری ندارد پس بتحقیق او کسے است که آتش دوزخ را بر خود بیشتر میکند۔ رسول اللہ گفته است روا نیست صدقه مر کسے را که او قوت یکروزه دارد بلکه یک ساعت و حلال نیست مر کسے را که او صاحب قوتے و استوار باشد یعنی قوّت آن دارد که یک روزے بے طعام تواند ماند فساد بنیه او نشود۔ این ترجمه برحسب عنایت صوفیانه گفتم اما از روئے ظاهر معنیش اینست صدقه روا نباشد مر کسے را که او مالک نصاب است دوم مر کسے را که او خداوند کسب و عمل است میتواند بارے بسر گیرد و بجائے برساند و مردے باید میتواند کسبے و عملے کند این چنین را صدقه دادن زیانے باشد۔

و دیگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طرفین نگہدارد معطی رامیگوید تو عطا کن اگر خواہندہ بر اسپے سوار آید و خواہندہ رامیگوید تو سوال مکن تا ترا حاجت ماسہ نباشد۔

قولہ "وعن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ انہ قال کسبٌ فیہ بعض الدنیۃ خیر من مسألۃ الناس" واز عمرؓ آرند کہ او گفتہ است کسبے کہ در وخواری باشد بہ از آن است کہ از کسے چیزے خواہد چنین گویند کہ شخصے سبدے پر قذرہ برگرفتہ میرفت و بارانے می افتاد آن نجس براندام او میرسید او بنفس خویش میگفت کہ اے مطیع و منقاد ان شدی یا نہ یا ازین بدتر کنم کسے از و پرسید کہ ازین بدتر چہ باشد گفت از ہیچ خودے چیزے میخواہم

قولہ "قال الجنیدؒ کل صوفی عود نفسہ اخذ الاسباب عند وقوع الشدائد فانہ لا ینفک عن رق نفسہ ولا یحملہ الصبر" ہر صوفی کہ نفس خود را عادت کرد کہ بوقت سختی کار تعلق اسباب میکند او کسے است بتحقیق کہ ہرگز از بند نفس خویش آزاد شدنی نیست وصبر جمیل او را نباشد۔

قولہ "وقال ابو حفص من تعود السوال ابتلی بالطمع والخیانت والکذب" ابو حفصؒ حداد گفتہ است ہر کہ بخواست مبتلا شد نفس او بدان عادت کرد مبتلا بطمع شود چشم طمع درو کشادہ گردد و عجب نباشد کہ چون خوئے گیرد بخیانت وبکذب مبتلا شود چون عادت گرفت خوف باشد کہ بدین ہم کشد۔

قولہ "وآدابہم فی ذلک ان لایسئلوا الا عند الضرورت والحاجت ولا یاخذوا الا قدر الکفایت" وادب ایشان در سوال اینست کہ جز حاجت ماسہ از کسے چیزے نخواہند و نگیرند مگر آنکہ حاجتے کہ در وقت بود وہم انقدر را بکفایت باشد۔

قوله "وقال بعضهم الفقير اذا اضطر الى السوال فكفارته صدقه" بعضے از ایشان گفتہ است چون فقیر مضطر بسوال شو وہمان صدق او کفارت سوال او باشد واضطرار ہمانچہ گفتہ ام کہ اگر سوال نکند ہلاک بنیہ خود کردہ باشد لفظ کفارت دلیل برین کند کہ سوال امرے مذموم است چنانچہ معصیتے وزلتے باشد کفارت او صدق اوست۔

قوله "وقيل لا يجوز رد طالب اما كريم فتصونه او لئيم فتصون نفسك عنه وتصون وجهك عن رده" وگفتہ اند خواست خواہندہ رد نہ کند زیراچہ اگر خواہندہ کریم است کہ سوالے بضرورت میکند تو اورا چیزے بدہی صیانت کرم او کردہ باشی واگر خواہندہ لئیم است صیانت نفس خویش کردہ باشی وآبروے نفس خویش از سبب رد کردن او نگہ داشتہ باشی۔

قوله "ويكرهون السوال لانفسهم ويستحبون للاصحاب" سوال بغیر ضرورت براے خود را روا نداشتہ اند وبراے دیگرا را مستحب گفتہ اند بارے فقیرے باشد براے او خواست کند مستحسن باشد۔

قوله "حكى ان ممشاد الدينورى كان اذا ورد عليه الغرباء دخل السوق وجمع من الدكاكين شيأ وحمل اليهم ولا يعدون ذلك سوالا لانه من التعاون على البر والتقوى" حکایت گویند کہ ممشاد دینوری بعضے گویند ابو الحسن نوری چون بر ایشان فقرا مسافر فرو می آمدند اگر ایشان را چیزے نبودے در بازار میرفتند ودوکانہا خواست میکردند آنقدر جمع میکردند ومی آوردند کہ ایشانرا بس کند واین را از خواست مذموم نمی شمردند بلکہ از قبیل تعاون بر وتقوی میدانستند یعنی یاری کردن کسے را بر نیکی وپارسائی واین سنت پیغامبر است زیراچہ او را این سیرت بود اگر فقیرے آمدے بر وچیز نبودے

به اصحاب حواله کردے۔

قوله "وکان النبی صلی الله علیه واله وسلم یسأل لاصحابه ولوکان سوءًا لاحترز منه" واگر اینچنین سوال مذموم بودے رسول الله نکردے آرے ہمچنین آید که شیخ میفرماید فاما او نبی الله بود آمر بود او حکم کردے سوال بروچه نسبت۔

قوله "ویستحب بذل الجاه للاخوان" ومستحب است که جاه خود را برائے یاران صوفی دینی را بذل کنند یاری هم باشد بین یدی الناس خود را برائے یاران صوفی ازو کمتر کنند نمایند وآنکه کمتر باشد خود را ازو پستر سازند وخواست کردن برائے کفایت حوائج اصحاب را ریختن آبروئے جاه خود را باشد این نیز مستحل ومستحب است۔

قوله "وقال بعض المشایخ لا یصح للفقیر الفقر حتی یبذل جاهه کما یبذل ماله" فقر مر فقیر را درست نباشد تا آنکه بذل جاه نکنند چنانکه بذل مال میکنند۔

قوله "وادب الخادم فی السوال ان لایری نفسه فی الاخذ والاعطاء ویکون معولا علی همم الفقراء ویکون کالوکیل علی الفریقین" بر خادم است که چون فقیر بر شیخ خود فرود آید وخرچ بدست نباشد خادم سوال کند وادب درین باب اینست که وجود خود را هیچ وکیلے بداند۔

قوله "قال الشبلیؒ اذا خرجت الی الناس للسوال فلا تراهم ولا نفسك" شبلیؒ گفته است چون بسوے مردمان بیرون آئی واز ایشان سوال کنی ایشان را وخود را درمیان نه بینی دهنده وخواهنده را بخدا دانی۔

قوله "وکان الشیخ ابو العباس النهاوندی اذا ادد

علیه الغرباء دخل السوق وجمع ماینفق من الاطعمة تویحملها على يده اليهم وكان يقول منذ عشرين سنة ما اخذت من احد شيئا كان يكره السوال وينكر على اهله" وچون بر ابو العباس نہاوندی فقرای آمدند در بازار در آمدے و درخواست کردے واز هر جنس طعام جمع کردے و برایشان آوردے وگفتے مدت بست سال باشد که از کسے چیزے نخواستہ ام ہمان معنی باشد که از خدا بخدای خواست و ہر کرا خواست برین صفت نبودے او آن خواست را روا نداشتے۔

قوله "وقال الجنید لا یصح السوال لاحد الامن كان عنده العطاء احب اليه من الاخذ" وجنید گفته است سوال روا نیست مگر کسے که نزدیک او سایل معطی را این سایل سبب میشود تا معطی بثواب رسد این سایل حاجت اشارت میخواهد که دست برادر مومن دست معطی شود و دست این دست سایل شود که الید العُلیٰ خیر من الید السفلی۔

قوله "والاولى للخادم ان يستقرض مايحتاج اليه من نفقة قومه بالمعروف وينفق عليهم ثم يسائل ويقضى دينه فان ذلك اقرب الى السلامة" ومر خادم را بهتر باشد که برای خرچ فقرا را قرض بستاند پس آن بخواست قرض را فرو دارد نخست گوی سوال بر و فرض نبود وچون قرض شد سوال بر و فرض شد پس بهتر این باشد این عمل بسلامتی نزدیک تر۔

قوله "وقد رخص بعضهم فے السوال لمن يقصد بذلك تذليل نفسه" وبعضے روا داشته اند که صوفی سوال کند که در خواہد که نفس خود را خوار کند۔ ومن میگویم بعضے هم ازین سبب سوال نکنند که نفس را

عـه عبارت بے ربط است۔ در نسخہ منقول عنہ ہمچنین است۔

عادت خواہد شد وچون نفس خوار وذلیل شود ہمت معالی دروے نماید۔ ان اللہ یحب معالی الہمم ویکرہ سفسا فہا۔"

قولہ "وقیل لاخیر فیمن لم یذق طعم اھانۃ الرد"

وہمچنین گفتہ اند نفسے کہ اہانت رد چشیدہ باشد دروے خیرے نباشد۔ ہمانجا میگویم نباید کہ ذوق اہانت اورا شیرین شود ہمین بس نیست ہر روز در حضرت خدا چند کرت دست بر میداری وبیشتر این است کہ نمید ہد ذوق رد ہیچو خودے چہ مطلوب وچہ مقصود باشد۔

قولہ "وکان بعض المشایخ لا یاکل الا من السوال فسئل عن ذالک فقال اخترتہ لکراھیۃ نفسی لہ" وسیرت بعضے مشایخ ہمیں بود جز از خواست نخوردے واورا ازان پرسید ند گفت این اختیار کردہ ام زیرا چہ نفس را دشوار است اینقدر آرے دشوار است فاما خوف آن است کہ خوے نگیرد۔

قولہ "وقیل حکم الفقیر انہ لا یسأل الا وقت الحاجۃ من غیر عزم تقدم ولا عقد تاخر لسانہ یشیر الی الخلق وقلبہ الی الحق" وگفتہ اند حکم فقیر در خواست اینست کہ پیش از آنکہ احتیاج حاجت ماسہ شود سوال نکند ونخواہد براے آنرا کہ بدارم تا وقتے دگر بکار برم کذالک بعد دفع حاجت ماسہ وآن است کہ زبان او اشارت بخلق میکند گوئی از خلق میخواہد فاما دل بحق۔

قولہ "وقیل سعی الاحرار لاخوانہم لا لانفسہم" ہمانا نکہ بالا گفتہ است براے خود را نخواہند براے دیگرے را خواہند۔

قولہ "وقیل الاکل بالسوال خیر من الاکل بالتقوی"

و بعضے گفتہ اند کہ بخواست بخورند بہتر از آنکہ بتقوی خورند یعنی مرد مان او را متقی
و متعفف دانند و بدان بیارند چیزے کہ آن قوت او شود۔ آرے تقوی فروشی
دین فروشی است و در گداے جاہ فروشی۔

قوله "وقيل من سائل وله ما يغنيه خيفّ عليه ان يخاصمه كل الفقراء يوم القيمة ويقولون اخذت ما جعل الله لنا ولم تكن منا" یحقّ
وچنین گفتہ اند ہر کہ سوال کند و مر او را چیزے باشد
کہ او را از آن سوال بے نیاز کند فردا فقرا دامن او بگیرند کہ آنچہ براے ما بود تو
گرفتہ و تو از ما نبودہ۔ مرا عجب از ہر دو است چہ باشد ترا احتیاج نباشد بخواست
وخواہی و دیگر یرا اگر خواست دامن گیرد کہ آنچہ از آن ما بود تو کردی ہر دو بوالعجب گرفتی
مردان اند۔

فصل ۳۹

قوله "في آدابهم في حال المرض روى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال حمى يوم كفارة سنة وقال للانصار لما حموا ابشروا فانها كفارة وطهور عظيم"

ما اینست حالت مرض و عظیم رعایتے در حالت رعایت کردن از رسول اللہ مروی
است کہ تپ یکروز کفارت گنہ یک سال است ترسائے طبیبے این سخن بشنید ایمان
آورد و گفت تپ یک شبینہ قوت یک سالہ برد پس او نبی اللہ بود بغیر علم طب درین
سر اطلاع یافت و رسول اللہ انصار را فرمود مگر بعضے محموم شدہ بودند فرمود کہ بابشارت
باشند کہ این کفارت گناہان است و پاک کنندہ خطاہا۔

قوله "وقال بعض الحکماء ان فی العلل النعماء لا ینبغی للعاقل ان یجهلها فانه تمحیص للذنب و تعریض ثواب الصبر و ایقاظ من الغفلت و اذکار بالنعمت فی حال الصحت و تجدید التوبة وحث علی الصدقة" بعضے حکما گفتہ در زحمتہا کہ خداوندگان را میدہد نعمتہا است دراں نباید عاقل را کہ ازان غافل باشد زیرا چہ علل نیست و دور کنندہ گناہاں است و پیش آرندہ است مر ثواب صبر را و از غفلت بیدار میکند و نعمت صحت را یاد میدہاند و تجدید توبہ میکند و برمی انگیزاند کہ مریض صدقہ بدہد یعنی بواسطہ مرض چندین کارہاے نیک میشود۔

فی المرض نعماء

قوله "حکی ان ذا النون دخل علی مریض یعوده فاَنَّ اَنَّةً فقال ذو النون لیس بصادق فی حبه من لم یصبر علی ضربه فقال المریض بل لیس بصادق فی حبه من لم یتلذذ بضربه" ہمچنیں گویند ذو النونؒ پرسیدن مریضے رفت مریض یک نالشے کرد ذو النونؒ گفت او در دوستی دوست صادق نباشد ہر کہ بر زدن دوست صبر نکند مگر آن مریض یکے از محبان بود پس مریض ہمچنیں گفت کہ در محبت صادق نباشد کہ او لذت ضرب محبوب نگیرد مریض مگر این جواب داد کہ نالہ من از وجع ضرب نیست این نالہ از لذت ضرب او بود ہمچنین ہم گفتہ اند لیس بصادق فی دعواه من لم یصبر علی ضرب مولاه و دیگرے گفتہ است لیس بصادق فی دعواه من لم یتلذذ بضرب مولاه و سیومی گفتہ است لیس بصادق فی دعواه من لم یشکر علی ضرب مولاه و شہبازے دگر گفتہ است۔ لیس بصادق فی دعواه من له شعور فی ضرب مولاه۔

قوله "حکی ان بعض العارفین مرض فوصف علته

للطبیب فقیل له الیس هذا اشکوی قال لا انما هی اخبار عن قدرت القادر" چنین گویند مریض بر طبیب حکایت مرض گفت طبیب گفت نه آنکه این گله است که از وسیکنی گفت این گله نیست این اخبار از قدرت قادر است۔

قوله "وقال خادم الکلیب السنجاری قال لی شیخی یوما هل تری علی ظاهر جلدی موضعا خالیا من الدود غیر اللسان فقلت لا فقال کذلک لیس فی داخل جلدی موضع خال من الدود غیر القلب" کلیب سنجاری مر خادم را گفت که در تمام اندام من نظر کن جائے هست که کرم نیست مگر زبان گفت آرے همه جا هست مگر زبان گفت هم چنین است درون تن من هم همه جا کرم است مگر در دل زبان را برائے ذکر و شکر واشتنه است و دل را برائے حضور و فکر و چنین گویند کلیب مجذوم شد از شهر بیرون آمد در بادیه افتاد شبے اصحاب جنیدؒ رفتند بر گرد او بایستادند و گوش باصغا داشتند که درین حالت درین بلا او باخدا چه میگوید و چه می نالد شنیدند که می گوید یارب اسمی کلیب وجسمی مجذوم ورسمی هذه فاقه این جبرئیلؑ و من المبارزت اے خدائے من نام من سگکے و تن من از جذام میگدازد و خوردن من بعد چند روز بفاقه کجا است جبرئیلؑ درین میدان بلا و محنت معلوم شود که مبارز کیست او ست یا من۔

قوله "واعتل ممشاد الدینوری فقیل له کیف تجد العلت فقال سلوا العلت کیف تجدنی فقیل له کیف تجد القلب فقال فقدت قلبی منذ ثلثین سنة" دینوری علیل شد پرسیدند که زحمت را چونه می یابی گفت زحمت را پرسید که مرا چونه می یابد

گفتند حال دل تو چیست گفت سی سال است کہ دل را گم کردہ ام۔

قولہ "وقال بعض المشایخ لان اعافی فاشکر احب الی من ابتلی فاصبر" بعض مشایخ گفتہ اند کہ نزدیک من این دوست تر است کہ با صحت باشم و شکر گویم نہ آنکہ مریض باشم و صبر کنم زیرا چہ بر عافیت طاعت بر جہے کہ ادا باید کرد ادا کردہ میشود اما آنکہ نتوان طاعت برسید وراداے آن طاعت آن نیست مطیع را کہ ہیچ لذتے این جہانی و آن جہانی برابر آن نباشد صوفی پرسید کہ فردا در بہشت نماز خواہد بود گفت نہ او گفت نفس مزن مقامے را کہ دران نماز نباشد۔

قولہ "وقال اللہ تعالی فی قصۃ سلیمان علیہ السلام نِعْمَ الْعَبْدُ ط اِنَّہٗ اَوَّابٌ وفی قصۃ ایوب علیہ السلام وبلایہ نِعْمَ الْعَبْدُ" وخداے گفتہ است نیکو بندہ سلیمان علیہ السلام کہ اواب است کہ او بہر چیز بما باز میگردد و لفظ اواب شامل است مر صبر را ہم و مر شکر را ہم وگفت نیکو بندہ ایوب است کہ او صابر است۔

قولہ "وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم تداوو اعباد اللہ فان اللہ تعالیٰ لم یخلق داءً الا خلق لہ دواءً فقیل یارسول اللہ ھل یرد التداوی من قضاء اللہ شیئًا فقالَ ھو من قضاء اللہ" فرمودہ است کہ اے بندگان خدا دردہاے خویش را دارو کنید پرسیدند یارسول اللہ این تداوی چیزے از قضاے خدا رد میکند فرمود این دارو کردن ہم یکے از قضاے اوست و در دارو خاصیت دفع مرض نہادہ اوست این ہم یکے از قضاے اوست۔ این تمام شیخ حکایت ہاے مختلف کہ آوردہ بیان مریض کرد بلکہ اولی اینکہ ننالد کہ بسبب لذت نباشد و دیگر عفت خواہد کہ

آن موجب شکر است آن ہم از ادب مرض است واگر میان صوفیان کسے دارو کند
آن نیز از آداب ایشان است و باشد کسیکہ در مرض او را از مرض شعور نباشد
و باشد کہ کسے او در مرض چنان بنیاز و سرفراز باشد چنانکہ حکایت کرد ہر دو شکر ونیاز
وصبر از آداب بیاران حضرت است واگر کسے حکایت از مرض کند ہم شاید زیراچہ
او حکایت از قدرت قادر میکند و در ہر حکایتے ادبے است باختلاف آن
ذکرے کردہ است تو فہمے بر۔

فصل ۴۰

قولہ فی ذکر آدابہم فی حال الموت قال النبی
صلی اللہ علیہ وسلم واکثروا ذکرھا دم اللذات فما ذکرہ
عبد فی سعۃ الا ضاقت علیہ ولا ذکرہ فی ضیق الا وسع
علیہ "رسول اللہ فرمودہ است مرگ را بسیار یاد کنید کہ شکنندۂ ہمہ لذتہائے
فانی است ہیچ وقتے بندہ در خوشی وقت خویش مرگ را یاد نکند مگر آنکہ آن تنگچہ
او بر و فراخ شود زیراچہ ہرچند کہ بر و وقت تنگ آید یاد آورد این نیز بگذرد یعنی
روزے باشد از این جہان بروم و این تنگچہ نماند این یا تمہ حدیث است یا شیخ
میفرماید غالب اینست کہ شیخ میفرماید۔

قولہ وقال علیہ السلام عند الموت واکرباہ
فقیل انما قال ذلک ترکاً للتجلد علی اللہ و قیل اخبارہ
عن شدۃ لیکون الخلق علے حذر من کربتہ "رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم آخر وقت این سخن میگفت واکرباہ زہے سخن این برائے

آنرا گفت نخواست باخدا تجلدے کند حضرت بے نیاز است اظہار عجز و مسکنت دران حضرت لایق تر باشد و دیگر گفته اند که خبر داد از سختی وقت موت تا مردمان از ان در خوف بحذر باشند۔

قوله وقیل انما قال ذلك اعترافا بالعجز وتواضعاً لیشرع ذلك" ہمان سخن بالا است که ترکاً للتجلد شیخ بعبارتے دیگر بازمیگوید ترجمہ انیست این سخن نکته ایست مگر برائے آنکه اعتراف بعجز میکند و بنا بر تواضع میکند تا این صورت کردن میان امت مشروع ماند۔

قوله وقیل انما قال ذلك لما کوشف الموعود ولقاء الملك الودود وقال واکرباه من زحمت الدنیا وزحمت الخلق فواکرباه من بقیة الحجاب متی یکون الوصول للرب الارباب" و دیگر موجب گفتن واکرباه این ہم باشد که احوال امت بروے دران حالت مکشوف شد که امت بعد از وہفتاد و فرقه شوند ہمه بر ضلالت باشند مگر یکے وآن اندک باشند مینالد که سالہا مشقت وید برائے اقامت دین و بعد از ان بران نمانند من عند انفسہم ہرچه خوش آید بکنند و دیگرے نالد که بعد از من ایشان را که منع کند که من از سنگ پرستیدن و از مردار خوردن و از رہزنی کردن و بچگان در زمین کردن و قطع رحم کردن بہمه مشقت باز آوردم این چنین کسان بعد از من وفا کنند بر فرزندان من بر فاطمه و بر حسن و حسین و علی جفا ہا کنند و چنانچه دشمنان را برانند ایشان را ہمچنان برانند ہرچند که در اثنائے مرض فریاد کردم گفتم اذکرکم الله فی اولادی و فاہم از ایشان توقع باشد که سروران دین من اند از ایشان باشد که بفرزندان جفا کنند حسنؓ و حسینؓ را بکشند و با علیؓ قتال کنند و دشنام دہند و فاطمهؓ را برانند تو چه میگوئی چه آنست که فریاد کند واکرباه واکرباه و ہمچنین گویند

این سخن یک نفس است ہم برائے آنکہ ہرگاہ کہ موعود بود مکشوف شد ہنوز چیزے از حجاب دنیاوی باقی از ان مینالد کہ ازین بر ہم تابدان برسم و دیگر گویند کہ در دنیا تجلیات داشت جمالے در پردہ صورتے مید ید آن فوت میشود تحفہ وگر از ان دنیا ہم در دنیا کردند و آن در آخرت بدہند از ان می نالد کہ محبوب را در پردہ دیدن لذتے دارد کہ لذت در ظہور و کشف کل نیست بتجربہ معلوم باشد کہ چون بالباسے بہتر پیش آید آن جمالے کہ دارد کہ اگر برہنہ شود آن جمال نماند و دگر گفتہ اند درد شرف دارد و برہمہ درمان ازین جہاں میرود فوت لذت درد میشود گفتہ اند۔ بیت

ہمہ کس ذوق حور میگیرد ذوق غم گیرائے جواں قدرے

دیگر این چنین گفتہ اند چو ملک الموت بروآمد گفت مرا فرمان است اگر رضا دہی من تصرفے بکنم گفت جبرئیل عــہ گفت کہ عزرائیل چنین میگفت تو چہ میگوئی جبرئیل گفت ان ربك لیشتاق الیك وچون جبرئیل سخن گفت رسول اللہ بازگشتن را اختیار کرد فرمان آمد بر ملک الموت تو از میان دور شو من دانم و دوست من صورتے از حظیرۂ قدس تجلی کرد بوسہ برلب زد و کازک برلب نہاد از لذت درد ان کازفریاد برآورد و اکر باہ روح مقدس از قالب او اضطراب کرد برائے خروج رابوسہ دیگر رخسارہ بوسیدہ و کازے زد روح تا بحلقوم رسید از بس لذت وبس ذوق بیشانیش را بخائید اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ تمام شد زہے درد و زہے ذوق و زہے اتمام کار۔ آئی و انی بچشی شناسی اللھم ارزقنا بفضلك یا ارحم الراحمین۔

قولہ قال الحریری کنت عند الجنید وقت وفاتہ وکان

عــہ در نسخہ منقول عنہ اینجا دو سہ الفاظ از کتابت ترک شدہ اند۔ غالباً عبارت این چنین است "جبرئیل بیاید جبرئیل آمد گفت الخ"

يقرء القران فقلت ارفق لنفسك ياسيدی فقال احوج ما كنت ن بشنود
اليه الساعة وها هواذا نطوی صحيفتی فختم القران ثم ن وهو اذا
ابتداء وقراء سبعين آية من البقرة ومات رحمة الله عليه" ن ثم

حريری میگوید آخر وقت بر جنیدؒ حاضر بودم و او قران میخواند گفتم زہے با نفس خویش کن جنیدؒ گفت محتاج ترین وقتہا این وقت است صحیفۂ اعمال مرا می پیچید میخواہم ختم من ہمین باشد ختم قران کرد و ہفتاد آیت دگر از سورۂ بقر خواند بعد ازان جان خود را بخدا سپردمی گوید وقت غنیمت است در تلاوت و در صلوٰۃ و در دیگر اعمال لذتے خاصے است ان فوت میشود باز نخواہم یافت درین گلزار گذرے بود گلے و میوۂ کہ توانم بچینیم و بستانم۔

بیت

چہ گلہا چیدمے یارب ازین باغ اگر چیزے نگفتے باغبانم

قوله" وحكی ان خير النساج نظر الی ملك الموت وقت النزع فقال نما انت عبد مامور وانا عبد مامور وما امرت به لا يفوتك وما امرت به يفوتنی فدعا بماء وتوضأ وصلی ثم كبر الله اكبر ومات رحمة الله عليه" و چنین گویند آخر وقت نساجؒ ملک الموت را دید گفت بندۂ و ترا کارے فرمودہ اند آن از تو فوت شدنی نیست من نیز بندہ ام مرا ہم کارے فرمودہ اند آن فوت میشود زمانے فرصتم دہ توضئے کرد دوگانہ گذارد جان بجان آفرین داد۔

قوله" وكان علی بن سهل يقول اترونی اموت كما يموت هؤلاء المرضی انما ادعی فاجيب وكان يوماً جالساً اذا قال لبيك ومات رحمة الله عليه" علی سہیل عبداللہ تستری گفتے چہ بینی مرا ہمچنین میرم چنانچہ این رنجوران می میرند او مرا بخوانند و من اجابت

دعوت کنم روزے شستہ بود و بعضے گویند در رہ میرفت لبیک گفت جان بداد۔

قوله "وحکی عن احمد بن خضرویہ لما حضرته الوفات کان علیہ سبع مایة دینار دیناً وغرماؤه حوله فنظر الیهم ثم قال اللهم انك جعلت الرهون وثيقة الارباب الاموال وانت تاخذ وثيقة غرمائی فادعنی فدق داق الباب وقال هذا دار احمد خضرویہ قیل نعم قال این غرماؤه فخرجوا الیه فقضا لهم ثم خرجت روحه" وچنین گویند احمد خضرویہ چو آخر وقت شد وامداران او آمدند گرد او ایستادند چشم کشود در روے ایشان دید گفت خداوندا تو گروہا وثیقہ مال وام داران کردی وثیقت من توئی استواری من بر تست وکان وکار من توی از جہت من تو ادا کن ہمدرین بود ناگہان شخصے آمد و در او زد گفت این خانۂ خضرویہ است گفتند آرے درون آمد گفت کہ وام داران احمد کیانند حق ایشان راتسم در داد و بازگشت پس روح او از قالب جدا شد۔

قوله "ولما حضر اباعثمان الحیری الوفات خرق ابنه القمیص ففتح عینیه وقال یابنی خلاف السنة فی ظاهر من ریاء الباطن فی القلب" ابوعثمان حیری چو آخر وقت او شد غشیۂ آورد و چشم ببست پسر او پیراہن پارہ کرد چشم کشاد و دید گفت پسرک من خلاف سنت کردی در ظاہر از ریاے نفاق باطن شد۔ یعنی

قوله "وقیل للجنید عند الموت قل لا اله الا الله فقال نسیته فاذکره" وگویند جنید را در آخر وقت گفتند بگو لا اله الا اللہ گفت چہ گمان می برید کہ من فراموش کردہ ام کہ اکنون یاد کنم من ہمہ غرق او یم بیرون و درون ہمہ آن دوست گرفت تا بیست زمن بر من باقی ہمہ اوست بہ بین۔

قوله "وقیل لابی محمد الد ویلی قل لا اله الله قال هذا شئ وقد عرفناه وبه نفنی" وگویند کہ در آخر وقت برابی محمد ویلی گفتند کہ بگو لا الہ الا اللہ گفت وی را ست کہ شد کہ خفتہ ام وہم بدان فانی میشوم۔

قوله "والرویم کذلك فقال لا احس غیره" وگویند در آخر وقت رویم را گفتند کہ کلمہ شہادت بباید گفت او گفت کہ من جز اورا احساس نمی کنم ۔ مشکل سخنے است این سخن نزدیک بمقال محی الدین ابن اعرابی می کشد او گفتہ است الحق محسوس والخلق معقول۔

قوله "حکی ان اباسعید الخراز کان یتواجد عند الموت وکان قدمات جمیع بدنه وبلغت الروح حلقومه وهو یرتجز ویقول" حکایت آرند کہ ابوسعید الخراز در آخر وقت دران حالت تواجد میکرد وحال این بود کہ تمام تن کہ مردہ بود و روح بحلقوم رسیدہ و این بیت میگفت۔

قوله شعر

حنین قلوب العاشقین بذکره و تذکارهم وقت المناجات للسرّ
واجسامهم فی الارض سکری لحبه وارواحهم فی الحجب نحو العلیٰ تسری

ن۱ دیستنت ن۲ للاسی

هذا یدل علی سرورہ وسکون ضمیر سرہ" میل دل عاشقان بذکر اوست ویاد کردن محبوب ایشان و راز گفتن با محبوب نہانی است میان او و میان این وتنہاے ایشان ورزمین مدفتانند بدوستی محبوب وجانہاے ایشان ازسبب دوستی سوے عُلی سوے معالی معارف میرود۔ این شعر و این گفتار وے دران وقت دلیل خوشی او قرار باطن اوست۔

قوله "ونظرا لحسن البصری الی رجل یجود بنفسه

فقال ان امرءاً هذا آخره بجدیر ان یزهد فی اول وان امرءاً هذا اوله لجدیر ان یهاب آخره" حسن بصری مردے را دید کہ در حالت نزع بود گفتہ است آخر این مرد سزاوار تر این است کہ او را ترسے بر عاقبت خود باشد یعنی آنکہ اول بدنیا محب باشد سزاور آن است کہ بآخر بترسد باید کہ در آخر او ترس باشد۔ ن ۱/ بمدیڑ

قوله "وحکی ان الشبلیؒ اعتل علة فارجف بموته فبادر المشایخ و دخلوا علیه وجلسوا حوله فقال ایش الخبر فقال المالکی وکان اجراهم علیه جاء القوم الی جنازتك فقال العجب العجب من اموات جاؤا الی جنازة حی" وچنین گویند کہ چون شبلیؒ مریض شد بمرضے کہ موت او بدان بود پس مشایخ شنیدند وشتافتند و بروے آمدند و گرد او نشستند پس گفت چیست خبر یعنی کجا آمدید چہ خبر دارید پس مالکی گفت کہ او از ہمہ گستاخ تر بود مردمان آمدہ اند تا بر جنازۂ تو نماز گذارند گفت عجب عجب کہ مردگان آمدہ اند کہ بر جنازۂ زندہ نماز گذارند یعنی آنرا کہ حیات باللہ شدہ است او را مردہ انکار۔

قوله "وقال ابو بکر الدینوری لما حضرت وفات الشبلی فقال علیّ درهم مظلمة فتصدقت بالوف عن صاحبه وما علی قلبی شغل اعظم من ذلك ثم قال وضنی فوضاته ونسیت تخلیل لحیته وقد امسك علی لسانه فقبض علی یدی وادخلها فی لحیته وقد عرق جبینه ولم یذهب علیه هذا القدر من السنت ثم مات" ابو بکر دینوری خادم شبلی بود چو آخر وقت او شد زبان او ماند و پیشانی او خوے کرد و مرا فرمود باشارت کہ مرا

وضو بکنان من وضو کنانیدم و تخلیل لحیہ فراموش کردم دست مرا گرفت زیر لحیہ خویش آورد و تخلیل کرد زہے مرد کہ در اینچنین وقت نخواست کہ این قدر سنت ازو فوت شود و گویند او در وقت مردن میگفت کہ یکدرم من برمن است آن درم مظلم است مگر از زمین افتادہ یک درمے برداشتہ بود برائے آنرا ہزارہا بنام صاحب او صدقہ دادہ ام ہنوز از دل من تعلق نرفتہ است ۔

قولہ "وروی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما انہ دخل علی عمرو بن العاص وقد احتضر فدخل علیہ ابنہ عبداللہ فقال یا عبداللہ خذ ذلک الصندوق فقال لا حاجۃ لی فیہ فقال انہ مملو مالا فقال لا حاجۃ لی فیہ ثم قال عبداللہ لیتہ مملواً فقراً فقال ابن عباس قلت یا ابا عبداللہ کنت تقول اشتہی ان اری رجلا عاقلا یموت فاسالہ کیف تجدہ وکیف تجد لک فقال اجدانی اری السماء کانہا مطبقۃ علی الارض وانا بینہما وکانما النفس تخرج من خرم ابرۃ ثم قال اللہم خذ منی حتی ترضی ثم رفع یدیہ وقال اللہم انک امرت فعصیت ونہیت فارتکبت فلا بریٔ لی فاعتذر ولا قوی فانتصر ولکن اقول لا الہ الا اللہ قالہا ثلاث ثم مات" ابن عباسؓ روایت میکند عبداللہ عباس میگوید عمرو عاص را حالت حضور موت شد پسر او عبداللہ بر وے درآمد صندوقے پیش او بود پسر را گفت بستان این را پسر گفت مرا بدین حاجتے نیست گفت این صندوق بمال مالا مال است پسر گفت مرا بدین حاجت نیست گفت اے کاشکے کہ پر از فقر بودے پسر پرسید کہ این زمان خود را چونہ می یابی مگر گفتہ بود کہ مرا در آخر وقت پرسند از حالت آخر وقت بگویم

گفت می بینم گوئی ہفت طبق آسمان آوردہ اند بازمین چفسانیدہ ومن در آن میانم واز من نگذاشتہ اند جز مقدار سر سوزنے کہ از ان نفس بیرون می آید گفت اللہم اے بارخدا اینچہ تو مرا فرمودی نکردم وانچہ مرا باز داشتی من ہمان کردم ازین کار جان بر آری نیست وعذر آن میخواہم واگر اعتماد ہمبدین است کہ ایمان برین صادق است کہ لا الہ الا اللہ گفت وہم بدان مرد۔ نمی دانم این حکایت برائے چہ آوردکہ بدانند کہ عمرو عاص آخر وقت برکلمہ توحید رفت ہرچند کہ او مکرہا کرد وفتنہ در دین انگیخت با این ہمہ دید از رسول اللہ اینقدر گوید بگفت فانسیتہ فاذکرہ وابو محمد را گوید لا احسن غیرہ وسہیل عبد اللہ لبیک گوید وجان بدہد واین را برین نمط ذکر دہ میگوید کہ ہر کس بحسب عمل خویش روزگارے دارد ومختتم او ہم برین است۔ ہیچ معلوم ہست کہ این مرد بر مرتضی چہا باختہ است پس در تواریخ مسطور است من چہ نویسم۔

قوله "ولما احتضر عبد الملك بن مروان نظر الى اولاده حوله وبناته يبكون فانشد" بعد از آنکہ عبد الملک مروان در محضر موت شد نظر بسوے فرزندان ودختران خویش کرد کہ ایشان عـہ دران محل این بیت خواند۔

قوله شعر

ومستخبر عنا يريد بنا الردى ومستخبرات والعيون سواجم

وبسا خبر جویندگان از ما کہ ہلاک ما میخواہند وبسا عورتان خبر جویندہ ہلاک میخواہند وچشم ایشان میرود۔ این حکایت نیز نمیدانم شیخ برائے چہ آورد مگر برائے آنکہ و بضدها تتبين الاشياء۔

عـہ درمیان لفظ "ایشاں" و "دران" چند الفاظ در نسخہ منقول عنہ درکتابت نیامدہ اند لہذا عبارت ناقص ماندہ۔

فصل ۴۱

قولہ "فصل فی ذکر آدابہم فی وقت البلاء قال اللہ تعالی وَ فَتَنّٰكَ فُتُوْنًا قیل طبخناك لبلاء طبخا حتی صرت صافیا نعتا" خداوند سبحانہ گفت فتنہ کردیم بر تو فتنہ کردن۔ شیخ این را میفرماید طبخناك طبخا بخشیم ترا بخشے تا آنکہ صاف کردیم از وصاف بشری و بزدودیم ترا از آفات انسانی۔ ۴۴
بعضے صوفی را خداوند در بلا اندازد آن سبب تصفیہ و تنقیہ او باشد۔ ادب درین باب اینست کہ چون بلا بر صوفی افتد او بداند کہ این معنی از خدا آمدہ است کہ بدان صاف و پاک گرداند طبخناك طبخاً چنانکہ زر و نقرہ می پزند تا ریم ایشان برود تا صاف نقی روشن گردد۔

قولہ "قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ اذخر البلاء لاولیاء ہ کما اذخر الشہادت لاحبائہ" پیغامبر فرمودہ است خدائے تعالیٰ ذخیرہ کردہ است بلا ہا را برائے نزدیکان خود را و شہادت برائے دوست وارندہ خود را یا برائے آنرا کہ ایشانرا دوست میدارد۔

قولہ "قال النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نحن معاشر الانبیاء اکثر الناس بلاءً اثم الامثل فالامثل" پیغمبر میفرماید ما گروہ پیغامبرانیم بیش از مردمان بلا بر پیغامبران باشد پس آنکہ ایشان فروتر از ایشان باشند و پس آنکہ مانند باشند۔

قولہ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم احب العباد الی اللہ شاب عابد و مبتلی صابر و فقیر ناشط "رسول اللہ فرمودہ است

دوستترین بندگان خدارا نزدیک خدا جو اینکه خدا پرست باشد و مبتلاے صابر باشد بلا بر وا فتادہ است او صبر میکند و فقیریکه نقیری خوش میکند یعنی فقیر شاکر۔

قوله "قال النبی صلی الله علیه وآله وسلم ان الله تعالی یتعاهد عبده بالبلاء کما یتعاهد الوالد الشفیق ولده" رسول الله فرمود بتحقیق خداے تعالی تعهد بندہ خود میکند به بلا چنانچه پدر شفیق پسر را بنعمت پرورد۔

قوله "وآدابهم فی ذلك ترك الجزع والشكوی ملاحظة ثمرة البلوی" وآداب ایشان در باب بلا اینست که ناله نکنند واگر ناله کنند نه تنگ آمده از دست بلا ناله کنند ازین ناله کنند که دوست با من باهمه دوستی چنین میکند یا آنکه از بس لذت که او را اختیار براے بلا کردہ است ازاں ناله اگر تجربه کردہ باشی بدانی اہل ہوا چون لذت بر ایشان غلبه کند بگریند وآب از چشم ایشان روان شود یدانند که تا چه در دیده در سیده است و نظر برین کنند که ازین بلا تا چه ثمره رسید اللہ زور غنہ بلا چه ثمرہ بار آرد۔

قوله "وما اعد الله الصابرین حیث قال عز وجل اِنَّمَا یُوَفَّی الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ" آنچه خداے تعالی براے صابران ساخت کردہ است اینست که گفت است اِنَّمَا یُوَفَّی الآیة تمام دادہ شود صابران را اجر ایشان بغیر حساب یعنی بیش ازان که مقابله صبر باشد ازان بیشتر باشد۔

قوله "فمن شهد البلاء من المبتلی غاب برویته عن وجدان مرارت البلاء و صعوبته قال الله تعالی

سه در نسخه منقول عنه درمیان "رسید" و "بلا" دو لفظ غلط نوشته شده و مسخ کرده شده است۔

وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَإِنَّكَ بِأَعْيُنِنَا الا ترى ان صواحبات یوسف علیه السلام کیف غبن فی رویته عن وجدان الم القطع و تشعرن بذلک الی ان غاب" ہرکہ بلا را حاضر شد و نظر میلے افتاد کہ از دوست است غائب شود از رویت بلا و سختی بحضور میلے۔ حکایت سنجار و عشق او با دختر بادشاه و اندام او بچہار صد تازیانہ بارہا گفتہ ام اللہ سبحانہ گفتہ است کہ صبر کن زیرا چہ بمنظر ما آئی ببینی تا آنکہ خواہرگان زلیخا میان ترنج و دست فرق نکردند بجائے ترنج دست را بریدند از بسکہ بدل جمال یوسف از خود غائب از خود و از الم دست خود غائب کند۔

قوله" قال اللہ تعالی فَلَمَّا رَأَيْنَهُ أَكْبَرْنَهُ وَقَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ وَقُلْنَ حَاشَ لِلَّهِ مَا هَٰذَا بَشَرًا" خداوند میگوید سبحانہ بعد از آنکہ یوسف را دیدند و او را از حسن و نمک از ہمہ برتر دانستند و بجائے ترنج دستہا بریدند و گفتند کہ ہرگز این فرزند آدم نیست و این بشر نیست۔ و از جملہ کلام شیخ این معلوم شد کسیکہ در شاہد بازی باشد و بر و بلا افتد در تجلی جمال او چنان مشغول شود کہ از الم بلا او را شعورے نماند۔

قوله" و قیل لبعض الشطار متی یہون علیکم الضرب و القطع فقال اذا کنا بعین من یہواه فنعد البلاء رخاء و الجفاء وفاء و المحنة منحة" و گفتہ اند بعضے ازین جوانان ہوا پرست و عشق باز را پرسیدند کسے باشد کہ بلا بر شما آسان نماید گفتند وقتیکہ کسے را کہ دوست میداریم بر ما بلا افتد و او در محضر ما باشد حکایت مجنون و سنگے کہ زیر غرفہ لیلی بود بارہا گفتہ ام و چو در محضر محبوب میباشیم بلا بر ما نعما میگردد و جفا وفا میباشد و محنتے کہ می باشد آن محنت عطا میباشد۔ محنت و منحت تصحیف اند از کان کہ نوامان زادہ

شدہ اند محنت قلب محبت است پس ہر جاکہ محبت آید محنت آید۔

قولہ وانشد المجنون بن عامری　　**شعر**

ومن اجل لیلی فجع القلب والحشا　　ومن اجل لیلی قربوالی مکاویا　ن مکانیا

ومن اجل لیلی رحال القوم من منیً　　بننصبح د مائی حبذا کنت جانیاً

واز سبب لیلی دل را و رون عذاب کردہ است وہم از سبب او لیلی نزدیک من میشود
محل ومرتبۂ من ہم از سبب لیلی قوم روان شدند با آرزو ہاے خویش بریختن خونہاے
من زیرا چہ کہ من گنہہ گارم و خالی بودہ ام۔　ء جانی

"ومن اجلها سمیت مجنون عامری　　فدتها من المکروہ نفسی ومالیا"

وہم از جہت لیلی مرا مجنون عامری خوانند فلا فائدہ [2] از دشواری کہ مرا رسد و مال ونفس
من حاصل شعر این آمد کہ در عشق ومحبت از بلا ومحنت خالی نباشد وعشق من ومحبت
از بلا ہا لذت اوست باشد و خود را فداے او کند۔

قولہ ولہ ایضا　　**شعر**

اضال لال لیلی من رضاها　　واحتمل الاصاغر والکبایر افواها [3]　ن فی هواها، ت والکبار

خوار ہا میشود وکسان لیلی را در رضاے لیلی کہ مگر لیلی بلیلی بر بن راضی وتحمل میکنم از ہر بزرگے
وخورد وے۔

قولہ

"تداویت من لیلی وحبها کما　　یتداوی شارب الخمر بالخمر"

درد مرا کہ از لیلی بود دارو وے آن درد ہم از لیلی میکردم چنانچہ مرد میخوار کہ دو را خمارے

عہ [2] ورنسخہ اداب المریدین بعد این شعر شعرے دیگر است کہ آنرا حضرت مخدوم در ترجمہ نیاوردہ اند ہے

فلولاک یا لیلی لما جئت طارقا　　ادور علی الابواب بالذل راضیا

عہ [3] در نسخہ منقول عنہ کاتب اینجا ترجمہ راسخ کردہ است۔

زحمت دہد داروے او ہما غم باشد حاصل بیت این آمد جنائیکہ از لیلی برشد دروے
کہ ہم از و آید دواے آن ہم بلیلی توان کرد مقصود شیخ ازین بیت اینست بلائے
و مرارتے کہ از حضرت برسد دواے او ہم بدو باشد چنانچہ گفتہ اند اعوذ بک منک۔

قوله ولابی الفیض عفا الله عنه وغفر الله له شعر

وقف الهوی بی حیث انت فلیس لی متاخر عنه ولا متقدم

ابو الفیض کنیت ذوالنون است این بیت مراد و راست بایستاد عشق بمن کجا کہ توئی
من ہمانجا ایستادم و نیست مرا ممکن کہ از وپیش روم یا پس آیم۔

"الملامت فی هواک لذیذة حبا لذکرک فلیلمنی اللوم"

من در عشق تو لذت در ملامت میگیرم زیراچہ مرا بنام تو ذکر میکنند پس بگویند ملامت
کنندگان را مرا بسیار ملامت کنند۔

"أشبهت اعدائی فصرت احبهم اذ کان حظی منک حظی منهم"

شدی تو مشابہ دشمنان من پس ہمچنان شدم کہ آن دشمنان ترا دوست گرفتہ زیراچہ
حظے کہ من از تو میگرفتم آن حظ مرا از ایشان حاصل است۔

"واهنتنی فاهنت نفسی عامدا یامن یهون علیک ممن یکرم"

تو اہانت کردی خوار کردی من نفس خود را بقصد خود خوار کردم اے کسے کہ خوار
شدن کسے کہ او مکرم است بر تو آسان است شیخ تقدیر میکند این
ابیات را با مقصود خود میگوید۔

قوله "الا تری هولاء کیف یهون بلاء فی رویت
محبوبهم یتلذذون و یتفخرون به فکذا من یکون صادقا
فی دعواه و متحققا فی بدواه لا یوثر فیه تغیر الزمان وطوارق
الحدثان" نمی بینی بگو برین شطاران عشق بازان مجاز چونہ آسان

یشوو بر ایشان تحمل بلا و رحالتے کہ نظر بر محبوب است چونہ بلا لذت میگیرند و چونہ بہ بلا فتخار میکنند و ہمچنین است کسیکہ در دعوی محبت صادق باشد حال او ہم ہمچنین وو اثر نکند در ایشان تغیر زمان از صحتے بمرض و ار ضائے و عشرتے و حالت بضیقے بسعتے آنقدر کہ ایشان از کار ایشان بدر بود ایشان در قدم خویش ود رکار خویش ستغانت دارند این احوال طاریات است بیاید و برود۔

قوله "قال بعضهم شعر

ذُلُّ الفتیٰ فی الحب مَکرُمَۃٌ وخضوعه لحبیبه شَرَفٌ"

خواری مرد عاشق در دوستی بزرگی اوست و خاضع شدن او برائے محبوب او شرف است۔

قوله "روی انه قیل لحسین بن علی رضی الله عنهما ان اباذر یقول الفقر احب الیّ من الغناء والسقم احب الیّ من الصحۃ فقال رحم الله اباذر اما انا اقول من اتکل علی حسن اختیار الله له لم یتمنّ قطانه فی غیر الحالۃ التی اختارها الله له" وحکایت آوردہ اند کہ ابوذر غفاری گفتہ است، فقر نزدیک من دوست تر از توانگری است و مرض دوست تر نزدیک من از صحت این سخن بحسین علی رسید رضی الله عنہما او گفت رحمۃ الله علی اباذر یعنی نیکو سخنے گفتہ است اما من این میگویم ہر کہ خود را با ختیار خدا بر بست ہیچ چیزے آرزو نکنند ثالثے را کہ الله تعالی برائے او را اختیار کردہ شدہ است چون فقر و غنا و سقم و صحت ہم از خدا بودہ باشد و ہر دو از خدا آید مرد عارف ہر دو را بیک نظر بیند

قوله "حکی ان جماعۃ دخلوا علی الشبلیؒ وهو فی المارستان مقید فنظر الیهم وقال ایش انتم قالوا احباؤک

فرماهم بالحجارة فضربوا فقال یا کذابون تدعون محبتی ولا تصبرون علی ضربی ابعدوا عنی" وحکایت گویند شبلیؒ را بوہم جنون بمارستان نشستہ بودند جماعتے از صوفیان بروآمدند گفت بر کدام وصف اید شما کہ آمدید گفتند ما دوستان تو ایم ایشا نرا بسنگ زدن گرفت ایشان گریختند گفت مدعیان کذاب دعوی دوستی من میکنید واز زدن من میگریزید دور شوید از من۔

قوله "من آدابهم ان لا یتأوّه ولا یعجز بل یتجلد ویتصبر" بعضے از آداب صوفیان در بلا اینست کہ خود را در شدائد نکند یعنی خود را بستم تصبر کند نیکو سخنے است کہ شیخ گفتہ است اما آنکہ آخر وقت رسول اللہ واکربا ہ گفت شیخ آنرا بیان کردہ کہ ترکا للتجلد این خلاف آنست۔

قوله "روی ابوهریرہؓ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انه قال المومن القوی احب الی اللہ من المومن الضعیف۔ احرص علی ما ینفعك واستعن باللہ ولا تعجز وان اصابك شئی فقل قدر اللہ وما شاء فعل وایاك ولو فتح بابا من عمل الشیطان" ابوہریرہ از رسول اللہ روایت کرد مومنے کہ قوی است دوست تر است نزدیک خدا از مومنے کہ ضعیف است آرے مومن قوی خراج ہمہ شب تواند ایستادہ خدائے را پرستد وہمہ شب تواند کہ نشستہ بذکر وبمراقبہ مشغول باشد مومن قوی تواند کہ بپاے خویش در خانہ کعبہ رود بے آنکہ راحلہ باشد مومن قوی تواند کہ دہگان وبستگان روز وسہ روز طعام نخورد وآب نخورد مومن قوی تواند کہ سماعہا بذوق بشنود مومن قوی تواند ہر بلائے کہ بروا فتد آنرا تمام آشامید وبقوت صبر برو تواند ایستاد ومومن قوی اگر بر تجلیات جمال وجلال

بر بمعزول

شود اضطراب نکند و از جا نجنبد و المومن الضعیف بمعزول عن هذه کلها۔ یکے را خدائے قوی آفرید براے آنرا نا او درجات مثوبات تجلیات وکشوفات را محیط گردد بیچاره ضعیف از وچه سزد چه آید جز آنکه دمے سردے بزند وچشمے ترے بکند و آه و آہے کند و ہو سہا شستہ بخورد و ہم ازینجا گفتہ اند براے سلوک را جوان باید بلکہ آغاز جوانی و با این بہم بحضور ہم باشد مادۂ طلب و مایۂ وصول درو ے مرتب است مرشدے بر سر او افتد باندکے بہ غرض بپوند و میان عشقبازے جز جوان کمتر باشد و اگر عشق بازے پیر است ہمدرین پیری کرده است اکنون معلوم شد کہ مومن قوی بہتر از مومن ضعیف

قولہٗ احرص شیخ پند میدہد حریص باش بہ چیزے کہ ترا نفع کند و یاری از خدا طلب و عاجز مشو پس میانے از کار مدان کہ کجا من و کجا این کار ہمت بربند البتہ ہر کہ ہمت بربست او بہمت خود رسید و اگر ترا درین رہ چیزے برسد یعنی انچہ از خدا رسیدنی است بگو انشاء اللہ انچہ خدا تقدیر کرده بود ہمان رسد و احتراز کن از گفتار او یعنی این مگو اگر اینچنین نشدے و اگر چنین شدے چنین نشدے تو در کار باش نقد را غنیمت شمر زیرا چہ او می کشاید درے از عمل شیطان و این او بہانہ جوے است و ترا از کار باز ماندن است۔ کسے گفتہ است ؎

دی رفت و گذشت و باز نایدفردا آید و اگر نیاید شاید
امروز بنقد وقت خوش باشرفتہ رفت است انچہ آید آید۔

قولہٗ وقال ابن عطا فی اوقات البلاء یتبین صدق العبد من کذبہ فمن شکر فی اوقات الرضا وجزع فی اوقات البلاء فھو من الکذابین قال اللہ تعالیٰ الٓمّٓ ۚ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنۡ یُّتۡرَکُوۡۤا اَنۡ یَّقُوۡلُوۡۤا اٰمَنَّا وَ ہُمۡ لَا یُفۡتَنُوۡنَ ۝ وَ لَقَدۡ

فَتَنَّا الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَیَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا وَلَیَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِیْنَ ۔" ابن عطا گفتہ است در وقت بلا محب صادق از محب کاذب پیدا میشود ہر کہ در وقت آنکہ دوست بر وزمی کند خوش میشود و شکر بجامی آرد چون بلا افتد جزع کند و بنالد او عاشق صادق نیست او از ان عاشق است کہ بسیار دروغ گویند تمسک میکند زیرا چہ خداوند گفتہ است آن کسانیکہ ایمان آوردہ اند چہ گمان برند کہ برایشان بلائے بیفتد مومنانیکہ از ایشان پیشتر بودند ایمان آوردند برایشان بلاہا افتاد خواست خدا این بود تا صادق از کاذب پیدا شود۔

قوله "وقال اللّٰه تعالٰی وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ الْمُجٰهِدِیْنَ مِنْكُمْ وَالصّٰبِرِیْنَ" ہر آئینہ بتحقیق شمارا بیازمائیم بچیزے عظیمے بلائے محکمے تا معلوم شود کہ میان شما مجاہد کیست وصابر کیست۔

قوله "ثم ان البلاء للانسان بمنزلة الدباغ یستخرج الرعونات من الانسان ویصیرہ الی حالت یمکن الاستفادۃ منه" شیخ میفرماید بتحقیق بدان بلا براولیا برین ماند چنانچہ چرمے را دباغت بدہند چرم مردار باشد رطوبتہا باوے وپلیدی باوے و او را دباغت بدہند صاف و پاک بکنند تریہا و پلیدیہا بتمام از وبرود آنچنان گردد کہ جلد مصحفے شود بدین مشابہ است بر نفوس کہ ہر کدورتے کہ در وے است و ہر بقائے شہوانی کہ در وے است ہمہ بلائے بود۔ او را مصفا کردہ لایق حضرت میکند۔

قوله "وقال الجنید البلاء سراج العارفین ویقظة المریدین وهلاك الغافلین" وجنید گفتہ است بلا چراغ شناسندگان خدا است چنانکہ شب تاریک پیش یکے چراغ باشد و ہر چیزے را چنانچہ اوست بہ بیند بشناسد ہمچنان عارف بلا بروافتد چشم او خدا بین گردد و عین

بلامشاہدہ میلے کند بدانند بلا نعمت من اللہ است اگر ور نعایم تجلی مشاہدہ است اما ور بلا تجلی مخصوصے ومشاہدہ مخصوصے است وطالبانرا ازخواب غفلت بیدار میکند ایشان میدانند کہ طلب حق بے مقاسات بلیات ومحن وآفات نباشد ایشان باخود گویند مارا ازانواع طلاب شمرد وازمریدان خود دانست آنکہ بلا نصیب ماکرد گفتم چو بلامشابہہ وباغت است مرنفس راست پس اینچنین میشود کہ نفس را بلا بیدار میکند ازخواب غفلت وآن کسانیکہ خدارا نشناختہ اند وجز اسے این دنیاو حاصل این دنیا در دل ایشان اعتبارے ندارد این سبب ہلاکت ایشاں میشود۔

قوله "ان جعفرا لصادق رضی اللہ عنه کان اذا اصیب یقول اللہم اجعله ادباً ولا تجعله غضباً" ازجعفرصادق رضی اللہ عنہ مروی است کہ درنزول بلاگفتے خداوندا این بلا آنچنان کن کہ ادب ما باشد یعنی موجب تمحیص وترقی درجات عند اللہ بود چو صبر ورضا باآن بدہد ہر آئینہ موجب تکفیر ذنوب وسبب کشف جمال محبوب بود۔

قوله "وذلك البلاء منه ما یکون تمحیصاً ومنه مایکون تادیباً ومنه مایکون عقوبةً وخذلاناً" آنچہ ماگفتیم این تمام بیان است۔

قوله "وقال الحریری البلاء علی ثلاثة اوجه علی الغافلین نقم وعقوبات وعلی المذنبین تمحیص للجنایات وعلی الانبیاء والصدیقین من صدق الاختبارات" حریری گفتہ است بلا برسہ نوع است برغافلان ہم انتقام است وعقوبات است حظہاکہ ایشان دانند وہواہائے کہ درآن رضائے خداوپیغامبر نبود بتمام وکمال گرفتند

ہر آئینہ انتقام و عقوبت بر ایشان بلا افتاد و چنانچہ قصہ نوحؑ و لوطؑ و شعیبؑ شنیدہ باشی
و بر مومنان گنہگار نیست کردن گناہان و شستن جنایتہاے ایشان است۔
و بر انبیا و بر صدیقان حضرت صدق اختیارات ایشان است یعنی اختیارے کہ
ایشان کردہ اند بلا علامت صدق ایشان است۔ چون علامت صدق باشد
مزید باشد و ترقی باشد ایشان قدمے در مقام صبر و رضا نہند بلا بر ایشان اندازند
نشان صدق قدم ایشان پیدا گردد۔

قولہ "ولا یمکن الوقوف علی آدابہم و سیرہم
الا بذکر حکایاتہم" آنچہ قوم صوفیان را در صبر معاملتے و محافلتے است یکان
یکان گفتن عسرتے وارد اما از بعض حکایات ایشان معلوم میشود کہ ہر یکے ازین
باب چہ نشان میدہند۔

قولہ "وقد سئل الجنیدؒ ما فایدۃ المریدین
فی الحکایات قال انہا تقوی قلوبہم فقیل ہل فی ذلک
حجۃ من کتاب اللہ تعالیٰ فقال نعم" از جنید پرسیدند کہ حکایتہاے
سلوک گفتن از ہر جنس مرید از اچہ نفع میکند گفت دلہاے ایشان را در رہ طلب
و مشقت دیدن و در مجاہدہ قوی میگرداند قوتے میدہد گفتند برین سخن ہیچ حجتے
از کتاب اللہ داری گفت آرے۔

قولہ "قال اللہ تعالیٰ وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنۢبَآءِ
الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهِۦ فُؤَادَكَ" ترجمہ آیت اینست ہر حکایتہاے کہ
ازان انبیا ما بر تو قصہ میکنیم ہر یکے از انہا است کہ دل ترا استواری و قوتے
میدہد مثلاً قصہ موسیٰ بر رسول اللہ میکنند آن مشقتے و مذلتے کہ او بر فرعون
کشید محنتہاے و بلاے کہ بر رسولؐ اللہ از قوم او میرسید دل متزلزل و متردد

نمیگردد و استوار میشود کہ بر طائفہ ما از ینہا بسیار کردہ اند۔

فصل ۴۲

قولہ فصل فی ذکر آدابھم فی الرخص قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالی یحب ان یوتی رخصۃ کما یحب ان یوتی عزایمہ "آنچہ میان صوفیان رخصت است اگر محققان ایشان بدان مباشر شوند بمصلحتے کہ ایشانرا پیش افتد از درجہ تحقیق و از عالم حقیقت واپس نیایند۔ پیغامبر فرمودہ است بتحقیق خدا دوست میدارد کہ مردم آنی بر رخصت گرود و مباشر او شود چنانچہ دوست میدارد مباشرت عزایم را۔ ہر چند کہ میان عزیمت و رخصت تفاوتے باشد اما چو ہر یکے معروف خویش بمحل خویش معمول شود تسویہ آید۔

قولہ و سال عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ما بالنا نقصر الصلوۃ و قد امنا فقال علیہ السلام صدقۃ تصدق اللہ علیکم فاقبلوا صدقتہ "رسول اللہ در سفر بود بر آنجا کار رسید کہ خوفے از عدو نماند عمرؓ گفت یا رسول اللہ چیست کہ ما قصر صلوٰت میکنیم و حال ما اینست کہ ما ایمنیم از عدو پس رسول اللہ فرمود کہ صدقہ در سفر خدا شمارا دادہ است پس شما صدقہ او را قبول کنید مگر این در فتح مکہ بود و رسول اللہ بعد فتح مکہ تا پانزدہ روز در مکہ نماندہ است بغزوہ دیگر بیرون آمدہ است۔

مدینہ منورہ گیا

قولہ والرخصۃ منہا ما یدخل المبتدی من المریدین

و یستریح فیہ المتوسط من السالکین و ینتسع الیہ الفایز من العارفین ولا یستوطن فیہ المحققون لانہ وادمتسع الرجل کثیر الآفات الاعلی نیت الرحل اضطرارا" رخصت بشابہ آب خوردے است کہ بر مریدان فرودمی آید یعنی وستے برایشان میشود و آن سالکے کہ متوسط است اورا اندک استراحتے میباشد و آنکہ مرد عارف است فایز است بر اسرار ربوبیت او خود کسے است ہرچہ خوش آید کند او متشرع است این رخصت اور اشریعتے میشود کہ مردمان راہزان راہ برو ہرچہ خوش آید بکند و محققان این را وطن نمیسازند قرارگہ ایشان نیست این رخصتے پیش آمد بمصلحتے آنرا کردند گذشتند وطن چرا نمیسازند زیراچہ این وادی فراخے است کہ درو آفات بسیار است یکے از آفات ہمین است کہ نفس آسان گیر میشود و خوے بد میگیرد نفس بدان ماند کہ مہار او بدست راکب باشد و تازیانہ او بدست راکب تا داہ رہ راست وڈود طرفے دیگر میل نکند و در رہ رفتن کاہلی نکند و ایستادہ نشود فرود نیاید درین مقام مگر نیت آنکہ لابد فرود آید و روان شود۔

قولہ "فالمر تع فی جانب الحمی یوشک ان یواقع الحمی الاان حمی اللہ محارمہ" آنکہ او گرد حمی میچرد و حمی حدے میکند چوبے می نہد کہ درین کسے در نیاید و آنکہ او گرد حمی میچرد نزدیک باشد کہ در حمی افتد و آن موضع ممنوع۔ یعنی رخصت قریب بشتبہ است و مشتبہ قریب بمکروہ و مکروہ قریب بحرام پس ابتدا عادت بر رخصت نباید کردن کہ خوف آن باشد کہ در مشتبہ افتد۔

قولہ "وکل من انحط عن درجت الحقیقت وقع فی طرف الرخصت و من سقط منہا وقع فی الضلالت و الجہل" ہر آئینہ ہرکہ از عزیمت فرود افتد در رخصت افتد و ہرکہ از رخصت فرود افتد در ضلالت و جہل

افتد یعنی در مشتبہ و مکروہ و حرام افتد فعلی ہذا بہر زہ خور را برخصت ندہند کہ خوف آن باشد کہ گفتیم۔

قولہ" والرخصت فی مذہب الصوفیۃ ہو الرجوع عن حقیقۃ العلم الی ظاہر العلم وذلک نقص فی حالہم"

در الرخصت

رخصت برائے ضعفا را است کہ ایشان قوام بعزیمت نمی توانند کرد کہ آن حقیقت است بازگشت از مقصد از انجا کہ قصد کردہ اند عبارت از ہجران و حرمان باشد شکم پر خوردن مرحوم از روئے شرع مرخص است طالب مرید چون سیر خوردن مبتلا شود حقیقت پیشینہ از موارد قوم محروم گردد و گفتہ اند لو ابتلی المرید بکثرۃ الاکل بکۃ لہ و زحمۃ علیہ۔

قولہ" سئل بعض المشایخ عن سوء ادب الفقیر فقال الخطاطہ عن درجۃ الحقیقۃ الی الظاہر وکذلک قال ذو النون المصری ریاء العارفین خیر من اخلاص المریدین"

پیرے را پرسیدند کہ مریدے کہ بے ادب شود حال حکم او چیست جواب داد کہ بے ادبی او فرود افتادن اوست از درجہ اہل حقیقت وہم ازینجا است کہ ذو النون مصری گفتہ است ریائے عارفان بہتر از اخلاص مریدان است یعنی عارف را رخصت است کہ او ریائے کند و آن ریا نہ برائے ہوائے نفس خویش را است آن ریا برائے آن است کہ متابعان و مریدان ببینند ہمان کنند کہ شیخ کردہ است مثلاً کار عارفان بجائے است کہ زیادتی نوافل و مقاسات شدائد او را احتیاج نماند بلکہ ترجیح لطیف نفس او را مناسب نزد و لایق نباشد و او برائے مریدان و متابعان کہ ایشان پس روئی او کنند و ہمین کار کنند یعنی احتیاج او بر خود این سختی می نہد این صورت ریا است ولے ریائیست کہ بہتر از اخلاص مریدان است۔ اینجا این سخن را دو معنی دیگر است اما

من نمی نویسم کہ تا ترجمہ دراز نشود۔

قوله "وسئل عن ذنوب المقربین فقال حسنات الابرار سیئات المقربین" وذوالنون را از گنہ مقربان پرسیدند کہ ایشان چہ گنہ دارند گفت انچہ ابرار را حسنات است آن سیئہ مقربان است یعنی ایشان آن سیئہ ندارند کہ از مذموم شرع است حسنات ابرار سیئہ ایشان است۔

قوله "ورأی الجنیدؒ بعد موته فی المنام فقیل له ما فعل الله بك فقال ویحنی علی کلمة سبقت منی وذلك ان سنة احتبس المطر فقلت ما احوج الناس الی المطر فقال ما یدریك ان الناس یحتاجون الی المطر تعلمنی وانی علیم خبیرا ذهب فقد غفرت لك" جنیدؒ را بعد نقل او در خواب دیدند گفتند کہ خدا با تو چہ کرد گفت سبب یک سخنے کہ من گفتم مرا سرزنش کرد و آن سخن چہ بود سالے حبس مطر شد یعنی امساک باران شد با حضرت گفتم تا چہ حد مردم بہ باران محتاج اند خداوند تعالیٰ گفت من نمیدانم کہ مردمان محتاج مطر اند کہ من علیم و خبیرم این چہ بے ادبی بود کہ تو گفتی برو ما این گنہ ترا آمرزیدیم۔

قوله "روی ان ابا هریرة رضی الله عنه اتی النبی علیه السلام فقیل مات فلان من اهل الصفة وترك دینارین او درهمین فقال کیتان صلوا علی صاحبکم" ابوہریرہؓ روایت میکند یکے از اصحاب صفہ مرد و دو دینار یا دو درم گذاشت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمود این دو داغ اند نماز بگذارند بروغرض شیخ ازین دو سہ حکایت این بود کہ حسنات الابرار سیات المقربین درمے و دینارے نگہداشتن از روے شرع مباح است براے مصلحت دینی را مستحسن اما بہ نسبت مقربان سیئہ است۔

قوله "وقد صح ان فی الصحابة رضی الله عنهم من مات خلف مالا جماً لم ینکر علیه وانما انکرههنا لانه خالف معناه دعواه" و این معنی صحیح است که بعضے صحابہؓ مردہ اند و مالے بسیار گذاشتہ اند و رسول اللہ بر ایشان انکار نکرد زیرا چہ ایشان ابرار بودہ اند و این شخص نسبت بمقربان داشت و دیگر فقیر زیستے حال او مخالف دعویٰ او شد۔

قوله "الا تری ان الصلوة طاعة لکن لمن لم یکن محدثا وقرأت القرآن قربة ولکن لمن لم یکن جنبا فمن صلی محدثا او قرأ جنبا استحق المقت والعقوبة" نہ بینی کہ نماز طاعت است حسنہ بعینہا است ولے مرکسے را کہ او محدث نباشد و تلاوت قرآن مستحب و مستحسن مرکسے را کہ او جنب نباشد و اگر کسے باین ہم محدث باشد و نماز گذارد و جنب باشد تلاوت قرآن کند مستحق عقوبت و عذاب باشد۔ فقہا را اینجا اختلاف است۔

تشبہ بقوم

قوله "وقال علیه السلام من تشبه بقوم فهو منهم اراد بذلك التشبه بسیرتهم لا ملبسهم" رسول فرمودہ است ہر کہ تشبہ بقومے ایشان کند نہ تشبہ بصورت آنکہ تشبہ بسیرت ایشان کند و معنی ایشان بروے نباشد او را ہم از ایشان شمرند و آنکہ بمجرد لباس باشد مباشر سیرت ایشان ہم نہ اگر این تشبہ بدوستی ایشان کردہ است تشبہ لباس ہم نسبتے بدیشان بردو اگر ازین لباس خواہد فراخی رزق را او را از ایشان دور تر گیرند۔

قوله "لانه روی عنه علیه السلام انه قال من تهیا للناس بقوله ولباسه وخالف ذلك اعماله فعلیه لعنة الله والملئكة والناس" زیرا چہ مروی است از صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم او گفتہ است ہر کہ ساختہ شود برائے مردمان را بسخن خویش و لباس

خویش و عمل کہ او وارد و سخنے کہ میگوید اعمال او مخالف آنست پس لعنت خدا باشد یعنی از خدا دور و از ملایک دور باشد یعنی از معاملت ایشان دور باشد مثلاً مردے لباس صوفیان کند و آن سخنے کہ صوفیان کنند و آن سخنے کہ صوفیان گویند از مسلک و مقصد آن سخن گوید و او را نہ عمل ایشان نہ حال ایشان جزاے او آن باشد کہ رسول اللہ فرمود۔

قوله ثم ان لهم في رخصهم آداباً و اخلاقا يحتاج المترخص الى معرفتها و التمسك بها ليكون مترسما برسمهم متحليا بحليتهم الى ان يبلغ مقامات المحققين و احوالهم" این گفتیم کہ عزیمت و رخصت چنین و چنین است اما این بدان کہ ایشانرا در رخصت ادبے و اخلاقے ہست شیخ آنرا بیان میکند مردے کہ برخص مشغول شود معرفت اداب رخصت او را لابدی باشد کہ بداند کہ مترسم این طائفہ باشد این سخن زیادتے است شیخ میفرماید الی ان یبلغ زیرا چہ رخصت مبتدی را ہم باشد و متوسط را ہم باشد و منتہی محقق را ہم باشد کارے پیش افتد و بضرورت علے برخصت کند گذرد۔

ف المترخص

قوله فمن رخصتهم اتخاذ الصنعت و الاستناد الى المعلوم" ویکے از رخصت صوفیان اینست کہ صنعتے بگیرند صنعتے بکنند و از بادشاہان و یا از کسے دیگر معلومے بستانند و بر آن تکیہ کنند۔

لرخصت اتخاذ الصنعت و الاستناد بالعلوم

قوله و ادبهم في ذلك ان لا يتمكنها لنفسه بل يجعلها في المصالح و لا يزيد على نفقة سنة له و لعياله و لمن يمونه اقتداءً ابرسول الله صلى الله عليه واله وسلم روى عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه انه قال كان اموال

بنی النضیر مما افاء الله علی رسوله مما لم یرجف علیه المسلمون بوجف بخیل و لا رکاب وکانت له خاصة وکان ینفق منها علی اهله نفقة سنة وما بقی له جعله فی الکراع والسلاح والعدة فی سبیل الله عز وجل" وادب ایشان درین باب اینست که معلومے که بتانند برائے نفس خویش را نستانند و آنرا تخللے نکنند مالک نشود و زیادت بر نفقت یکساله برائے خود و برائے عیال خویش را نگه ندارد وهرکه در مونت اوست زیراچه رسول الله چنین کرده است که عمر بن الخطاب رضی الله عنه روایت کرده است که اموال بنی النضیر یعنی حاصل مالے که از بنی نضیر بودے رسول الله برائے اہل بیت را دادے وهرکه مونت او بودے وباقی برائے استعداد قتال وجهاد بودے وآنکه در کتاب گفته است ـ له و لعیاله وآنکه بودے نه آنکه برائے نفس خویش خرج کردے از هرجا که فقیرے آمدے محتاجے غریبے او را دادے وگفته اند مات رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم ودرعه مرهونة ابو شحمة الیهودی علی شعیر اخذه ویقوت عیاله

قوله "ومنها الاشتغال بالکسب لصاحب العیال او الوالدین" وبعضے از رخص اینست که صوفی کسب کند برائے قوت مادر وپدر را۔ الاشتغال بالکسب

قوله "وآدابهم فی ذلک ان لا یشغله ذلک عن اداء الفرائض التی اوجبها الله تعالی علیه فی اوقاتها ولا یراه سبباً للرزق بل هو معاونة للمسلمین" وادب در باب کسب اینست باید که اینچنان باشد که در ادائے فرائض بهیا نکه اداے او مطلوب است مزاحمتے وخللے نشود واین نداند که آنرا اسبب رزق سازد یعنی اگر نکنم خدا رزق ندهد

بلکه چنانکه کسے در کار مسلمانان معاونتے بکند ازان قبیل دانند۔

قوله "ولا یشتغل بذلك اکثر اوقاته بل یجتهد ان یجعل اوقات کسبه من وقت الضحوة الی آخر وقت الظهر ثم یرجع الی صحبته فیصل معهم الخمس الی الضحوة المقبلة من الغد وان فضل من کسب عن نفقة شئ اثر به اخوانه واهل صحبة" صوفی که بکسب مشغول باشد باید که همه وقت خویش بکسب مصروف نکند از اول وقت چاشت تا آخر وقت ظهر مشغول باشد یعنی او را اول وقت او تا چاشت فارغ بیشود و آخر وقت ظهر نماز بین الصلوتین وا و را و نماز دیگر واوابین بدان مشغول باشد درین اوقات صحبت هم با طایفه صوفیان باشد و باقی وقت تا بامداد هم با صوفیان باشد هم با ایشان بگذراند و هم با ایشان بخواند و آنچه فاضل از خرج عیال ماند آنرا ایثار برادران صحبت بکند۔

قوله "ومنها السوال وآدابهم فی ذلك ان لا یسئل الا وقت الحاجت قدر الکفایت لمن یمونه ولا یبذل ماء وجهه لمن یهون علیه رده" و بعضے از رخص صوفیان خواست است و آداب ایشان درین باب اینست که خواست نکن مگر بوقت حاجت بقدرے که سد جوع شود پس سد جوع اینست که قوام بنیه بران باشد که وست مونت او باشد مثلاً چنانکه ولد صغیرو مادر او آبروے خویش نزد و از کسے که رد کردن او بر و آسان باشد۔

قوله "قال النبی صلی الله علیه واله وسلم اذا سألت فاسئل الصالحین و یتلطف فی السوال من غیر تواضع" رسول الله میفرماید اگر ترا احتیاج بخواست افتد پس از صالحے بخواه که او ترا بخواری رد نکند و در خواست تلطفے کند یعنی بنرمی بخواهد تواضع سخت نکند که خود را خوار گرداند

چنانچه رسم گدایان این زمانه ما است۔

قوله "فقد روی عن النبی علیه السلام قال لعن الله فقیرا تواضع لغنی من اجل ماله" از رسول الله مروی است که او گفته است خدا لعنت کرده است فقیر را لعنت بران فقیر باد که توانگر را بسبب توانگری او تواضع کند۔ این سخن در حق شدگان است که اہل غنا و اہل دنیا را بسبب غنا لے ایشان تواضع کنند اگر تواضع از سبب آنست که ہر یکے را براندازهٔ او رعایت باید کرد تا نظر دل او مشوش شاید۔ رسول الله فرموده است نحن معاشر الانبیاء امرنا ان انزل الناس علی [illegible] منازلهم۔ ما گروه پیغامبرانیم ما مور گردیم برین که مردمان را بحسب مرتبهٔ ایشان فرود آریم پادشاه و وزیر و آنکه بدیشان نسبت دارد براندازهٔ ایشان فرود آرند صالحان علما را براندازهٔ ایشان۔

قوله "روی عن جعفر صادق رضی الله عنه وارضاه" این دو سه بیت از جعفر صادق روایت کنند۔

قوله "شعر"

لا تخضعن لمخلوق علی طمع فان ذلك وهن منك فی الدین

مخلوقین بر طمع خوار مشو زیرا چه آن خواری دین تست۔

واستغن الله عن دنیا الملوك کما استغنی الملوك بدنیاهم عن الدین

از دنیا ملوک بخدا بے نیاز شو چنانچه ملوک بسبب دنیا از دین مستغنی شده اند ہمچنان تو بدین خود از دنیاے ایشان مستغنی شو۔

واسترزق الله مما فی خزاینه فان ذلك بین الكاف والنون

رزق از خدا خواه از ان ما سے که در خزاین اوست آنکه در خزاین اوست میان کاف و نون است از بہر جیه کلمهٔ کن گوید تا از عدم بوجود آید۔

قوله "وما يحصل من سواله لا يدعه في ملكه بل يسلمه الى عياله ليفرغ قلبه من شغلهم ولا ينفقه بالاسراف ولا يجعل ذلك عادة ومعلوما له" وانچه از خواست او حاصل شود او را در ملک خویش نگذارد یعنی البته خرچ کند و آنرا بعیال خویش تسلیم کند خرچ نه کند باسراف و آن خواست را عادت نگیرد و آنرا معلوم معین خویش نگرداند هر بار این کار نکند۔ ن عين

قوله "ومنها الاستدانة ثقة على الله عز وجل" و بعضے از رخص صوفیان این است که بوقت حاجت وَ ہینے بستانند بنا برین که بخدا ثقه دارند از غیب برسد ازان فرو آرند بایزیدؒ و یحیٰؒ معاذ رازی و ابوبکرؒ وراق از ایشان مروی است که ایشان دین استده اند و خواجہ ما ہم استدے۔ الاستدانت

قوله "وادبهم فيها ان يكون ذلك المصالح والاخوان عند الضرورة ولا يغفل عن الاهتمام بالتوجه والاداء" و ادب ایشان درین باب اینست براے مصالح اخوان باشد در مانده را یاری کند و از توجه آن که البته باید وادا و را باید کرد البته غافل نشود۔

قوله "روى عن النبي عليه السلام قال من ادان دينا وهو ينوى اداءه وقضاءه ومات ولم يترك وفاء فقضى الله لغريمته يوم القيمة" از رسول الله مروی است که رسول الله فرموده است هر که وَ ہینے بستاند و البته بہمت و قصد دل خویش نیت فرو آوردن دین دارد و اتفاق تقدیر برین افتد که او بمیرد و دین ادا نکرده باشد خداوند سبحانه فردا آمنا خصمان او را خوشنود کند۔ حمل الزاد فی الاسفار

قوله "ومنها حمل الزاد في الاسفار وادبهم في

ذلك ان لا یبخل به علی من فی صحبته ممن یحتاج الیه" و بعضے از ان رخص صوفیان اینست که در سفر توشه برابر بردارند و ادب درین باب اینست کسیکه در صحبت او باشد از و ندارند۔

قوله "روی ان النبی صلی الله علیه وسلم کان فی سفر فامر ان ینادی الا من کان معه فضل زاد فلیفد به من لا ظهر به و ذکر من الاصناف ما ذکر حتی ظننا انه لیس لنا فی فضل الذی فی اید ینا حق لیس لغیرنا" رسول الله در سفر بود آنجا فرمود بر اصحاب بدانید هر کسیکه توشه زیاده است کسے را بدہد که او توشه ندارد و کسے را مرکبے زیاده است کسے را بدہد که او را مرکبے نباشد آنقدر رسول الله فرمود که ما دانستیم که آنچه بر ما فضل است مارا دران حقے نیست۔

قوله "و منها الحج عن الغیر بالاجرت" و بعضے از صوفیان رخصتها اینست که از جهت دیگرے حج کنند و مقابله آن اجرتے بستانند۔ آرے نیکو کارے است اگرچه ثواب او خواهد برد از جهت کسیکه حج کرده است اما آن دویدن و پوشیدن و آن سر برہنه گشتن و آن مناسک بجا آوردن و عرفات ایستادن و آن لذتے که دران حالت است آن مخصوص ذات اوست اگرچه ثواب او خواهد بردن از جهت کسیکه حج کرده است۔ بدان ماند ترا یکے مشتخے دهد مثلاً مجنون چیزے بدست تو دہد که این را ببر بدست لیلی برسان هر چند که این از جهت مجنون رفت و لیلی بر ان مجنون باشد اما چشم او که بناظره جمال لیلی آسوده و نظر بر قد بالا و سینه و کمر او و لب و دندان و خنده او همیں تناول محظوظ است بدان شنیده این بیت را **بیت**

اے پیک نامه بر که خبر میبری بدوست — اے کاشکے بجاے تو من بودمے رسول

قوله "و ادبهم فیه ان لا یفعل ذلك الا عند الضرورت"

قوله ثم يجعل نفقة في ذهابه وامانته من ذلك لا من السوال ولا
من الاوقاف" واوب ورآنکه از جهت دیگرے حج کند این است که این نکند مگر
بضرورتے وضرورت این است که مضطر شده باشد بردست کسے صاحب قوتے
از دست او خلاصی ونجاتے میسر نیست مگر آنکه از جهت او برود و حج کند وبگوید او را که من
میروم واز تو حج میکنم یا آنکه او قاهر وغالب است بقهر وغلبه میفرستد وآنکه مرد فقیر
باشد برائے قوت خود را وقوت عیال را حج کند از جهت دیگرے شاید۔ این نوع
بسیار باشد۔ واین نفقه خرج در رفتن کند وبازگشتن کند واین نفقه که بتاند واز اوقاف (۲ اوقاف)
آنجا فرود آید واز ان اوقاف که باشد نتاند نخورد یا خواست کند که بخورد که این نوع نکند (۳ اوقاف)

قوله" قال النبي صلى الله عليه وسلم من حج عن ميت
كتب للميت حجة والحاج براءة من النار" شیخ این حدیث را طریقه سوال
جواب میفرماید گوئی کسے پرسد که شاید از جهت دیگرے حج کند شیخ میگوید آرے
رواست زیرا چه از رسول الله مروی است هر که حج کند از جهت مرده نوشته شود حج او
وآنکه حج کرده است او را بیزاری از آتش دوزخ باشد۔ هر چند اینجا از جهت
میت گفته است وآنجا حج با آخرت است ولیکن اینقدر ثابت باشد که از جهت
غیرے حج کردن شاید وآنکه برائے حاج را برات من النار میشود من این سخن بالا
گفته ام۔

قوله" ومنها الاسفار للدوران في البلدان وادبهم
ان يجعل قصده فيها زيارة اخ او استحلال حق او طلب علم (الاسفار للدوران فی البلدان)
ثم يحصل في سفره غرضه" وبعضے از رخص این است که سفر کنند برائے
آنرا که در شهر بگردند واوب درین باب اینست که صوفی صالح برادر دینی باشد
مقصود زیارت او بود یا کسے را بر وحق باشد برائے بحلی آن حق را برود یا برائے

طلب علم باشد در شہرے کہ اوست آنجا عالمے نیست در شہرے کہ عالم است برائے
طلب علم دران شہر رود بعد ازان درین سفر خویش غرض حاصل کند یعنی استحلالے
وزیارتے وتحصیل علمے نیکو سخنے است کہ شیخ فرمود اما اگر برائے استحلال وآن
خود فرض باشد اما این سفر در دوران فی بلدان نباشد بلکہ فرض باشد این
سفریست کہ ہمچو فرض حج مہاجر زیارت رسول اللہ است اگر مجرد دوران فی بلدان
و در ضمن آن ہمچنین کارے ہم ہست طلب علمے وزیارت صالحے وجہ توجہے باشد۔

قوله" ومنها القيام والحركت فى السماع وآدابهم فى ذلك الوقت ترك المداخلة والمزاحمت مادام الوقت جدا واذا كان طيبة يجوز ذلك على سبيل المساعدت والفسحت والمطايبة عن غير تساكن ولا اظهار حال "

در این تمام ور آداب سماع بالا رفتہ است۔

قوله" ومنها المزاح وآدابهم فى ذلك مجانبت الكذب والغيبت والحاكات والسخر والاستخاف ومايذهب بالمروت" وبعضے از خص صوفیان مزاح است کہ سرور ایشان مرتضیٰ است رضی اللہ عنہ واو مزاح بود وادب آن درین باب اینست دروغے نگویند وغیبتے نکنند غیبت خود از قبیل مزاح حرام است بدتر از زنا است ویکدیگر حکایتے نکنند وسخرے نکنند بیان واقع مزاح خوبے کنند واستخفاف ہمچنین نکنند کہ میان مردمان خوار شوند وآنچہ مروت ببرد آنجا سخن نکنند یعنی نہ مروت قایل بوند مروت آنکہ در باب او کردہ اند مزاح۔

قوله" وقال النبى عليه السلام ان الله لايواخذ المزاح الصادق فى مزاحه" ورسول اللہ فرمودہ است خدائے تعالیٰ

ــــــ این عبارت را کہ در قوسین است کاتب نسخہ منقول عنہ در کتابت نیاوردہ۔ از کتاب آداب المریدین نقل کردہ شد۔

(حاشیہ:) استعمام و الحرکت فی السماع

(حاشیہ:) المزاح

نگیرد آن مزاح کنندہ را کہ در مزاح خود صادق باشد یعنی سخنے راستے گوید کہ خاطر مرومان وران خوش شود۔

قوله "وعن علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ انہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یبسر الرجل من اصحابہ اذا کان یراہ مغموما بالملاعبۃ" واز علی رضی اللہ عنہ مروی است کہ او گفتہ است کہ رسول اللہ را این صفت بود کہ اگر کسے را غمگین دیدے بمزاح او را خوش کردے۔

قوله "ویکرہ الاکثار منہ خاصۃً لذوی الھیبات فقد قیل لا تمازح الشریف فیحقد علیک ولا الدنی فیجری علیک" ومزاح بسیار کردن مکروہ است کہ اکثر اوقات خود را بہزل و ہد و این کار مردم سبک طبیعت است خصوصاً مردمانے کہ سر باشند و باہیبت و وقار زیبند مرد بزرگ مزاح نکند و بر شریف طیبت مکن زیرا چہ او بر تو کینہ خواہد گرفت و بر دنی طیبت مکن زیرا چہ او بر تو شوخ خواہد شد۔

قوله "وکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یلتفت الی اصحابہ مخافۃ ان یراھم یمزحون فیشوشون" وگفتہ اند از رسول اللہ مروی است کہ او را استادہ چپ طرف اصحاب ندیدے خوف آنکہ نشاید ایشان در مزاح باشند و از من شرمندہ شوند ایشان بدانند کہ رسول اللہ می دید در تشویش افتند کہ محتمل بر رضائے او نبودہ باشد۔

قولہ "وکان بعض اصحابہ رَمَدَ وکان یاکل التمر فقال لہ النبی علیہ السلام اتاکل التمر وبک رمد فقال یارسول اللہ انما اُکُلُ بالجانب السلیم فضحک"

شخصے عہ چشم درد داری وخرما میخوری یعنی زیانکار است او گفت یارسول اللہ بطرف چشمے میخورم کہ درد نمیکند این سخن او بمطایبہ گفت رسول اللہ را خوش آمد تبسم کرد۔

قولہ "ومنہا اظہار العلوم الذی لا یبلغ استعمالہا وادبہم فی ذلک طلب الافادت والنصح والارشاد"

وبعضے از رخص بعلم علمے است کہ دردین چندان نفعے ندارد چنانچہ بعلم منطق وریاضی واقلیدس وادب دران باب این باشد شاید کہ ازان کسے را فائدہ برسانیم وارشادے ونصحے شود بدین کہ این علم را دانستم وچندان دردین بکار نمی آید بلکہ زیانکار ہم ہست۔

اظہار العلوم الذی لا یبلغ استعمالہا

قولہ "قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم نضر اللہ اِمْرَءً أسمع مقالتی فوعاھا فاداھا کما سمعہا فرُبَّ حامل فقہ غیر فقیہ ورُبَّ حامل فقہ الی من ھو افقہ منہ" رسول اللہ فرمودہ است رحمت خدا بر مردے باد کہ گفتار مرا بشنود وآنرا یاد گیرد ونگہ دارد پس چنانچہ شنیدہ است ہمچنان بر دیگرے اداکند زیراچہ شاید مقالتے کہ این شنید ومعنی آن دانست

عہ۔ درمیان الفاظ "شخصے" و "چشم" کاتب نسخہ منقول عنہ چند الفاظ را در کتابت نیاورد وعبارت را ناتمام گذاشت۔

بفہم خود آنرا بدیگرے رساند کہ آن شخص ازین فقیہ تر باشد پس او
معنی دیگر فہم کند و ازاں استنباط کند ۔ این حدیث برائے آنرا
آورد اگرچہ علوم ہست کہ بران درین چندان نفعے نیست اما ذہن مردم
اطراف علوم را حاوی میشود بسبب آن دانا تر میگردد پس نصح و ارشاد حق او ات
و فہم معنی ہم بدو نسبت دارد ۔

قولہ "ومنہا لبس المرقعات المعمولة وآدابھم فیہ مجانبة الشھرة منھا ولا یضیع الکثر اوقاتہ بالاشتغال بھا وتلفیف بعضھا الی بعض والتجاوز فی ترتیبھا فان ذلک تفویت الوقت بلا فایدة دینیة ولا دنیویة" و بعضے از رخص پوشش مرقعہاے کہ دران عمل بسیار شود یعنی از ہر جنس پرکالہ درو بخیہ میکنند و در وجمال و بہائے میباشد در پوشش صوفی ادب درین باب اینست کہ پوشندہ را قصد شہرت نباشد و اگر وقت خود بہ بخیہ زدن او و برعایت مرقعات او مشغول نباشد والبتہ خواہد کہ مرتب و مرفہ ماند و درین کار ضائع کردن وقت است کہ درو ہیچ فایدہ دینی نہ بلکہ زیانکار ۔ از کلام این معلوم میشود کہ این در باب کیلے است او خود بدست خویش بخیہ میزند و در تزئین و تحسین آن میکوشد اگر شخصے او را بخیاطی دہد و مقابلہ آن اُجرتے دہد او میکوشد ازین دائرہ خارج باشد ۔

لبس المرقعات المعمولة

قولہ "وکان المشایخ اذا رأو الفقیر یتجاوز فی تزئین مرقعتہ ولباسہ ازدروہ حتی قال بعضھم لما فقدوا الفایدة عن بواطنھم اشتغلوا بالظواھر وتزئینھا" رسم پیران

آن بود ہر کہ را می دیدند در آراستن مرقعہ مبالغتے کردہ است برو عیب میگرفتند تا آنکہ بعضے ہمچنین گویند کہ این طائفہ اند کہ فایدہ باطن راگم کردہ اند و بہ آراستگی ظاہر مشغول شدہ اند۔

قولہ" ورای النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی بعض الوفود ثیابا رثۃ فقال الک مال قال نعم قال فلیلبس ویستحب فی ذلک التوسط" و رسول اللہ بر بعض مردم جامہ کہنہ پارہ دید پرسیدش دگر داری گفت آرے گفت اور اپس بپوش۔ ازین سخن مقصود این آمد کہ مردم متوسط باشد نہ پارہ سخت پارہ پوشیدہ و نہ آراستہ سخت آراستہ میانہ پوشد روا باشد۔ قال عمر رضی اللہ عنہ ایاکم وثیاب المشہورات عمرؓ فرمودہ رضی اللہ عنہ بپرہیزید از پوشش جامہ ہا کہ دران شہرت باشد و آنجامہ کہ از ننگ فرو دافتادہ باشد غرض عمرؓ ازین گفتار توسط است۔

معانقہ

قولہ" ومنہا المعانقۃ عند الملاقات وتقبیل بعضہم بعضاً وآدابہم فیہ ان یکون ذلک مع اشکالہم وجنسہم و اہل الانس منہم" وبعضے از ان رخص اینست کہ چو ملاقات شوند یکدیگر کنار گیرند بعضے مر بعضے را بر پیشانی یا بر کتف یا بر دست یا بر رخسارہ یا بر سینہ بوسہ زنند و ادب درین باب اینست آنکہ مثل او باشد جنس او بودہ باشد ہر دو شیخ باشند یا مرشد یا ہر دو طالب و مرید۔

قولہ" روی عن الہیثمؓ بن التیہان انہ قال لقینی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی بعض طرق المدینۃ فعانقنی وقبلنی" از ابو ہیثم تیہان مروی است کہ رسول اللہ در راہے از راہ ہائے مدینہ مرا دید کنار گرفت و بوسید این کنار گرفتن رسول اللہ بدان ماند کہ بزرگے مر کودک

خویش را بیند او را از شفقت کنار گیرد و ببوسد و شیخ ہم براے این آوردہ است کہ رسولؐ اللہ کنار گرفتہ و بوسیدہ اند۔

قولہ "و سئل عن النبی صلی اللہ علیہ و سلم عن اصل المعانقۃ فقال اثبات المودت" رسولؐ را از سر معانقہ پرسیدند کہ معانقہ چیست رسولؐ اللہ گفت براے اثبات دوستی است۔ وقتے اینجا سخنے گفتہ بودم دو دوست ہر یکے خواہد با دوست خود یکے گردد و آن یکے شدن میسر نہ صورت آن این باشد کہ ہر یکے کنار میگیرد و گوئی برین اشارت میکند کہ من میخواہم با تو یکے گردم کل بکلک ممزوج و متحد۔

قولہ "و منہا حب الریاست و آدابھم فیہ ان یعرف قدر نفسہ و یحفظ حدہ و لا یتمنی فوق قدرہ و لا ینزل الا فی منزلتہ" و بعضے از خص صوفیان اینست کہ ایشان سروبزرگی را دوست دارند۔ مرا ازین قسم عجبے تمام است یعنی ہست میسر کسے را کہ خدائی خدار امالک شود لاحول و لا قوۃ الا باللہ ہیچ نبی مرسل و ولی مقرب را نیست فعلے ہذا ذل فقر نیستی و ماندگی و بیچارگی نابودگی نامرادی وظیفہ تو شد و عزت و کبریا و عظمت و شان رب العظیم آمد آنکہ این حب ریاست نہ آنکہ طلبے است و محنتے است کہ تا شبے از ذیل حکایت رسولؐ اللہ شنیدہ کہ بروچہ ذل و چہ خواری گذشت و پیغامبران دیگر را چہ گوییم و آنرا کہ قطب عالم نامند مردمان دیدہ اند در بازار سگبازی و بوزنہ بازی میکنانند۔ حاصل این آمد ہر کرا حب ریاست در سر است سگ بازی از حقیقت کار او ست و آن ادبے کہ شیخ بیان میکند بر عکس قصہ است زیرا چہ میگوید و ادابھم فیہ ان یعرف قدر نفسہ و ہر کہ قدر نفس خویش دانست ہرگز خطرۂ حب ریاست در خاطر او نگذرد و آنکہ اندازۂ خویش را نشناسد و بر تر از

اندازۂ خویش آرزوے بکند این کسے است کہ خدا را شناختہ است و اندازۂ خویش ندانستہ است۔ پیش من این سخن بود کہ از رسول اللہ مروی است۔ آخر ما یخرج من رؤس الصدیقین حب الجاہ" مردمان میگفتند با خواجہ کہ با صاحب جاہ صدیق چونہ خوانند خواجہ جواب فرمود کہ صدیق نام نہادہ اند باعتبار ما مول یعنی بعد از انکہ این برود آنگہ صدیق شود دوم جواب فرمود کہ صدیق نام جاہ را از توجہ گرفتہ اند چنانچہ وجہ را از مواجہ و بعضے صوفیان گفتہ اند ہم در عوارف است کہ من و تو توجہ خلق را و اقبال ایشان را بسوے خویش دوست میدارم نہ براے آنرا دوست میدارم کہ من صاحب جاہے و مقبولئے در دنیا باشم من براے این دوست میدارم کہ قبول خلق علامت قبول حق است یعنی آرزوے کہ اقبال خلق را دار و از سر او برود او صدیق است آخر چیزیکہ او از سر او برود این رود اینجا سخن بسیار گفت و شنیدا ست نمیگویم تا ترجمہ دراز نشود۔

قولہ" فقد قیل ینبغی للعاقل ان لا یرفع نفسہ فوق قدرہ ولا یضعہا عن درجتہ" گفتہ اند مر عاقل را کہ برتر از منزلت خویش آرزوے نبرد و اگر از منزلت خویش آرزوے اخراوی باشد یا کار خود بجائے رساند کہ از ان برتر منزلتے نماند و منزلتے خود را از درجۂ خویش فرود نیارد۔

گر من ز مے مغانہ مستم ہستم ....

بر من ہر کس گمانے دارد من زان خودم چنانچہ ہستم ہستم

عاقل آن نکند کہ فعلہ از درجۂ خود فرود افتد۔

قولہ" وقیل ارتفاع الجاہل فضیحۃ کارتفاع المصلوب" و گفتہ اند جاہل کہ خود را بر آرد بدان ماند کہ چنانچہ یکے را بردار نہند۔ لطیفہ ایست۔

عہ۔ این رباعی است کاتب نسخہ منقول عنہ مصرعہ ثانی را در کتابت نیاورد و مصرعہ سوم را ناقص نوشت۔

منجمے را بردار نہادند کسے پرسید تو مرد منجمی این ندیدہ بودی در نجوم خود گفت ارتفاع دیدہ بودم این ندانستم کہ مرا بردار خواہند نہاد۔

قولہ "وقیل الخمول خیر الجاھل من النباھت لان الخمول ستر لمعایبہ والنباھت نشر لمثالبہ" وگفتہ اند کہ خمول بر مرد کہ نام او میان مردم نباشد سازوار تر است جاہل را و اگر نہ فضیحت شود زیرا کہ خمولت پردہ است مر عیب را او را شہرت سبب فضیحتی آن معیوب است۔

قولہ "ولا یطلب مالا ینالہ فان ذلک تضیع ما فی یدہ" اینچہ دریافت در وسع مردم نیست آن را نطلبد زیرا چہ آنچہ نقدے کہ او دارد تضیع آن نقد وقت اوست مثلاً چیزے از تو فوت شد او را کہ فایت میسر نہ تو کشتہ غم آن چندان خوری کہ نقد وقت را ہم در معرض فوت اندازی بیت

دی رفت و گذشت و باز نیاید فردا آید و گر نیاید شاید

امروز بنقد وقت خوش باش رفتہ رفتہ است ہر آنچہ آید آید

اما اینجا سخنے ہست ہر چند کہ اہل حمیت دانستہ اند محقق ایشان است کہ بندہ را بیرون آمدن از انیت خود در چیز استحالہ است مفید آن ہمہ وقت می نالند و می زارند و خواہشے میکنند تا آنکہ یکے میگوید۔ شعر

بینی و بینک انی ینازعنی فارفع بجودک انی من البین

اینجا سخنے گویند در قول اللہ کہ وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ کسے را گویند کہ بمقصود رسیدہ و بیشتر رہ نہ دانستہ ہم بر آن قرار گرفتہ شفع چرا میگویند او را زیرا چہ او مثلے نظیرے دارد و وتر عارفے نا ہمت را گویند ہر چند کہ میداند کہ این درا چنان محکم بربستہ اند کہ ہرگز این ہمہ ہوارہ سر بر آن در میزند و بازگشت رہ نداند و پیشتر را ہم رہ نہ پس طاق ماند و تنہا ماند لہ مثل و نظیر و فتے کسے گفتہ بودہ است۔ بیت

نے حال بماند وقت نے ذوق تعلم　نے ماندم من نہ او ہمہ گشت عدم

قوله "وقيل من اقتصر على قدره كان ابقى لجمال وجهه"
وہمچنین گویند ہر کہ بر قدر خویش ماند او جمال روے خود بطریق بہتر نگہداشت۔

قوله "وقال بعض المشايخ آخر آفت يخرج من قلوب الصديقين حب الرياسة" این سخن بالا گفتہ ام۔

التقرب الی السلاطین

قوله "ومنها التقرب الى السلاطين والدخول عليهم وادبهم فيه ان لا يسكن الى مدح المادحين ولا يغتر بقولهم وان مدح بخلاف ما يعرفه من نفسه اعرض عنه وقال الله تعالى ذمًّا لمن احب ان يحمد بما لم يفعل يُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ" و بعضے از رخص اینست کہ صوفیان بر بادشاہان در آمدہ اند و قرب ایشان اختیار کردہ اند و ادب درین باب اینست کہ سبب قرب بادشاہان مردمان او را مدح کنند بدل از و اعراض کند زیرا چہ خداوند گفتہ است تعالیٰ و ذم کردہ است آن مردم کہ ایشان خوش شوند بمدح چیزیکہ در ایشان نیست پس تو گمان مبر کہ ایشانرا سنجاتے از عذاب باشد۔

قوله "وفى ذلك دليل على انّ من احب ان يحمد بما لم يفعل لم يا ثم غير انه مخوف وليقال عند ذلك اللهم اجعلنى خيرا مما يظنون واغفر لى مالا يعلمون ولا تؤاخذنى بما يقولون" و دلیل کند برین کہ کسے را مدح کنند بچیزے کہ او ست و رین وا خل نباشد اما این قدر ہست کہ این نوع از قبیل مخوف[ع] باشد و در آن محل با دل خویش این گویداے

ع۔ کاتب نسخہ منقول عنہ ہمین طور نوشتہ است۔

بار خدا مرا بگردان بہتر از آنکہ ایشان گمان میبرند و بر معاصی کہ ایشان مطلع نیند آنرا تو بیامرز تو بپوشش و آنچہ ایشان میگویند تر بران مرا مگیر شاید فرو آمنا و صدقنا اعمال صالحہ را بمقابلہ قبول خلق و مدح مادحان گیرند مرد عاقل بے جزا ماند گویند جزائے شما ہم در دنیا دادیم۔

قولہ "روی عن علیؓ ابن طالب رضی اللہ عنہ انہ سمع مدح مادح لہ فقال انا دون ما اظہرت وفوق ما اضمرت" کسے مرتضیٰؓ را مدح میکرد گفت من فرود تر از آنم کہ تو اظہار کردی و برتر از آنم کہ آنہا را تو نہاں کردہ داشتی مگر آن مادح جیزے در دل داشت غیر آن کہ اظہار کردہ است سبب آن مرتضیٰؓ این سخن فرمودہ است وہمچنین گویند مگر مادح کسے از اہل کتاب بود و در بعضے تواریخ ہمچنین مگر عثمان رضی اللہ عنہ مدحے کرد گویم آنچہ کلی درین باب بود شیخ مصنف طرف آن اشارتے بکرد تقرب سلاطین نشاید مگر برائے این مصلحت کہ امورے کہ از آن عباد اللہ است بہر تدبیرے کہ واند دستگیری آن درماندگان کند و کارہائے ایشان را بکفایت رساند چنانچہ شاعرے گفتہ است ؎

سایۂ خورشید سواران طلب　　رنج خود و راحت یاران طلب

مگر چیزے ازین نوع شیخ بالا گفتہ است ہمبدان کفایت کرد آنجا گفتہ است وکان النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم یاخذ ملکا کافرا۔

قولہ "ومنہا تعییر لسفہاء باسلافہم فی حال صحتہ والادب فی ذلک ان لایکون الا فی مقابلۃ سوء ادب وتکون تعریضا لا تصریحا" وبعضے ازان رخص این است کہ صوفیاںؓ بر نفس وجہال را　ن تعییر السفہاء ن الجھی

---

۵ کاتب نسخہ منقول عنہ عبارت ہمیں طور غلط نوشتہ است۔ غالباً مراد حضرت مترجم این است کہ صوفیان بر نفس جہال عیب نکنند بلکہ اگر ضرورت پیش می آید بر کسیہا کہ اسلاف ایشان میکردند تعریض میکنند۔

عیب و اسلاف اکساب ایشان کنند مردمان کارہاے کنند کہ آن نسبت بہ اہل تصوف ندارد
و آبا و اجداد ایشان اکسابے و اعمالے دارند کہ میان مردمان آن کسب معیوب و مطرود است این سفہارا
بدان عیب کنند صریح نگویند ہمین قدر گویند کہ تو از جنس ایشانی و نسب تو بد ایشان باز میگردد۔

قوله "روی ان نفرا من الیهود جاؤا عند رسول الله صلی الله علیه واله وسلم واٰذوه ونقصوا دینه فاشتد علیه فانزل الله قُلْ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ مَثُوْبَةً عِنْدَ اللّٰهِ مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ الایة فقال النبی علیه السلام یا اخوان القردة" مردمانے از یہود بر رسول اللہ آمدند و رنجانیدند و عیب دین او کردند بر رسول اللہ این سخت دشوار آمد این آیت در شان ایشان نازل شد خبر دہم شمارا بہ شرے کہ بد ایشان رسد بدتر از آنست کہ ایشان کردہ اند صریح نکرد و گفت ایشان ترا رنجانید ند براے ایشان را شرے ازین بیشتر است چنانچہ ابوذرؓ غفاری پیش عثمانؓ در ایام خلافت او نشستہ بود مال عبدالرحمن بن عوف پیش عثمانؓ براے قسمت میراث آوردند عثمانؓ گفت این مال گذاشتن ہم بد نیست زیرا چہ ورثہ او را کار آمد کعب احبار چند سخنے موافق عثمانؓ گفت ابوذرؓ غفاری عصا بر سر کعب چنان زد کہ شکست و این سخن گفت یا ابن الیهودیه اتمدح ما ذنبه در رسول اللہ یہود را اخوان قردہ و خنازیر خواندے برین نسبت کہ طایفہ ایشان مسخ شدہ اند بوزنہ و خوک گشتہ اند۔ مذمتہ

قوله "ومنها اظهار الطاعات والعبادات وادبهم فی ذلك ان یكون اظهارها لیتادب به المرید او یقتدی به مبتدی ولا یلتفت الی قبول الخلق وردهم" بعضے از ان رخص اینست کہ صوفیان عبادتے کہ کنند و بقصد اظہار کنند و ادب آن درین باب این باشد اظہار الطاعات والعبادات

کہ مریدان و مسترشدان و معتقدان کنندکہ ایشان میکنند و این در باب کسے است کہ
او بقصد اظہار میکند اما اگر کسے است کہ او ورد ے دارد بسبب آنکہ آن ورد او
ظاہر خواہد شد ترک نیارد اظہار او قصد ے نیست اما چہ کند او را کار خود باید کرد
فضیل عیاض فرمودہ است کہ ترک عبادت کردن از سبب خلق کہ خلق نبیند ریا
است و عبادت کردن برائے آنرا کہ خلق بداند و بداں معتقد شوند کفر است این
معاملت میان جملہ صوفیان است کہ ورد وقت خویش را از سبب خلق ترک نیارند
واز سبب خلق نکنند۔

قولہ " سئل النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم عن الجہر فی القرآن و الاختفا فقال اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِیَ الایت قلت ھذا فی الفضایل والنوافل فاما الفرایض فلاخلاف بین اھل العلم ان اظہارھا اولی قال النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم الجاھر بالقران کالجاھر بالصدقۃ والمستر (بالقران کالمستر) بالصدقۃ " رسول اللہ را از قران جہری پرسیدند
گفت اگر عملے نیک را اظہار کنند نیکو چیزے است منعے ممنوعے نیست و اگر
نہان دارند آن است کہ امکان نہاں است آن بہتر است یعنی ہر دو بہتر است
این گفتار و اخلاقے کہ گفت در نوافل است اما در فرائض بہتر از اظہار نیست
زیرا چہ مبناے او بر اشتہار شدہ رسول اللہ فرمودہ است آنکہ قرآن را بلند خواند
بدان ماند کہ کسے صدقہ را آشکارا بدہد و آنکہ قرآن را پنہانی خواند بدان ماند کسے
صدقہ را پنہانی دہد و در ہر دو باب وسط مطلوب جہر برائے آنرا کہ مردمان دانند
کہ او تالی و قاری است مذموم جہر بقرات مگر براے آنکہ در گوش کسے افتد او را

عہ این الفاظ درمیان قوسین را کاتب نسخہ منقول عنہ درکتابت نیاوردہ۔

ہمعنی و ذوق کلام وجد مستحسن باشد و سرّ برائے آنکہ اثرا و در دل او افتد و اداے
روف از دل را گرم کند این نیز مستحسن و مستحب باشد۔

قولہ" ومنہا التبرز للنزھت وادبہم فی ذلک الی یرتاد خلوۃ فی کہف اووادٍ او موضع یخلوا من انواع المنکر لئلا یتولد منہ مالا یقوم بازالتہ ثم یتشبہ باصحابھا ان قام فی مواضع المنکر وکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعجب الی الخضرت والماء الجاری" و بعضے از نفس ابنیست کہ صوفیان بروں آیند برائے نظارہ و تماشائے و ادب درین باب اینست اینکہ بیرون آیند اختیار کنند کنج و گوشۂ خلوتے کہ آنجا بفراغ خاطر بخدا مشغول باشند و برون آمدن سبب آن نست کہ ہمارہ در کنج در مضیقے افتادہ میباشد این نفس مو در یک ماندہ کہ گہے شادگی ہم طلبد برائے دفع وحشت او را دفع ملالت او را کہ از گہے برون آیند باشد میان صوفیان ہم کسے کہ بیشتر در صحراہا و در باغات و در کوہ ہا باشد وقت ایشان بدان خوش است و کار ایشان ہم بران تمام است۔ این سخن کہ شیخ گفت درباب مانے است کہ ایشان کنج نشینان اند و خلوت افتادگان اند۔ و آنکہ شیخ فرمود گوشۂ و خلوتے و کہچۂ اختیار کنند برائے آنکہ صحرائے است شاید چیزے نظر آید کہ آن منکر است و آن در نفس افتد احتیاج بہ ازالت آن شود و برائے آنکہ تبرز برائے نزہت باید کردن سیرت رسول اللہ راحجت مید ارد کہ رسول اللہ را سبزہ ہا خوش آمدے و نظر بر ایشان کردے و کذلک آب روان ہم و این خضر و آب روان کجا بیابد تا از خانہ بصحرا نرود۔

قولہ" ومنہا النظر الی الملاھی وادبہم فی ذلک مجانبت المحرمات والمنکرات منہا فما حرم فعلہ حرم النظر

الیہ" و بعضے از رخص اینست کہ چیزے باشد کہ متضمن است کہ باشد لہو است نظر بسوئے او از باب رخص است و ادب در ان نوع اینست کہ چیزے محرمے را مباشر نشوند آنچہ او متضمن لہو است او محرم نباشد. و بعضے چیزے کہ او حرام است چنانچہ کشف عورت، و جز آن۔

قولہ "روی عن عایشۃ رضی اللہ عنہا انہا قالت کانت الحبشۃ تلعب و انا انظر الیہم من باب حجرتی و رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یسترنی بردائہ فلم ینصرف حتی کنت انا الذی انصرف" از عایشہؓ مروی است کہ حبشہ رقص میکردند و باآلت حرابات بازی میکردند و عایشہ رضی اللہ عنہا از درون خانۂ خود نظارۂ ایشان میکرد و رسول اللہ مرا بردائے خویش پوشیدہ بود تا آنکہ من ایستادہ نظر میکردم رسول اللہ ہم ایستادہ نظر میکرد تا آنکہ ملول شدم بازگشتم بعد ازان رسول اللہ ہم باز ماند مقصود اینست لہوے کہ محرم نباشد اگر نظر در آن کنند شاید و آنچہ حبشہ بازی میکردند بآلت حراب بازی کردند بازی آن حراب مباح است، و چنانچہ آشنا کردن و تیر انداختن۔

قولہ "و منہا حضور المجلس التی یجری فیہا الخوض فی ترہات الکلام و ادبہم فی ذلک اجتناب السماع الغیبت و المنکر منہا" و بعضے از ان رخص اینست کہ در مجالسے کہ سخنان گویند یکدیگر کہ آنرا بحقیقت معنی نباشد ادب در ان باب اینست باید کہ آن غیبتے نباشد و سخنے منکر شرعی نباشد و این حضور باید کہ بضرورتے افتادہ باشد چنانکہ در مجالس نکاح و عروسی از ہر بابے میگویند اجتناب ازان لابدی باشد و اگر بدانند کہ البتہ ازین خالی نخواہد بودن البتہ ازان مجالس اجتناب باید کردن مرو با دیانت آنجا حاضر نشود۔

حضور المجلس الذی یجری فیہا الخوض فی ترہات الکلام

قوله "روی عن جابرؓ بن سمرة رضی اللہ عنہ قال جالست النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر من مائة مرة فکان اصحابہ یتناشدون الشعر ویتذاکرون من امر الجاھلیة وھو ساکت وربما یتبسم معھم" جابرؓ بن سمرہ میگوید بیشتر از صد مجلس با رسول اللہ نشستہ ام وصحابہ رضوان اللہ علیہم انشاد اشعار جاہلیت میکردند وآن متضمن ہزلے بودے ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاضر بودے وگہے تبسم میکردے۔

قوله "ومنها تناول الاطعمة الطیبة وادبھم فی ذلك ان لا یجعل ذلك عادة بل یکون ذلك بین فاقة سابقة وریاضة لاحقه یسلم له ذلك" وبعضے ازان رخص اینست کہ صوفیان طعامے لطیف بخورند وادب درین باب اینست کہ این طعام خوب خوردن را عادت نگیرد وباید کہ ریاضت سابق بودہ باشد یا بعد ازان کہ این خوردن باشد البتہ ریاضتے کند تا کدورت آن دفع شود در تفسیر این آیت فَلْيَأْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ قول خواجہ محمد فضل الجبی مے آرد متضمن این سخن مرد عارف خدا شناس طعام خوب خورد ولطیف خورد واندک خورد۔

تناول الاطعمة الطیبة ... اسلام

قوله "روی عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ انه قال کان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعجبه الثرید وروی انه کان یعجبه الطیب والحلو فلا یردھما حتی یمن منھا" از مرتضی رضی اللہ عنہ مروی است رسول اللہ را ثرید خوش آمدے وشیرینی خوش آمدے وخوشبوی خوش آمدے خوشبوی مقوی روح حیوان است بدان در حضور ومراقبہ جمع ہم است ودفع خشکی طبیعت است وثرید سریع الہضم است

وسریع الزوال است وشیرینی خشکی مزاج را رطبتے مید ہد و دماغ را قوت مید ہد آنکہ او را غم و اندوہ این جہانی وآن جہانی باشد وآن موجب خشکی دماغ وگرمی دل است شیرینی بخورد تا در دماغ مزاج خللے نیفتد ورسول اللہ در تصرفات الٰہیہ بود از خشکی وگریش چہ کم آید۔ ونباشد ذاکرے وفاکرے کہ قدرے اخلاط سوداوی در معدہ او نباشد زیراچہ حضور در خشکی دست دہد نہ در تری نمی دانی کہ نقش در سنگ ور است نہ در آب۔

قولہ "روی ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ قال اذا عرض احد کم الطیب فلا یردھا حتی یمن منہا" ابوہریرہؓ روایت کردہ است کہ رسولؐ اللہ فرمودہ است بر ہر کہ خوشبوے را عرض کنند رد نکند چیزے ازان مساس کند۔ سر این بیان کردم۔

قولہ "قال النبی علیہ السلام انہشوا اللحم نہشاً فانہ آھنأ و امرأ و قال النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سید الطعام اھل الجنت اللحم و سید الطعام اھل الدنیا اللحم" پیغامبر فرمود علیہ السلام بدندان گوشتعــہ را زیراچہ آن گوشت گوارا تر است وزود ہضم است گوشتے کہ متصل استخوان است ہمچینی لطفے می یابد آن چربی کہ در استخوان است بگوشت میرسد بدان پخت میشود ولذیذ تر میشود ورسول اللہ فرمودہ است بہترین طعامہاے بہشت وبہترین طعامہاے دنیاہمیں گوشت است۔

قولہ "ومنہا رھن الثیاب علی الطعام وادبہم فیہ ان لایکون ذلک الا عند الضرورت رھن النبی علیہ السلامؑ درعہ عند یہودی باوسق من الشعیر" بعضے ازان رخص این است　　رہن الثیاب علی الطعام

عــہ درنسخہ منقول عنہ اینجا عبارت ہمچنین نوشتہ۔ غالباً چند الفاظ از کتابت ترک شد۔

کہ صوفیان جامۂ خود را گرو کنند براے طعام را و ادب ایشان درین باب اینست کہ مہمان
بر ایشان برسد و نقدے ندارند کہ از ان چیزے پیش وے آرند جامۂ گرو کنند
و طعامے پیش مہمان آرند و دیگر از سبب گرسنگی نزدیک مخمصہ شود تا آنکہ سوال مباح
گردد زیرا چہ رسول اللہ زرہ خویش را بر یہودی گرو کردہ بود بمقابلہ چند وسیق جو آن
براے قوت عیال را بود و رسول اللہ چون از جہان سفر کرد زرہ او بر ابو شحمہ یہودی
گرو بود ہم ہر انچہ گفتم بروایتے و آن بعد نقل او عایشہؓ رہا کنانیدہ است و بروایتے
مرتضیٰؓ و این حدیث براے آن آورد کہ صوفیان براے طعام جامہا گرو کنند۔

قولہ "ومنہا الہرب من الہوان ومن تحمل الجفاء والاذی وادبہم فی ذلک طلب السلامۃ الصدر واجتناب المعادات"

(حاشیہ: الہرب من الہوان ومن تحمل الجفاء والاذی)

و بعضے از خصل اینست آنجا کہ خواری باشد از ان مقام احتراز و از آنجا کہ جفاے
باشد و رنجے باشد قوم صوفیان سروران نہ شنید ہواے ایشان ہواے دین است
و اعزاز ایشان عزت دین باشد سبب آنکہ مردے مہین و جافی و موذی بدکار نشود
و در دین اہانتے نشود احتراز کنند و ادب ایشان درین باب این بودہ باشد کہ
سینہ از وہم کینہ سلامت ماند و مبادا کہ سینہ ایشان . ہر کسے کینہ گیرد جز در افتاد
دین و دنیا او نباشد نباید در خاطر او چہ غرض باشد کہ مردم عدو مومنے شود۔

قولہ "قال بعض المشایخ الفرار مما لا یطاق من سنن المرسلین قال اللہ تعالی حاکیا عن کلیمہ موسی علیہ السلام فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ" بعضے مشایخ گفتہ اند کہ گریز از چیزے کہ طاقت
بشری نیست از سنت پیغامبران مرسل است چنانچہ رسول اللہ از مکہ بمدینہ آمد و
ابراہیم علیہ السلام از شہر نمرود با سارہ سفر کرد تا موسی قبطی را مشت زد و او بر جاے
خفت فرعونیان خواستند کہ موسی را بکشند از ان گریخت در مدین آمد بر شعیب علیہ السلام

القصۃ بطولہا۔

قولہ "وقال الشافعی رحمۃ اللہ علیہ اظلم الظالمین لنفسہ من تواضع لمن لا یکرمہ ورغب فی مودۃ من لا ینفعہ وقبل مدح من لا یعرفہ" وشافعی گفتہ است ظالم ترین مرنفس خویش را اوست کہ تواضع کند مر کسے را کہ او مر او را اکرام نکنند زیرا چہ رسول اللہ فرمودہ است لا یحل لامرء ان یزل نفسہ چون نفس ذلیل شود دل معتاد او گردد از بسیار چیزے کہ آن شریف و عزیز است محروم ماند رسول اللہ فرمودہ است ان اللہ یحب معالی الھمم ویکرہ سفسافہا دیگر او ظالم ترین مرنفس خویش را کہ رغبت کند بر دوستی کسے کہ از و نفع دینی نباشد و کسے کہ بر حال و مآل او مطلع نباشد او را مدح کند این طرفین می آید۔

قولہ "وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لیس للمومن ان یذل نفسہ" حاصل این حدیث گفتہ ام آمدہ ام اما اینجا سخنے است یعنی مرد مومن نفس خود را بمعصیت خدا خوار نکند۔

الانبساط الی الاصدقاء

قولہ "ومنہا الانبساط الی الاصدقاء فی قصد منازلہم والالمام بہم من غیر استدعاء وادبہم فی ذلک تخصیص من یفرح بذلک ویعرف موضع ذلک من الاکرام۔ قصد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دار الہیثم رضہ بن التیہان ومعہ ابوبکر رضہ وعمر رضی اللہ عنہما فقدم الیہم ما حضر من تمر ولبن فاکلوا وشربوا وقالوا ھذا من النعم الذی لا تسئلون عنہ" وبعضے از ان رخص اینست کہ یاران ہمہ کار کشادگی کنند و بر ایشان بروند فرود آیند بغیر آنکہ ایشان استدعا کردہ باشند و ادب درین باب اینست بر کسے روند کہ بر رفتن

و فرود آمدن او خوش شود رسول اللہ با ابوبکرؓ و عمرؓ در خانہ ہیثم رفت بغیر استدعا او خرما و شیر کہ بود موجود بود پیش آورد ایشان خرما خوردند و شیر آشامیدند رسول اللہ فرمود کہ این نعمتے است کہ فردا ازین نپرسند۔

المعاتبت مع الاخوان

قولہ "ومنہا المعاتبت مع الاخوان وادبہم فیہا ان یقصد بذلک ازالۃ ما وجد علیہ من قلبہ لا التعیب بل التطہیر القلب من الغل والحقد وقبول عذر صاحبہ" و بعضے از آن رخص این است برادران تصرف بیکدیگر عتابے کنند و مقصود ایشان این بودہ باشد کہ اگر گرانی از یارے ایشان را در دل باشد عتابے کنند تا آن گرانی از دل ایشان برود و نہ برائے آنرا کہ عیب را گویند بلکہ برائے این را گویند کہ دل پاک شود از گرانی غل و حقد ہا بجہ گفتم عذرے کہ او گوید آنرا قبول کند۔

قولہ "فقد قیل"

شعر

اقبل معاذیر من یاتیک معتذرا	ان برّ عندک فیما قال او فجرا
فقد اطاعک من ارضاک ظاہرہ	وقد اجلّک من یعصیک مستترا

ن اجلک

قبول کن عذر کسے بر تو بر عذر خواہی پیش آید و اگرچہ سخن بد گفتہ است یا نیک گفتہ است تو قبول کن باسم عذر است ہر طریقے کہ او اعتذار میکند تو قبول کن باسم و گرچہ آن عذرے کہ او میگوید بہچنان است یا نیست تو قبول کن "فقد اطاعک من ارضاک ظاہرۃً ۔ وقد املک من یعصیک مستتراً" و آنکہ میخواہد ترا خوش کند ظاہر او ترا مطیع شد و آنکہ گناہ خویش را بر تو پنہان داشتہ آمد و ترا بزرگی داد۔

قولہ "وقیل ظاہر العتاب خیر من مکنون الحقد" و گفتہ اند کہ عتاب ظاہر بہ از کینۂ پنہانی است۔

تعمیر

قوله "روی قنبر مولی علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ قال دخلت مع علیؓ علی عثمانؓ رضی اللہ عنہما وھو امیر المؤمنین فاختار الخلوت فاومی الی علی رضی اللہ عنہ بالتنحی فتنحیت ناحیۃً فاخذ عثمان یعاتب علیا وھو مطروق لا یتکلم فقال لم لا تتکلم فقال لہ ان کنت قلت لم اقل الا ما نکرہ ولیس لک عندی الا ما تحب" قنبر مولی علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ میگوید با علیؓ بر عثمانؓ رفتم و او آنروز امیر المؤمنین است خواستند یکدیگر سخن گویند کہ کسے نشنود علی با من اشارت کرد کہ برو من گوشۂ گرفتم ماندم عثمانؓ چیزے چیزے بطریقہ عتاب با علیؓ میگفت و علیؓ سر فرود افگندہ بشنید و سخنے نمیگفت عثمانؓ گفت چرا سخن نمیگوئی علی گفت اگر من سخن گویم چیزے باشد کہ ترا دشوار آید و نزدیک من نیست مگر چیزے کہ آن محبوب تست و علیؓ میگوید آنچہ تو گفتی من نہ گفتہ ام و ترا آن دشوار آید و تو قبول نکنی و نزدیک من نیست جز آن چیزے کہ محبوب تست۔ غرض شیخ اینست کہ معاتبہ آمدہ است باآنکہ ایشان افضل صحابہ اند میان ایشان عتاب بود۔

قوله "حکی ان یحیی بن خالد عاتب عبد الملک بن صالح فی شیٔ کان بینہما وقال فی ضمن کلامہ انک لحقود فقال ان کان الحقد عندک بقاء الخیر والشر فی القلب فانہما الباقیات عندی فلما تراضیا وقام عبد الملک قال یحیی ان ھذا الرجل قریشی وما رایت رجلاً زین الحقد بعبارتہ حتی اذھب سماجت غیرہ" حکایت آرند یحیی خالد عبد الملک صالح را عتابے کرد در چیزے کہ میان ایشان گذشت در ضمن کلام خویش یحیی گفت کہ تو کینہ ورزی یعنی کلام او متضمن این بود عبد الملک صالح گفت اگر مراد تو از کینہ اینست کہ بقائے نیکی

کسے و بقائے بدی کسے در دل ہست پس بضرورت آن ہر دو در دل باقی اندر فتنی نیند
آن قدر محذوف است اگر این مراد داریم کہ مقابلہ آن انتقامے نکنم و فردا دامنگیر تو نشوم
پس بدان کہ من حقوق نیم سپس آنکہ ہر دو راضی شد ند یحیی گفت من ندیدم مردے راکہ
حقد را بعیار سے نے خود ایچنین ترتیبے دہد و من می گویم این سخن در شتے است شدہ بود کردہ
چونہ از دل میرود اما انتقامے و مقابلہ اختصاصے در و ارین نباشد۔

قوله "ومنها مدح المذموم و ذم الممدوح و ادبهم فى ذلك ان يحفظ حدود الحق فى الجانبين ولا يتجاوز الى متابعة النفس و القول بالهوى" و بعضے از ان رخص اینست مذمومے را مدح کنند و ممدوحے را ذم و ادب درین باب اینست کہ در ہر دو طرف حدود حق نگہ دارند و تجاوزے بحسب نفس نکنند و سخنے بہوا نگویند۔

مدح المذموم و ذم الممدوح

قوله "روى ان رجلين من سادات العرب حضرا مسجد رسول الله صلى الله عليه و اله وسلم فمدح احدهما صاحبه واطراه وتنقص صاحبه فى نظريته فوجد عليه من ذلك فاخذ يذكر مثالبه فانكر النبى عليه السلام ذلك منه فقال والله يا رسول الله لئن صدقت فى الاولى ما كذبت فى الاخرى والانسان لا يخلو من مناقب ومثالب والراضى لايرى المثالب والساخط لايرى المناقب فقال النبى عليه السلام ان من البيان لسحراً" شیخ برائے آنکہ مدح مذموم کنند این حکایت آوردہ مروی است دو نفرے از بزرگان عرب در مسجد رسول اللہ حاضر شدند پس یکے مر صاحب خود را مدح کرد و آنرا با نتہا رسانید و دوم صاحب خویش را در مبالغت خویش تقصیر کرد از ان او را دشوار آمد پس ہمچنان آمد کہ معایب او را ذکر کردن گرفت پیغامبر گفت صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم اگر در اول صادق در دوم کاذب و اگر در دوم صادق در اول کاذب
آن مرد گفت بخدا یا رسولؐ اللہ مردم خالی از معایب و از محاسن نیست اگر در گفتار
اول صادقم در دوم کاذب نہ ام و اگر در دوم صادقم در اول کاذب نہ ام رسولؐ اللہ
فرمود ان من البیان لسحراً بتحقیق بعضے بیان از آنہا باشد کہ نسبت بسحر
دارد یعنی عجوبہ است گویم مرد شاعر البتہ کارش مگر بعضے وزن کردن و یکے را با دیگرے
نسبت دادن مرد شاعر البتہ از ہجوے شخوے خالی نباشد البتہ بتلا بہ حسنات باشد ہر
چیزے را قدر آن شناسد و لذت آن گیرد و ہموارہ دلش غرق خیلات
وخطرات باشد و امثال این مثالب او باشد و گویم مرد شاعر خوب طبع و قصہ
مطول باشد کہ بیک مصراع تمام کند کیس باشد و حق شناس باشد و مرد ما نرا
تواند بعبارت خویش از خود راضی و ارد و نرم باشد و نعیم باشد درشتی بر مزاج او نیست
ندارد اکنوں نظارہ شنو شخص واحد را محاسن ذکر شد ہم معایب با مرد شاعر از ہمجنس
محاسن و معایب است اما برائے اختصار این ہیکنم و گویم دنیا فانی بے وفا و ہیچ
چیزے در وے نماند و رباید و با کسے خاکی است خاک دانست و گویم مزرعہ
آخرت است سبب ترقی درجات مرد است و موجب ادراک سعادت اوست
و سوائے اعمال حسنہ است و علی ہذا ہم ازین سبب اختصار میکنم۔

قولہ ومنہا ھجران من یستحق ذلک واد بھم فیہ ان
یقصد اظہار الحق وتحقیق الباطل والمعادات فی اللہ عزوجل
ویکے از خصص اینست کہ بد ورشوند یا اورا از خود دور کنند کسے را کہ مستحق اینست
میان صوفیان این سخن جاری است کہ صحبت اختیاری است و ادب ایشان
درین باب این بودہ باشد کہ مداہنت درمیان نباشد حق حق باشد یکدیگر
عداوت نبود و مراد ایشان این باشد کہ اظہار حق شود و باطل نباشد و عداوتے

ھجران من یستحق ذلک

اختیاری

برائے خدا را باشد الحب فی اللہ والبغض فی اللہ عین معلوم و محقق است

قوله "هجر النبی علیه السلام کعب بن مالك وصاحبیه لتخلفهم عن غزوة تبوك وامر اصحابه بهجرانهم وترك مجالستهم ومكالمتهم حتی نزل هذه الایة وَعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا ط حَتّٰىٓ اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ الاٰية" کعب مالک و دو یار را از صحبت خود و اصحاب خود منع کرد تا آنکہ در دنیا باہم فراخی کہ دارد بر ایشان تنگ شد تا آنکہ آیت قبول توبہ ایشان نازل شد۔ مقصود شیخ این بود کہ منصوفہ کسے کہ لایق صحبت او نباشد در صحبت او نباشد او را از خود دور کنند۔

قوله "ومنها تخریق المرقعات علی اصحابها والادب من ذلك ان یقصد بها ابطال تمویهه وخیانته وخدیعته وتلبیسه قال اللہ تعالی تَتَّخِذُوْنَ اَيْمَانَكُمْ دَخَلًاۢ بَيْنَكُمْ ای مكرا وخدیعة" و بعضے از رخص صوفیان اینست کہ مردان را بہبینند کہ ایشان مرقعہ پوشند و نہ آنکہ ایشان بحق پوشیدہ اند آن مرقعہ ایشان را پارہ کنند برائے اظہار تلبیس و خیانت او را تا دیگر این پیشہ و این شیوہ نشود چنانچہ گفت حق تعالی بگیرید سوگند ان خود را کہ در و مکرے و خداعے باشد۔ (تخریق المرقعات)

قوله "ومثلها ازالة الشعر المزور علی منتحل نسب الشرف وانه من اولاد العلویة فیجب انكار ذلك واظهار فساد ما ادعاه من ادعاء النسب لئلا یغتر بهم من لا یعرفهم" و مثل این تخریق خرقہ اینست کہ سادات فاطمیہ و علویہ کسے را پرسند کہ گیسو بافتہ است گیسوہائے او را بکشایند یا خود حلق کنند و مقصود دارند کہ اظہار فساد او کنند

و نسبتے کہ بخانہ اشراف میباشند آنرا اظہار کنند بدہند کہ این بدیشاں نسبتے ندارد تا دیگرے ہم نسبت بہ بیت اشراف نکنند زیراچہ آنکسے کہ ایشانرا نداند پریشان مغرور نشود و بمصاہرتے و کفایتے درمیان نباشد۔

قولہ امر النبی صلی اللہ علیہ و الہ وسلم بھدم المسجد الذی اتخذ وھم ضرارا و کفرا و تفریقا بین المومنین واحراقہ لما علم قصدھم فی اتخاذ ذلک وان کان ظاھرہ مسجدا قال اللہ تعالی لَا تَقُمْ فِيْهِ اَبَدًا ط لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ الایۃ" و مسجدے بمقابلہ مسجد رسول اللہ یہود در مہلت خویش کردہ بودند و مقصود ایشان برین بود تفریقے میان مسلمانان شود ضرارے و کفرے شود رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم آن مسجد را شکست و خراب کرد و سوخت اگرچہ بصورت نہ مسجد بود۔

قولہ و امر بقطع نخل بنی النضیر فانزل اللہ تعالی مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَائِمَةً عَلٰى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِيَ الْفَاسِقِيْنَ" نخلستان بنی نضیر بود رسول اللہ آنرا برانید و بعضے را گذاشت و ہر یک کسے چیزے گفتن گرفتند آیت آمد آنچہ بریدند و آنچہ برجاے داشتند باذن اللہ بود و ہرچہ باذن اللہ باشد آنجا مطالبہ دلیل نبود۔

قولہ و منہا استجازت الکذب فی المصالح و ادہام فیہ طلب الاصلاح و اظہار الحق قال اللہ تعالی فی قصۃ ابراھیم علیہ السلام بَلْ فَعَلَهٗ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا و فی قصۃ داود علیہ السلام اِنَّ هٰذَا اَخِيْ لَهٗ تِسْعٌ وَّ تِسْعُوْنَ نَعْجَةً وَّلِيَ نَعْجَةٌ وَّاحِدَةٌ" و یکے از خصص اینست کہ کذبے را بصورت راستے بگویند در مصالح دینی و دنیاوی

استجازت الکذب

وادب ایشان درین باب اینست کہ اصلاح ذات البین کنند مثلاً میان مردے
وعورتے مشاجرتے شود تا آنکہ خوف تفریق باشد۔ گویند چرا ازان مرد بیگانہ میشوی
وچرا ازو جدا میگردی واو ترا خواہان است ومبتلاے تست او چرا ترا نمیخواہد آنکہ
وبا تسری وبا دیگرے سخن میگوید مردان را آمدہ است اما دل او برتست تو صاحبی
ومادر فرزندانی ہیچو کار وبار ہمہ بر تو حوالہ است واجبت ہیچو آب بشکالی است
بیاید بردو وہمچنین با شوہر او گویند کہ مادر فرزندان تست وہمہ خودرا بتو بربستہ است
ودل او ہمہ بر تو دارد و دیگرے اورا چہ کار آید او ہر چہ دارد ہم باتو دارد این
ہر دو صورت اگرچہ ظاہر کذب است اما بحقیقت براستی باز گردد وامثال این
نظارہ بسیار است نوشتن این ترجمہ دراز شود وہم برین ابراہیم علیہ السلام سخنے
گفتہ است وصورت صدق معنی کذب قصہ اینست شبے آزر ابراہیمؑ را در بتخانہ
گذاشت رفت تیشہ استد ہمہ بتان را بشکست و بتے کہ میان ایشان بزرگ
بود تیشہ آورد بر دست او داد آزر آمدہ گفت کہ کرد این بتان را کہ شکست
ابراہیمؑ گفت آنکہ بزرگ میان ایشان او شکست چون تیشہ بدست بت بزرگ
بود کہ بزرگ بود صورت شود کہ این شکست وتاویل این بود کہ بزرگ ایشان
شکست ۔ از این بزرگ یا خودرا مراد داشت یا خداوند تعالی را بصورت صدق
بود ودر معنی کذب وقصہ داؤد اینست داؤد را نود ونہ حرم بود بشنید پیرے اوریا را
دفع کرد وزن اورا نکاح کرد در بیت المقدس نشستہ زبور میخواند دو فرشتہ بصورت
آدمی پیش او ایستادن طلب حکم یکے میان دو گفت کہ مرا یک میش واین را نود ونہ
میش روا باشد کہ یکے را ازان من ہم بستاند وازان خود صد کامل کند داؤد گفت علیہ السلام
روا نباشد آن ہر دو یکدیگر را دیدند وتبسم کردند وغایب شدند داؤد دانست کہ میش درا
درمیان نبود این قصہ من است کہ برمن نود ونہ حرم بودند وازان اوریا یکے بود آنرا

ہم آوردم صد کامل کردم القصہ بطولہا مقصود اینست زن را کنایت از میش کردو نہ اورا نود و نہ بود و نہ اورا یکے اما صورت مثالہ کردند بصورت راست بود و در معنی دروغ۔

قولہ "وحکی ان جعفر الصادق رضی اللہ عنہ ناظر مرجیا عند ابی جعفر المنصور فقال جعفرؓ اتی النبی صلی اللہ علیہ و الہ وسلم بمرجی فامر بقتلہ فقال المرجی مجیبا لہ این کان الارجاء فی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال لم یکن فی عہد رسول اللہ فمن این جیت بہ فقال الجعفر فہم استجزت الکذب علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فقد قال من کذب علی متعمدا فلیتبوا مقعدہ من النار فاحتج جعفرؓ عنہ بقصۃ ابراھیم علیہ السلام و بقصہ داودؑ فانقطع المرجی" حکایت اینست شخصے بر خلیفہ منصور دوانقی مذہب مرجیہ پیش آورد و خفیہ اورا دعوت کرد و مذہب مرجیہ اینست کہ مردم ہر چہ کنند خدا ایش بیامرزد منصور سید جعفر صادق رضی اللہ عنہ را طلبید مرجی مذہب خویش بیان کرد سید جعفرؓ در مناظرہ با وے این گفت کہ بحضرت رسول اللہ مرجی آمد و رسول اللہ حکم بقتل او کرد مرجی گفت در ایام رسول اللہ نبود تو از کجا آوردی و آن مرجی گفت بر رسول اللہ تو عمداً دروغ گفتی و ہر کہ بر رسول اللہ و بر خدا دروغ گوید جاے نشست او دوزخ باشد سید جعفر صادق گفت دروغ نگفتم من فرض مسئلہ کردم اگر این چنین مرجی در ایام رسول اللہ بودے او را قتل فرمودی مرجی ملزم شد مقصود شیخ ازین حکایت این بود کہ ظاہر دروغ نماید و بہ حقیقت حق باشد حکایت طالبی بر منصور خلیفہ و آنکہ امام اعظمؓ او را الزام داد بفرض مسئلہ اینجا مناسب تر باشد و سید جعفر صادقؓ بقصہ ابراہیم پیغمبر و قصہ داود علیہما السلام احتجاج کرد ہمچنین فرض مسئلہ دروغ

نسبت کرده اند این هم از ان قبیل است و قصه ابراهیمؑ دو قصه را احتمال دارد یکے
آنکه سارهؑ را گفت خواهر من است و سارهؑ حرم او بود بدین تاویل گفت که خواهر
دینی و دختر عمه او بود دوا حتمال دوم آنکه تیشه بدست بت بزرگ داد و گفت بل
فَعَلَهُ کَبِیْرُهُمْ و این قصه داؤد بالا گذشت حاصل اینست که همچنین دروغ
گفتن درمیان صوفیان از باب رخصت است۔

زیارت العجایز

قوله "ومنها زیارت العجایز وادبهم فی ذالک ان یکون قصده التقرب الی الله والتزاور فیه وطلب البرکة والدعاء" و بعضے از رخص اینست که زیارت زنان زال کنند مقصود ایشان درین باب اینست که ایشان عورتان زال اند شکسته دلان اند دعاے ایشان را امید قبولی باشد و دیدن ایشان براے دریافت خاطر ایشان باشد و دل شکسته را دریابند خالی از فائده نباشد و آن موجب تقرب حق باشد۔

قوله "روی عن ابی بکر الصدیق رضی الله عنه قال قوموا بنا نزور ام ایمن کما کان رسول الله صلی الله علیه واله وسلم یزورها" از ابوبکر رضی الله عنه مروی است که در ایام خلافت خویش صحابه را فرمود بخیزید تا زیارت ام ایمن کنیم چنانچه رسول اللہ او را زیارت کردے۔

التکلف مع ابنا الدنیا والرؤسا والسلاطین والاتخاذ ولا اتخاذ جاه عندهم

قوله "ومنها التکلف مع ابناء الدنیا والرؤساء والسلاطین والقیام لهم وحسن الاقبال علیهم وادبهم فی ذلک ان لا یکون طمعا فی دنیاهم ولا فیما عندهم کان النبی علیه السلام یدخل علیه سادات قریش فیکرمهم ویبجلهم ویحسن مجالستهم وقال اذا اتاکم کریم قوم فاکرموه" و بعضے از رخص اینست اگر کسے از صوفیان از ابناے دنیا از اہل

قوم وسلاطین بیاید ایشان بتکلف براے اورا قیامے بکنند و با ایشان بحسن اقبالے وبشاشتے پیش آیند ادب۔ دربن باب اینست کہ براے طمع منفعت دنیاوی ایشانرا نباشد بلکہ براے آنرا باشد کہ بران بطرب نفوس ایشان شود وصورت رسول اللہ این بود کہ چون بر رسول اللہ بزرگان قریش آمدندے ورسول اللہ با ایشان سخنے گفتے تعظیمے کردے وبزرگ داشتے واین فرمودہ است چون برشما بزرگ داربد وخواجہ من درآخرین وصایاکہ وصیت این بودکہ رسول اللہ فرمودہ است۔ نحن معاشر الانبیاء امرنا ان ینتزل الناس علی قدر منازلھم ماگروہ پیغامبرانیم مامور برانیم کہ ہرایک را بر اندازۂ مرتبۂ او فرود آریم۔ درویش باید کہ ہریک را براندازۂ او فرود آرد۔

قوله " ومنها البكاء عند المصيبت وادبهم في ذلك ان يكون من غير نوح ولا رفع صوت بكا النبي صلى الله عليه وآله وسلم عند موت ابنه ابراهيم عليه السلام وقال العين تدمع والقلب يحزن ولا نقول ما يسخط الرب وانا بك يا ابراهيم لمحزون " وبعضے از رخص اینست کہ وقتیکہ مصیبت باشد بگرید وادب دراین باب اینست کہ نوحہ درمیان نباشد واورا بصفت او ذکر کنند نباشد ورفع صوتے نباشد مروی است کہ ابراہیمؑ پسر رسول اللہ فوت شد رسول اللہ میگریست وآب چشم او میرفت صحابہ پرسید ند تو ہم میگریئی فرمود العین یدمع والقلب یحزن آب از چشم میرود ودل اندوگہین میشود وممنوع اینست کہ این سخن نگویند کہ دران رضاے خدا نباشد واین سخن گفت انا بک یا ابراہیم لمحزونون اینست تواے ابراہیم ما اندوہگینیم اینجا پرسند کہ رہا بحال او لایق تر بود پس گریہ اورا چہ نسبت باشد رسول اللہ امرے طبعی بیان کرد ودل اندوگہین شد

البکاء عند المصیبت

ن یقول

بسبب اندوہ گرمی بخارے برآمد آن بخار در سطح دماغ رطوبتے ہست این گرمی بآن رطوبت منضم شد آن رطوبت چکیدن گرفت چنانچہ حمام وره بیرون آمدن آن جز بره چشم و بینی نیست فعلی ہذا این منافی رضا نباشد۔

صحبت الاحداث

قوله "ومنها صحبت الاحداث وادبهم فيها ما قد مضى ذكره فی باب ادب الصحبت" وبعضے ازان رخص اینست کہ باجوانان ہمصحبتی باشد و ازین احداث شاید امارد ہم مراد باشد و ادب ایشان درین باب اینست کہ ایشانرا نصیحتے کنند و ارشادے چنانچہ بالا رفتہ است مقصود این باشد کہ ایشان قابل اند و ایشان چند اسے لذت دنیا نیافتہ اند واکثر مشائخ ہم از خردگی باز درین کار در آمدند چنانچہ جنیدؒ و بایزیدؒ و ابوعثمانؒ حیری و خواجہ من و خدمت شیخ نظام الدین و بیشترے مشائخ۔

اظہار البشر مع من یکرہ قلبہ

قوله "ومنها اظهار البشر مع من يكره قلبه وادبهم فی ذلك ان يكون القصد فيه طلب السلامت لا رياءً ولا نفاقاً" بعضے از رخص از آنہا است شخصے باشد کہ دل بہ او کارہ است راضی نیست با او بہ بشاشتے و بشرے پیش آیند و ازان مقصود این بودہ باشد کہ از شر او سالم مانند نہ آنکہ از برائے نفسانی و ریائی باشد۔

قوله "روت عايشة رضى الله عنها ان رجلا استأذن على رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم وانا عنده فقال بئس ابن العشيرة او اخو العشيرة ثم اذن له فلما دخل عليه لان له القول فتعجبت من ذلك فلما خرج سألته عن ذلك فقال يا عايشةؓ ان من شر الناس من اكرمه الناس اتقاء فحشه - ينشد الشافعی رحمة الله عليه **شعر**

اتقاء

لما عفوت ولم احقد علی احد آرحت نفسی من ھم العداوات
عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کردہ است کہ شخصے آمد و اذن در آمد طلبید رسول اللہ گفت بئیس ابن العشیرات جاء از قومے بد آمدہ است یعنی مردے چنین وچنان است پس دستوری داد کہ در آید بعد از در آمد رسول اللہ با وے سخن نرم گفت عائیشہ گفت من در عجب بودہ ام کہ ان چہ بود رسول اللہ گفت و این معاملت چہ بودہ رسول اللہ با وے کرد بعد از انکہ او رفت عایشہ پرسید رسول اللہ فرمود من شر الناس الی آخرہ بدترین مردمان کسے است کہ اورا مردم بسبب انقائے فحش او گرامی کنند وآنکہ در غیب او گفت بئیس ابن العشیرۃ جاء محتمل شخصے از کفارہ قریش خواہد بود زیرا چہ شر الناس گفت شر الناس جز کفار نیند واین شعر از انشاد شافعی است لما عفوت الی آخرہ ہرگاہ کہ ہمچنین شدم کہ گنہ دیگر یرا عفو کردم بر ہیچ یکے حقد نکردم خلاص دہانیدم نفس خودرا قصدے کہ یکدیگر عداوت کنند وخلاص دہانیدم نفس خودرا از اندوہ دشمنی یکدیگر۔

"انی احیی عدوی عند رویته لادفع الشر عنی بالتحیات"
تحیت میکنم دشمن خودرا در حالت دیدن یعنی وقتیکہ اورا می بینم سلام میکنم وتحیت میکنم برائے آنرا ورفع میکنم شر اورا از خود تحیت کردن با وے۔

"واظھر البشر للانسان ابغضه کانه قد احشا قلبی مسرات"
واظہار بشر وبشارت میکنم این اظہار بشر با وے گوئی درون بخوشی پر است۔

ولست اسلم ممن لست اعرفه فکیف اسلم من اھل المودات
الناس داء دواء الناس ترکهم وفی الجفاء لهم قطع الاخوات[ع]

ع در کتاب آداب المریدین کہ بخط شیخ احمد السہر وردیست این یک بیت زیادہ است ؎
فخالط الناس واصبر ما بقیت لهم اصم ابکم اعمی وا التقیات

این دو بیت در نسخه هست و در نسخه نیست عربی ظاهر است ترجمه دراز کنم و یار بزرگ عزیز برادر من مولانا جمال الدین مغربی این چند بیت بهمدران معنی گفته است شعر

الی احبی عدوا الا اطیق به — خوف التسلط من باب المدارات
لا لنفاق ولکنی بمصلحت — اری بها انها بعض العلاجات
عسی لعل یرد الله خاطره — الی طریق التصافی والمودات
فیعتدی لی محابا بعد بغضه — وهذه من کرامات التحیات

قوله "ومنها مقارنة او باش الناس علی اقدارهم ومقدار عقولهم والادب فی ذلک طلب السلامة من غوایلهم[1]

شعر

تعدوا الذیاب علی من لا کلاب له — وتتقی مربض المستاسد الحامی[2]

بدوند گرگان بر کسے کہ او را سگان نباشد و ننگ ندارد موضع سجده را نگه دارنده باشد مسجد را حامیان باید که نگه دارند و اگر نه بت پرستان خراب کنند۔

قوله "ومنها ذکر من فیه عیب بما یکره وادبهم فیه ان

---

[1] در کتاب آداب المریدین نوشته شیخ احمد سهروردی بعد از غوایلهم این عبارت زیاده است:۔ "وینشد الشافعی

وانزلنی طول النوی دار غربة — اذا انا لاقیت الذی ما شاکله
فحامقته حتی یقال سجیة — ولو کان ذا عقل لکنت عاقله

ومنها الاعتضاد بالسفهاء المهمات ودفع المضرات وادبهم فیه ان یقصد بذلک صیانة نفسه وماء وجهه عن مواجهة غیر اشکاله قال الاحنف بن قیس اکرموا سفهاءکم فانهم یقونکم النار والعار وروی ابن سیرین قال کان عمرؓ یعجبه ان یصحبه سفیه لیس سفه السفیه به عنه۔ ینشد ؎ تعدوا الذیاب علی من لا کلاب له — ویتقی مربض المستاسد الحامی"
کاتب کتاب ترجمه آداب المریدین که از ان این کتاب نقل کرده شده است تمام این عبارت در ترجمه آن را ترک کرده است۔

[2] در نسخه منقول عنه این مصرع همچنین نوشته۔

مقارنة او باش الناس

ذکر من فیه عیب بما یکره

لایذکر من عیوب الناس الاما استتر منہا لئلا یکون ھتک حرمت مستورۃ" و بعضے از خصں اینست کہ ذکر کنند کسے را کہ درو عیبے باشد یچیزے کہ اورا دشوار آید و ادب درین باب اینست عیوبے کہ خفیہ باشد بدان ذکر نکنند مگر عیبے کہ او را بدان شہرت شدہ است چنانچہ مومنان و مفسدان و بعضے کہ ذکر ایشان نتوان کرد تا ہتک حرمت مستورہ نباشد و مقصود ایشان درین باب اینست کہ امثال این افعال را دیگرے مباشر نشود و شاید کہ ایشان بشنوند بدانند کہ مامردمان معیوبیم یحتمل کہ توبہ و بازگشتے کنند۔

قولہ" روت عایشۃ رضی اللہ عنہا کانت عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدخل عیینہ بن حصین من غیر اذن فقال علیہ السلام این الاستیذان فقال لما استاذن علی رجل من مضر منذ ادرکت فلما خرج قلتُ من ھذا فقال احمق مطاع" عایشہؓ روایت میکند کہ من نزدیک رسول اللہ بودم و عیینہ بن حصین در آمد بغیر اذن رسول اللہ از وپرسید کہ طلب دستوری کجا شد یعنی شرط در آمدن اینست کہ برائے در آمدن را دستوری بطلب گفت از آنگہے کہ دریافتم مردیرا کہ او از مضر است بعد ازان کہ او برون آمد از رسول اللہ پرسیدم کہ این کیست گفت احمقے است مطاع یعنی احمق است سر قوم کہ او را اطاعت میکنند۔

قولہ" وقال علیہ السلام للمستشیرۃ فی امر الخاطبین اما فلان فشحیح واما فلا لیضع عصاہ علی عاتقہ" عورتے برسول اللہ آمد و گفت یا رسول اللہ میان سہ نفر کہ انکاح کنم گفت زبیر مردے است شحیح و دیگرے از آنہا است کہ آوند خُلق است ہیز ندو دیگرے فقیر است اسامہ بن زید را گفت

سہ بعد از " او از مضر است" کاتب نسخہ منقول عنہ چند الفاظ را در کتابت نیاوردہ۔

کہ این راںخواہ میان این سہ نفر کسے را اختیار نکرد مقصود اینست بیکے را بر روئے گویند تا مطلع بر عیب خود بود و از ان صفت باز آید چنانکہ رسول اللہ عیب ایشان را بران عورت گفت درفقہ ہم ہست کہ در مصاہرت آنچہ باشد بگویند۔

قولہ "وقال علیہ السلام ان صفوان خبیث اللسان طیب القلب" رسول اللہ گفتہ است بتحقیق صفوان زبانے بدے دارد یعنی ہرچہ در دل باشد فی الحال بر زبان آرد اما دلے پاکے دارد۔

مواسات الشعراء وامثالھم

قولہ "ومنہا مواسات الشعراء وامثالھم وادبھم فی ذلک ان یقصد صیانۃ عرضہ وسلامۃ دینہ منہم واعطأ سؤالھم او بعض ما مولھم لکیلا یفترون علیہ" وبعضے از خصص صوفیہ اینست کہ با شعرا مواساتے کنند وموافقتے کنند و با ایشان بہ نرمی پیش آیند وچیزے بدیشان بدہند مقصود اینست کہ گو ہر نفس خویش را از ایشان نگہ دارند و دین خود را از ایشان نگہ دارند تا ایشان بروافترا نکنند۔

قولہ "قال علیہ السلام ما وقی بہ الرجل عرضہ فہو صدقۃ" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گفت آنچہ مردے برائے محافظت عرض خویش بکسے بدہد درین صدقہ است۔

قولہ "وروی ان بعض الشعراء حضر عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فانشد شعرا ذکر فیہ الغنایم افدت بقوم حنین وقال نظما

شعر

انقسم نہبی ونہب العبید　　بین عینیہ والاقرع

فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اقطعوا عنی لسانہ فاعطی خمسا من الابل" مروی است کہ بعض شعراء

نزدیک رسول اللہ حاضر شد پس انشاء شعرے کرد دران قسمت غنایم را ذکر کرد غنیمتہائے کہ در روز جنگ حنین گرفتہ بودند و نظمے گفت اتقسم نہبی الی آخرہ تو قسمت میکنی نہب مرا و نہب بندگان را میان عینہ و اقرع رسول اللہ فرمود زبان او را از من ببرید پس آنرا شیخ شرح داد یعنی تا او از گفتنی بد بماند۔

قوله "روی ان کعب بن زهیر کان قد هجا النبی صلی الله علیه و آله و سلم فاهدر دمه ثم اتاه مسلما فمدحه بالقصیدة المعروف فقال فیها شعر" حکایت کعب زہیر میان علما شہرت دارد کہ رسول اللہ را ہجو کردہ بود و رسول اللہ او را مباح الدم ساختہ بود کہ ہر جا کہ یابند بکشند و اوشنید در غیبت اسلام آورد و پیکایک بر رسول اللہ آمد تا قصہ عشق بنیاد نہاد و در ہجران معشوق آغاز کرد و گفت۔

بانت سعاد فقلبی الیوم متبول ۔۔۔ متیم اثرها لم یفد مکبول

دل مطہر رسول اللہ بدان متعلق شد و او را این شعر خوش آمد بعد ازان غرض خویش پیش آورد۔

نبئت ان رسول الله اوعدنی ۔۔۔ والعفو عند رسول الله مامول

فکساه النبی صلی الله علیه و اله و سلم بردته التی کان اشتریها معاویة من کعب وهی التی یلبسها الخلفاء الی الیوم" آگاہانیدہ شدم کہ رسول اللہ مرا ابعاد کردہ است ترسانیدہ است و مباح الدم کردہ است و حال اینست کہ از رسول اللہ امید واری عفو است بعد ازاں کہ رسول اللہ گفت تو کیستی او گفت اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریك له و اشهد ان محمد عبده و رسوله گفت من زہیرم رسول اللہ خوش شد جبہ خویش از بر مبارک خویش کشید و او را

داد مقصود این بود که رسول اللہ علیہ السلام شعر شنیدند و عفو کردند ما جبہ دانستہ ایم و شیخ میگوید رداے خود داد و این ظاهر تر است و معاویہ از کعب زہیر طلبید او نداد و بعد از ان از پسر او بسی ہزار دینار خرید و این رداعن عن برین امرا رسیده تا به امراے عباسیہ تا بسر این جامہ بود این زمان نمیدانم چه شد مقصود کلام این بود که شاعر را چیزے باید داد۔

قوله "ومنها نهب النثار والادب فيه مجانبة الشره وان يقصد ادخال السرور على صاحبه" و بعضے ازان رخص نهب نثار است یعنی اگر کسے جاے ریختنی کند صوفیان در آیند یکدیگر بستانند شاید و ادب درین باب اینست که نفس نباشد بلکہ براے خوش کردن صاحب نثار باشد در آنچه نکاح عایشه رضی اللہ عنہا شد رسول اللہ شکر نثار کرد و آن افتاده بود کسے نخورد رسول اللہ صحابہ را گفت الا تنہبوا شما نہب نمیکنید گفتند یارسول اللہ تو ما را از نہب منع کردہ گفت من از نہب غنایم منع کرده ام نه از نہب ولایم صحابہ درآمدند آن شکر را اگر وی آوردند تا آنکه هریکے بر دیگرے غالب می آید

قوله "روی ان معاذ بن جبل رضی الله عنه قال شهدت املاك رجال من الانصار فحضر النبي صلى الله عليه واله وسلم واملك الانصاري ثم قال على الالفت والخير والطير الميمون ادفعوا على راس صاحبكم فاقبل البلال طبقا فيها الفاكهة والسكر فنثر عليهم فامسك القوم ولم ينهبو فقال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ما أزين الحلم الا تنهبوا فقالوا يا رسول الله انك نهيتنا عن النهب يوم كذا فقال انما نهيتكم عن نهب الغنايم لم انهكم عن نهب الولايم ثم قال الا فانهبوا

قال معاذ لقد رأیتہ علیہ السلام یُحَرِّدُنا ونحن رہ فی ذلک
النہاب" معاذ جبلؓ روایت کردہ است مردے از انصار بودمن در نکاح او حاضر
بودم و مصطفیٰؐ او را این دعا کرد این نکاح الفت باد بر دوستی باد یا بر خیرے و نیکی
باد و بر فالے مبارک باد برین شخصے کہ او را نکاح شدہ است چیزے میوہ و شکرے
بر و بریزند پس بلالؓ طبقے آورد و در و میوہ بود و شکرے بود بر ایشان نثار کرد و کسے
گردنمی آورد و نمی ستید رسول اللہ فرمود این آراستگی حلم شما است کہ نہب نمیکنید
گفتند یا رسول اللہ تو فلان روز ما را از نہب منع کردہ پس رسول اللہ گفت کہ
من از نہب غنایم منع کردہ ام نہ از نہب ولایم از اینہا منع نہ کردہ ام پس گفت
اکنون بدانند و بیایند و نہب کنند معاذؓ میگوید من دیدم رسول اللہ طرف خویش
میکشید تا خود بستانیم این حکایت دلالت برین کند کہ نہب ولایم مستحب باشد۔

قولہ "ومنہا الافتخار و اظہار الدعوی وادہام فیہ
الافتخار و اظہار الدعوی ان یقصد بہ اظہار نعم اللہ تعالی علیہ قال اللہ عز وجل وَاَمَّا
بِنِعْمَتِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ویکون ذلک عند غلبات الحال او مفاخرۃ
مع ضد" و بعضے از ان رخص افتخار است و اظہار دعویٰ و ادب درین باب اینست کہ
نعمت از ان خدا است بروے است بر طریقہ شکر آنرا اظہار کنند خداوند تعالی
فرمودہ است رسولؐ اللہ را نعمتے کہ ترا از خدا رسیدہ است مر مان حکایت بگوید یعنی
حال غلبہ کردہ است دران غلبہ حال گویند و عذر این باشد کہ بر طریقہ شکر باری باشد۔

قولہ "وقال النبی صلے اللہ علیہ و الہ وسلم عند غلبۃ
الحال انا سید ولد آدم ولا فخر و آدم و من دونہ تحت لوائ
لو کان موسی حیاً لما وسعہ الا اتباعی وکان اذا رجع الی نفسہ
یقول انا ابن امراۃ کانت تاکل القدید انما انا عبدٌ اکلُ

کمایا کل العبد ھیّون علیك فلست بملكٍ انا عبد" رسولؐ اللہ فرمودہ است در غلبۂ حال کہ من مہتر فرزندان آدمم ومراد رین فخرے نیست یعنی بیان واقعی است کہ میکنم وبراے اعتقاد امتان رامیکنم آدم وآنکہ جز اوست از انبیا فرو از یراولے من باشند اگر موسیٰ علیہ السلام زندہ بودے ہیچ رہ نبودے مگر کہ پسروی من کند۔ این بغلبہ حال بود وچون بخویش باز آمدے گفتے کہ من پسر عورتے ام کہ او قدید خوردے وروزگار گذرانیدے وگفتے کہ من بندہ ام چنانچہ بندگان خورند بخیان میخوردم ونہ آنکہ خواجۂ باشد وطعام برآن نہادہ ومردم مربع نشستہ بر طریق جباران باناز وتقسیم آسان کن برین بادشاہ نہ ام مگر بندہ۔

قوله" واما عند الضرر وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لما اتاہ وفد بنی تمیم بخطیبہم وشاعرهم للتفاخر فدعا النبی علیہ السلام ثابت بن قیس وکان خطیبہ فاجاب خطیبہم وغلبہم ودعا حسان بن ثابت وکان شاعرہ فاجاب وذکر فی قصیدۃ له" وآنکہ مخالف باشد از رسولؐ اللہ مروی است بعد ازان کہ گروہ بنی تمیم بر رسولؐ اللہ آمدند خطیبے وشاعرے دارند باوے آمدند بتفاخر آمدند براے نمودن بزرگی را پیغامبر خواند ثابتؓ بن قیس را واو خطیب بود وخطیبے بود کہ ایشان آوردہ بودند آنرا جواب داو برایشان غالب آمد وحسانؓ ثابت را طلبید واو شاعرے بود حسانؓ شاعر ایشان را جواب داد وقصیدۂ وارد حسان دران ذکر کرد

بیت

"بنی دارم لا تفخروا ان فخرکم یعود وبالاً عند ذکر المکارم"

اے بنی دارم افتخار مکنید زیراچہ فخر شما نزدیک دیگر مکارم وبال باشد برشما یعنی آن فخرے کہ شما میکنید خود ذکر مکارم کنید آن فخر برشما وبال شود۔ بیت

ن ھیئتم ن ظیرہ

"انتم علینا تفخرون وانتم لنا خول من بین طیر وخادم"
از کار بد کہ شما بر ما فخر میکنید و شما نزدیک من بمرتبہ خول باشید میان طیر ا بابک و خادم۔

قولہ "فقال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لقد کنت غنیاً

ن ان یذکر

یا اخادارم انذکرمنک ما ظننت ان الناس تنوہ وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشد علیہم من شعر حسانؓ فقاموا مغلوبین مقہورین ثم اسلموا فاحسن الیہم فکساھم" اے براوران وارم من غنی ام ازشما من یاد وہانم شمارا آنچہ مردمان فراموش کردہ وسخنے کہ رسول اللہ گفت سخت تر از سخن حسانؓ بود زیراچہ حسانؓ چیزے ظاہر گفت ورسول اللہ ازان چیز ہاے کہ مردمان فراموش کردہ بودند آن خواست بگوید ایشان سخت وشرمندہ تر شدند مغلوب ومقہور شدند یعنی باضد سخن براندازہ او باید گفتن پس اسلام آوردند برایشان احسان کرد وپس ایشان را جامہ پوشانید تا آنکہ عیب ایشان را پوشید برایشان نگفت۔

الحرد والضجر عند وجود المحال

قولہ "ومنہا الحرد والضجر عند وجود المحال ومالایجب احتمالہ قولاً وفعلاً وادبہم فی ذلک ان یجتنب الفحش والبذاء ویحفظ حدود الحق ولا یتجاوز الی ظلم فان الغضب اذا استولی غلب العقل قال اللہ تعالی لَا یُحِبُّ اللّٰہُ الْجَھْرَ بِالسُّوْءِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ وقال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من استجھر مومنا فعلیہ وزرہ وقال الشافعی رحمۃ اللہ علیہ من استغضب ولم یغضب فھو حمار ومن استرضی ولم یرض فھو شیطان وقال اللہ تعالی وَالَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَھُمُ الْبَغْیُ ھُمْ یَنْتَصِرُوْنَ قیل فی التفسیر کانوا یکرھون ان یستذلوا واذا اقدروا عفوا وقال اللہ تعالی وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِہٖ فَاُولٰٓئِکَ مَا عَلَیْھِمْ مِّنْ سَبِیْلٍ" وبعضے از خصائص ایست کہ اگر کسے سخنے محال بگوید ۔ عـہ

عـہ کاتب نسخہ منقول عنہ بعد از الفاظ "سخنے محال گوید" مضمون کثیرا از متن وترجمہ ترک کردہ و در کتابت نیاوردہ از (تتمہ حاشیہ بر صفحہ ۳۶۹)

قولہ "وقیل لجنید ما تقول فیمن لم یبق لہ من الدنیا الا مقدار مص نواۃ ھل یقع علیہ اسم التصوف فقال المکاتب عبد ما بقی علیہ درھم" جنید را پرسیدند چہ گوئی در باب کسے کہ نیست بر و جز جوشیدن خستہ خرما یعنی ھل یقع علیہ اسم التصوف اطلاق اسم تصوف بر و روا باشد جنیدؒ گفت مکاتب بندہ است مادام کہ بر و یکدرمے از کتابت باقی است حاصل کلام جنیدؒ این آمد متصوف اوست کہ او از ہمہ اشیا از قلیل و کثیر عاری و تارک و ہیچ چیزے از ان جنس کہ دنیا توان گفتن گرد او نباشد و اگر فرض کنیم کہ گرد او اشیاے کثیر باشد و باطن او از تملک اشیاء بیزار و بیگانہ باشد او جزء اصل بود بشے مائی رقیت و گذر ندارد بیت

من رفتہ ام زخویش برون و درون نہ ام | از من مراطلب تو کہ من من کنون نہ ام

وچون او باشد ہر چہ باشد آن ہمہ نباشد سنائی میگوید بیت

بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۶۶:۔ "قولہ وقیل للجنید" آغاز کردہ چون نسخہ دیگر ترجمہ آداب المریدین میسر نیست تکمیل کردن عبارت ترجمہ نتوانستم ولیکن متن کتاب آداب المریدین نقل میکنم:۔ ویجتہدان لا یغضب لنفسہ بل یکون ذلک غیرۃ للحق سبحانہ وتعالی والاخوان۔ روی ان النبی علیہ السلام لم ینتقم لنفسہ قط الا ان ینتہک محارم اللہ فینتقم للہ تعالی قیل لبعض العلماء انک تحتمل فی نفسک ولا تحتمل فی صدیقک فقال لان احتمال فی نفسی حلم و احتمال فی صدیقی لوم۔ ثم ان المذھب لہ احوال ومقامات واخلاق وآداب ورخص فالرخص ادناھا فمن تمسک بالکل فھو من المحققین ومن تمسک بالظواھر فھو من المتوسمین ومن تمسک بالرخص وتادب بما ذکرنا فھو من المتشبھین الصادقین الذین الحقھم النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم بقولہ من تشبہ بقوم فھو منھم ومن کثر سواد قوم فھو منھم ھذا اذ الازم الاصول الثلاثہ التی اجمع المشایخ علی ان من اخل بھا او باحدھا فقد خرج علی احکام المذھب وتعری عنہا وھی اداء الفرایض عسیرھا ولیسیرھا واجتناب المحارم صغیرھا وکبیرھا وترک الدنیا علی اھلھا قلیلھا وکثیرھا الا ما لابد منہا للمؤمن وھی ما استثنی النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم منہا فقال اربع فی الدنیا ولیست منہا۔ کسرۃ کسیرۃ تسد بہا جوعتک وخرقۃ تواری بہا عورتک وبیت یکنک من الحر والقر وزوجۃ صالحۃ تسکن۔ وما سوی ذلک فلیس لہ حق فیہ۔ قیل للجنید الخ:۔

تو او نشوی لیک اگر جهد کنی آنجا برسی کز تو توئی برخیزد

قوله "فمن لازمها فهو من المبتدئین فی المذهب وعلیه ان یجد ویجتهد فی طلب الزیادت والارتقاء الی معالی الاحوال لیصیر من المحققین"

وهرکه ملازم این چهار چیز باشد او مبتدی کار باشد یعنی آنکه او آغاز کار قوم باشد اینچنین کسے است و برین مبتدی واجب بود که در کار جد کند و مشقت کشد در طلب آن که انچه او بیش گرفته است زیاده شود و بررود در معالی احوالی موصوف باوصاف محققان گردد۔

قوله "فقد قال بعض المشایخ من سبق علیه رکوب الاحوال لم یرتق الی معالی الاحوال ومن لم یرتق الی معالی الاحوال لم یبلغ مراتب الرجال قال الله تعالی وَّاَنْ لَّوِاسْتَقَامُوْا عَلَی الطَّرِیْقَةِ لَاَسْقَیْنٰهُمْ مَّآءً غَدَقًا" هرکه دشوار باشد که نمیتواند بر دشوار یها بر رود او بر احوال آن مرتبه محققان است که درجه بلندے وارد بر آن برتر نتواند شد وهرکه بر معالی احوال نرفت او در مردان خدا نرسید معنی آیت بالا گفته ام۔

قوله "ومن جانب الاصول او بعضها وانحط عن درجة الرخصة فترک ما ذکرنا من ادابها فقد فارق المذهب وتا بجانبه" انچه ما گفتیم که او اصول این کار مجانب شد یعنی انا اصول این قوم برون شد و آن اصول چهار است که گفته ایم و انچه آداب ان اصول را گفته مباشر نشد و ترک آورد و تر کها عطف بیان جانب است او از مذهب تصوف جدا شد و از ین قوم نباشد۔

قوله "وحرم علیه اوفاقهم وارفاقهم ویلزم الجماعت مفارقته ومجانبته وابعاده وخذلانه" وروا نباشد حرام باشد بر وتا آنکه مردمان بدین گمان او را از صوفیان دانند درین باب وقفے کنند و برلے او رفقے کنند بر و حرام باشد و جماعت صوفیان را لازم باشد که او را از خود دور کنند و باخود بودن ندهند اما خواجگان ما گویند خدا وند سبحانه وتعالی خرقه ولقمه از مشرکان دریغ نداشت بلکه تا جهاد اینچنین مسکینے را اگر بخرقه ولقمه دریغ ندارند شاید

بحسب معاملت جماعت او را رغبتے و میلے شود کہ بتدریج یکے از ایشان گردد۔ **قولہ** "ومن داهنه منهم فی شیٔ من ذلك فهو شریكه فی عارته ولا عذر له فیه" ۔ وہر کہ مداہنت کند او ہم ہمچو او باشد ما خواجگان ما گویند خدا کریم و رحیم است و این قوم متخلق باخلاق اللہ اند مداہنت چہ معنی دارد۔ **قولہ** قال اللہ تعالی وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ"۔

"جعلنا اللہ تعالی من الصادقین والحقنا بالمحققین لمنه وجوده وعصمنا من الفواحش ما ظهر منها وما بطن" این درباب دوستان خدائے را این کلام چہ معنی دارد۔ شیخ ہمہ تمام کرد باز بتضرع و ابتہال بخدا باز گشت چنانچہ رسم این طایفہ ابنست اما خدائے تعالی ما را از صادقان گرداند و ما را الحاق بمحققان کند یعنی یکے از ایشان گرداند و ما را از جملہ فواحش نگہدارد انچہ شرع بران حاکم است وانچہ باطن است آنکہ موجب حجاب خداوند سبحانہ است آرے وہم وجود غیرے درخطرہ باشد آن فاحشہ باطل گشت۔

قولہ ووفقنا لطلب مرضاته ما خفی منها وما علن" و ما را توفیق دہد کہ انچہ رضائے اوست ما آن طلبیم انچہ در ظہر و بطن گفتیم در خفی و علن ہمان معنی است **قولہ** "ولنفعنا وجمیع المسلمین بما جمعنا" وخدا ما را نفعے دہد یعنی بدل مباشر گرداند و اثر آن ما را نصیب کند وجمیع مسلمانان را بچیزے کہ ما جمع کردیم یعنی اقوال مشائخ و فہوم خود را بران ضم کردیم۔ **قولہ** "ولا جعله علینا ولا علی من نظر فیه وبالاً ولا جعل حظنا من ذالك جمعه وحفظه دون استعماله انه عز اسمه قریب مجیب" وخدائے تعالی بر ما وبال نگرداند۔ شیخ قدس اللہ سرہ انچہ این کار است تضرعے و زارے شکستگی گستگی آن ہمہ را رعایت میکند این نکند فہمی کہ جمع کردیم نصیب ما ہمین باشد بلکہ انچہ مقصود ازین گفتار است آن بدامان ما کند و تعالی سبحانہ قریب است یعنی تضرعے و زارے کہ کسے میکند میشنود و آنرا اجابت میکند۔

قولہ آخر المستحب الحمد للہ وحدہ والصلوۃ علی نبینا محمد والہ اجمعین "یعنی مختتم این کتاب کہ اندک تر است برترین سخن اینست کہ الحمد للہ وحدہ سپاس وستائش مرخدائے را او یگانہ است ودرود بر پیغامبر ما کہ نام پاک او محمد است یا عطف میان نبی است بدل از وو آل او یا پسروان ومتابعان وارند یا فرزندان او دارند ودر احادیث است کہ رسول اللہ را پرسیدند کہ درود گفتن بر تو اموختیم مارا بیاموز کہ فرزند تو درود چگونہ گویم رسول اللہ این فرمود اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد وذریاتہ وزوجاتہ این حدیث در مصابیح است ازین حدیث تقاضا کرد کہ ازین آل ہمین فرزندان مراد اند زیراچہ حدیثے مرحدیثے را مبین است چنانچہ آیتے مر آیتے را مفسر و آنکہ گویند از رسول اللہ پرسیدند من الک گفت کل مومن تقی الی آل را شرفے وفضلے فاضلے بخشید کہ ملحق بفرزندان خود کرد معنی لغوی اینست آل الرجل اھلہ وولدہ و دیگر گفتہ اند آل الرجل متبعہ۔

محمد حسینی میگوید تجاوز اللہ عن مبیعاتہ وعفر اللہ لزلاتہ خاتم کتاب خزائن شیخ فرمود نوشتہ ام ودران باب از جہت خویش اقصی الغایات کردہ ام بعضے از انہا است کہ بہ اصحابے کہ صحبت داشتم از یاران خدمت شیخ نظام الدین ویاران خواجہ خود وصوفیان دیگر وانچہ در کتب دیگر مسطور است اگر ترا مطلوب باشد کہ ورائے این اداب بدانی دران خاتمہ نظر کن الحمد للہ علی کل حال والصلواۃ علی رسولہ بالغدو والاصال

تمت

مطبوعہ انتظامی پریس کسری بلڈنگ نظام شاہی روڈ حیدرآباد دکن
بقلم
عاصی پر معاصی محمد شفیع الدین دکوہیری کاتب عفی عنہ
۱۳۵۸ھ